یونانی ادویہ مفردہ

سید صفی الدین علی

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

یونانی ادویہ مفردہ

حکیم سید صفی الدین علی

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

یونانی ادویہ مفردہ

حکیم سید صفی الدین علی

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند
فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی۔ 110025

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

© قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

پہلی اشاعت	:	1979
چوتھی طباعت	:	اپریل 2010
تعداد	:	1100
قیمت	:	-/67 روپے
سلسلۂ مطبوعات	:	331

Unani Adviya Mufarrada
by
Hakeem Syed Safi-Uddin Ali

ISBN : 978-81-7587-335-3

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9 انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی 110025
فون نمبر 49539000، فیکس: 49539099
ای۔میل: urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in
طابع: ہائی ٹیک گرافکس، 167/8، سونا پرا چمبرس، جولینا، نئی دہلی۔110025
اس کتاب کی چھپائی میں 70GSM, TNPL Maplitho کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

پیش لفظ

انسان اور حیوان میں بنیادی فرق نطق اور شعور کا ہے۔ ان دو خداداد صلاحیتوں نے انسان کو نہ صرف اشرف المخلوقات کا درجہ دیا بلکہ اسے کائنات کے ان اسرار و رموز سے بھی آشنا کیا جو اسے ذہنی اور روحانی ترقی کی معراج تک لے جا سکتے تھے۔ حیات و کائنات کے مخفی عوامل سے آگہی کا نام ہی علم ہے۔ علم کی دو اساسی شاخیں ہیں باطنی علوم اور ظاہری علوم۔ باطنی علوم کا تعلق انسان کی داخلی دنیا اور اس دنیا کی تہذیب و تطہیر سے رہا ہے۔ مقدس پیغمبروں کے علاوہ، خدا رسیدہ بزرگوں، سچے صوفیوں اور سنتوں اور فکر رسا رکھنے والے شاعروں نے انسان کے باطن کو سنوارنے اور نکھارنے کے لیے جو کوششیں کی ہیں وہ سب اسی سلسلے کی مختلف کڑیاں ہیں۔ ظاہری علوم کا تعلق انسان کی خارجی دنیا اور اس کی تشکیل و تعمیر سے ہے۔ تاریخ اور فلسفہ، سیاست اور اقتصاد، سماج اور سائنس وغیرہ علم کے ایسے ہی شعبے ہیں۔ علوم داخلی ہوں یا خارجی ان کے تحفظ و ترویج میں بنیادی کردار لفظ نے ادا کیا ہے۔ بولا ہوا لفظ ہو یا لکھا ہوا لفظ، ایک نسل سے دوسری نسل تک علم کی منتقلی کا سب سے موثر وسیلہ رہا ہے۔ لکھے ہوئے لفظ کی عمر بولے ہوئے لفظ سے زیادہ ہوتی ہے۔ اسی لیے انسان نے تحریر کا فن ایجاد کیا اور جب آگے چل کر چھپائی کا فن ایجاد ہوا تو لفظ کی زندگی اور اس کے حلقۂ اثر میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

کتابیں لفظوں کا ذخیرہ ہیں اور اسی نسبت سے مختلف علوم و فنون کا سرچشمہ۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کا بنیادی مقصد اردو میں اچھی کتابیں طبع کرنا اور انھیں کم سے کم قیمت پر علم و ادب کے شائقین تک پہنچانا ہے۔ اردو پورے ملک میں سمجھی جانے والی، بولی جانے والی اور

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

پڑھی جانے والی زبان ہے بلکہ اس کے سمجھنے، بولنے اور پڑھنے والے اب ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں۔ کونسل کی کوشش ہے کہ عوام اور خواص میں یکساں مقبول اس ہر دلعزیز زبان میں اچھی نصابی اور غیر نصابی کتابیں تیار کرائی جائیں اور انھیں بہتر سے بہتر انداز میں شائع کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کونسل نے مختلف النوع موضوعات پر طبع زاد کتابوں کے ساتھ ساتھ تنقیدیں اور دوسری زبانوں کی معیاری کتابوں کے تراجم کی اشاعت پر بھی پوری توجہ صرف کی ہے۔

یہ امر ہمارے لیے موجب اطمینان ہے کہ ترقی اردو بیورو نے اور اپنی تشکیل کے بعد قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نے مختلف علوم وفنون کی جو کتابیں شائع کی ہیں، اردو قارئین نے ان کی بھرپور پذیرائی کی ہے۔ کونسل نے ایک مرتب پروگرام کے تحت بنیادی اہمیت کی کتابیں چھاپنے کا سلسلہ شروع کیا ہے، یہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو امید ہے کہ ایک اہم علمی ضرورت کو پورا کرے گی۔

اہل علم سے میں یہ گزارش بھی کروں گا کہ اگر کتاب میں انھیں کوئی بات نادرست نظر آئے تو ہمیں لکھیں تاکہ جو خامی رہ گئی ہو وہ اگلی اشاعت میں دور کر دی جائے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ
ڈائرکٹر

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

فہرست

۱ -	مقدمہ	7
۲ -	ادویہ نباتیہ	11
۳ -	ادویہ حیوانیہ	283
۴ -	ادویہ معدنیہ	296
۵ -	ادویہ اور ان کی مقدار خوراک	319
۶ -	ادویہ اور ان کے افعال	326
۷ -	چند اہم ادویہ اور ان کے مواقع استعمال	338
	فرہنگ ادویہ	351

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

مقدمہ

یونانی ادویہ مفردہ پر مشتمل اردو زبان میں ایک معیاری اور نصابی کتاب کی ضرورت ایک طویل عرصہ سے محسوس کی جارہی ہے۔ یہ طویل عرصہ پانچ سال یا دس سال کی مدت تک محدود ہوتا تب بھی کسی حد تک قابلِ غور تھا لیکن آج سے چالیس سال قبل جناب حکیم علامہ کبیر الدین صاحب کی مساعی اور کوششوں کی بنا پر جہاں دیگر نصابی کتب منظر عام پر آئی تھیں۔ اسی میں "کتاب الادویہ" بھی شامل تھی۔ اس کے بعد اگرچہ بعض اطبار نے اس مضمون پر کافی محنت اور جستجو سے کام کیا ہے اور ان کی تصانیف بھی واقعی قابلِ تعریف بھی ہیں۔ لیکن انہیں بھی شائع ہوئے ربع صدی سے زیادہ عرصہ ہو رہا ہے اور پھر ان کتابوں میں اتنی دواؤں کا ذکر نہیں ہے جس کی بنا پر انہیں نصابی کتب میں شامل کیا جائے اور اب تو ان کی فراہمی بھی ایک مسئلہ بنی ہوئی ہے۔

یونانی طب کی نصابی کتب کی عدم فراہمی کا احساس مجھے زمانہ طالب علمی ہی سے شدید طور پر رہا ہے اور نہ جانے کتنے تشنگانِ علم و حکمت نہ صرف مایوس ہوتے ہوں گے بلکہ ان میں اس فن کی طرف سے اکتاہٹ بھی عین ممکن ہے کہ پیدا ہو جاتی ہو۔ جب میں نے اپنا دورِ تعلیم ختم کیا اور زندگی کے کسی مستقل میدان میں قدم رکھنے کا ارادہ کیا تو مجھے زمانہ کی اہم اور شدید ضرورت "تصنیف و تالیف" کا احساس دامن گیر ہوا اور میں نے سب سے پہلے "ادویہ مفردہ" پر کام کرنے کے لیے عزم صمیم کے ساتھ اس کا آغاز کر دیا۔ ظاہر ہے کہ یہ راستہ جو میں نے اپنایا تھا وہ منزلِ مقصود تک پہونچنے کے لیے زادِ راہ اور مالی طمانیت کا محتاج تھا۔ چنانچہ کچھ ابتدائی کام کرنے کے بعد تلاشِ روزگار نے اس عزم صمیم کو متزلزل کر دیا تھا۔

انہی دنوں میں مجھے وزارت صحت حکومتِ ہند میں ملازمت مل گئی جو میرے ذوقِ طبعی کے عین مطابق رہی اور مجھے اپنے کام میں مصروف ہونے کا ایک زرّین موقع مل گیا۔ چنانچہ سات سال کی محنت کے بعد میں اپنے عزم میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد اس کتاب کی اشاعت کا مسئلہ اس قدر مایوس کن تھا کہ اس محنت کا کوئی فائدہ نظر نہیں آرہا تھا۔ اسی دوران حکومتِ ہند کی وزارتِ تعلیم نے "ترقی اردو بورڈ" کا قیام عمل میں لایا تو ایک امید کی کرن نظر آئی اور میں نے اپنی کتاب کی اشاعت کے بارے میں اربابِ بورڈ سے رجوع کیا۔ کتاب کی اہمیت ... وقت کے تقاضہ کی نزاکت کے پیشِ نظر اربابِ بورڈ نے اس کو اشاعت کے لیے قبول کر لیا۔ اور اس طرح آخری

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

مرحلہ بھی جو سب سے زیادہ کٹھن تھا، آسانی سے طے ہو گیا اور یہ کتاب اب آپ کے سامنے مطالعہ کے لیے موجود ہے۔

اس کتاب کی تصنیف کے سلسلہ میں جس قدر دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ہے اس کا ذکر ضروری تو نہیں ہے لیکن اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ ہر دوا کے بارے میں اس کی ماہیت اور نباتی نام کے تقابلی مطالعہ سے اس قدر شکوک و شبہات پیدا ہو جاتے تھے اور اتنی اُلجھن ہو جایا کرتی تھی کہ کئی مرتبہ میں نے ہمت ہارنے کا ارادہ کر لیا اور اس کام کو ادھورا ہی ترک کرنے کی سوچنے لگا۔ لیکن پھر مسلسل چھان بین سے عقدوں کے حل ہونے پر کچھ خوشی کا احساس ہوتا رہا اس طرح یہ کام پایۂ تکمیل کو پہونچا۔

اس کتاب میں مندرجہ ذیل خصوصیات قابلِ ذکر ہیں:۔

(۱) ادویہ مفردہ کی تین قسمیں نباتی، حیوانی اور معدنی پائی جاتی ہیں۔ ان سب کو اس کتاب میں علاحدہ علاحدہ بیان کیا گیا ہے۔ اس طرح کتاب کے تین حصے ہو گئے ہیں۔

(۲) بالعموم اُن ادویہ کو بیان کیا گیا ہے جو آج کل مروّج اور مستعمل ہیں۔

(۳) ہر دوا کے ساتھ اس کا مترادف، انگریزی اور نباتی نام لکھا گیا ہے۔

(۴) ہر دوا کی توضیح حسب ذیل ذیلی سرخیوں پر مشتمل ہے:۔

(الف) ماہیت (ب) مزاج (ج) افعال و مواقع استعمال (د) ترکیب استعمال (ہ) مزید تحقیقات (و) اور آخر میں مشہور مرکبات کے نام دیئے گئے ہیں۔

(۵) مذکورہ بالا ترتیب پچھلی کسی کتاب میں اس قدر جامع طور پر نہیں مل سکے گی نیز یہ ترتیب طلباء کے لیے نہایت مفید اور افادیت کی حامل ہے اور طلباء کی نفسیات کے عین مطابق ہے۔

(۶) ادویہ کی مقدارِ خوراک تو ترکیب استعمال کے ضمن میں تحریر کی گئی ہے۔ اس لیے جہاں کسی دوا کا بیان موجود ہے "مقدارِ خوراک" کی سرخی موجود نہیں ہے۔ آخر میں ایک فہرست جدول کے طور پر تحریر کر دی گئی ہے جہاں ساری ادویہ کی مقدارِ خوراک بتا دی گئی ہے۔ طلباء کو یاد کرنے میں نہایت آسانی ہوگی۔

(۷) ایک فہرست افعال و مواقع استعمال کی بھی علیحدہ بنا دی گئی ہے تاکہ ذہن نشین کرنے میں آسانی ہو۔

(۸) ایسی بے شمار ادویہ ہیں جن پر بہت کچھ تحقیقاتی کام ہو چکے ہیں اس قسم کی بعض اہم دواؤں کو اُن کے مواقع استعمال کے ساتھ ایک جگہ تحریر کر دیا گیا ہے۔

(۹) اس کتاب میں بعض ناظرین کو مضر اور مصلح جیسی اصطلاحات نہیں مل پائیں گی اور ان کی نظر میں یہی خامی اس کتاب کی تمام خوبیوں پر پانی پھیر دے گی۔ لیکن اس سلسلہ میں یہاں صرف یہ تحریر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ اگرچہ دوا کی مضرت کا اظہار ضروری ہے لیکن آج تک کسی نے کسی بھی دوا کی مضرت مشاہدہ کی بناء

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

پر نہیں لکھی ہے۔

چنانچہ اس بارے میں چند مثالیں تحریر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ یہ تو تمام اطبار جانتے ہیں کہ مغز پنبہ دانہ (خولہ) ایک نہایت مقوی دوا ہے۔ تسمین بدن، تقویت گردہ، تقویت باہ کی غرض سے اس کو استعمال کیا جاتا ہے لیکن کتاب میں یہ تمام افعال لکھنے کے بعد مغز کے خانہ میں یہ تحریر کر دیا گیا ہے کہ یہ گردوں کے لیے مضر ہے ـــــ سرپوکہ کے ذیل میں جہاں مُضر کا خانہ لکھا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ کوئی خاص مضرت نہیں ہے۔ بلادر کے بارے میں جہاں افعال اور استعمال کا بیان ہے اس میں لکھا ہے کہ یہ مقوی ذہن و حافظہ اور مقوی اعصاب ہے۔ ذہن اور حافظہ کو تقویت دینے کے لیے مستعمل ہے۔ اور پھر مضر کے خانہ میں لکھ دیا گیا ہے کہ یہ مورثِ جنون ہے۔ گلو کے بارے میں لکھا ہے کہ زیادہ مضر نہیں ہے۔ اس طرح بے شمار دوائیں ہیں جن کا مضرت کا خانہ اسی قسم کے مبہم اشارات سے پُر ہے۔ اور اس سلسلہ میں ایک اور بات یہ بھی ہے کہ روزانہ استعمال کی جانے والی دواؤں کے ساتھ کوئی بھی طبیب اس مضرت کے خانہ کا لحاظ نہیں کرتا۔ بہرحال اس بحث کو میں یہیں ختم کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

حکیم سید صفی الدین علی

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

ادویہ نباتیہ

آبنوس (EBONY)

نام نباتی/لاطینی (Diosphyus ebenum Koenig)

ماہیت۔ آبنوس کا درخت بڑا اور سدا بہار ہوتا ہے چنانچہ اس کی بلندی ۲۵ سے ۳۰ میٹر تک ہوتی ہے۔ آندھرا پردیش اور کرناٹک کے جنگلات میں یہ درخت پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بیرونِ ہند بھی اس کے درخت ملتے ہیں خصوصاً ملائشیا اور سنگاپور میں۔ یہ درخت جب پُرانا ہو جاتا ہے تو اس کے تنے کی اندرونی لکڑی بالکل سیاہ اور روغنی ہو جاتی ہے اسی لکڑی کا برادہ دواءً استعمال کیا جاتا ہے جو برادہ آبنوس کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتا ہے۔ برادہ آبنوس کے استعمال کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ عرب اطباء نے بھی اپنی کتابوں میں اس کا ذکر کیا ہے۔ عیسیٰ بن کمال کی کتاب جو آنکھوں کے امراض پر بہت مشہور کتاب ہے جس کا نام "تذکرۃ الکحالین" ہے اور اسے عثمانیہ یونیورسٹی (آندھرا پردیش) کے شعبہ دائرۃ المعارف نے تصحیح کے بعد شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں دواؤں کی ایک فہرست دی گئی جو کہ آنکھوں کے امراض میں استعمال ہوتی ہیں۔ اس میں اس دوا کا بھی ذکر ہے۔

مزاج ـــــ سرد و خشک۔

افعال و مواقع استعمال۔ برادہ آبنوس قابض، مجفف، حابس اور مصفی خون ہوتا ہے اس لیے زخموں کو خشک کرنے، سیلانِ خون کو بند کرنے، خارش، داد جیسے امراض میں تصفیہ خون کی غرض سے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال۔ ۱۔ زخموں اور سیلانِ خون کی حالت میں مقامِ ماؤف پر برادہ آبنوس کو ذرور اً استعمال کریں۔

۲۔ تصفیہ خون کے لیے ۶ گرام برادہ آبنوس کا جوشاندہ پانی کی مناسب مقدار میں تیار کر کے تنہا یا دیگر مناسب ادویہ کے ہمراہ استعمال کریں۔

۳۔ برادہ آبنوس ۶ گرام کو شہد میں ملا کر رکھ لیا جائے اس کی آدھی خوراک صبح و شام لی جائے۔

مضر۔ اطباء نے اپنے تجربات کی بنا پر یہ نوٹ کیا ہے کہ اس کی زیادہ مقدار کافی تعداد میں پائی جاتی ہے۔

مصلح۔ اس کے ساتھ شہد کا استعمال مضرت کو دفع کر دیتا ہے۔

بدل۔ برادہ شیشم۔

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

آس (مورد: MYRTLEE)

نام نباتی / لاطینی (Myrtus communis Linn)

ماہیت۔ آس کا پودا جھاڑی دار ہوتا ہے۔ مہندی کے پودے سے مشابہ ہوتا ہے اس کی بلندی ۲۰۔۳۰ سینٹی میٹر تک ہوتی ہے۔ پتے چھوٹے چھوٹے ایک سنٹی میٹر لمبے نوکدار، نرم اور سبز ہوتے ہیں جن سے ایک خاص مہک آتی ہے۔ پھول سفید رنگتے ہیں۔ پھل سیاہی مائل ہوتے ہیں جن میں چھوٹے چھوٹے گول سخت سفید بیج پائے جاتے ہیں۔ جو خشک ہو کر سیاہی مائل ہو جاتے ہیں۔ آس کے پودے اکثر مقامات پر پائے جاتے ہیں۔ دہرہ دون کے باغ نباتات میں اس پودے کی بھی کاشت کی جاتی ہے۔ دوا: پتے اور پھل مع تخم استعمال کیے جاتے ہیں۔ پتے "برگ مورد" اور پھل "حب آلاس" کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتے ہیں۔

برگ مورد اور حب آلاس کا استعمال بہت قدیم زمانہ سے چلا آرہا ہے۔ یہ اعزاز اطبائے یونانی قدیم کو ہی حاصل ہے کہ انہوں نے ہی سب سے پہلے اس دوا کو طبی دنیا میں بالخصوص اور یہ مفردہ کی فہرست میں شامل کر کے متعارف کروایا۔ چنانچہ اس دوا کا ذکر دیسقوریدوس (۴۰ ے عیسوی) نے بھی اپنی کتاب میں کیا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ دوا تقریباً دو ہزار سال قبل ہی دریافت کر لی گئی تھی۔ اور اتنا عرصہ گذرنے کے بعد بھی اس کا استعمال محل مطلب ہے۔

مزاج ـــــ سرد خشک۔

افعال و مواقع استعمال۔ مسکن مقامی، قابض، اور حابس افعال کی بنا پر اس کو ادرام حادّہ، حرق دسلق، جروح و قروح، جریانِ خون، ورم لثہ، لثہ دامیہ، قلاع دہن جیسے عوارض میں بیرونی طور پر اور اسہال، سلس البول، بول الدم اور کثرت طمث میں اندرونی طور پر استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال۔ بیرونی

۱۔ تازہ برگ مورد کو پیس کر جسم کے ظاہری عوارض میں مقامی طور پر بطور ضماد استعمال کریں۔

۲۔ برگ مورد تازہ یا خشک کے جوشاندے سے مضمضہ کرنا قلاع دہن اور مسوڑھوں کے عوارض میں مفید ہے۔

۳۔ حب آلاس کو پیس کر بطور منجن استعمال کرنا بھی مسوڑھوں کے عوارض میں مفید ہے۔

اندرونی

۴۔ حب آلاس کا سفوف ۶ گرام تک کی مقدار میں پانی کے ہمراہ کھلائیں۔ اسہال و بول الدم اور کثرت طمث میں

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

مفید ہے۔

۵۔ حب آلاس کا جوشاندہ تیار کرکے اندرونی بسم عوارض میں استعمال کرائیں۔

زید تحقیقات :۔ حب آلاس کا کیمیاوی تجزیہ بھی کیا گیا ہے۔ اس سے جو نتیجہ حاصل ہوا اس سے اس بات کی تصدیق ہوگئی کہ اطباء اس دوا کو سینکڑوں سال سے جن اغراض اور عوارض میں استعمال کر رہے ہیں وہ اپنے تجربہ میں بالکل کامل ہیں۔ چنانچہ حسب ذیل اجزا کا پتہ چلایا گیا ہے۔

روغن، وال، ٹے نین، سیٹرک ایسڈ، میلک ایسڈ اور شکر ـــــ ان ہی اجزاء کی موجودگی پر حب آلاس کے افعال کا انحصار ہے۔

مشہور مرکبات

۱۔ جوارش جالینوس۔ ۲۔ شربت حب آلاس۔ ۳ معجون ماسک البول۔ ۴۔ سفوف معلی دندان۔

آک (مدار: عشر: MUDAR)

نام نباتی / لاطینی (Calotropis (spp)

ماہیت :۔ آک کا مشہور پودا تقریباً ہندوستان کے ہر علاقہ میں پایا جاتا ہے۔ عام آدمی بھی اس سے واقف ہیں۔ اس پودے کا ہر جزو دواءً مستعمل ہے۔ اس کے پتوں کو توڑنے پر دودھ کے مانند رطوبت رستی ہے جو شیر مدار کے موسوم ہے۔ اس پودے کی جڑ کی چھال "پوست بیخ مدار" کے نام سے دواءً استعمال کی جاتی ہے۔ اس کی جڑ حاصل کرنے کے لیے بہترین موقع اپریل اور مئی کے مہینہ کو بتایا گیا ہے۔

مزاج ـــ آک کے تمام اجزاء کے سوائے شیر مدار تیسرے درجہ میں گرم وخشک ہے۔ شیر مدار چوتھے درجہ میں گرم وخشک ہے۔

افعال ومواقع استعمال :۔ محلل ومسکن الم مقامی ہونے کی وجہ سے بیرونی طور پر، وجع المفاصل، وجع العضل (درد کمر) وجع الاذن میں استعمال کرتے ہیں ـــ منفث ومخرج بلغم، ہاضم، دافع زحیر ہونے کی وجہ سے سعال، ضیق النفس، ضعف ہضم، ضعف اشہا اور زحیر خصوصاً زحیر مزمن میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ۔ بیرونی

۱۔ روغن گل مدار تیار کرکے اس کی مالش کریں۔ وجع المفاصل وغیرہ میں مفید ہے۔

۲۔ پتوں کو گرم کرکے ماؤف مفاصل پر باندھنا بھی مفید ہے۔

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

۳۔ وجع الاذن کے لیے پتوں کو نیم گرم کرکے ہاتھ سے مل کر اور پانی نکال کر کان میں ڈالیں۔

اندرونی

۱۔ تخم مدار (۲۵۰ ملی گرام) کسی مناسب شربت یا شہد میں ملا کر چٹائیں۔ اسہال اور ضیق النفس کے لیے مفید ہے۔

۲۔ گل مدار میں لونگ کے مانند جو سبزی ڈنڈی ہوتی ہے جسے "قرنفل مدار" کہا جاتا ہے ہر روز دو عدد استعمال کرائیں۔ سعال و ضیق النفس میں مفید ہے۔

۳۔ زحیر میں پوست بیخ مدار ۱۲۵ ملی گرام کی مقدار میں عرق گلاب یا لسی شیر یا دہی، بالائی وغیرہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

۴۔ پوست بیخ مدار کے سفوف سے صمغ عربی کے لعاب میں گولیاں بنا کر استعمال کرائیں۔

شیر مدار

افعال و مواقع استعمال :۔ اکال و مقرح ہونے کی وجہ سے اس کو صرف بیرونی طور پر داد، گنج جذام، خارش، بواسیری مسوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ مقام ماؤف پر شیر مدار لگائیں۔

مشہور مرکبات :۔ حب قادری (گل مدار)۔ حب گل آکھ (حب وجع مفاصل)

آلو (بطاطہ : POTATO)

نام نباتی / لاطینی (Solanum tuberosum Linn)

ماہیت :۔ سبزیوں میں سب سے زیادہ عام استعمال کی جانے والی سبزی ہے۔ یہ علم نباتات کے اعتبار سے ایک زیر زمینی تنہ (جذر) ہے۔ ویسے آلو ہندوستان میں بکثرت پایا جاتا ہے لیکن پہلی جنگ عظیم تک ہندوستان کے عوام اس سے ناواقف تھے۔ اس کے بعد ہی اس کی پیداوار یہاں کی جانے لگی اور اب اس کی اتنی کثرت ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ یہیں کی خاص پیداوار ہے۔ آلو کے بعض دوائی فائدے بھی ہیں اس لیے ہم نے اس کتاب میں اس کا بھی ذکر کر دیا ہے تاکہ ہر گھر میں اور ہر موسم میں پائی جانے والی اس سبزی کا موقع پر فائدہ حاصل کیا جائے۔

مزاج ـــ سرد و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مسکن مقامی، مجفف ہونے کی وجہ سے آلو کو حرق و سلق کی حالت میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ آلو کے رس کو جلے ہوئے مقام پر لگائیں یا آلو کو پیس کر اس کا ضماد کرنے سے فوری تسکین ہو جاتی

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

ہے اور زخم جلد خشک ہو جاتا ہے۔

مزید تحقیقات :۔ آلو کو بہترین اغذیہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ آلو میں فولاد، پوٹاشیم، کیلشیم اور فاسفورس کی خاصی مقدار پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ میگنیشیم، سوڈیم، گندھک، کلورین، آیوڈین اور تانبہ وغیرہ کی خفیف مقدار پائی جاتی ہے۔ حیاتین (وٹامنز) میں اے، بی اور سی کافی مقدار میں ہوتے ہیں۔ وٹامن بی اتنی ہی مقدار میں ہوتی ہے جتنی کہ گیہوں کی روٹی میں۔ آلو میں اجزاء لحمیہ کم ہیں لیکن نشاستہ بہت ہے۔ اس لیے جسم کے لیے تغذیہ بخش ہے۔ بچوں کی بہتر نشوونما کے لیے آلو بہترین چیز ہے۔ چھلے ہوئے آلوؤں کی بہ نسبت بے چھلے آلوؤں میں سے پکاتے وقت وٹامنز کم ضائع ہوتے ہیں۔ اسی لیے چھلکے سمیت پکائے ہوئے آلو قبض کشا ہوتے ہیں۔ ایک آدمی کو ایک دن میں ڈھائی سو گرام آلو سے زیادہ نہیں کھانا چاہیے۔ آلو کی زیادتی سے پیٹ میں نفخ ہو جاتا ہے۔ اس کی اصلاح قدرے نمک کے ساتھ استعمال کرنے سے ہو جاتی ہے۔ جو کہ عام طور پر استعمال کیا جاتا ہی ہے۔

آلو بخارا (اِجاص : PRUNUS)

نام نباتی / لاطینی (Prunus domestica Linn)

ماہیت ۔ آلو بخارا ترش پھل ہے۔ اس کے درخت کشمیر، ہمالیہ، افغانستان، ایران اور پاکستان میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ تازہ حالت میں یہ پھل سرخ رنگ ہوتے ہیں۔ خشک ہونے پر سیاہ ہو جاتے ہیں۔ خشک شدہ پھل بازار میں عطاروں کے علاوہ عام دوکانوں پر بھی دستیاب ہو جاتے ہیں۔ پاکستان اور افغانستان سے آلو بخارا درآمد بھی کیا جاتا ہے۔

اِجاص اس کا عربی نام ہے۔ اس نام سے قدیم کتابوں میں اس کا ذکر پایا جاتا ہے چنانچہ ابن بیطار کی جامع المفردات اور ابن ہبل کی کتاب المختارات کے دوسرے حصہ میں جو کہ ادویہ مفردہ و مرکبہ پر مشتمل ہے۔ اس کا ذکر ملتا ہے۔ آلو بخارا کے افعال و خواص اور اس کی دریافت بھی قدیم اطبا ہی کے ذریعہ ہوئی ہے۔ آلو بخارا کا اصل مسکن دمشق ہے حکیم دیسقوریدس و عیسوی اور حکیم ثاؤ فرسطس (۳۰۰ ق م) نے بھی یونانی نام کاکومیلیا کے نام سے اس کا ذکر کیا ہے۔

مزاج ـــــ سرد تر

افعال و مواقع استعمال :۔ آلو بخارا مسکن صفرا و خون اور ملین ہے۔ اس لیے اس کو بخاروں میں پیاس کی شدت کو دور کرنے قے متلی اور قبض کو دور کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ آلو بخارا کو منہ میں رکھ کر چوسنے سے پیاس کی شدت اور قے متلی کو فائدہ ہوتا ہے۔

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

۲۔ بخاروں میں ۵، ۶ عدد آلو بخارا کو کچھ دیر کے لیے پانی میں رکھ چھوڑیں کچھ دیر میں نرم ہو جانے پر مل چھان کر پانی پلایا جائے۔

۳۔ ۱۰ عدد تک آلو بخارا کھانے سے نرم دست ہو جاتے ہیں۔ اور قبض دُور ہو جاتا ہے۔

مزید تحقیقات :۔ آلو بخارا کے کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ اس میں حسب ذیل اجزا پائے جاتے ہیں :۔

۱۔ اجزاء لحمہ ۲۔ شحم ۳۔ شکر ۴۔ معدنی اجزاء مثلاً کیلشیم، فاسفورس وغیرہ پائے جاتے ہیں۔

اطبار بخاروں میں آلو بخارا کو زیادہ استعمال کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ مذکورہ اجزا کی دریافت سے ایسی ہدایت کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے کہ آلو بخارا میں تغذیہ کی بھی خصوصیت موجود ہے۔

مشہور مرکبات :۔ شربت آلو بخارا ——————

آم (MANGO)

نام نباتی / لاطینی (Mangifera indica)

ماہیت :۔ ہندوستان کا مشہور میوہ ہے۔ جو موسم گرما میں بازار میں آتا ہے۔ بطور میوہ پختہ آم استعمال ہوتا ہے۔ لیکن دوائی استعمال کے لیے خام آم (جس کو بالعموم کیری کے نام سے موسوم کرتے ہیں) اور مغز خستہ آم، کام میں آتے ہیں۔

مزاج ——— پختہ آم گرم و تر ہے اور خام آم (کیری) سرد و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ خام آم مسکن و مبرد ہوتا ہے۔ اس تاثیر کی بنا پر اس کو خصوصیت سے ضربۃ الشمس لُو لگنا (SUNSTROK) میں خاص ترکیب سے استعمال کرتے ہیں۔ اس عارضہ میں یہ بے حد مفید و مجرب اور معمول ہے۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ آم خام کو خاکستر گرم میں دبا دیں جب وہ پختہ ہو جائے اور پچھڑنے کے قابل ہو جائے تو اس کو پچھوڑ کر یا اس کا چھلکا علیحدہ کر کے پانی میں ڈال کر ہاتھ سے ملیں ——— پھر چھان کر مصری یا شکر ملا کر پلا دیں ——— عرق بید مشک یا عرق کیوڑہ کا قطرے اضافہ کر دیں تو بہترین آمیزہ ہو جاتا ہے ——— عموماً اس آمیزہ کو "آب شولا" سے موسوم کرتے ہیں ——— گرمی کی شدت، پیاس کی شدت اور اس وجہ سے اسہال ہوں تو ان سب عوارضات میں یہ بے حد مفید ہے۔

مغز خستہ آم حابس قابض ہوتا ہے۔ اس لیے اس کو اسہال میں دیتے ہیں۔ لیکن اب چونکہ یہ بازار میں دواسازوں کے ہاں دستیاب نہیں ہوتا اس لیے اس مقصد کے لیے خاص طور پر گٹھلی سے نکال کر بہت کم استعمال کرتے ہیں۔

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

آملہ (EMBLIC MYROBALAN آملج)

نام لاطینی/نباتی (Emblica officinalis)

ماہیت :۔ آملہ ایک مشہور پھل ہے جس کا درخت اوسط قد کا ہوتا ہے۔ تنے کی چھال ہلکے خاکی رنگ کی اور چکنی ہوتی ہے پتے چھوٹے چھوٹے بکثرت ہوتے ہیں۔ شاخوں میں پھل لگے ہوتے ہیں۔ جو گول، لیموں کے برابر لیکن سبز رنگ کے بیرونی طور پر چھ لکیروں سے منقسم ہوتے ہیں۔ جب یہ خشک ہو جاتے ہیں تو ان کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور دو حصوں میں ٹوٹ جاتے ہیں۔ ان میں پائی جانے والی گٹھلی بھی پیٹ جاتی ہے جس میں چھوٹے چھوٹے دو بیج پائے جاتے ہیں۔ خشک شدہ سیاہ پھل کے ٹکڑے دواساز (عطار) کے ہاں آملہ کے نام سے دستیاب ہوتے ہیں۔

مزاج ـــــ سرد خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ قابض، حابس، مسکن، مفرح، مقوی، مقرو شر افعال کی بنا پر آملہ مواسہال، کثرت عطش، خفقان قلب، ضعف بصر، ضعف دماغ، ضعف معدہ، ضعف رحم اور انتشار شعر وغیرہ امراض و عوارض میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ خشک آملوں کو تھوڑے سے پانی میں بھگونے کے بعد نرم پڑنے پر پیس لیں اور قدرے نمک اضافہ کر کے چنے برابر گولیاں بنالیں۔ دو گولی صبح اور دو گولی شام دیں۔ اسہال کے لیے مفید ہے۔ یا آملہ کا خیساندہ پلائیں۔

۲۔ آملہ کا خیساندہ کثرت عطش میں استعمال کریں۔

۳۔ مربی آملہ خفقان قلب کے لیے استعمال کریں۔ اگر ورق نقرہ میں لپیٹ کر استعمال کریں تو زیادہ مفید ہے۔ عموماً ناشتے کے وقت استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۔ ضعف بصر میں تازہ آملوں کو کچل کر اس کا رس نچوڑیں اور سلائی کے ذریعے آنکھوں میں لگائیں۔

۵۔ ضعف دماغ اور ضعف رحم میں مربی آملہ مفید ہے ـــ اس کا تیل بنا کر سر میں لگانا دماغ کو قوی کرتا ہے۔

۶۔ آملوں کو پیس کر بالوں کی جڑوں میں لگائیں۔ اور پانی میں بھگو کر اس پانی سے بالوں کو دھوئیں۔ آملہ سے تیار شدہ نیل انتشار شعر میں استعمال کریں۔

زید تحقیقات :۔ وٹامن سی والی تمام سبزیوں اور پھلوں کے مقابلہ میں آملہ میں سب سے زیادہ وٹامن سی پایا گیا ہے۔ اسی لیے اس کو ہندو دیدہ (پانچ دریا) میں بے حد مفید مانا گیا ہے۔ ایک کلو تازہ آملوں میں چھ ہزار یونٹ وٹامن

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

سی اور پانچ حوصلے (کلوریز) ہوتے ہیں۔ وٹامن سی کے علاوہ آملہ میں فولاد کی بھی کچھ مقدار پائی جاتی ہے۔ نیز مندرجہ ذیل اجزاء بھی پائے جاتے ہیں۔ جن کا تناسب ۱ فیصدی ہوتا ہے۔ ۱۔ ٹے نین ۲۔ ٹیلک ایسڈ۔ ۳۔ گلوکوز۔

مشہور مرکبات: ۱۔ جوارش آملہ ۲۔ انوشارو۔ ۳۔ جوارش شاہی۔ ۴۔ سفوف ہاضم اور ۵۔ اطریفلات۔

ابہل (SAVIN BERRY)

نام نباتی/لاطینی (Juneperus sabina Linn)

ماہیت: ۱۔ ابہل کے درخت سدا بہار، جھاڑی دار ہوتے ہیں۔ شمالی یورپ، شمالی مغربی ہمالیہ اور ایران میں یہ درخت بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اس درخت کے پھل چھوٹے سے گول خشک شدہ بازار میں دستیاب ہوتے ہیں۔ جو ایران سے درآمد کیے جاتے ہیں۔ دیسقوریدوس (۷۰ عیسوی) نے سب سے پہلے اس دوا کا ذکر کیا ہے۔ اور اس نے اپنے تجربات کی بنا پر جو افعال وخواص بیان کیے ہیں۔ اسی غرض سے اب تک یہ دوا مستعمل ہے۔

مزاج ــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال: ۱۔ ابہل بیرونی طور پر محلل ومسکن اثر کرتا ہے۔ اس لیے وجع المفاصل میں مقام ماؤف پر ضماداً استعمال کیا جائے۔

اندرونی طور پر ابہل مدر بول اور حیض ہے۔ اس لیے عسر البول، مزمن ورم کلیہ، استسقائے زقی، مزمن سوداک، احتباس حیض اور عسر حیض میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال: ۱۔ ابہل (۵ گرام) کا جوشاندہ مذکورہ تمام عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات: ۱۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ حسب ذیل اجزاء حاصل کیے گئے:۔

۱۔ روغن۔ ۲۔ شکر انگوری۔ ۳۔ رال۔ ۴۔ شحم۔ ۵۔ ایک جوہر خال جو نیپرین۔ ابہل کا تیل (روغن ابہل) اپنی تاثیر میں روغن تارپین کے مشابہ پایا گیا ــــ نیز یہ کم مقدار (۳ قطرے) میں مذکورہ عوارض میں سریع التاثیر ہوتا ہے۔

بیرونی طور پر مالش سے نہایت جلد اثر ہوتا ہے۔

مشہور مرکبات: ۱۔ معجون مسکن وجع رحم۔ ۲۔ معجون مدر طمث۔ ۳۔ شربت مدر طمث۔

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

اَتیس (ATEES)

نام نباتی/لاطینی (Aconitum heterophyllum Wall)

ماہیت :- اتیس کا پودا ایک سے ۲ میٹر اونچا ہوتا ہے۔ اس کی جڑ مخروطی شکل کی باہر سے خاکی اندر سے سفید ہوتی ہے۔ یہی جڑ بازار میں اتیس کے نام سے دستیاب ہوتی ہے۔ اتیس کی ذات نباتاتی اعتبار سے میش جیسی ہوتی ہے۔ لیکن یہ میش کے مانند زہریلی نہیں ہوتی۔

اتیس کو یونانی اطبا نے اپنی دواؤں میں اس وقت شامل کیا ہے جب وہ ہندوستان میں آئے اور آیورویدک طب کے حاملین سے یہاں پر پائے جانے والی دواؤں کے بارے میں علم حاصل کیا۔ چنانچہ انیسویں صدی میں یہ دوا یونانی طب کے مخزن ادویہ میں شامل کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ مرکبات میں اس دوا کا استعمال دیکھنے میں نہیں آتا۔ لیکن اطبا نے اس دوا کو باوجود یکہ آیورویدک طب سے حاصل کیا لیکن اُس کو اپنے ہی اصول کے مطابق اپنی مخزن میں ضم کیا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :- قابض امعاء، دافع زحیر، دافع بخار، مقوی اعصاب ہونے کی وجہ سے اتیس کو اسہال، زحیر اور بخاروں میں خصوصاً ملیریائی بخاروں میں اور اعصابی امراض مثلاً فالج، لقوہ، رعشہ اور ضعف اعصاب میں استعمال کرتے ہیں۔

اسہال اور زحیر کے لیے

ترکیب استعمال :- (۱) ۲ گرام اتیس کا سفوف ۵۰ گرام مکھن میں ملا کر دن میں دو مرتبہ دیں ایسی ۲ خوراک کافی ہیں۔

۲- ۲ گرام اتیس کا سفوف مربی بیلگری میں ملا کر کھلائیں۔

بخار کے لیے

۱- بخار کی حالت میں ۴ سے ۸ گرام اتیس کا سفوف یا اس کا جوشاندہ ہر چار گھنٹہ کے بعد دیں۔

۲- بخار کی باری کو روکنے کے لیے ۲ گرام اتیس اور مغز کرنجوہ ایک عدد کی گولیاں بنا کر دن میں تین مرتبہ دیں۔

اعصابی امراض میں

۱- اتیس کا سفوف ۳ گرام کی مقدار میں دودھ کے ہمراہ دیں۔

مزید تحقیقات :- کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ اتیس میں ایک جوہر "اتیسین" ہوتا ہے۔ یہ جوہر دفعیہ بخار کے لیے مستقل

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

ہے۔ اس کے علاوہ اکونائٹ ایسڈ بھی پایا جاتا ہے۔
مشہور مرکبات :۔ معجون جوگراج گوگل۔

اُشنگن (BLIBHAR SEEDS)

نام نباتی / لاطینی (Blepheris edulis Pess)

ماہیت :۔ اُشنگن کے پودے مرطوب مقامات پر پائے جاتے ہیں۔ پتے چار چار ملے ہوئے اور تخم دو دو آپس میں چپکے ہوئے چھوٹے چھوٹے اور چمکدار ہوتے ہیں۔ پانی چھڑکنے سے یہ پھول جاتے ہیں۔ دواءً یہی تخم استعمال کیے جاتے ہیں۔
مزاج ــــ گرم و تر
افعال و مواقع استعمال :۔ تخم اشنگن ملطف، مغزی اور مغلظ ہوتے ہیں۔ اس لیے سرعت انزال، کثرت احتلام، سیلان الرحم میں بکثرت مستعمل ہیں۔
ترکیب استعمال :۔ ۱۔ ۶ گرام تخم اشنگن کو آدھی کپ پانی میں بھگو دیں۔ کچھ دیر کے بعد یہ لیسدار سیال بن جائے گا۔ روزانہ استعمال کریں۔
۲۔ ۶ گرام تخم اشنگن مسلم، شکر کے ہمراہ پھانک لیں۔
مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے حسب ذیل اجزاء حاصل ہوتے ہیں۔
۱۔ ایک گلوکوسائیڈ بلیفرین۔ ۲۔ کیمائے کول۔ ۳۔ ٹے نین۔ ۴۔ صابن جیسا مواد۔ ۵۔ شکر انگوری۔
مرکبات :۔ معجون ثعلب۔

اَجوائن (ناتخواہ اُمی AJOWA SEEDS)

نام نباتی/لاطینی (Ptycotis ajowan DC.)

ماہیت :۔ اجوائن کا پودا تقریباً ۳۰ سے ۵۰ سنٹی میٹر اونچا ہوتا ہے۔ پھول اور تخم (جو دراصل نباتیاتی لحاظ سے پھل ہیں) گچھوں کی شکل میں لگتے ہیں۔ تخم خوشبودار گرے ہوئی شکل کے بھورے اور چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

ان کا ذائقہ تیز و تلخ ہوتا ہے۔ یہی "اجوائن" کے نام سے دواءً استعمال کیے جاتے ہیں۔ اجوائن کا ذکر دیقوریدوس (۷۰ عیسوی) نے اپنی کتاب میں "اُمی" کے نام سے کیا ہے۔

مزاج ــــ گرم وخشک

افعال و مواقع استعمال :- اجوائن، مشہی، کاسر ریاح، دافع تشنج، دافع تعفن ہے۔ اس لیے نفخ شکم، قراقر شکم، ددوشکم ضعف ہضم، ضعف اشتہا، قولنج، شہقہ، اختناق الرحم، اسہال، وبائی امراض خصوصاً ہیضہ میں مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال :- (۱) ۳ تا ۵ گرام کی مقدار میں اجوائن کو پان میں رکھ کر کھلائیں۔

(۲) اجوائن کو منہ میں رکھ کر گھولیں اور اس کے بعد قدرے نیم گرم پانی پی لیں۔

(۳) ۱۲ گرام اجوائن اور ۳ گرام نمک سنید حاقولنج کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔

(۴) عرق اجوائن اور چونے کا پانی ملا کر دیں تو اسہال میں خصوصیت سے فائدہ مفید ہے۔

(۵) ہیضہ کے ابتدائی درجات میں دو بوند روغن اجوائن پانی میں ملا کر دیں تو متلی، قے اور دیگر عوارضات میں افاقہ ہو جاتا ہے۔

(۶) عرق اجوائن ۶۰ ملی لیٹر مذکورہ بالا تمام عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :- اجوائن کا کیمیاوی تجزیہ کرنے سے ایک جوہر موثر حاصل ہوا ہے جس کو "ست اجوائن" یا "اجوائن کا پھول" یا "تھائمول" کہتے ہیں۔ یہ جوہر دیدان شکم کے قتل و اخراج کی موثر صفت رکھتا ہے۔ اس غرض سے یہ بکثرت مستعمل بھی ہے۔ یہ تمام افعال میں اجوائن کی بہ نسبت تیز اثر رکھتا ہے۔ ۱۲۵ ملی گرام کی مقدار میں پانی میں حل کر کے یا کیپسول میں بند کر کے استعمال کریں تو مذکورہ عوارضات میں نہایت تیز اور جلد اثر کرتا ہے۔

مرکبات :- معجون ناخواہ۔ عرق عجیب۔

اخروٹ (WALNUT)

نام نباتی / لاطینی (Jugulans regia Linn)

ماہیت :- مشہور پھل ہے جس کے درخت بہت بڑے ہوتے ہیں۔ ہمالیہ اور آسام کے پہاڑی علاقوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ کشمیر اخروٹ کے درختوں کے اعتبار سے نہایت اہم علاقہ ہے۔ پنجاب، ہماچل پردیش اور اتر پردیش کے پہاڑی علاقے بھی اخروٹ کے درختوں کے لیے مشہور ہیں لیکن ان علاقوں سے حاصل شدہ اخروٹ کے مقابلہ میں، کشمیر سے حاصل

ہوئے والے اخروٹ اچھے ہوتے ہیں ـــــ جغرافیائی حالات کے لحاظ سے اخروٹ کی کئی قسمیں ملتی ہیں۔ دواءً بالعموم مغز اخروٹ استعمال کیا جاتا ہے۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ مغز اخروٹ مقوی اعصاب ودماغ وباہ ہے۔ اس لیے سدادِ ضعفِ دماغ، صداع عصبی ضعفِ حافظہ، اور ضعفِ باہ اور عام جسمانی کمزوری میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ ایک یا دو اخروٹ کا مغز مونیر منقیٰ کے ساتھ پیس کر روزانہ صبح ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ مذکورہ تمام عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ مغز اخروٹ میں وٹامن اے، بی اور سی کی کچھ مقدار کے علاوہ معدنی اجزاء مثلاً فولاد، تانبہ، فاسفورس، کوبالٹ، میگنیشیم، سم الفاء کبریت، پوٹاشیم، سوڈیم جیسے قیمتی اجزاً ہوتے ہیں جو بدن کی تعمیر میں خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

مشہور مرکبات :۔ ۱۔ بوب کبیر۔ ۲۔ بوب صغیر وغیرہ۔

اذاراقی (کچلہ : NUXVOMICA)

نام نباتی / لاطینی (Strychnos nuxvomica Linn)

ماہیت :۔ اذاراقی (کچلہ) کے درخت ہندوستان، سیلون اور شمالی آسٹریلیا میں پائے جاتے ہیں ـــــ ہندوستان میں، بنگال، جنوبی ہند، مدراس، کوچین، بہار، اڑیسہ میں پائے جاتے ہیں۔ اڑیسہ میں اس کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔ یہ درخت ۱۲ سے ۱۵ میٹر بلند ہوتے ہیں۔ پتے چکنے اور پھل بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ جن میں گودا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک پھل میں ۲ سے ۴ عدد بیج ہوتے ہیں۔ یہ بیج گول اور چپٹے، قرص کے مانند خاکی رنگ کے ہوتے ہیں۔ مزہ نہایت تلخ ہوتا ہے۔ بُو کچھ نہیں ہوتی اور بہت سخت ہوتے ہیں۔ جو معمولی طور پر کوٹنے سے نہیں ٹوٹتے ہیں۔ بیج ہی کچلہ کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتے ہیں جو دواءً مستعمل ہیں۔

مزاج ـــــ گرم وخشک بدرجہ سوم۔

افعال ومواقع استعمال :۔ منشی، مقوی اعصاب، محرک مراکزِ تنفس وقلب ودورانِ خون، افعال کی بناء پر اذاراقی کو ضعفِ اشتہا (بھوک اور جماع)، فالج، لقوہ، رعشہ، ضعفِ قلب، عجزِ قلب، ہیضہ یا مارگزیدہ کے ضعفِ انتہا، سکتہ

زمن، نفخۂ الریہ اور سل وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) اذراقی کا سفوف ایک سے چار چاول کی مقدار میں تمام عوارض مذکورہ کے لیے دیا جائے۔ آجکل اعلیٰ پیمانہ پر اذراقی کا پوڈر لیبارٹیز میں بنایا جاتا ہے۔ جو ٹنکس وامیکا پاوڈر یا پلوس ٹنکس وامیکا کے نام سے انگریزی دواسازوں کے ہاں مل جاتا ہے۔)

(۲) ہیضہ یا کسی مارگزیدہ کے باعث ہونے والے ضعف انتہا (غشی و بے ہوشی) میں کچلہ کو عرق گلاب میں گھس کر پلانا چاہیے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیے کے ذریعہ کچلہ سے ایک جوہر موثر سٹرکنین حاصل کیا گیا ـــــ بظاہر کچلہ کے سارے فعال اسی جوہر پر منحصر ہیں ـــــ اس کے علاوہ ایک اور جوہر بروسین نام کا بھی پایا جاتا ہے۔ اذاراقی کے علاوہ پیتہ کے نام سے بازار میں بیج دستیاب ہوتے ہیں۔ ان میں بھی یہی جوہر پائے جاتے ہیں۔ اور یہ تخم بھی اسی قسم کے ایک درخت سے حاصل کیے جاتے ہیں جو کہ ہندوستان میں نہیں پائے جاتے بلکہ یہ جزائر فلپائن کی پیداوار ہے ـــــ اس درخت کا نام Strychnos Ignatia (Saint Ignatius) ہے۔ پیتہ کا انگریزی کا نام Semina Ignatia ہے۔ پیتہ اپنی نام ہے۔ ہندوستان میں یہ دوا اسی نام سے آتی ہے۔ پس اس کا یہی نام مشہور ہو گیا اس کے افعال وخواص و ترکیب استعمال و منافع استعمال کچلہ کے مانند ہیں ـــــ اس لیے اس کو علیحدہ ذکر نہیں کیا گیا۔

مرکبات :۔ (۱) حب اذاراقی (۲) معجون اذاقی (۳) معجون لنا۔

مضر اور اس کا علاج :۔ زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے (۳ گرام کی مقدار میں) تشنج و اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے۔ اور ہلاکت کا باعث ہے۔ تشنج شروع ہونے سے قبل گائے کا گھی اور دودھ بار بار پلا کر قے کرائیں یا انبوبہ معدی سے معدے کو بخوبی صاف کر دیں۔ اس کے بعد۔

اِذخر (RUSA GRASS)

نام نباتی / لاطینی (Andropogon schaenar thus (Linn)

ماہیت :۔ اذخر ایک قسم کی گھاس ہے۔ اس کے پھول اور جڑ سے لطیف اور تیز خوشبو آتی ہے۔ یہ عرب ممالک سے درآمد کی جاتی ہے۔ شمالی ہند اور پنجاب کے اکثر مقامات پر بھی یہ پائی جاتی ہے۔ اذخر سے ایک تیل بھی کشید کیا جاتا ہے جو کہ "روسا کا تیل" کے نام سے زیادہ مشہور ہے۔

مزاج ــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ محرک اعصاب، مُحلل ورم، افعال کی بنا پر فالج، لقوہ، تشنج، ورم احشاء موجع المفاصل اور دردِ کمر میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) ۶ گرام اذخر کا جوشاندہ مذکورہ عوارض میں استعمال کریں۔ ورم رحم کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔

(۲) روغن اذخر (اوساکا تیل) کی مالش وجع المفاصل اور دردِ کمر کے لیے مفید ہے۔

(۳) فالج کے مشہور منفع میں اذخر بھی شامل ہے۔

(۴) بطور ضاد بیرونی طور پر ورم جگر اور ورم طحال کے لیے مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ اذخر کے کیمیاوی تجزیہ سے اس کا روغن حاصل کیا گیا ہے۔ جس کے فوائد الگ تحریر کر دیئے گئے ہیں۔

مرکبات :۔ (۱) دوا کرکم (۲) معجون دبید الورد۔

اَرجُن (ARJUN)

نام نباتی / لاطینی ; (Terminalia arjuna)

ماہیت :۔ ارجن کا بہت بڑا درخت ہوتا ہے۔ یہ درخت بہار، دہلی، اڑیسہ اور دکن میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اس درخت کی چھال جو کہ عموماً ۱/۴ انچ تک دبیز، سفیدی مائل خاکی رنگ کی ہوتی ہے۔ ارجن چھال کے نام سے دوا استعمال کی جاتی ہے۔

مزاج ــــ سرد وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ ارجن چھال اگرچہ تصفیہ خون، اسہال وسنگرہنی اور مختلف عوارض میں استعمال کی جاتی ہے لیکن اس کا سب سے اہم فعل محرک قلب ہے۔ چنانچہ قلب کے امراض مثلاً ورم بطانہ قلب، ورم غلاف القلب، ذبحہ صدریہ، خفقان وغیرہ میں ارجن چھال نہایت مفید پائی گئی ہے۔ تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سے دل کو بہت تقویت ہوتی ہے۔ جن شرائین سے دل کو خون کی رسد ہوتی ہے ان کو اپنی اصل حالت پر لے آتی ہے۔ اور سب سے اچھا وصف اس دوا کا یہ ہے کہ دل پر کوئی زہریلا اثر نہیں ہوتا۔ حرکات قلب کی قوت کو بڑھاتی ہے۔ لیکن ان کی تعداد میں کمی آجاتی ہے۔ اور اس وجہ سے خاص مضر اثرات بھی نہیں ہوتے۔

ترکیب استعمال :۔ ارجن چھال کا سفوف ۳ گرام، کھانڈ ۲۵ گرام، شیر گائے (گائے کا دودھ) ایک پاؤ، ہر اشیاء کو خوب ملا کر استعمال

کرائیں ـــــ تمام عوارض میں مفید ہے۔ سادے پانی میں اس کا جوشاندہ تیار کرکے استعمال کرنا بھی بہتر طریقہ استعمال ہے۔
مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیے سے ارجن چھال سے ٹے نین ۱۵ فیصد۔ اور چھال کی راکھ میں ۴۴ فیصد خالص کیلشیم کاربونیٹ علیحدہ کیا گیا ہے۔

ارنڈ (بیدانجیر : CASTR-OIL PLANT)

نام نباتی / لاطینی (Ricinnis communis Linn)

ماہیت :۔ ارنڈ کا درخت مشہور عام ہے۔ جو خودرو طور پر ہندوستان کے عام علاقوں کے علاوہ جنگلات میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ انیسویں صدی کے آخر تک یہ بات مشہور تھی کہ ارنڈ کا درخت افریقہ کی پیداوار ہے۔ لیکن ہندوستان میں جو پودوں پر کام شروع ہوا تو اس بارے میں علماء نباتات کو مزید جستجو کرنی پڑی کہ آیا یہ افریقہ کی پیداوار ہے یا ہندوستان ہی کی ـــــ ارنڈ کی کاشت ہندوستان میں بہت قدیم زمانے کی جاتی ہے۔ ارنڈ کے درخت بھی کئی شکل کے ہوتے ہیں۔ ان میں سے دو قسمیں زیادہ عام ہیں۔ ایک تو وہ جس کا چھوٹا سا درخت ہوتا ہے جو عموماً باڑھ کے طور پر پیدا ہوتا ہے۔ جس پر پھل بڑے ہوتے ہیں اور بیج بھی بڑے اور سُرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ ان میں ۴۰ فیصد تیل نکلتا ہے۔ یہ تیل وارنش کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ دوسرا وہ ہے جو مقابلتاً چھوٹا پودا ہوتا ہے جو کہ سالانہ فصل کے طور پر کاشت کیا جاتا ہے۔ ان پودوں کے چھوٹے بھورے رنگ کے بیج ہوتے ہیں جن پر خاکی رنگ کے نقطے ہوتے ہیں۔ ان سے ۴۰ فیصد تیل حاصل ہوتا ہے اور یہ بہتر ہوتا ہے۔ اس لیے دوائی کے استعمال میں یہی تیل آتا ہے ـــــ ارنڈ کے پتے، بیجوں کا مغز اور اس سے نکالا ہوا تیل (روغن بیدانجیر) دواءً استعمال ہوتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک تیسرے درجہ میں۔

افعال و مواقع استعمال :۔ محلل و مسکن، مسہل ہونے کی وجہ سے وجع المفاصل، فالج، لقوہ، کھانسی، دمہ، قبض، سوء اضمہ میں مفید ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) ارنڈ کے پتوں کو تیل سے چپڑ کر یا ان کی بھجیہ بنا کر نیم گرم باندھیں۔ وجع المفاصل کی حالت میں مفید ہے۔

(۲) چار پانچ بیجوں کا مغز روزانہ کھائیں تو بلغم بذریعہ اسہال خارج ہو جاتا ہے اور اس سے فالج، لقوہ وغیرہ میں فائدہ ہو جاتا ہے۔

(۴) قبض کی حالت میں روغن بید انجیر مشہور بے مزرو ست آور دوا ہے۔ عورتوں، بچوں، جوانوں، بوڑھوں سبھی کو بے خطر دیا جاسکتا ہے۔ شیر خوار بچوں کو ۲ گرام تیل میں اسی قدر شہد ملا کر چٹانے سے ان کا قبض نہایت آسانی سے دور ہوجاتا ہے۔ حالت حمل میں بھی یہی تیل استعمال کرنا چاہیئے۔

اڑوسہ (حشیشۃ السعال ؛ بانسہ ؛ (VASAKA)

نام نباتی / لاطینی (Adhatoda vasica Nees)

ماہیت :- اڑوسہ کے پودے چھوٹے تقریباً آدھ میٹر سے دو میٹر تک کے سدا بہار ہوتے ہیں۔ شاخیں بہت ہوتی ہیں جو زیادہ تر جڑ ہی سے نکل کر پھیلتی ہیں۔ پتے لمبے تقریباً ۱۲ سنٹی میٹر اور ۴ سے ۶ سنٹی میٹر چوڑے نرم و نازک ہوتے ہیں۔ ان کا مزہ تلخ ہوتا ہے۔ یہی پتے 'برگ اڑوسہ' کے نام سے دواءً مستعمل ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :- منفث بلغم، دافع تشنج افعال کی بنا پر برگ اڑوسہ کو امراض تنفس میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ سعال، ضیق النفس، التہاب شعبی، نفثۃ الدم نیز سل جیسے امراض میں اس کو بہتر پایا گیا ہے۔

ترکیب استعمال :- (۱) تازہ یا خشک پتوں کا جوشاندہ استعمال کریں۔

(۲) برگ اڑوسہ خشک کا سفوف، شہد میں ملا کر استعمال کریں۔

(۳) نمک برگ اڑوسہ نصف گرام کی مقدار میں پانی یا شہد کے ہمراہ استعمال کریں۔

مزید تحقیقات :- کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ برگ اڑوسہ سے حسب ذیل اجزا حاصل کیے گئے :-

(۱) قلوی جوہر (اڈوسین)

(۲) ترشہ

(۳) روغن کثیف۔

(۴) شحم (۵) مال (۶) شکر (۷) لعاب دار ایک رنگین مادہ۔

مرکبات :- شربت، اعجاز۔

اسارون (ASARUM)

نام نباتی / لاطینی (Asarum ewrop pacum Linn)

ماہیت :۔ اسارون کے پودے ہندوستان میں نہیں پائے جاتے ہیں۔ یہ فرانس، روم، افریقہ دوسرے یوروپی اور شمالی ایشیائی ممالک میں اس کے پودے پائے جاتے ہیں۔ روس میں بھی یہ پودے پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں اس پودے کی جڑیں درآمد کی جاتی ہیں جو زیادہ تر ایران اور افغانستان سے آتی ہیں۔ یہی جڑیں اسارون کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتی ہیں۔

دیسقوریدوس (۱۰۰ ق م) نے سب سے پہلے اس دوا کا ذکر کیا ہے۔ بعد میں عرب اطبا نے بھی اس دوا کو اپنی کتابوں میں درج کیا ہے۔

ہندوستان میں ایک دوا "تگر" کے نام سے دستیاب ہوتی ہے۔ اکثر لوگ اسارون اور تگر کو ایک ہی خیال کرتے ہیں۔ جہاں تگر کا بیان آتا ہے تو اسکا دوسرا نام اسارون لکھ دیتے ہیں حالانکہ اسارون اور تگر دونوں بالکل علیحدہ چیزیں دونوں میں کوئی صفت مشترک نہیں نباتاتی اعتبار سے بھی یہ دونوں پودے الگ ہیں۔ تگر کو سنبل جبلی کہا جاتا ہے کیونکہ سنبل جبلی کا جو بیان اور شناخت بتائی گئی ہے وہ تگر ہی کی ہے چنانچہ ہم نے سنبل الطیب کے بیان میں اس کا مفصل ذکر کردیا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ اسارون محرک اعصاب، مدر بول و حیض ہے اس لئے اس کو اکثر امراض اعصاب و دماغ مثلاً صرع، لقوہ، فالج، استرخا، خدر نسیان، اختناق الرحم، احتباس حیض و طمث، استسقا اور دیگر امراض رحم میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ اسارون کا سفوف ۳ گرام کی مقدار صبح و شام پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔ تمام عوارض میں تنہا مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے اسارون میں حسب ذیل اجزا کا پتہ لگایا گیا:۔

(۱) روغن کثیف (۲) ایک گلوکوسائڈ (۳) جوہر فعال اسارین۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) جوارش جالینوس۔ (۲) معجون سورنجان (۳) دوا المسک (۴) جوارش خلاطی۔

اسپغول (بزرقطونا ISHAPGVL)

نام نباتی / لاطینی (Plantagoovata Forst)

ماہیت :۔ اسپغول کا پودا چھوٹا سا ہوتا ہے اس کے پتے چوڑے چوڑے سے کسی قدر لمبے جڑ کے بالائی حصہ سے شروع ہوتے ہیں۔ اسپغول کے پودے کشمیر میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایران، افغانستان اور پاکستان میں بھی ہوتے ہیں۔ دنیا کے اکثر سرد علاقوں میں ان کی پیدائش ہوتی ہے۔

اسپغول دراصل پودے کے بیج ہیں جو دوا کے استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ بازار میں اسی نام سے اور عام دکانوں پر بھی دستیاب ہو جاتے ہیں۔ بیجوں کا چھلکا علیحدہ کر کے بھوس اسپغول SPOGAL HUSK کے نام سے فروخت کرتے ہیں۔ بھوس اسپغول کے حاصل کرنے کے لئے لندن اور امریکہ میں بڑے پیمانہ پر انتظام ہے۔ اور یہ بھوس کافی مقدار میں ہندوستان میں درآمد کیا جاتا ہے ـــــ اسپغول، یونانی طب کی ایک مشہور اور معروف دوا ہے۔ اور سیکڑوں سال سے اطباء اس کو استعمال کرتے آرہے ہیں۔ اس پودے کی دریافت بھی قدیم اطباء ہی نے کی اور انہوں نے ہی ادویہ مفردہ کی فہرست میں اس دوا کا اضافہ کیا ہے۔

مزاج ـــــ سرد تر

افعال و مواقع استعمال :۔ مسہّن مقامی، مطری، مرطق ہونے کی وجہ سے اسپغول کو زیر میں کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ خواہ امیبائی ہو یا عصوی اسے عام طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اپنی اثرات کی وجہ سے کھانسی، نزلہ زکام، خراش حلق جیسے جراثیمی عوارض میں بہت نفع بخش ہے۔ اسی طرح قروح معدہ و امعاء، عسری، بعض امراض گردہ و مثانہ مثلاً التہاب گردہ و مثانہ عوارض اعضائے بول و تناسل مثلاً سوزاک، جریان وغیرہ میں فائدہ مند ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) ۔ اگرام اسپغول اور ۔ اگرام مصری دونوں باہم ملالیں۔ ایسی خوراکیں دن میں چار مرتبہ دینے سے پیچش میں فائدہ ہو جاتا ہے۔

(۲) اسپغول ایک حصہ کو بہ حصہ پانی میں پاؤ گھنٹہ بھگو دیں اور اس کا لعاب استعمال کریں۔

(۳) اسپغول کا بھوسہ (بھوس اسپغول) دودھ یا پانی میں بھگو کر کھالیں۔

(۴) اسپغول کو جوش دیں تو ایک چکنا گوند جیسا آمیزہ بن جاتا ہے۔ جسے حسب ضرورت شکر ملا کر دینا چاہیئے مذکورہ ترکیب استعمال تمام عوارض میں مفید ہیں۔

مزید تحقیقات :- اسپغول کا کیمیاوی تجزیہ کیا گیا۔ اور حسب ذیل اجزا دریافت کیے گئے :-
(۱) اصابی مادہ (۲) شحمی روغن (۳) زلالی مادہ۔
مشہور مرکبات :- (۱) سفوف طین (۲) قرص طباشیر کافوری۔

اسپند (حرمل HARMAL)

نام نباتی / لاطینی (Peganum harmala)

ماہیت :- اسپند کا پودا تقریباً ۳۰ سے ۵۰ سنٹی میٹر اونچا ہوتا ہے۔ اس کے بیج دوا" استعمال کیے جاتے ہیں۔ بیج بہت باریک، سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں جن میں خاص قسم کی بُو ہوتی ہے ـــــ مزہ تلخ ہوتا ہے۔
مزاج ـــــ گرم و خشک۔
افعال و مواقع استعمال :- مقوی اعصاب، محلل ادرام، مخرج بلغم، قاتل کرم شکم، مقوی باہ افعال کی بنا پر اسپند کو فالج، لقوہ، خدر، وجع المفاصل، وجع عرق النساء، سعال بلغمی، کرم شکم اور ضعف باہ میں استعمال کرتے ہیں۔
ترکیب استعمال :- (۱) اسپند کا سفوف (۶ گرام) کی مقدار میں تنہا یا دودھ کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ اعصاب و مفاصل کے عوارض میں مفید ہے۔ یہ چونکہ بہت تلخ ہوتے ہیں اس لیے کیپسول میں رکھ کر استعمال کیا جائے تو مناسب رہتا ہے۔
(۲) اسپند کا سفوف قدرے شہد میں ملا کر چٹائیں۔ سعال کے لیے مفید ہے اور اسی طریق پر کرم شکم کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔
(۳) کرم شکم کے لیے اس کا جوہر "حرملین" بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔
(۴) ضعف باہ میں اسپند کا ۶ گرام سفوف روزانہ شہد میں ملا کر استعمال کریں۔ دودھ کے ساتھ استعمال کرنا نہایت مفید ہے۔
مزید تحقیقات :- کیمیائی تجزیہ کے ذریعہ اسپند سے تین اجزا علیحدہ کیے گئے :-
(۱) حرملین (۲) حرملول (۳) حرمین۔

اسرول (RAUWLFIA)

نام نباتی/لاطینی (Rauwlfia serpintina Linn)

ماہیت :۔ اسرول کا پودا ہندوستان میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اس کی شہرت ۱۹۳۱ء کے بعد سے دنیائے طب میں کافی ہو چکی ہے۔ اسرول کے پودے کا سب سے زیادہ کارآمد حصہ اس کی جڑ ہے۔ بازار میں اسرول کے نام سے اس کی جڑ ہی دستیاب ہوتی ہے۔ جو ۷ سے ۱۰ انچ لمبی ہوتی ہے۔ اس کے اوپر کا پوست سالم ہوتا ہے۔ دبازت میں ۲ سنٹی میٹر سے زیادہ نہیں ہوتی۔ بالائی سطح پر کھردرے نشیب و فراز ہوتے ہیں۔ توڑنے پر جڑ فوراً ٹوٹ جاتی ہے۔ یہ جڑ نہایت تلخ اور بے بو ہوتی ہے۔

مزاج ـــــ سرد و خشک بدرجہ سوم۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مسکن و منوم ہونے کی وجہ سے اسرول کو بے خوابی، مالیخولیا اور جنون جیسی شکایات میں بہت قدیم زمانہ سے استعمال کیا جاتا رہا ہے اور آج کل سکون پہنچانے والی ادویہ میں اسرول کو مقام اوّل حاصل ہے

ترکیب استعمال :۔ ایک گرام سفوف دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔

مزید تحقیقات :۔ تحقیقات کرنے پر پتہ چلا ہے کہ اسرول میں خون کے دباؤ کو کم کرنے کی خاصیت موجود ہے۔ اس قسم کی دواؤں میں سب سے پہلے یہی دوا منصہ شہود پر آئی۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں نے ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی کی معرفت اس دوا کو خون کے بڑھے ہوئے دباؤ کی شکایت کو کم کرنے کے لیے تحقیقات کے لیے پیش کیا تھا۔ استعمال یہی دوا ساری دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ ۱۹۳۱ء سے ۱۹۴۹ء تک اسرول سے بعض جواہر موثرہ کو علیحدہ کیا گیا ان کے دو گروپ کیے گئے تھے جن میں سے ایک تو اجملین گروپ ہے جس میں (۱) اجملین (۲) اجملینین (۳) اجملیسین (۴) آئیو اجملین (۵) نیو اجملین شامل ہیں۔ دوسرا گروپ سرپنٹین گروپ ہے۔ اس میں سرپنٹین اور سرپنٹینین شامل ہیں ۱۹۴۹ء سے ۱۹۶۳ء تک تقریباً ۱۵ جواہر موثرہ حاصل کیے گئے جن میں سے چند کے نام حسب ذیل ہیں :۔

(۱) ٹاوفے نین (۲) ریزرپین (۳) راپین (۴) سرپرجین (۵) راہمبین (۶) آئیو راہمبین (۷) ریزرپے نین (۸) یوہمبین (۹) تھی بین (۱۰) پیاوردین وغیرہ۔

مذکورہ بالا جواہر موثرہ کے علاوہ اسرول کی جڑ میں شکر انگوری، شکر نیشکر بعض تیزابی مادے معدنی نمکیات اور اسی قسم کے بے شمار اجزاء بھی دریافت کیے گئے لیکن ان کی علیحدہ کوئی اہمیت نہیں۔ البتہ اس جڑ کا وہ جز جو رال جیسا اور کسی قدر چکنائی لیے ہوئے ہوتا ہے۔ وہ سب سے اہم جُز سمجھا جاتا ہے۔ عملی طور پر یہی جُز موثر ترین خیال کیا جاتا ہے اور اسی جُز میں اسرول کے خواب آور اور مسکن اثرات پوشیدہ پائے گئے۔

ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی کی تحقیقی رپورٹ کا وہ حصّہ یہاں نقل کر دیا جاتا ہے جس میں موصوف نے دواؤں کی ترکیب استعمال پر روشنی ڈالی ہے۔ وہ لکھتے ہیں :-

"یہ الکلائیڈز (جواہر موثرہ) حاصل کرنے کا طریقہ سراسر نفاست ہے۔ اور صرف دوا کے تیز و تند اور زہریلے اجزاء کو مصلح اجزاء سے جُدا کر کے استعمال کرنا ہے اور یہ چیز دراصل قدرت اور فطرت کے بالکل مغائر ہے۔ نباتی ادویہ کو استعمال کرنے کی بہترین صورتیں وہی ہیں جن پر طب یونانی کے ماہرین کاربند ہیں۔ "اجملین" فی الحقیقت سبز جڑی کا عصارہ ہے۔ اسی سلسلہ میں مغربی جرمنی کی فرینک فرٹ یونیورسٹی کے پروفیسر جارج ہان کا تبصرہ بھی مختصر طور پر لکھنا بے محل نہ ہوگا۔ وہ لکھتے ہیں :-

"راؤ الفیا (اسرول) کے پہنچنے سے پہلے مغربی ممالک میں چالیس فیصد اموات صرف بلڈ پریشر کی زیادتی سے ہو رہی تھیں اور ہمارے ہاں اس مرض کی روک تھام کے لیے اتنی مفید اور موثر اور بے ضرر دوا کوئی نہ تھی مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی نظرِ انتخاب کی داد دینا چاہئے کہ انہوں نے یورپ کو اپنی دواؤں کو روشناس کرانے کے لیے سب سے پہلے اس دوا کا انتخاب کیا۔

مغرب میں راؤ الفیا سے ریزرپین نامی ایک ایلکلائیڈ نکالا گیا لیکن اب مسلسل تجربات کے بعد دنیا پر یہ حقیقت روشن ہوگئی کہ ریزرپین راؤ لفیار کا کوئی بہترین جُز نہیں بلکہ ایک نقصان رساں جوہر ہے اس کے مسلسل استعمال سے دیوانگی تک نوبت پہنچ جاتی ہے حالانکہ راؤ لفیا خود دیوانگی کی دوا ہے۔ اس کے بعد وہ لکھتے ہیں :-

محققین اب اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ کسی دوا کا خالص جُز جو تالیفی (کیمیکل) دواؤں کی شکل میں آج کل بکثرت استعمال کیا جاتا ہے ان قدرتی دواؤں کا مقابلہ نہیں کر سکتا جو قدرتی حالت میں نباتی یا حیوانی ذریعہ سے حاصل کی جاتی ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک نباتی دوا کے اندر موجود مختلف اجزا انسانی صحت کے لیے بہت زیادہ مفید ہوتے ہیں اور یہی خاص بات راؤ الفیا میں بھی دیکھنے میں آئی۔

مشہور مرکبات :- قرص دوا الشفاء۔

اسطوخودوس (STOECADOS)

نام نباتی / لاطینی (Lavendula steochas Linn)

ماہیت :۔ ایک خوشبودار بوٹی ہے جو ساحلی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ پھول بکثرت خوشہ میں لگتے ہیں جو بنفشی رنگ کے ہوتے ہیں۔ اگرچہ ہندوستان میں اس بوٹی کی کاشت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن یہ اس قدر زیادہ نہیں ہے کہ بازار میں مانگ پوری کرسکے اس لیے اب بھی یہ درآمد کی جاتی ہے۔ پوری بوٹی خشک شدہ دواسازوں کے ہاں مل جاتی ہے ـــــ اس کا انگریزی نام سٹیکاڈوس Stoechados دراصل اس بوٹی کے یونانی نام سے ماخوذ ہے اصل میں سٹیکاڈس جس کا معرب اسطوخودوس ہے اس جزیرہ کا نام ہے جہاں یہ بوٹی پیدا ہوتی ہے۔

اسطوخودوس کو فرنچ لیونڈر French Lavander بھی کہا جاتا ہے۔ اسطوخودوس سے مشابہ ایک اور بوٹی ہے جس کو خزامی کہتے ہیں۔ اس کا نباتی / لاطینی نام Lavendula officinalschaix اور انگریزی نام common Lavender ہے۔ یہ بوٹی جنوبی یورپ کے پہاڑی علاقوں، بحر روم کے مغربی سواحل اور اسپین کے ساحل سے لے کر کیلابریا (اٹلی) اور شمالی افریقہ کے علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ جنوبی فرانس میں یہ خاص طور پر کاشت کی جاتی ہے۔ اور اس سے روغن خزامی Lavender oil حاصل کیا جاتا ہے چنانچہ دنیا کی ۸۵ فیصد اس تیل کی سپلائی فرانس ہی کرتا ہے۔ اسطوخودوس سے بھی روغن کشید کیا جاتا ہے لیکن اس سے حاصل ہونے والا روغن کم خوشبو والا ہوتا ہے۔ اسطوخودوس کا ذکر تو دیسقوریدوس (۷۰ عیسوی) نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ لیکن خزامی کا بیان بعد کے اطباء ہی کرتے ہیں۔ چونکہ اسطوخودوس اور خزامی کے انگریزی نام ایک ہی جیسے ہیں۔ اور دونوں نبات ایک ہی جنس سے متعلق ہیں۔ اس لیے ہم نے یہاں اس کا ذکر کر دیا ہے تاکہ خزامی یا روغن خزامی کا بھی استعمال کیا جائے۔ روغن خزامی کو طب جدید میں اگرچہ رنگ و بُو کے لیے ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کو بھی اسطوخودوس کی طرح استعمال کیا جاسکتا ہے بلکہ یہ اسطوخودوس کے مقابلہ میں زیادہ موثر معلوم ہوتا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ منقی فضلات دماغی، مقوی و محرک اعصاب ہونے کی وجہ سے اسطوخودوس کو فالج، لقوہ رعشہ، صرع، نزلہ زکام دائمی، التہاب تجاویف انف (سائنوسائٹس) صداع دائمی نسیان اور امراض ضعف عصبی میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال (۱) ۳ گرام اسطوخودوس کا چوشاندہ مذکورہ تمام عوارض میں مفید ہے۔
(۲) تین قطرے روغن خزامیٰ یا روغن اسطوخودوس کیپسول میں رکھ کر استعمال کریں۔
مزید تحقیقات :- کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ اسطوخودوس میں روغن فراری جس میں کافوری بُو ہوتی ہے۔ روغن کثیف اور الکحل کی کچھ مقدار پائی جاتی ہے۔
مشہور مرکبات (۱) اطریفل اسطوخودوس (۲) معجون نجاح۔

اسگند (WITHANIA)

نام نباتی / لاطینی (Withania somnifera Dun)

ماہیت :- اسگند کا پودا تقریباً ۱½ میٹر تک اونچا ہوتا ہے۔ شاخیں باریک ہوتی ہیں۔ پتے ۵ سے ۱۰ سنٹی میٹر لمبے اور ۲½ سے ۵ سنٹی میٹر چوڑے، پتلے اور پھول سبزی مائل یا ہلکے پیلے رنگ کے ہوتے ہیں ـــــ اس پودے کی جڑیں اسگند کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتی ہیں۔ ان کی ظاہری سطح ہلکے بادامی رنگ کی ہوتی ہے اور توڑنے پر ملائم سی ہوتی ہے اور جلد ٹوٹ جاتی ہے۔ بُو تیز اور مزہ تلخ ہوتا ہے ـــــ اسگندِ ناگوری کو معیاری اور بہتر قسم مانا جاتا ہے۔
مزاج ـــــ گرم وخشک۔
افعال ومواقع استعمال :- اسگند، مقوی عام، معدّل اور مقوی باہ ہے۔ نیز یہ مسمّن بدن بھی ہے۔ اس میں مسکّن اعصاب، مدرّ اور مفتح سدد افعال بھی ہوتے ہیں۔ اس لیے اس کو ہزالِ بدن، عام کمزوری، بچوں کی بہتر نشوونما، ضعف باہ، وجع المفاصل، اعصابی تناؤ، دماغی تناؤ، نسیان وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔ یہ خصوصیت سے ضعفِ رحم اور سیلانِ رحم میں مفید ہے۔
افعال ومواقع استعمال :- ایک گرام اسگند کا سفوف دودھ کے ساتھ روزانہ استعمال کریں۔ تمام عوارض میں مفید ہے۔
مزید تحقیقات :- اسگند کے کیمیاوی تجزیہ سے حسب ذیل اجزا دریافت ہوئے :-
(۱) روغن (۲) قلوید الکحل (۳) شحم (۴) ایک سومنیفرین نام کا جوہر فعال۔
مشہور مرکبات :- معجون مقوی رحم۔ حب اسگندر

اُشق (AMMONIACUM

نام نباتی / لاطینی (Dorema ammoniacum D. Don)

ماہیت :۔ ایک رالدار گوند ہے جو کہ طرثوث نامی درخت سے حاصل ہوتا ہے۔ اس درخت کا نام لاطینی میں اوپر لکھا گیا ہے۔ اس گوند کا مزہ تلخ اور بُو ہلکی خاص قسم کی ہوتی ہے اس کو پانی میں حل کرنے سے دودھ کے مانند سفید شیرہ بن جاتا ہے۔

حکیم دیسقوریدوس (۔۔ اق م) نے سب سے پہلے اس دوا کا ذکر کیا ہے۔ اس کا موجودہ انگریزی نام اس کے قدیم یونانی نام "امونیاکون" کی بدلی ہوئی صورت ہے۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال وہواقع استعمال :۔ محلل، ہونے کی وجہ سے بیرونی طور پر خنازیر، صلابت مفاصل، اورام مفاصل، وجع المفاصل جیسے عوارضات میں اس کو بطور ضماد استعمال کیا جاتا ہے۔ دافع تعفن ومنفث ومحرک بلغم ہونے کی وجہ سے ہوائی نالیوں کے غدود کو تحریک دیتا اور ان کی رطوبات کو تعفن سے ہلاک کرتا ہے۔ اس لیے اس کو ضعیف اشخاص کی پُرانی کھانسی اور دمہ میں خصوصاً جبکہ بلغم متعفن ہو اس کو دینے سے نہایت فائدہ ہوتا ہے۔ عسر تنفس التہاب شعبی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) ۲ گرام اشق کو باریک کرکے شہد میں ملاکر دن میں تین چار مرتبہ دیں۔

(۲) ۲ گرام اشق باریک پیسکر کرمارالشعیر یا مارالعسل کے کھلائیں۔

مرکبات :۔ ضماد اشق

اُشنہ (USNEA)

نام نباتی / لاطینی (Usnia longissima Linn)

ماہیت :۔ اشنہ کائی نباتات Lichens کی ایک قسم ہے جو دواءً استعمال کی جاتی ہے۔ کائی نباتات کی ویسے تو پندرہ سولہ ہزار قسمیں پائی جاتی ہیں۔ لیکن سب کی سب دواءً استعمال نہیں کی جاتی ہیں۔ اُشنہ کی قسم

پرانے درختوں مثلاً بلوط اور صنوبر کی شاخوں اور تنے پر پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور قسم دواءً استعمال کی جاتی ہے۔ جس کو چھڑیلہ Stone flower کہتے ہیں۔ یہ قسم Parmachiapaleta کی جنس سے ہوتی ہے۔ اور چٹانوں، مکان کی دیواروں پر پیدا ہوتی ہے۔ طب یونانی کی پرانی کتابوں میں اُشنہ ہی کے نام سے ذکر آیا ہے۔ اور اس کے پیدا ہونے کی جگہ پرانے درخت ہی بتائی گئی ہے۔ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ اُشنہ کی قسم چھڑیلہ کے مقابلہ زیادہ مفید اور موثر ہے۔ چونکہ دونوں ایک دوسرے سے مشابہت رکھتی ہیں اس لیے بازار میں اُشنہ کے نام سے جو دوا ملتی ہے۔ وہ دونوں کی ملی جلی قسم ہے۔

مزاج ـــــ معتدل۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مقوی قلب، مفرح، مسکن اعصاب، دافع تعفن اثرات کی بنا پر اُشنہ کو امراض قلب، مثلاً ضعف قلب، خفقان، وحشت، کرب، وسواس اور مختلف قسم کے امراضِ متعفنہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۲ گرام صاف شدہ اُشنہ کا سفوف روزانہ استعمال کریں۔ مذکورہ تمام عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ حامض اُشنہ Usnic acid حاصل ہوا۔ اس کے اثرات کی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ یہ جراثیم سل کے خلاف اپنا فعل رکھتا ہے۔ اس لیے سل میں اس حامض Acid کو استعمال کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ اس طرح اس بات کا مزید علم ہو گیا کہ اُشنہ کو سل میں استعمال کیا جانا چاہیئے۔ یہ حامض چھڑیلہ میں نہیں پایا گیا۔ چھڑیلہ کے کیمیاوی اجزاء حسب ذیل ہیں :۔

(۱) گوند (۲) شکر (۳) لائی پتے نین نام کا ایک جوہر۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) بوب کیر (۲) دوا المسک معتدل (۳) مفرح یاقوتی۔

اشوک چھال (ASOKA BARK)

نام نباتی / لاطینی (Saracaindica)

ماہیت :۔ اشوک ہندوؤں کا ایک مقدس درخت ہے۔ یہ سارے ہندوستان میں اُگایا جاتا ہے۔ اس کے پھول نہایت خوشنما گھنے سنترہ کے رنگ کے یا زردی مائل ہوتے ہیں۔ بنگال میں یہ درخت کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اس کے طبی فوائد کی بنا پر یونانی اطباء نے بھی اسی نام سے اس دوا کو استعمال کرتے ہیں۔ اور اپنی ادویہ مفردہ کی فہرست میں اس کو شامل کر لیا ہے۔ اس درخت کی چھال دواءً مستعمل ہے جو "اشوک چھال" سے موسوم ہے اور

عطاروں کے ہاں اسی نام سے دستیاب ہوتی ہے۔

مزاج ـــــ سرد و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ قابض قوی حابس، قابض الیاف رحم ہونے کی وجہ سے اشوک چھال کو رحمی عوارضات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ آج کل اس قسم کی دواؤں میں اسے ضرور شامل کیا جاتا ہے خصوصاً "کرشت طمث" میں اس کی شہرت زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ ضعف رحم، سیلان الرحم، انتتاق الرحم، اسہال، بواسیر دموی میں بھی فائدہ مند ہے۔

ترکیب استعمال (۱) ۵ گرام اشوک چھال کا سفوف دن میں تین مرتبہ استعمال کرایا جائے۔ پانی یا دودھ کے ہمراہ رحمی عوارضات میں مفید ہے۔ اور دیگر عوارضات میں بھی یہی ترکیب آسان اور ٹھیک ہے۔

(۲) ۱۰ گرام اشوک چھال کا جوشاندہ تیار کر کے ٹھنڈا کر کے پلائیں۔ تمام عوارضات میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ اشوک چھال کا کیمیاوی تجزیہ کرنے سے پتہ چلا ہے کہ اس میں ٹے نین اور کاٹے چول اجزاء پائے جاتے ہیں ـــــ ہندوستانی ڈاکٹروں نے جن کو دیسی ادویہ پر کام کی دلچسپی تھی انہوں نے جب اس دوا کو استعمال کر کے تجربہ کیا اور فائدہ مند ثابت ہوئی تو اس کی شہرت زیادہ ہوگی۔ ورنہ صرف وید اس کو استعمال کیا کرتے تھے۔

اصل السوس (ملیٹھی) LIQUORICE

نام نباتی / لاطینی (Glycyrrhiza glabra Linn)

ماہیت :۔ اصل السوس کا دواسازی میں استعمال ہزاروں سے کیا جاتا رہا ہے۔ چین کی قدیم دواسازی میں یہ دوا درجہ اوّل کی تسلیم کی گئی تھی۔ پیاس کو بجھانے، بخار کی حالت میں، درد اور کرب کو دور کرنے کے لیے استعمال کی جاتی تھی۔ کئی صدیوں تک یہ دوا چین میں بہتات سے استعمال کی جاتی رہی۔ اور اب بھی چینی طب کے عطاروں کے ہاں اس دوا کے کئی مرکبات فروخت ہوتے ہیں۔ یونانی طب میں بھی بہت قدیم زمانہ سے بکثرت استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ چنانچہ ثاوفرسطس (۵۰ ق م) نے اس کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ سولہویں صدی کے وسط تک یورپ میں بھی اس کا بکثرت استعمال ہوتا رہا۔ یہ بات واقعی حیرت انگیز کہ اب بھی طبی دنیا میں اصل السوس کا دواءً اور دواسازی میں مقام حاصل ہے۔

اصل السوس کے معنی ہیں۔ سوس کی جڑ، سوس ایک پودا ہے۔ جو ۱۔۲ میٹر اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پھول بنفشی، قرمزی رنگ کے ہوتے ہیں۔ زیر زمینی حصہ لامبی جڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اصل جڑ شروع میں منقسم ہو جاتی ہے جو کہ زمین میں اندر تک تقریباً ایک میٹر چلی جاتی ہیں۔ یہ جڑیں دواءً استعمال کی جاتی ہیں اور انہی کو اصل السوس لیٹھی کہا جاتا ہے۔ سوس کے پودے اسپین، اٹلی، انگلینڈ، فرانس، جرمنی، امریکہ، ایران، عراق میں پائے جاتے ہیں اس کے علاوہ افغانستان اور پاکستان میں بکثرت پائے جاتے ہیں اور یہیں سے ہندوستان میں اصل السوس (لیٹھی) درآمد کی جاتی ہے اور اس قدر درآمد ہوتی ہے کہ سارے ہندوستان میں دوکانوں پر عام طور پر دستیاب ہو جاتی ہے اسپین سب سے زیادہ اصل السوس کی پیداوار اور کاشت کرنے والا ملک ہے۔ ہندوستان میں اصل السوس کے پودے نہیں پائے جاتے۔ اب کشمیر میں اس کی پیداوار کے لیے کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن اب تک اتنی تعداد میں نہیں ہے کہ ملک کی ضرورت کا ۱۰ فیصد بھی پورا ہو سکے ویسے نتائج امید افزا ہیں۔

اصل السوس کا عصارہ بھی تیار کیا جاتا ہے جو کہ رب السوس کے نام سے سیاہ قلموں کی شکل میں دستیاب ہوتا ہے۔ رب السوس کی تیاری کا سب سے بڑا مرکز اسپین ہے۔ یہیں سے رب السوس بھی درآمد کی جاتی ہے۔ رب السوس تیار کرنے کا طریقہ بھی بہت قدیم سے چلا آ رہا ہے۔ چنانچہ جالینوس اس قسم کا عصارہ تیار کیا کرتا تھا ــــ رب السوس کو اُس نے اصل السوس کے مقابلہ میں زیادہ مفید بتایا ہے۔ لیکن اس کے بنانے میں اور موجودہ ترقی یافتہ دوا سازی کے زمانہ میں صرف آلات ہی کا فرق ہے۔

مزاج ــــ گرم و تر

افعال و مواقع استعمال :۔ ملطف و منفث بلغم ہونے کی وجہ سے اصل السوس کو بحۃ الصوت، سوزش حلق، سعال، اور دیگر امراض خشک میں استعمال کرتے ہیں اس کے علاوہ یہ منبع بلغم بھی ہے۔ اس لیے فالج میں اس کو استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) ۶ گرام اصل السوس مقشر نیم کوب کا جوشاندہ بنا کر استعمال کریں۔

(۲) رب السوس کو منہ میں رکھ چوسیں۔

(۳) چھوٹے بچوں کو اصل السوس کا ٹکڑا چوسنے کے لیے دے دیں۔ مٹھاس کی وجہ سے وہ رغبت سے چوسیں گے اور کھانسی کو فائدہ ہوگا یا اس کو گھس کر چٹائیں۔

(۴) فالج میں شروع ہی سے اس کا جوشاندہ روزانہ پلاتے رہیں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ اصل السوس میں ایک جوہر گلائسیرائزین پایا جاتا ہے اس کے علاوہ شکر انگوری، رال نشاستہ اور ایسڈ وغیرہ پائے جاتے ہیں۔

مشہور مرکبات :- (۱) جوارش اصل السوس (۲) شربت اعجاز (۳) لعوق سپستاں (۴) لعوق املتاس (۵) حب یاقوتی۔

افسنتین (ABSANTHIUM)

نام نباتی / لاطینی (Artemisia absinthium Linn)

ماہیت :- افسنتین ایک خوشبودار اور تلخ بوٹی ہے۔ شمالی ایشیا، افغانستان، ایران میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ کشمیر میں بھی اسکے پودے پائے جاتے ہیں۔ کشمیر میں اسی سے بالکل ملتے جلتے اور پودے ملتے ہیں جن کو Artemisia maritima کہا جاتا ہے یہ بھی افسنتین ہی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ بازار میں خشک شدہ بوٹی کے پتے افسنتین کے نام سے مل جاتے ہیں۔ لیکن جب اس کو خوردبین کے ذریعہ دیکھا جائے۔ اور شناخت ادویہ کے دیگر طریقوں سے پرکھا جائے تو اکثر Artemisia maritima ہی کی شناخت ہوتی ہے ـــــ افسنتین کا استعمال یونانی اور رومی اطباء کے زمانہ ہی سے چلا آرہا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :- مقوی معدہ، دافع حمی، مخلل اورام، قاتل کرم افعال کی بنا پر افسنتین کو ضعف معدہ، ضعف اشتہا، بخار مختلف قسم کے، خناق، ورم لوزتین، نزلہ زکام، نزلہ وحمی وبائی، ورم جگر، ورم طحال، ورم غشاء التنفس میں مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال :- ان تمام عوارض میں جوشاندہ افسنتین مفید ہے۔

مزید تحقیقات :- افسنتین کے کیمیاوی تجزیہ سے حسب ذیل اجزاء حاصل ہوتے ہیں :-

(۱) روغن (۲) جوہر موثر انبر نتین (۳) مال، خفیف مقدار میں بعض دھاتیں مثلاً فولاد۔

مشہور مرکبات :- قرص افسنتین۔ شربت افسنتین

افیون (OPIUM)

نام نباتی / لاطینی (Papaver soniferum Linn)

ماہیت :- درخت خشخاش کے کچے پھلوں یعنی کوکنار یا پوست خشخاش میں شگاف دینے سے دودھیا رس نکلتا ہے اسکو

ہوا میں خشک کر لیتے ہیں۔ یہی افیون ہے۔ تازہ حالت میں تو افیون نمدار دانہ دار اور سرخ بھوری ہوتی ہے۔ لیکن ایک عرصہ بعد یہ سخت اور سیاہی مائل ہو جاتی ہے بُو تیز، خاص قسم کی اور مزہ تلخ ہوتا ہے۔ افیون کے حاصل کرنے کا طریقہ سینکڑوں سال قدیم ہے۔ بلکہ یوں کہا جائے تو ٹھیک ہوگا کہ یونانی اطباء ہی نے سب سے پہلے "افیون" تیار کرنا سکھایا ہے۔

کاہو کے پودے کی شاخوں اور تنے پر شگاف دینے پر بھی دودھیا رس نکلتا ہے۔ ہوا لگنے سے یہ بھی منجمد ہو جاتا ہے۔ اس کو افیون کاہو (Lettuce Opium) کہتے ہیں۔ یہ بھی افیون کے مانند اثرات رکھتی ہے۔

مزاج ـــــ سرد و خشک۔ بدرجہ چہارم۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مسکن الم، منوم، قابض اور حابس نزلات ہونے کی وجہ سے افیون ہر قسم کے درد میں خواہ وہ جسم کے بیرونی حصہ میں ہو یا اندرونی حصہ میں خواہ التہابی ہو یا اور قسم کا، نہایت مفید دافع درد دوا ہے۔ شدت درد، بے چینی، بے خوابی، سرسام، مالیخولیا، اسہال، زحیر، دائمی نزلہ زکام، کھانسی اور دیگر امراض شش میں بکثرت مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال :۔ ۲۵ گرام روغن ناریل اور ۲۵ گرام روغن کنجد میں ۲ گرام افیون ملا کر رکھ لیں۔ وقت ضرورت مقام درد پر مالش کریں۔ یہ تیل کئی بیرونی اور مقامی عوارضات مثلاً وجع المفاصل مزمن، وجع القطن اور دیگر عضلانی و اعصابی دردوں میں نہایت مفید ہے۔

(۲) افیون (۱۲۵ ملی گرام) کو انڈے کی سفیدی میں ملا کر درد کی جگہ لگا دیں، دردِ سر، دردِ گردہ، وجع المفاصل میں فائدہ مند ہے۔

(۳) ٹنکچر اوپم (صبغ افیون) کو گرم پانی میں ملا کر سینکائی کریں۔ ذات الجنب، دردِ رحم، سوزش مفاصل میں نہایت آرام دہ ہے۔

(۴) قولنج، ورم زائدہ اعور، معدہ، گردہ و جگر کے شدید دردوں میں اندرونی طور پر اس کا کوئی مرکب استعمال کریں۔ نزلہ زکام، کھانسی وغیرہ میں بھی اس کو مرکب کی شکل میں استعمال کریں۔ "برشنشا" جس میں افیون بطور جز شامل ہے۔ اس بارے میں کافی شہرت رکھتا ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے افیون میں سے کئی ایک جواہر موثرہ کو علیحدہ کیا گیا ہے۔ جن میں ۱۸ تو ابتدائیہ کہلاتے ہیں اور ۸ ثانویہ اس کے علاوہ کچھ مواد معتدلہ بھی پائے جاتے ہیں۔ لیکن ان تمام جواہر موثرہ میں سے ایک جوہر موثر جسے مارفین کا نام دیا گیا ہے۔ اس کو خاص اہمیت حاصل ہے خصوصاً دافع درد، تسکین اور تنویم کی غرض سے اس کا انجکشن تجویز کیا جاتا ہے۔ جو فوری طور پر عمل کرتا ہے۔ اور مریض کو بہت جلد درد سے نجات مل جاتی ہے۔

یہ عام طور پر "مارفیا" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا استعمال خاص اور نازک حالتوں میں ہی کیا جانا چاہیئے۔ مارفین یا مارفیا کوئی نئی دوا نہیں ہے۔ افیون ہی سے علیحدہ کی گئی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ مارفیا نہایت قلیل مقدار میں استعمال کی جاتی ہے۔

مشہور مرکبات:۔ (۱) رشحہ (۲) حب تپش (۳) حب سل (۴) قرص مثلث۔

اکلیل الملک (CRESCENT LEGNUM)

نام نباتی / لاطینی (Trigonella uncata Linn)

ماہیت:۔ اکلیل الملک ایک پودے کی پھلیاں ہیں جو چھوٹی چھوٹی تراشہ ناخن کے برابر اور اسی کے مشابہ ہوتی ہیں۔ اس کے اندر چھوٹے چھوٹے گول تخم ہوتے ہیں۔ بعض مصنفین نے اکلیل الملک کے پودے کا نام لکھا ہے۔ جو دراصل اسپرک جو کہ فارسی میں زریہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس پودے سے بھی کچھ اسی قدر مشابہ پھلیاں حاصل ہوتی ہیں۔ لیکن اکلیل الملک کے نام سے جو پھلیاں ملتی ہیں۔ وہ اسپرک کی نہیں بلکہ گیاہ قیصر کی پھلیاں ہیں اور اس کا نباتی نام وہی ہے جو ہم نے اوپر لکھا ہے۔

مزاج ــــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ اکلیل الملک محلل اورام ہے۔ اس وجہ سے ورم جگر و طحال، ورم رحم، ورم خصیتین میں اور اورام صلبیہ میں تحلیل ورم کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) اکلیل الملک کو معہ تخم کے پیس کر مقام ماؤف پر ضماد کریں۔

(۲) اکلیل الملک کا سفوف ۳ گرام کی مقدار میں شہد میں ملا کر استعمال کریں۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیاوی تجزیہ کرنے پر پتہ چلا ہے کہ اکلیل الملک میں ایک قلمدار تیز جوہر کومیرین پایا جاتا ہے۔ اس میں سمی اثر ہوتا ہے۔ کومیرین کا جوہر اسپرک کی پھلیوں میں بھی ہوتا ہے۔ اسی لیے دونوں میں تشابہ ہوگیا۔

الائچی (چھوٹی الائچی: قاقلہ صغار: CARDAMOM)

نام نباتی / لاطینی (Ele Haria carda momum)

ماہیت :۔ الائچی کا پودا تقریباً ایک سے ڈیڑھ میٹر اونچا ہوتا ہے۔ یہ پودے مدراس، میسور، کوچین اور سیلون میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ پتے ۲۰ سے ۵۰ سنٹی میٹر لمبے خوشبودار ہوتے ہیں۔ پھول کی ڈنڈی لمبی ہوتی ہے۔ جس میں کئی پھل لگے ہوتے ہیں۔ انہی پھلوں کو الائچی کے نام سے استعمال کرتے ہیں۔ ان پھلوں میں کئی دانے ہوتے ہیں۔ دوا میں یہی دانے "دانہ الائچی" کے نام سے مستعمل ہیں ـــــ بازار میں الائچی کلاں یا بڑی الائچی کے نام سے بھی ایک الائچی فروخت ہوتی ہے۔ جو الائچی کلاں، بنگال، آسام، نیپال، سکم میں پیدا ہوتی ہے۔ الائچی کلاں GREATER CARDAMUM کے پودے کا نام Amomumsubutilon ہے۔ الائچی کلاں کسی قدر سرخ سیاہی مائل ۲ سنٹی میٹر لمبی ہوتی ہے۔ افعال و خواص اور مواقع استعمال دونوں قسم کی الائچی کے ایک جیسے ہی ہیں۔ لیکن بڑی الائچی زیادہ تر مسالہ کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ اس کا دانہ کسی قدر تلخ ہوتا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مفرح مطیب، کاسر ریاح، ہاضم اضعال کی بنا پر دانہ الائچی کو بدبودہن، نفخ شکم، سوء ہضم، قے، غثیان، ضعف ہضم جیسے عوارض میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) دانہ الائچی کا سفوف ایک گرام کی مقدار میں تمام عوارض کے لیے مفید ہے۔ بدبودہن کے لیے اس کو منجن کے نسخوں میں بھی شریک کیا جاتا ہے۔ تنہا اس کا چباتے رہنا بھی اس مقصد کے لیے مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ پتہ چلا ہے کہ الائچی میں حسب ذیل اجزا پائے جاتے ہیں:۔

(۱) روغن فراری (۲) کسی قدر نشاستہ (۳) نائٹروجنی گوند اور (۴) زرد رنگ کا مادہ۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) عرق عنبر (۲) انوشدارو (۳) جوارش آملہ (۴) جوارش انار ین (۵) عطار المسک وغیرہ۔

السی (کتان LINSEED)

نام نباتی / لاطینی (Linum usitatissimum Linn)

ماہیت:- السی کا پودا Flax Plant ہندوستان میں بکثرت کاشت کیا جاتا ہے۔ زیادہ تر بنگال، بہار اور آندھرا پردیش میں ہوتا ہے۔ اس پودے کی اہمیت اس سے حاصل ہونے والے بیجوں کی وجہ سے ہے جو کہ برآمد کی جانے والی اشیاء میں نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ یہ بیج روغنی، چمکدار، گہرے بھورے، سُرخ یا بھورے سفید جھنڈی ہوتے ہیں۔ ان کی بُو ناگوار ہوتی ہے۔ یہ تخم اور ان سے حاصل شدہ روغن دواءً استعمال کیا جاتا ہے۔ روغن کتان یا السی کا تیل نہایت شفاف اور بے رنگ ہوتا ہے۔ اور بغیر حرارت کے تیار کیا جاتا ہے۔ لیکن جو تیل بازار میں ملتا ہے۔ گہرا زردی مائل بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ کیونکہ السی کے ساتھ دوسرے اور بیجوں کا تیل بھی شامل ہوجاتا ہے۔ یہ بیج اُن پودوں کے ہوتے ہیں جو عموماً السی کے پودوں کے ساتھ ساتھ پیدا ہوجاتے ہیں ـــــ تخم کتان یا السی کے بیج میں لعابی مادہ کافی مقدار میں پایا جاتا ہے جو کہ ٹھنڈے پانی میں بھگونے سے جما کے مانند بن جاتا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک

افعال و مواقع استعمال:- محلل ورم مسکن درد مقامی، ملطف، مخرج بلغم، مجفف قروح ہونے کی وجہ سے السی اور اس کا تیل، جملہ اقسام کے اورام کو تحلیل کرنے، اورام ظاہری کے علاوہ اندرونی اعضاء کے اورام مثلاً ذات الریہ ذات الجنب، ورم عروق خشنہ، ورم صفاق، ورم مغاصل، ورم جگر مختلف ـــــ نیز ضیق النفس، سرفہ بلغمی، نزلۂ شدت سعال، سوزش و خراش حلق اور دیگر امراض آلات تنفس میں استعمال کرتے ہیں اور چونکہ مجفف قروح بھی ہے اس لیے حرق و سلق اور مختلف زخموں کو خشک کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:- (۱) السی نیم کوفتہ کا ضماد یا السی کے تیل کی مالش سے وجع المفاصل اور دیگر عوارضات میں فائدہ ہوتا ہے۔

(۲) السی پیس کر ۵ گرام کو دو چند شہد میں ملا کر چٹائیں۔ امراض آلات تنفس میں مفید ہے۔

(۳) السی کوفتہ ۱۰ گرام جوش دے کر چھان کر پلائیں۔ جس سے قے ہو کر بلغم خارج ہوجائے گا اور سینہ پاک صاف ہوجائے گا تنقیہ صدر کے لیے السی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

(۴) السی کو جلاکر اور نہایت باریک پیس کر جراحات یا پھوڑے پھنسیوں پر ذرور کریں۔ سوزش، درد اور ورم میں تسکین بھی ہو جائے گی۔ جراحات خشک، پھوڑے پھنسی تحلیل ہو جائیں گی۔

(۵) روغن السی کو آب آہک ہموزن کے ہمراہ ملا کر مرہم سا بنالیں، جلے ہوئے مقام کے درد، جلن اور سوزش کو یہ مرہم فوراً تسکین دیتا ہے۔ اور زخم بہت جلد خشک ہو جاتا ہے۔

مزید تحقیقات :- السی سے ایک گلوکوسائڈ حاصل کیا گیا ہے جو لینا ملارین کہلاتا ہے۔ اس کے علاوہ روغن کاشنی، لعاب، اجزار لحمیہ، موم، رال، شکر، فاسفیٹس بھی پائے جاتے ہیں۔

مشہور مرکبات :- (۱) اسوق کتان (۲) قیروطی بزرکتان۔

امرود (جام GUAVA FRUIT)

نام نباتی / لاطینی (Psidjdium gnaiava)

ماہیت :- مشہور پھل ہے اس کی دو فصل ہوتی ہیں۔ ایک برسات میں دوسری جاڑوں میں۔ جاڑوں کے امرود نسبتاً زیادہ میٹھے اور لذیذ ہوتے ہیں۔ امرود کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کسی امرود کے اندر بیج ہی بیج ہوتے ہیں اور کسی میں بہت ہی کم بیج ہوتے ہیں۔ کوئی اندرے سفید ہوتا ہے اور کوئی سُرخ۔ الہ آباد (یو۔ پی) کے امرود اپنی مخصوص خوشبو، شیرینی اور لطافت کی وجہ سے سارے ہندوستان میں مشہور ہیں ـــــ امرود کے درخت کے پتے اور تنے کی چھال دواءً افادیت رکھتے ہیں۔

مزاج ـــــ سرد خشک۔

افعال و مواقع استعمال :- قابض و حابس اخال کی بنا پر۔ اسہال اطفال، خروج المقعد، ورم و قروح لثہ میں استعمال کرتے ہیں۔ مقوی و مفرح ہونے کی وجہ سے تقویتِ عام و تفریح قلب کے لیے مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال :- (۱) چھال کا سفوف (۲) گرام کی مقدار میں دیں۔ اسہال کے لیے مفید ہے۔

(۲) خروج المقعد کے لیے پتوں کا جوشاندہ مفید ہے۔

(۳) پتوں کے جوشاندہ کا مضمضہ دیگر عوارض دہن کے لیے مفید ہے۔

(۴) گرم راکھ میں مستوی کر کے نمک سیاہ مرچ چھڑک کر استعمال کرنے پر اخراج بلغم و تسکین سعال کرتا ہے

مزید تحقیقات :- چھال اور پتوں کے کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ اس میں ٹنک ایسڈ کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔

املتاس (خیارشنبر : PURGING CASSTA)

نام نباتی / لاطینی : (Cassiafistula Linn)

ماہیت :۔ املتاس کا درخت ہندوستان میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ یہ درخت جب موسم بہار میں ہوتا ہے اور اس کے پھول آئے ہوئے ہوتے ہیں تو غیر معمولی طور پر خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔ اس کی مشہور لٹکی ہوئی پھلیاں جو ۳۰ سے ۵۰ سنٹی میٹر لمبی ہوتی ہیں۔ ان پھلیوں کے پکنے ہوئے پران کے اندر سے پیسے کے برابر پردے کھلتے ہیں جو سیاہ اور شیریں رطوبت سے آلودہ ہوتے ہیں۔ یہ پرت "مغز املتاس" یا مغز فلوس خیارشنبر کے نام سے موسوم ہیں۔ یہ مغز اور پھلی کا بیرونی پوست (پوست املتاس) بطور دوا مستعمل ہے۔ دہلی میں املتاس کے درخت سڑک کے جانبین پر بکثرت دکھائی دیتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم وتر تیسرے درجہ۔

افعال وخواص استعمال :۔ محلل اورام، مسہل، مدر حیض، مخرج جنین ومشیمہ ہونے کی وجہ سے مغز املتاس کو سخت قسم کے ورموں اور گرم اورام کو تحلیل کرنے کے لیے خصوصاً وجع المفاصل میں، ورم حلق، خناق کے لیے تو عجیب الاثر دوا ہے۔ یونانی طب کی یہ دوا خناق میں فوق اثر، بے ضرر اور شافی اثرات کی حامل ہے۔ مسہل ہونے کی وجہ سے مناسب مقداروں کے ساتھ ہر خلط کو بذریعہ اسہال خارج کرتا ہے۔ بغیر کسی تکلیف کے آسانی کے ساتھ اسہال آتے ہیں۔ نیز پوست املتاس، احتباس حیض، عسر طمث، اخراج جنین، اخراج مشیمہ اور عسر ولادت کے لیے مفید ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) وجع المفاصل میں مغز املتاس کو دھنیا سبز کے پانی میں پیس کر ضماد کریں۔

(۲) ورم حلق کے لیے مغز املتاس کو دھنیا سبز کے پانی یا مکو کے پانی میں لعاب اسپغول یا سودے کے جوشاندہ میں ملا کر اس سے نیم گرم غرغرہ کرائیں۔ ابتدائے خناق میں بھی اس ترکیب سے فائدہ ہو جاتا ہے۔

(۳) مغز املتاس کے شیرہ بنا کر اسے پھریری سے لوز تین پر لگائیں۔

(۴) ورم حلق اور خناق میں فلوس خیارشنبر کو منہ میں رکھ کر چوسنے کی ہدایت کریں نہایت مفید اور سریع الاثر ہے۔

(۵) پوست املتاس (۱۰ گرام) کا جوشاندہ حیض اور جنین، دیگر عوارضات میں پلائیں۔

مشہور مرکبات :۔ لعوق خیارشنبر۔

املی (تمرہندی: TAMARIND)

نام نباتی / لاطینی (Tamarindus indicus Linn)

ماہیت:۔ املی کے درخت سارے ہندوستان میں پائے جاتے ہیں۔ اور املی ہندوستان ہی کی پیداوار ہے۔ دوسری زبانوں میں اس کے جو نام ہیں وہ اسی بات کو ظاہر کرتے ہیں۔ املی کا استعمال جنوبی ہند میں زیادہ ہوتا ہے اور شمالی ہند میں لوگ املی کو نقصان دہ سمجھ کر استعمال کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ املی کے نرم پتے جو ابتدا میں آتے ہیں یہ بھی "چوکر" کے نام سے جنوبی ہند میں بطور ناخورش بڑے مزے سے کھائے جاتے ہیں۔ املی کے تخم میں مغز پایا جاتا ہے۔ اس کو دواءً استعمال کرتے ہیں۔ املی کا گودا بھی دواءً استعمال ہوتا ہے۔

مزاج ـــــ سرد خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ مبرّد، مسہل صفراء، قابض، ممسک، مجفف ہونے کی وجہ سے، صفراوی بخاروں، شدت عطش، قے، متلی کو روکنے نیز جریان، احتلام اور رقت منی کو دور کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) املی کا زلال جسے عرف عام میں املی کا پانی کہتے ہیں۔ بخاروں اور پیاس کی زیادتی میں استعمال کریں۔

(۲) املی کا گودا قے و متلی کو روکنے کے لیے منہ میں رکھ کر چوسیں۔

(۳) مغز تخم املی کا سفوف ۴ گرام کی مقدار میں دودھ کے ہمراہ استعمال کرنا جریان وغیرہ کے لیے مفید ہے۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ پتہ چلا ہے کہ املی میں حسب ذیل اجزاً پائے جاتے ہیں:۔

(۱) ٹارٹاریک ایسڈ اور ٹارٹریٹ آف پٹاسم۔

(۲) سائٹرک ایسڈ اور دیگر اسی قسم کے ایسڈ۔

(۳) شکری اجزاء

مشہور مرکبات:۔ جوارش تمرہندی (۲) جوارش صفراشکن (۳) سکنجبین تمرہندی۔

انار (رمّان POMEGAANATE)

نام نباتی / لاطینی (Punica granatum Linn)

ماہیت :- انار مشہور عام میوہ ہے۔ ہندوستان میں اگرچہ اس کے درخت پائے جاتے ہیں۔ لیکن افغانستان کے قندھاری انار کثیر تعداد میں درآمد کیے جاتے ہیں۔ جو نہایت لذیذ اور سُرخ ہوتے ہیں۔ مزے کے اعتبار سے تین قسم کے انار ہوتے ہیں۔ میٹھا، کھٹا اور مخوش (کھٹ مٹ) انار کا پوست، دانے (انار دانہ) اور جڑ کی چھال (پوست بیخ انار) دواءً مستعمل ہیں۔

انار کے بعض درخت ایسے ہوتے ہیں جن کو پھل نہیں لگتے۔ ایسے درختوں کے پھول "گلنار" کے نام سے دواءً مستعمل ہیں۔

مزاج ـــــ سرد و تر۔

افعال و مواقع استعمال :- قابض، حابس، مسکن صفرا، قاتل کرم شکم ہونے کی وجہ سے مزمن اسہال، صفراوی اسہال، زحیر، خروج المقعد، استرخائے لہٹہ، تحرک دندان، قلاع دہن، قے، متلی، پیاس کی زیادتی، شریٰ، یرقان، خارش اور دیدان امعاء خصوصاً حب القرع کے اخراج کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :- (۱) پوست انار کا سفوف ۳ گرام کی مقدار میں زحیر اور اسہال کے لیے مفید ہے۔

(۲) پوست انار یا گلنار کے جوشاندہ سے مضمضہ کرنا، امراض دہن میں مفید ہے۔

(۳) شربت انار یا انار ترش یا انار دانہ قے، متلی اور پیاس کی زیادتی میں استعمال کریں۔

(۴) گلنار کے جوشاندہ میں آبزن کرنا یا اس کا سفوف ذروراً استعمال کرنا خروج المقعد کے لیے مفید ہے۔

(۵) پوست بیخ انار مناسب مقدار میں جوش دے کر چھان کر اور اس میں کوئی خوشبودار دوا مثلاً لونگ الائچی پیس کر ملا دیں۔ اس کے بعد ۶۰ گرام چھال کو سیر بھر پانی میں جوش دیں۔ جب آدھا رہ جائے تو چھان کر آدھے آدھے گھنٹہ کے وقفہ سے چار بار پلائیں۔ دیدان امعاء میں مفید ہے۔

(۶) رات کو ۲۰ گرام روغن بید انجیر مریض کو پلائیں اور اگلی صبح کو اسے پوست بیخ انار کا جوشاندہ ۶۰، ۶۰ گرام کی مقدار میں ایک ایک گھنٹہ بعد چار مرتبہ پلائیں اور آخری خوراک پلانے کے بعد پھر روغن بید انجیر پلا دیں اس طرح تقریباً ۱۲ گھنٹہ میں حب القرع خارج ہو جاتے ہیں۔

(۷) پوست بیخ انار کے جوشاندہ میں تلوں کا تیل ڈال کر تین دن تک پلائیں تمام کرم شکم کا اخراج ہو جائیگا۔

مزید تحقیقات :- پتہ چلا ہے کہ جملہ اقسام کے انار میں اجزاء لحمیہ، انزار شکر، کیلشیم، فاسفورس اور فولاد جیسے قیمتی اجزاء پائے جاتے ہیں جو خون کی پیدائش وافزائش اور جسم کی پرورش میں معاون اور ممد ثابت ہوتے ہیں اور خون کو اعتدال پر رکھتے ہیں اس لیے بیماری کے بعد کی کمزوری کو رفع کرنے کے لیے انار بطور دوا بہت مفید ہے۔ اور صحت کی حالت میں صحت کو برقرار رکھنے میں مفید ہے۔

مشہور مرکبات :- (۱) شربت انار (۲) جوارش انارین (۳) جوارش پودینہ۔

انجبار (BISTORT)

نام نباتی / لاطینی ، (Polijgonumbistorata

ماہیت :- انجبار کا پودا تقریباً ۶۰ سنٹی میٹر اونچا ہوتا ہے۔ اس کی جڑ سخت پیچدار، بل کھائی ہوئی ریشہ دار ہوتی ہے ـــــ یہ پودے کشمیر سے سکم اور آسام کی پہاڑیوں پر پائے جاتے ہیں۔ اس کی جڑ ہی بازار میں انجبار کے نام سے دستیاب ہوتی ہے۔ یہی دواءً استعمال کی جاتی ہے۔

مزاج ـــــ سرد و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :- قابض و حابس ہونے کی وجہ سے انجبار کو تمام اعضاء کے جریانِ خون کو بند کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ تکسیر، نفث الدم، بول الدم، کثرتِ طمث، اسہال، قے الدم میں فائدہ بخش ہے۔

ترکیب استعمال :- (۱) جڑ کا جوشاندہ تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

مزید تحقیقات :- کیمیاوی تجزیہ سے حسب ذیل اجزاء دریافت کیے گئے :-

(۱) ٹینک اور گیلک ایسڈ (۲) نشاستہ (۳) کیلشیم آگزیلیٹ۔ (۴) دس فیصد البومن۔ ان اجزاء کی موجودگی اس کے قابض و حابس افعال کا باعث ہے۔ کیمیاوی تجزیہ سے قبل ایک طویل عرصہ سے اطباء اسی خواص اور عوارض کے لیے انجبار کو استعمال کرتے آرہے ہیں۔

مشہور مرکبات :- (۱) شربت انجبار (۲) سفوف استحاضہ (۳) معجون تیواج۔

انجیر (تین: (FIG

نام نباتی / لاطینی (Ficus carica Linn)

ماہیت:۔ انجیر کا پودا مشہور عام ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انجیر ایشیائے کوچک میں سمرنا کے مقام کی پیداوار ہے۔ لیکن اب دنیا کے تقریباً ہر حصہ میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ ترکی سے لے کر اسپین تک اور پرتگال وغیرہ میں اس کی کاشت بڑے پیمانہ پر کی جاتی ہے۔ عرب ممالک، ایران، چین اور جاپان میں اس کو تجارتی لحاظ سے کاشت کیا جاتا ہے۔ افغانستان میں بھی انجیر کی کاشت خصوصیت سے کی جاتی ہے۔ ہندوستان میں اگرچہ انجیر کی کاشت ہوتی ہے لیکن اس قدر نہیں کہ عوام کی ضرورت ان سے پوری ہوسکے۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ایران اور عرب سے ہندوستان میں جب اطبار آئے تو انہوں نے ہی انجیر کے پودے کو یہاں پر بویا۔ اس سے قبل انجیر یہاں نہیں پایا جاتا تھا۔

تازہ حالت میں انجیر مختلف شکل کے اور مغز دار لذیذ ہوتے ہیں۔ یہ اپنے آپ پودے پر پک کر نیچے گر جاتے یا ان کو توڑ لیا جاتا ہے۔ بازار میں خشک انجیر دستیاب ہوتے ہیں۔ انجیر کو خشک کرنے کا طریقہ مختلف ممالک میں عام طور پر مل جاتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں بہت ہی قلیل مقدار میں انجیر خشک کیے جاتے ہیں چونکہ عام طور پر بازار میں دستیاب نہیں ہوتے۔ خشک انجیر زیادہ تر افغانستان سے درآمد کیے جاتے ہیں۔ خشک کرنے کے لیے انجیر کو اس وقت تک پودے پر رہنے دیا جاتا ہے کہ وہ خوب پک کر پھر زمین پر گر جائے۔ اس مرحلہ تک تقریباً ۴/۳ حصہ خشک ہوچکا ہوتا ہے۔ پھر ان کو کشتیوں میں رکھ کر جمالیا جاتا ہے۔ پھر ان پر گندھک کے مرطوب دخان پر ۲۰، ۳۰ منٹ تک گنڈا جاتا ہے۔ پھر ان کو لکڑی کی کشتیوں میں رکھ کر دھوپ میں رکھ دیتے ہیں اور ۵، ۷ دن تک ان کو اُلٹ پلٹ کرتے رہتے ہیں۔ خشک ہونے سے کچھ قبل ان کو دبا کر چپٹا بنا لیا جاتا ہے تاکہ پیکنگ میں سہولت ہوسکے۔ پیکنگ کرنے سے قبل ان کو نمک کے محلول میں ڈبو دیا جاتا ہے۔ جس سے ان میں نرمی برقرار رہتی ہے۔ اور ذائقہ بھی ٹھیک ہوجاتا ہے۔

انجیر کے پودے پر کسی بھی جگہ کھرچنے سے دودھ جیسی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ یہ بھی دوا استعمال کی جاتی ہے۔ لیکن تازہ حالت میں اس کو حاصل کرنا اور استعمال کرنا مشکل ہے۔ اس لیے عام طور پر صرف خشک انجیر ہی استعمال کیے جاتے ہیں۔

مزاج ــــــ گرم وتر۔

افعال و مواقع استعمال :- خشک یا تازہ انجیر زیادہ طیّن ہونے کے باعث اہمیت رکھتے ہیں۔ محرق، مدر بول ملطف اور مغذی بھی ہیں۔ [illegible] قبض، دمہ، کھانسی، مرض جدری بدن کو فربہ کرنے، رنگ بدن کو نکھارنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :- (۱) ۲-۳ عدد خشک انجیر جدری وغیرہ میں کھلائیں۔

(۲) قبض کے لیے کم از کم ۵ عدد خشک انجیر کھلانے چاہئیں۔

(۳) تسمین بدن کے غرض سے روزانہ ۲ عدد خشک انجیر کا استعمال مفید ہے۔

مزید تحقیقات :- کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ انجیر میں اجزاء لحمیہ، اجزاء معدنی اور اجزاء شکر، کیلشیم، فاسفورس پائے جاتے ہیں۔ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ انجیر میں جو معدنی اجزاء پائے جاتے ہیں۔ وہ دیگر اور پھلوں کے مقابلہ میں ۲ سے ۴ گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ انجیر میں جست کے بھی چند ذرّات پائے گئے ہیں۔ دونوں قسم کے، انجیر میں (یعنی تازہ اور خشک) وٹامن اے اور سی کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں اور قلیل مقدار میں وٹامن بی اور ڈی بھی ہوتے ہیں۔ ان مذکورہ بالا اجزاء کے پیش نظر انجیر ایک نہایت مفید دوائے غذائی کی حیثیت رکھتا ہے ـــــ اس لیے عام کمزوری اور بخاروں میں اس کا استعمال اچھے نتائج کا حامل ہوگا۔

انجیر دشتی (کٹھومری) WILD FIG

نام نباتی / لاطینی (Ficus hispida Linn' F)

ماہیت :- انجیر دشتی کا درخت متوسط قد کا ہوتا ہے۔ پتے لمبے ۳ سے ۱۲ انچ تک لمبے اور کھردرے ہوتے ہیں شکل میں کچھ بیضوی ہوتے ہیں اور پچھلی سطح روئیں دار ہوتی ہے۔ یہ ٹہنیوں پر ایک دوسرے کے مقابل لگے ہوتے ہیں۔ پھل مخروطی منعکس (الٹو کی شکل کے) ایک انچ لمبے دو دو مل کر لگے ہوتے ہیں۔ خام حالت میں سبز اور پکنے پر جامنی رنگ کے اور میٹھے ہوتے ہیں۔ بیج جو پہلو روئیں دار ہوتا ہے۔ انجیر دشتی کا درخت بہت تیزی سے بڑھتا ہے اور دو تین سال میں پھل دینے لگتا ہے۔ اور سال کے بارہ مہینے پھول اور پھل لگے رہتے ہیں۔

انجیر دشتی کے درخت پنجاب، بنگال، وسطی اور جنوبی ہند، اور راجستھان میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ نیز ہمالیہ کے بیرونی طور پر دریائے جناب کے کنارے پہاڑی گھاٹیوں میں بھی یہ درخت پائے جاتے ہیں۔

اس درخت کے کسی بھی حصّہ کو توڑنے پر دودھ جیسی رطوبت رسنے لگتی ہے۔ دواءً پوست بیخ انجیر دشتی

استعمال کی جاتی ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ مخرش، محرر ہونے کی وجہ سے زیادہ تر امراض بلد مثلاً قولنج، برص، کلف وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) مقام داد پر پوست بیخ انجیر دشتی کو جیسی کر سرکہ میں ملا کر طلا کریں۔

(۲) پوست بیخ انجیر دشتی کا سفوف ۵۰۰ ملی گرام کی مقدار میں روزانہ کھائیں۔ اور اسی پوست کو عرق گلاب میں اچھی طرح باریک پیس کر خشک کریں۔ اور بیرونی طور پر مقام ماؤف پر لگائیں۔ پچاس دن تک متواتر اس طرح استعمال کرنے سے برص میں بے حد فائدہ مند ہے۔ سفوف کی مقدار کچھ زیادہ بھی کی جا سکتی ہے۔ سفوف شروع اسی مقدار سے کی جائے اور پھر خفیف اضافہ کریں۔ بدن پر لگانے کے بعد گھنٹے بعد غسل کریں۔

مزید تحقیقات:۔ پوست بیخ انجیر دشتی میں ٹینن، موم اور سایونین اجزا پائے جاتے ہیں۔

مشہور مرکبات:۔ سفوف برص۔

اندرائن (حنظل: COLOCYNTH)

نام نباتی / لاطینی (Citrullus colocynthis schred)

ماہیت:۔ ہندوستان کے اکثر مقامات خصوصاً ریتلی زمین اور ندی اور دریا کے آس پاس اندرائن کی بیل پائی جاتی ہے۔ جس جگہ اندرائن کی بیل زیادہ پائی جاتی ہے۔ وہاں کوئی اور پودے زیادہ تعداد میں نہیں اگ سکتے ہیں۔ اس لیے کسان کھیتوں کے قریب پائی جانے والی بیلوں کو نکالتے رہتے ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ ایران، سعودی عرب، شام اور یونان کے بعض جزائر شمالی افریقہ، فرانس، اسپین وغیرہ میں بھی اندرائن کی بیل پیدا ہوتی ہے۔ اس بیل کا پھل نہایت خوش رنگ، شوخ سرخ اور نارنجی نما چکنی سطح والا اور سنترہ کے حجم کا ہوتا ہے لیکن اس کا مغز نہایت تلخ ہوتا ہے۔ یہی مغز شحم حنظل کے نام سے دواءً استعمال کیا جاتا ہے۔ بازار میں کبھی اندرائن کے نام سے بھی ایک پھل فروخت ہوتا ہے جو کہ خام اور خشک شدہ بیرونی ممالک سے درآمد کیا جاتا ہے۔ یہ پھل دراصل "خیار الحمار" ہے جس کو انگریزی میں Spurting cucumber کہتے ہیں۔ اس کے نبات کا نام elaterium Ecballium ہے۔ دونوں قسم کے اندرائن ایک ہی مقصد کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم وخشک تیسرے درجہ میں۔

افعال ومواقع استعمال:۔ شحم حنظل اور قشار الحمار دونوں قوی مسہل ہیں۔ ان کے استعمال سے پانی جیسے رقیق دست ہوتے ہیں۔ اس لیے استسقاء یرقاں، صفراوی بخار، دائمی قبض، احتقان معدی، بطنی اور دماغی میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ شحم حنظل یا قشار الحمار کو تنہا استعمال نہیں کیا جاتا یا تو مسہل گولیوں میں اس کو بطور جزو شامل کرکے استعمال کرتے ہیں۔ یا کتیرا اور روغن بادام کے ہمراہ تقریباً ۱۲۵ ملی گرام کے مقدار میں استعمال کریں۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیاوی تجزیہ کرکے شحم حنظل سے ایک تلخ مادہ (colocynthin) حاصل کیا گیا ہے۔ جو اپنے اثر میں زیادہ قوی الاثر ہے۔ تازہ قشار الحمار کا رس نکال کر ایک برتن میں چند گھنٹے رکھ دیا جائے تو کچھ اجزاء تہہ نشین ہو جاتے ہیں۔ سطح پر جمع شدہ سیال سے علیحدہ کرکے اس کو خشک کر لیتے ہیں۔ یہی چیز انگریزی میں Elaterium کے نام سے فروخت ہوتی ہے۔ درحقیقت "عصارہ قشار الحمار" ہے۔ لیکن یونانی دواسازوں کے ہاں یہ دستیاب نہیں ہوتا۔ ماٹا میں اس عصارہ کی تیاری بڑے پیمانہ پر کی جاتی ہے اور یہی اس عصارہ کا سب سے بڑا تجارتی مرکز ہے۔ اس عصارہ کو "قوی مسہل" کے طور پر ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

اندرجو تلخ (تیواج : KURCHI)

نام نباتی / لاطینی (Hollerrhena antidysenterica Wall)

ماہیت:۔ اندرجو تلخ کا درخت جو کہ عام طور پر ہندوستان میں کُڑا کے نام سے مشہور ہے ایک چھوٹا سا سفید پھولوں والا درخت ہے۔ یہ ہمالیہ کی اونچائی پر تقریباً ۳ ہزار ۵ فٹ تک پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے خشک جنگلات میں خصوصاً جنوبی ہند میں اور آسام وغیرہ میں اس کے درخت بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اندرجو تلخ (بیج) اور تیواج (چھال) دواءً مستعمل ہیں۔

قدیم عربی کتابوں میں لسان العصافیر کے نام سے اندرجو کا بیان ملتا ہے لیکن یہ لسان العصافیر اندرجو تلخ نہیں ہے۔ اندرجو تلخ کو یونانی کتابوں میں صاف اور واضح طور پر "تیواج" کے نام سے درج کیا ہے۔ چوں کہ اندرجو تلخ اور اندرجو شیریں ایک ہی شکل کے بیج ہیں اس لیے دونوں میں تشابہ ہوتا ہے۔ حالاں کہ ان دونوں کے درخت بالکل علیحدہ ہیں۔ اندرجو تلخ کے درخت کے جو پھول ہوتے ہیں ان میں کسی قسم کی خوشبو

ہیں پائی جاتی اور اندرجو شیریں کے درخت کے پھول چنبیلی کے پھولوں کے مانند ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک طرح کی مہک بھی آتی ہے۔ ان دونوں درختوں کی چھال بھی بالکل ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے اندرجو شیریں کی چھال سرخی مائل بھورے رنگ کی اور صاف سطح والی ہوتی ہے جب کہ اندرجو تلخ کے درخت کی چھال دبیز اور مٹیالی سفید اور مزہ میں تلخ ہوتی ہے۔

مزاج ــــ سرد خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ اندرجو تلخ کا سر ریاح قاتل کرم اور ہاضم اور قابض ہوتے ہیں اس لیے یہ نفخ شکم، دیدان امعاء، ضعف ہضم میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ اور قابض ہونے کی وجہ سے پیچش میں مستعمل ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) ایک گرام اندرجو تلخ کا سفوف شہد میں ملا کر یا تنہا پانی کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

(۲) ایک گرام اندرجو تلخ کا سفوف لعاب اسپغول کے ہمراہ استعمال کرنے سے پیچش میں مفید ہے۔

تیواج (چھال) نہایت قابض ہوتی ہے۔ اس لیے اس کو ہر قسم کی پیچش اور کثرت طمث، دیگر، جریان خون کے حالات میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) باریک سفوف کرکے لعاب اسپغول یا صمغ عربی میں بقدر نخود گولیاں بنا کر استعمال کرائیں۔

(۲) ۵۰۰ ملی گرام سفوف کو کیپسول میں رکھ کر کھلائیں۔ یہ طریقہ اس کی تلخی کی وجہ سے اختیار کیا جاتا ہے۔

مزید تحقیقات :۔ سنہ ۱۹۲۱ء سے سنہ ۱۹۳۲ء تک کافی تحقیقات کی گئیں جن سے یہی ثابت ہوا کہ اندرجو تلخ اور خصوصاً اس کی چھال (تیواج) پیچش کے لیے ایک بہترین دوا ہے۔ ان تحقیقات کے دوران کئی جواہر موثرہ بھی علیحدہ کیے گئے۔

مرکبات :۔ معجون تیواج۔

اندرجو شیریں (لسان العصافیر) (SWEET INDERJO)

نام نباتی / لاطینی (Wrightia tinctoria R. Br)

ماہیت :۔ اندرجو شیریں کے نام سے بازار میں ایک قسم کے تخم دستیاب ہوتے ہیں جو کہ ایک خاص شکل کے ہوتے ہیں۔ عربی میں ان کی شکل کے لحاظ سے نام رکھا گیا ہے۔ چنانچہ لسان العصافیر اس کا عربی نام ہے جس کے معنی ہیں۔ چڑیا کی زبان۔ چونکہ یہ کسی قدر لمبوترے اور باریک ہوتے ہیں اور چڑیا کی زبان سے ملتے جلتے ہوتے ہیں۔ اس لیے

یہ نام دیا گیا ہے۔ اندر جو شیریں اور تلخ کے درمیان جو امتیازی خصوصیات پائے جاتے ہیں ان کا ذکر ہم نے اندرجو تلخ کے ذیل میں کر دیا ہے۔

مزاج ــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مقوی باہ، زلد منی ہونے کی وجہ سے ضعف باہ، جریان، کثرت احتلام، سرعت انزال جیسے عوارضات میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ ۶ گرام سفوف دودھ کے ہمراہ روزانہ استعمال کیا جائے۔

انزروت (SARCACOL)

نام نباتی / لاطینی (Astragales sarcacola Dymwck)

ماہیت :۔ ایک خاردار درخت کا گوند ہے۔ یہ درخت ہندوستان میں نہیں پائے جاتے۔ یہ گوند رنگت میں سرخ مائل بہ زردی اور مزے میں قدرے تلخ ہوتا ہے۔

انزروت کا بیان قدیم طبی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ عرب اطبا نے سب سے پہلے اس دوا کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ ابن ہبل کی کتاب المختارات میں اور الکندی کی قرابادین وغیرہ میں اور نیز عیسیٰ بن کحال کی تذکرۃ الکحالین میں انزروت کا ذکر موجود ہے۔

مزاج ــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مجفف قروح و دافع تعفن ہونے کی وجہ سے انزروت تنہا یا کسی مرہم میں بطور جز شامل کر کے زخموں کو خشک کرنے کے استعمال کرتے ہیں۔ زخموں کی فاسد رطوبات کو خشک کر کے جلد مندمل کر دیتا ہے۔ اس کو زیادہ تر سیلان اذن میں اطبا استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ روئی کی ایک بتی کو شہد میں تر کر کے اس پر انزروت کو چھڑک کر کان میں رکھ دیں تو سیلان اذن کی وجہ سے جو درد ہوتا ہے اس کو بھی آرام ہو جاتا ہے اور زخم بھی خشک ہو جاتا ہے۔

انگور (عنب ؛ GRAPE)

نام نباتی / لاطینی (Vitis vinifera)

ماہیت :۔ انگور مشہور عام لذیذ میوہ ہے۔ دنیا کے اکثر ممالک میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ ہندوستان میں بھی انگور کے بیل کی بکثرت کاشت ہوتی ہے۔ آندھرا پردیش میں خاص طور پر اس طرف کوشش کی جاتی ہے۔ چنانچہ آندھرا پردیش کے انگور "عنب شاہی" کہلاتے ہیں۔ انگور مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ اس کی ایک چھوٹی قسم افغانستان سے درآمد کی جاتی ہے جو بہت زیادہ شیریں اور لذیذ ہوتی ہے۔

انگور کو مختلف طریقوں سے خشک کر لیا جاتا ہے۔ یہی خشک شدہ انگور "کشمش" اور "مونیر" کہلاتے ہیں۔ چھوٹے دانے والے انگور کشمش اور بڑے خشک شدہ انگور مونیر یا "آب جوش" کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتے ہیں۔ کشمش اور مونیر بھی افغانستان اور ایران ہی سے درآمد کیے جاتے ہیں اس لیے کہ ہندوستان میں ان کو تیار کرنے کا رواج نہیں ہے۔ تازہ انگور، کشمش اور مونیر بھی دوا میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و تر۔

افعال و مواقع استعمال :۔ انگور میں کافی غذائیت اور جوہر حیات ہے اس کے کھانے سے بدن میں خون کی پیدائش ہوتی ہے اور جسم قوی اور طاقت ور ہوتا ہے۔ اس میں وٹامن بی اور وٹامن سی زیادہ پائے جاتے ہیں۔ دوسرے پھلوں کی طرح انگور معدہ میں فاسد نہیں ہوتا بلکہ جلد ہضم ہو کر جزء بدن بن جاتا ہے اسی وجہ سے تقویت بدن کے لیے اس کی بہت اہمیت ہے۔ انگور میں تمام وٹامنز شکر، معدنی نمکیات، کیلشیم وغیرہ کی ایک معقول مقدار موجود ہوتی ہے۔ اس لیے یہ بدن کو غذائیت پہنچانے اور قوت بڑھانے کے لیے بہترین چیز ہے۔ اس کے استعمال سے خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ اور بدن فربہ ہو جاتا ہے۔ انگور پیاس کو رفع کرتا ہے۔ بخاروں کو دور کرتا ہے۔ دق، نزلہ زکام، کھانسی کے مریضوں کے لیے ایک مفید غذا اور دوا ہے۔ ایک متوسط انسان کو ۱۲۵ سے ۲۵۰ گرام تک انگور کھانا چاہیے۔

کشمش تلیئن شکم کرتی اور باہ کو قوت دیتی ہے۔ مفرح و مقوی قلب ہونے کے باعث خفقان اور ضعف قلب میں مستعمل ہے۔ سرفہ اور بحۃ الصوت میں اس کو استعمال کرتے ہیں۔ ۵، ۷ دانہ کشمش کے کھانے سے اجابت نرم آجاتی ہے۔

مونیر" کو عربی میں زبیب کہتے ہیں۔ یہ عام طور پر بازار میں منقیٰ کے نام سے مشہور ہے۔ اسی نام سے عام دوکانوں سے دستیاب ہوتا ہے۔ مونیر کو اخلاط غلیظہ کو نضج دینے کے لیے امراض بارودہ بلغمی و سوداوی میں دیگر ادویہ منضجہ کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں۔ مونیر ملین بھی ہے۔ اس لیے قبض کو دُور کرنے کے لیے بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ رات میں پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر پانی پی لینے سے قبض کی شکایت دُور ہو جاتی ہے۔

مشہور مرکبات :۔ معجون زبیب شربت انگور اطریفل کشنش

انناس (عین الناس : PINEAPPLE)

نام نباتی / لاطینی (Ananas sativas schutt)

ماہیت :۔ انناس، آسام، مشرقی بنگال اور مشرقی ہند میں ہمالیہ کی ترائی خاص طور پر ضلع پیلی بھیت میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ ضلع آسام میں چرایو بنی کا انناس مشہور ہے۔ انہی علاقوں سے ملک کے تمام شہروں کو سپلائی کیا جاتا ہے۔ یہ دراصل برازیل (امریکہ) کی پیداوار ہے۔ انناس ایک خوش مزہ اور خوشبودار پھل ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ بہت پسند کے ساتھ کھاتے ہیں۔

مزاج ـــــ سرد و تر

افعال و مواقع استعمال :۔ انناس بدن کو غذائیت دیتا ہے، مفرح ہے۔ دل و دماغ کو طاقت بخشتا ہے۔ صفراء کی زیادتی کو کم کرتا ہے۔ پیاس کی شدت میں تسکین پہنچاتا ہے۔ یہ مدر بول ہے۔ اس کے کھانے سے پیشاب کھُل کر آتا ہے۔ اور گردہ و مثانہ کے فضلات صاف ہو جاتے ہیں۔ حصاتِ کلیہ و مثانہ کی حالت میں بھی مفید ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) عام طور پر اس کا شربت بنا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ مربّا بھی بنایا جاتا ہے۔ صفراوی بخاروں میں اس کا رس نکال کر استعمال کریں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ پتہ چلا ہے کہ انناس میں پروٹین (اجزاء لحمیہ) شکر، نمکیات، اور نشاستہ پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے اندر حیاتین ج (وٹامن سی) بھی پایا جاتا ہے اس لیے اس کو غذائی افادیت کے علاوہ خون کے اجزائے ترکیبی کو قائم رکھنے اور عام جسمانی کمزوری خصوصاً ہڈیوں کی کمزوری کو دُور کرنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

انیسون (بادیان رومی): ANISEED

نام نباتی / لاطینی (Pimpinellaanisam Linn)

ماہیت:۔ انیسون کا چھوٹا سا پودا ہوتا ہے جو تقریباً ۳۰ سنٹی میٹر تک اونچا ہوتا ہے۔ اس پودے کے تخم ایک غلاف میں بند ہوتے ہیں۔ یہی تخم "انیسون" کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتے ہیں۔ جن میں خوشبو بادیان (سونف اجبی) ہوتی ہے۔ انیسون سے ایک تیل کشید کیا جاتا ہے جو کہ روغن انیسون کے نام سے موسوم ہے۔

اس کا فارسی نام بادیانِ رومی ہے جس سے شبہ ہوتا ہے یہ بھی بادیان (سونف) ہی ہے لیکن یہ بادیان (سونف) سے علیحدہ دوا ہے۔ اصل میں مصر اور روم میں سب سے پہلے انیسون کا پودا پایا گیا اور اس کو یہیں کی پیداوار خیال کیا جاتا ہے۔ بعد میں یوروپ کے ممالک خصوصاً روس، اسپین، ہالینڈ، بلغاریہ، فرانس، ترکی، قبرص اور دیگر مقامات پر اس کی کاشت کی جانے لگی۔ روس میں اس کی کاشت بہت بڑے پیمانہ پر کی جاتی ہے۔ ہندوستان میں بھی اس کے پودے پائے جاتے ہیں چنانچہ شمالی ہند، پنجاب اور کسی قدر اڑیسہ میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انیسون کو ہندوستان میں یونانی اطباء ہی نے جو کہ ایران سے آئے تھے، متعارف کروایا۔ انیسون نہایت قدیم زمانہ سے یونانی طب میں استعمال کی جارہی ہے۔ چنانچہ آج سے تقریباً ۲ ہزار سال قبل حکیم ثاوفرسطس نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ کاسر ریاح، ہاضم ہونے کی وجہ سے نفخ شکم، درد شکم، درد گردہ، قولنج جیسے عوارضات میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) ۳ گرام انیسون کا سفوف عرق بادیان یا پانی کے ہمراہ دیں۔

(۲) روغن انیسون کے چند قطرے پانی میں ڈال کر پلا دیں۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ روغن انیسون میں ۸۰/۹۰ فیصد ایک جُز پایا جاتا ہے جسکو اینی تھول کہتے ہیں۔ اسی جُز پر روغن انیسون کی خوشبو کا انحصار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کیمیاوی اجزا حاصل ہوتے ہیں جو کہ معالجاتی لحاظ سے اہمیت نہیں رکھتے۔

مرکبات:۔ (۱) جوارش عود شیریں (۲) حب اکرکم (۳) حب شبیار۔

ایرسا (ORRIS)

نباتی نام (Irisensata)

ماہیت :۔ یہ سوسن آسمانجونی کی جڑ ہے۔ اس نبات کے پھول نیلے، زرد، سفید مثل قوس قزح کے ہوتے ہیں اسی لیے اس کو ایرسا کہتے ہیں جس کے معنی یونانی میں قزحیہ کے ہیں۔ اس کا بازاری نام "بیخ بنفشہ" بھی ہے جو مشہور ہوگیا ہے لیکن صحیح نہیں ہے۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ محلل، مسخن :۔ ان تاثیرات کی وجہ سے ایرسا کو اکثر بلغمی وعصبی امراض مثلاً ذات الجنب، وجع الصدر، رعشہ، فالج ولقوہ، وجع مفاصل، عرق النساء، اورم طحال، خنازیر اور دیگر اورام صلبہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) اس کا ضماد کرنے پر مقامی دوران خون تیز ہوجاتا ہے۔ جس سے مادّہ جگہ کی منجمد رطوبتیں تحلیل ہوجاتی ہیں۔ نتیجۃً درد سے آرام ہوجاتا ہے۔

(۲) اس کے پھول اور جڑ سے روغن تیار کرکے استعمال کریں۔

معطس :۔ اس کے استعمال سے ناک کی غشاء مخاطی میں لذع پیدا ہوکر چھینکیں آنے لگتی ہیں اور نتیجۃً غشاء مخاطی سے رطوبت مخاطیہ کا ترشح بڑھ جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کو دردِ سر شقیقہ، زکام ونزلہ کے بند ہوجانے اور احتباس رطوبات کی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ پیس کر بطور نسوار (ناس) استعمال کریں۔

جالی :۔ چونکہ یہ ممرّ بھی ہے۔ اس لیے ان دونوں تاثیرات کی وجہ اس کو چہرے کے داغ دھبوں کلف اجابہ دُور کرنے کے لیے یا مسوں وغیرہ کو تحلیل کرنے کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ایرسا کو پانی میں پیس کر مادّف جگہ پر طلاء کریں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ ایرسا کا جوہر Extractum iridin بھورے سیاہ رنگ کے سفوف کی شکل میں حاصل کیا گیا ہے جو معتدل، سہل صفراء مدر بول تاثیرات رکھتا ہے۔ اسی وجہ سے فعل جگر کی سستی بغلبہ صفراء، یرقان اور اثناء عشری کی سوءِ مضی میں استعمال کرتے ہیں اور مدر بول ہونے کی وجہ سے استسقاء میں دیتے

ہیں۔ جوہر کی بجائے ان فوائد کو خالص نباتی حالت میں ایرسا کو استعمال کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے جو اب تک تحقیقات نہ ہونے کی وجہ سے دریافت نہیں ہو پائے تھے۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) عشرت زوفا۔

ایلوا (صبر ALOES)

نام لاطینی/نباتی (Aloe barbadensis Mill)

ماہیت :۔ ایلوا دراصل ایک منجمد خشک شدہ رس ہے جو "گھیکوار" نام کے پودے کے پتوں سے حاصل کیا جاتا ہے یہ پودے کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان، عرب، افریقہ اور امریکہ میں یہ پودے پائے جاتے ہیں۔ اس کے پتے سبز، دبیز اور جڑ سے راست اوپر کو نکلتے ہیں اور ۳۰۔۶۰ سنٹی میٹر لمبے ہوتے ہیں۔ کنارے خاردار اور دندانے دار ہوتے ہیں۔ آخری سرا نوکدار ہوتا ہے جس میں رس بھرا ہوتا ہے جو تقریباً نیم سیال ہوتا ہے۔ اس لیے اس کو "مغز گھیکوار" کہتے ہیں جس کا ذائقہ انتہائی تلخ ہوتا ہے۔ چنانچہ پتوں کو جڑ کے قریب آڑے پن میں کاٹ کر اس سے حاصل شدہ رس کو خشک کر لیتے ہیں۔ یہی "ایلوا" ہے۔ اس کے زردی مائل یا سرخی مائل بھورے یا تقریباً سیاہ رنگ کے سخت ٹکڑے، بازار میں دستیاب ہوتے ہیں۔ ایلوا بنانے کا علم بہت پرانا ہے چنانچہ حکیم دیسقوریدوس (۱۰ ق م) نے اس کا ذکر کیا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مسہل، مدد محلل افعال کی بنا پر ایلوا کو دائمی قبض رفع کرنے کے لیے اس کا بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے استعمال سے دست آ کر بعد میں قبض نہیں ہو جاتا اور قوت ہضم کو بجائے نقصان کے فائدہ پہنچاتا ہے۔ نیز اس کی تاثیر مسہل بہت دیر سے اثر پذیر ہوتی ہے۔ مدر ہونے کی وجہ سے احتباس حیض، احتباس بول میں اور چونکہ محلل بھی ہے اس لیے ورم مفاصل میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۵۰۰ ملی گرام کی مقدار میں اس کا سفوف تنہا یا قدرے شہد میں ملا کر استعمال کریں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ "ایلوا" سے ایک ایلکلائڈ حاصل ہوا جو "ایلوین" کہلاتا ہے۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) حبّ تنکار (۲) حبّ شبیار (۳) حبّ مدد (۴) حبّ صبر (۵) حبّ ایاسج

باپچی (PSORALEA SEEDS)

نام نباتی / لاطینی (Psoralea corylibolia Linn)

ماہیت :۔ باپچی کے پودے ہندوستان کے اکثر مقامات پر پیدا ہوتے ہیں۔ یہ ہندوستان ہی کی پیداوار ہے۔ باپچی کے پودے ۷۰ سے ۸۰ سنٹی میٹر بلند ہوتے ہیں۔ پتے کسی قدر گول چھوٹے اور بیج دانہ مسور سے۔ کسی قدر بڑے اور مشابہہ سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔ یہی بیج بازار میں باپچی کے نام سے دستیاب ہوتے ہیں۔

باپچی کے بیج سینکڑوں سال سے اطباء اور وید استعمال کرتے آرہے ہیں اور جن مقاصد کے لیے یہ استعمال ہوتے تھے آج بھی اسی غرض سے طبّی دنیا میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ باپچی کے نام سے عرب اطباء کی کتابوں میں کہیں ذکر نہیں ملتا۔ تاریخ کی چھان بین کرنے سے اس بات کا انکشاف ہوسکا ہے کہ یہ دوا اطباء نے ۱۸ ویں صدی میں اپنی کتابوں میں شامل کیا اور اس کے شامل کرنے کے سلسلہ میں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جب اطباء ہندوستان میں آئے اور وہ یہاں کی دواؤں کی شناخت اور معرفت حاصل کی تو ایسی کئی دوائیں جو وہ ہندوستان سے باہر کئی اور نام سے استعمال کرتے تھے۔ وہ یہاں بھی مل گئی لیکن ایک دوا جو آطریلال کے نام سے "برص" میں استعمال کیا کرتے تھے۔ ہندوستان میں انہیں یہ دوا نہیں ملی تو اس کے بدل کے طور پر استعمال کرنے کی چھان بین کی۔ اس سلسلہ میں انہیں ویدوں کی معرفت "باپچی" کا علم ہوا۔ اور وہ برص میں ہی اس کو استعمال کرکے تجربہ بھی کیا مفید پایا لیکن انہیں "باپچی" میں وہ افادیت نہیں ملی جو کہ "آطریلال" میں انہوں نے پائی تھی چنانچہ حکیم علوی خاں نے صاف لکھا ہے کہ باپچی دراصل آطریلال کا کمترین بدل ہے جو کہ ایک ہندوستانی دوا ہے۔ "آطریلال" کے پودے مصر میں پائے جاتے ہیں چونکہ یہ ہندوستان میں دستیاب نہیں ہوتے اور پھر اطباء نے اس کا استعمال بھی ترک کردیا ہے۔ اس لیے ہم نے یہ دوا شاملِ کتاب نہیں کی ہے۔ صرف کتابی حوالوں کی بنا پر کسی دوا کا تحریر کردینا مناسب خیال نہیں کیا گیا۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ جالی، مخرش ومصفی خون ومسہل بلغم ہونے کی وجہ باپچی کو خصوصیت سے دفع برص وبہق کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ بیرونی اور اندرونی دونوں طرح اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بیرونی طور پر لگانے سے مخرش اثر کرتی ہے۔ اور اندرونی طور پر استعمال کرنے سے مصفی خون اور مسہل بلغم ہونے کی وجہ سے خون کی اصلاح

کرتی ہے۔ اور مادۂ بلغم کو دفع کرتی ہے اسی وجہ سے کلف، جرب وحکہ قوبا، جیسے دیگر امراض جلد و فسادِ خون میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔

ترکیب استعمال :- (۱) بابچی کا سفوف ۳ تا ۶ گرام کی مقدار میں روزانہ کھلائیں اور اسی کا ضماد مقام ماؤف پر لگائیں۔

(۲) اطبا نے "برص" کے دفعیہ کے لیے "بابچی" کو ایک اہم دوا تسلیم کیا ہے اور انہوں نے اسکو مختلف نسخوں میں اس کو بطور جزو شامل کیا ہے۔ بیرونی اور اندرونی طور پر اس کو استعمال کرنے کے کئی ترکیب ہیں۔ ان میں سے ایک مکمل اور بہتر ترکیب یہ ہے کہ بابچی کے علاوہ گلنار، گیرو اور گندھک کو ہموزن لے کر ایک مناسب مقدار میں رات میں بھگو دیں اور صبح اس کا زلال مریض کو پلا دیں اور باقی حصہ کو مقام برص پر بطور ضماد استعمال کریں۔ مسلسل اس ترکیب کے استعمال سے برص کے دھبے دفع ہو جاتے ہیں۔ اس ترکیب میں گلنار اور گیرو کو اس لیے استعمال کیا گیا ہے کہ ایک تو بابچی کی مخرش تاثیر کی وجہ سے پیدا ہونے والے چھوٹے چھوٹے آبلے ان دونوں کی وجہ سے دب جائیں اور مریض کو اذیت نہ ہو۔ اندرونی اور بیرونی دونوں طرح سے بابچی کے مضر اثرات ظاہر نہیں ہوتے۔ گندھک کو جلدی امراض میں استعمال کرنا نہایت قدیم زمانہ سے چلا آرہا ہے۔ تحقیقات نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ اسی لیے "برص" کے معالجہ میں جب پوری طرح اس کے اسباب، عوارضات اور خون میں پیدا ہونے والے تغیرات کو معلوم کیا جائے تو مندرجہ بالا ترکیب از انتظام امور کے پیش نظر نہایت احسن ہو جاتی ہے اور یہ ایک مرض کا مکمل علاج ہو جاتا ہے۔ گلنار اور گیرو میں تجفیف کے فائدے کے علاوہ رنگین مواد کی فراہمی کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

مزید تحقیقات :- کیمیاوی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ "بابچی" کا جوہر برص میں اس میں موجود روغن ہے۔ اسی روغن پر بابچی کے دافع برص اثرات کا انحصار ہے۔ یہ روغن جب جلد پر لگایا جاتا ہے تو اُن خلیات کو تحریک دیتا ہے جن کے کام نہ کرنے کی وجہ سے برص ظاہر ہوتا ہے ان کا کام جلد کو طبعی رنگت فراہم کرنا ہے۔ ان کو "خلیات لونیہ" کہا جاتا ہے۔ روغن بابچی کے مقامی استعمال سے ان خلیات کو تحریک ہوتی ہے جن سے لونی مادہ ان سے خارج ہو کر مقام ماؤف میں نفوذ کر جاتا ہے اور جلد حسب معمول دکھائی دینے لگتی ہے۔ آج کل اعلیٰ پیمانہ پر لیبارٹریز میں روغن بابچی حاصل کیا جاتا ہے۔ لیکن روزمرہ تجربہ سے تو یہی نتیجہ حاصل کیا جا سکتا ہے کہ تنہا روغن بابچی کو استعمال کرنے سے وہ بہتر نتائج حاصل نہیں ہوتے جو کہ خام حالت میں مذکورہ ترکیب سے استعمال کیے جانے پر ہوتے ہیں۔

مشہور مرکبات :- سفوف برص، ضماد برص

بابونہ (بابونج : CHAMOMILE)

نام نباتی/لاطینی (Matricaria chamomilla Linn)

ماہیت:۔ بابونہ کے نام سے بازار میں ایک پودے کے پھول ملتے ہیں جو خوشبودار سفید رنگ کے ہوتے ہیں اور مزہ تلخ ہوتا ہے۔ انہیں "گل بابونہ" بھی کہا جاتا ہے۔ اس پودے کی جڑ بھی بیخ بابونہ کے نام سے دواءً استعمال کی جاتی ہے۔

حکیم دیسقوریدوس (یونانی) نے سب سے پہلے اس دوا کا ذکر کیا ہے۔ وہ خود نوبتی بخاروں میں اس دوا کو استعمال کیا کرتا تھا۔

مزاج ــــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ محلل ورم و مسکن مقامی ہونے کی وجہ سے بیرونی طور پر گل بابونہ کو چوٹ یا موچ کھائے ہوئے مقامات پر، وجع المفاصل، وجع الاذن وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔ معرق، مانع نوبت، ہاضم، مدر حیض ہونے کی وجہ سے اکثر نوبتی بخاروں، سوء ہضم اور احتباس حیض جیسے عوارضات میں اندرونی طور پر استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) چوٹ یا موچ کے مقام پر بابونہ کے جوشاندہ سے یا اس کی پولٹس سے مقام ماؤف کی سنکائی کریں۔

(۲) وجع الاذن میں بابونہ کے جوشاندہ کا بھپارہ (انکباب) بہت مفید ہوتا ہے یا اس کا روغن تیار کر کے نیم گرم کان میں ٹپکائیں۔

(۳) وجع المفاصل اور دیگر اورام میں بطور ضماد استعمال کریں یا اس سے تیار شدہ روغن کی مالش کریں۔ وجع المفاصل میں اس کا جوشاندہ بھی پلائیں، بہت مفید ہے۔

(۴) دیگر عوارضات میں اس کا جوشاندہ بنا کر پلائیں۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیاوی تجزیہ سے بابونہ میں حسب ذیل اجزاء کا پتہ چلایا گیا:۔

(۱) روغن فراری (۲) سیلی سیلک ایسڈ (۳) ایپی جنین نام کا ایک گلوکوسائیڈ وغیرہ۔

مشہور مرکبات:۔ (۱) جوارش بابونہ (۲) روغن بابونہ (۳) معجون فلاسفہ (۴) ضماد محلل۔

بادام (لوز) ALMOND

نام نباتی / لاطینی (Prunus amygdalus Batsch)

ماہیت :۔ بادام کے درخت کی اصل جائے پیدائش مغربی ایشیا ہے لیکن اب یورپ اور افریقہ میں بھی بکثرت پایا جاتا ہے۔ ایران اور افغانستان بھی بادام کے لیے مشہور ممالک ہیں۔ ہندوستان میں اگرچہ کشمیر کے علاقہ میں بادام کے درخت ملتے ہیں۔ لیکن ان کی تعداد اس قدر نہیں ہے کہ عوام کی مانگ پوری ہو سکے۔ ہندوستان میں زیادہ تر ایران اور افغانستان ہی سے بادام کی درآمد ہوتی ہے۔

خشک میووں میں بادام کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اس کا استعمال سینکڑوں سال سے بہت کثرت سے کیا جاتا رہا ہے۔ مغز بادام اور اس سے حاصل ہونے والے تیل روغن بادام کو دواءً استعمال کرتے ہیں۔

مزاج ــــ گرم وتر۔

افعال ومواقع استعمال :۔ مقوی دماغ وحافظہ، ملین صدر وامعاء، مسمن جسم اور قوی باہ ہونے کی وجہ سے مغز بادام کو ضعف دماغ، ضعف بصارت، دائمی درد، حافظہ کی کمزوری، نسیان، نزلہ زکام، سعال یا بس، قبض اہزال بدن، ضعف باہ، جریان، کثرت احتلام، ہزال کلیہ، ورم کلیہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) مغز بادام ۵ عدد روزانہ مصری کے ساتھ کھائیں۔

(۲) مغز بادام مقشر (۹ عدد) فلفل ۔ یاہ ۷ عدد مویز منقیٰ ۷ عدد، مغز تخم کدو (۵ گرام) مغز تخم خیارین (۵ گرام) تخم خشخاش (۵ گرام) اور بادیان (۵ گرام) باریک پیس کر گریوں میں شکر اور پانی ملا کر نوش کیا جائے۔ اور جاڑوں میں گھی سے بگھار کر حریرہ کے طور پر پیا جائے۔

(۳) روغن بادام کی سر پر مالش کی جائے۔

مذکورہ ترکیب ضعف دماغ اور ضعف بصارت، دائمی درد سر، نزلہ وغیرہ میں مفید ہیں۔

(۴) مغز بادام کو گھس کر چٹائیں۔

(۵) روغن بادام شہد میں ملا کر چٹائیں۔ کھانسی جو خشک ہو اس ترکیب سے جاتی رہتی ہے۔

(۶) مغز بادام مقشر (۷ عدد) نوکشش کے ساتھ روزانہ صبح کھائیں یا

(۷) مغز بادام کا حریرہ یا حلوہ استعمال کریں، تسمین بدن اور ضعف باہ کے لیے، دونوں ترکیب مفید ہیں

تحقیقات ہے کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ مغزِ بادام میں ۲۰ فیصد مواد لحمیہ (پروٹین) ہوتے ہیں۔ مواد لحمیہ کی مقدار گوشت اور مچھلی سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس میں ۵۳ فیصدی سے زیادہ زود ہضم قسم کا روغن ہوتا ہے۔ اور نشاستہ اور تھوڑی مقدار میں قدرتی شکر۔ اس میں گائے کے گوشت سے دس گنا زیادہ وٹامن بی ون (تھیامین) انڈوں سے دوگنی مقداریں ریبوفلاوین (وٹامن بی۔ ٹو) خفیف مقدار میں وٹامن سی اور اِی بھی پائی جاتی ہیں۔ ... کے اعتبار سے اس میں دودھ سے دوگنی مقدار میں کیلشیم ہوتا ہے اور فولاد بھی قابلِ حد تک ہوتی ہے۔

مواد لحمیہ جسم کی تعمیر اور خون کی پیدائش میں اہم حصہ لیتے ہیں۔ وٹامن جسم کے افعال کو درست رکھنے والے کے محافظ اجزا ہیں۔ کیلشیم بچوں اور نوعمروں کی ہڈیوں اور دانتوں کے استحکام اور نشوونما کے لیے لازمی ہے اور عورتوں کی حفظِ صحت اور جنین کی بالیدگی کے لیے ناگزیر نیز جوانوں، بوڑھوں کے قلب کو توانا رکھنے کے لیے بہت ضروری ہے۔ بادام تمام ایسے حیات بخش اجزاء سے بھرپور ہے جو جسم کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مسلسل استعمال کرنے سے بیماریوں کے مقابلہ میں قوتِ مدافعت بڑھتی ہے جس کی وجہ سے بلا کسی بیماری اور ناتوانی کے طبعی عمر تک صحت و عافیت کے ساتھ رسائی ہو سکتی ہے۔ ان سب خواص کے باوجود یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ بادام ایک مرتکز غذائی دوا ہے۔ اسے زیادہ مقدار میں استعمال کرنا ہاضمہ کے اعتبار سے درست نہیں۔ یومیہ سے بارہ عدد کی مقدار میں اس کو کھایا جا سکتا ہے۔

مرکبات :۔ (۱) لعوق سپستاں (۲) لعوق بادام (۳) لوب کبیر (۴) لوب صغیر۔

بادام تلخ (لوزِ امر BITTER ALMOD)

نام نباتی / لاطینی (Prunus amygdlus amara-Linn)

بادام تلخ اور بادام شیریں کی صفاتِ نباتیہ Botanical characchtaus میں کچھ فرق نہیں بادام تلخ شکل میں شیریں بادام کے مشابہ لیکن اس کی نسبت کسی قدر چھوٹا ہوتا ہے اور چوڑا ہوتا ہے ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔

بادام شیریں میں کبھی بعض بادام کڑوے نکلتے ہیں ایسے بادام مذکورہ بالا بادام تلخ کے ضمن میں نہیں آتے۔ تلخ بالکل علیحدہ درخت سے حاصل ہوتے ہیں۔

مزاج ـــ گرم و خشک بدرجہ سوم۔

افعال ومواقع استعمال :۔ بادام تلخ بیرونی طور پر محلل، جالی اور قاتل کرم ہوتے ہیں۔ اس لیے دلو، جھائیں، آبلوں کو مارنے، سیلان اذن میں استعمال کرتے ہیں اور اندرونی طور پر یہ منفث بلغم ومدر بول وحیض کے طور پر اثر کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) بیرونی طور پر بادام تلخ کو پیس کر اس کا ضماد کریں۔

(۲) سیلان الاذن میں بادام تلخ کا تیل بطور قطور استعمال کریں۔

(۳) چہرے کی جھائیں وغیرہ کو دور کرنے کے لیے بادام تلخ کا تیل، طلاءً استعمال کریں۔

(۴) بادام تلخ میں چونکہ سمیت ہوتی ہے اس لیے اس کو اندرونی طور پر مذکورہ اغراض کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا۔ بغیر سمیت کے بہت ساری ایسی دوائیں ہیں جو کھانسی، دمہ وغیرہ میں استعمال ہوتی ہیں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ پتہ چلا ہے کہ بادام تلخ میں "ہائیڈرو سیانک ایسڈ" پایا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ سمی خیال کیا جاتا ہے۔ اس ایسڈ کی موجودگی سے بادام تلخ کو امراض جلدیہ میں استعمال کرنا فائدہ سے خالی نہیں ہے۔

بادآورد (شکاعی) : شوکۃ البیضا : دھماسہ KHUKASAN THORN:

نام لاطینی/نباتی (Fagonia arabica Linn)

ماہیت :۔ بادآورد ایک کانٹے دار چھوٹا سا ۳۰ سنٹی میٹر اونچا پودا ہے۔ اس کے تنے پر گول پھل لگتے ہیں جس کے اوپر ۳ یا ۴ کانٹے پن کی طرح لگے ہوتے ہیں۔ یہ سالم خشک پودا دوا میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ اگرچہ خراسان، عرب جیسے ریگستانی علاقے کی پیداوار ہے۔ لیکن ہندوستان میں بھی راجستھان جیسے ریگستانی علاقے میں یہ پایا جاتا ہے ـــــ یہی بازار میں دستیاب ہوتا ہے۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ معرق، ومصفی خون افعال کی بنا پر بادآورد کو بخار خصوصاً کہنہ بخاروں میں نیز تصفیہ خون کی غرض سے جوشاندہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

بادرنجبویہ (مفرح القلب: MONTAIN BALM)

نام نباتی/لاطینی (Mellia officinals Linn)

ماہیت:۔ ایک بوٹی ہے جس کے پتے برگِ ریحاں کے مانند ہوتے ہیں اور اُن سے ترنج کے مانند خوشبو آتی ہے۔ اس کے پودے یورپ اور ایران میں پائے جاتے ہیں۔ اور قدیم یونانی کتابوں میں اسی بادرنجبویہ کا ذکر ہے۔ ہندوستان میں اسی قسم کے ایک بوٹی کو "بادرنجبویہ" کے نام سے استعمال کرتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و استعمال:۔ مفرح و مقوی قلب ہونے کی وجہ سے آجکل بادرنجبویہ پر امراض قلب کے سلسلے میں تحقیقات ہو رہی ہیں۔ وجع القلب اور ضعف قلب کے مریضوں میں اس کا جوشاندہ فائدہ دیتے ہوئے نوٹ کیا گیا ہے۔ شیخ الرئیس نے اس کو ادویہ قلب میں بیان کیا ہے۔ ہوسکتا ہے مزید تحقیقات سے اس کو تقویتِ قلب اور امراض قلب میں خصوصیت بھی حاصل ہوجائے۔

بارتنگ (لسان الحمل: PLANTAIN)

نام نباتی/لاطینی (Plantogo MajorLinn)

ماہیت:۔ بارتنگ کا پودا مفروش ہوتا ہے جس کے پتے چوڑے تقریباً ۴ سے ۶ انچ لمبے ہوتے ہیں۔ بھیڑ کی زبان سے مشابہ ہونے کی وجہ سے عربی میں اس کو "لسان الحمل" کہا جاتا ہے۔ بارتنگ کے تخم چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ بنفشی مائل اور لعابدار ہوتے ہیں۔ اس کے پتے اور تخم دواءً استعمال کئے جاتے ہیں۔ بارتنگ کے پودے کشمیر میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

بارتنگ کے بارے میں یونانی اطباء سینکڑوں سال سے واقف ہیں۔ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ سب سے پہلے عرب اطباء ہی نے اس دوا کو دریافت کی۔ اگرچہ اس نوع کے پودے کی مشہور قسم "اسپغول" ہے جو کہ عرب اطباء سے قبل ہی دواءً استعمال کی جاتی رہی لیکن بارتنگ کا استعمال عربی دور ہی سے ہوا۔

چنانچہ کتاب المختارات، کتاب الحاوی اور قانون شیخ میں اس کا ذکر موجود ہے۔

مزاج ــــ سرد وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ قابض وحابس ہونے کی وجہ سے بارتنگ کو اسہال، زحیر، رعاف، بواسیر، کثرت طمث جیسے عوارضات میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) برگ بارتنگ سبز کا مروق پانی پلائیں۔

(۲) ۶ گرام تخم بارتنگ ہمراہ آب یا بطور خیساندہ دیں۔

(۳) شیخ نے لکھا ہے کہ بارتنگ (برگ) کے جوشاندہ کا پلانا اور ساتھ ہی اس کا پچکاری کرنا کثرت طمث کا بے نظیر علاج ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے تخم بارتنگ میں جو اجزاء دریافت کیے گئے ہیں ان میں کلوروفل، رال، البومن شکر اور بڑی مقدار میں دہنی جز شامل ہے۔

مشہور مرکبات :۔ سفوف طین۔

باؤبڑنگ (برنج کابلی : EMBELIA)

نام نباتی /لاطینی (Embelia ribes Brunf)

ماہیت :۔ چھوٹے چھوٹے سرخی مائل سیاہ جھریدار پھل ہوتے ہیں جو سیاہ مرچ کے بالکل مشابہ ہوتے ہیں۔ ذائقہ کسی قدر کسیلا ہوتا ہے۔

مزاج ــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ قاتل کرم شکم، باؤبڑنگ عرصہ دراز سے کرم شکم کو ہلاک کرنے کے لیے مستعمل ہورہی ہے۔ خصوصاً حب القرع کے قتل واخراج کے لیے بکثرت استعمال کی جاتی ہے۔

طریقہ استعمال :۔ (۱) ۱ یا ۲ گرام تک شکر یا شہد کے ہمراہ خلوئے معدہ میں کھلائیں۔

(۲) اس کا ایک نمک المونیم ایمبلیٹ جو جدید دوا سازی کے ذریعہ نکالا گیا ہے جو عام طور پر فروخت کیا جاتا ہے۔ یہ تین گرین کی مقدار میں نہایت موثر ہوتا ہے۔ اسے تھوڑے سے شہد یا شکر کے ساتھ استعمال کریں۔ اس کے بعد ارنڈی کا تیل پلادیں تو اخراج دیدان میں سہولت کا باعث ہوگا۔

ہاضم :۔ خصوصاً بچوں کے لیے بدہضمی اور ضعفِ ہضم کی شکایات میں مختلف دواؤں میں شامل کرکے دیا جاتا ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کے مطابق اس میں سے مندرجہ ذیل اجزا علیحدہ کیے گئے۔

(۱) تیزاب (۲) لطیف روغن (۳) ٹے نین

مشہور مرکبات :۔ (۱) اطریفل قنبیل (۲) حب دیدان۔

بائے کنبھ (KUMbi)

نام نباتی / لاطینی (Careya arborea Roxb)

ماہیت :۔ بائے کنبھ کا ایک بڑا درخت ہوتا ہے جو کہ ۵ ہزار فٹ کی بلندی پر ہندوستان کے تمام علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ اس درخت کے تنے کی بیرونی لکڑی سفیدی مائل ہوتی ہے اور اندرونی لکڑی ہلکے سُرخ رنگ کی ہوتی ہے جو پرانے درختوں میں گہرے بھورے، سُرخ رنگ کی ہو جاتی ہے۔ چھال ریشہ دار ہوتی ہے۔ اس درخت کا پھل چھوٹا سا ہوتا ہے اور کھایا جاتا ہے۔ بائے کنبھ کے نام سے بازار میں یہی خشک شدہ پھل ملتے ہیں جو دواءً استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ بھورے خاکستری رنگ کے ہوتے ہیں۔

بائے کنبھ کے بارے میں یونانی طب کی قدیم کتابوں میں کہیں ذکر نہیں ملتا۔ ہندوستان کے اطباء نے اس کے فوائد کے پیشِ نظر اپنی ادویہ مفردہ میں شامل کیا ہے چنانچہ سب سے پہلے حکیم محمد اعظم خاں نے ۱۹ ویں صدی کے اواخر میں اس دوا کو اپنی مشہور تالیف "محیط اعظم" میں بیان کیا ہے۔

مزاج ـــــ معتدل۔

افعال و مواقع استعمال :۔ بائے کنبھ کو زیادہ تر اصلاح معدہ کی غرض سے بچوں کے لیے تجویز کرتے ہیں۔ یہ کاسر ریاح بھی ہے۔ اس لیے بچوں کے نفخ شکم اور درد شکم میں استعمال کرتے ہیں۔ یہ بچوں کے مزاج کے عین موافق ہے اس لیے اس کو بچوں کے امراض معدہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۵۰۰ ملی گرام سے ایک گرام تک اس کا سفوف پانی میں حل کرکے پلائیں۔

ببول (مغیلان : BABUL)

نام نباتی / لاطینی (Acacia arabica Wild)

ماہیت :۔ مشہور خاردار درخت ہے۔ اس کے پتوں کا عصارہ "اقاقیا" اور گوند "صمغ عربی" سے موسوم ہے۔

مزاج ـــــ سرد و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ قابض شدید ہونے کی وجہ سے اسہال و پیچش، اسنجی مسوڑھوں، سرطانی و آتشی قلاع، بواسیر، خروج المقعد، زخموں، جریان و سیلان الرحم، سوزاک اور رمد میں مستعمل ہے۔

طریقہ استعمال :۔ (۱) اسہال و پیچش ببول کی چھال کا جوشاندہ اس بارے میں نہایت مفید ہے۔

(۲) (الف) قلاع اور مسوڑھوں کے عوارض میں ببول کی چھال اور آم کی چھال کو نصف گھنٹے تک جوش دیتے رہیں۔ ٹھنڈا ہونے پر غرغرہ اور کلیاں کرائیں۔

(ب) ببول کی چھال اور بادام کے چھلکوں ہر دو کو جلائیں اور باریک پیس لیں اور اس میں نمک ملالیں، دانتوں کے لیے بہت بہتر منجن ہے۔ پائیوریا (جس میں مسوڑھے گل جاتے ہیں۔) میں بھی نہایت فائدہ بخش ہے۔ اس سے مسوڑھے سخت اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔

(۳) بواسیر اور خروج المقعد میں اس کی جڑ کا جوشاندہ بنا کر اس سے آبدست لینے کی ہدایت کریں۔ اور نیز اس کے جوشاندے میں آبزن بھی کرائیں۔ خروج المعقد میں اس کے پتوں کے عصارہ (اقاقیا) کو بطورِ ذرور بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(۴) (الف) سوزاک اور سیلان الرحم میں ببول کے چھال کے جوشاندے کی پچکاری کی جاتی ہے۔

(ب) جریان اور سیلان الرحم میں اس کے پتوں اور پھول کا سفوف بنا کر استعمال کرتے ہیں۔

رمد میں تازی جڑ کا رس، عورت کے دودھ میں ملا کر آنکھوں میں قطور کریں یا اس کے پتوں کا عصارہ (اقاقیا) کو بطورِ ضماد استعمال کریں بہت جلد آرام ہو جائے گا۔

(۵) زخموں میں ببول کے تازے پتوں کو پولٹس کے طور پر زخموں پر لگائیں۔

مضر و ملطف :۔ ہونے کی وجہ سے اس کا گوند خراش دار کھانسی، سوزش حلق اور معدہ، آنتوں اور ہوا کی نالیوں کی غشائے مخاطی کی سوزش میں دیتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ خراشدار کھانسی اور حلق کی خشونت کو گوند کو منہ میں رکھ کر اس کا لعاب چوستے رہنے سے ہی فائدہ ہوجاتا ہے۔ دیگر عوارضات میں اس کے دینے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک حصہ تو اس کا لعاب لیں اور ایک حصہ قند کا شربت اور ۲۰ حصہ صاف پانی ملالیں۔ یہ ایک اچھا آمیزہ بن جائے گا۔ دن میں تین چار مرتبہ پلاتے رہیں۔

مقوی باہ ہونے کی وجہ سے اس کے گوند کو مختلف معاجین اور سفوفات میں شامل کرکے استعمال کیا جاتا ہے۔

مزید تحقیقات :۔ اس کی چھال سے زیادہ مقدار میں "ٹے نین" حاصل ہوئی، اور ایک قابض جوہر بھی پایا گیا اور گوند میں عربین نامی ایک جوہر، کیلشیم، پٹاشیم اور میگنیشیم کے ہمراہ پایا جاتا ہے۔

مشہور مرکبات :۔

(۱) حبِ تپ بلغمی (حبِ مبارک) (۲) حبِ سل (۳) لعوق سپستاں وغیرہ۔

بتھوا (GOO'SFOOTPLANT)

نام نباتی / لاطینی (Chenapodeum album Linn)

ماہیت :۔ ایک چھوٹی سی بوٹی ہے جو خودرو بھی ہوتی ہے اور اس کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔ پتے لمبے ہنس کے پیر کی شکل کے اور پھول زرد۔ تخم چھوٹے اور گہرے بھورے رنگ کے ہوتے ہیں۔ شمالی ہند میں بتھوے کے پتے سبزی کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال :۔ ملین، قاتل کرم شکم، مدر بول۔

افعال مواقع استعمال :۔ ملین، قاتل کرم شکم ہونے کی بنا پر بتھوا کو قبض، کرم شکم، ورم جگر، استسقاء، یرقان عسر البول میں مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) پتوں کا جوشاندہ استعمال کریں۔

(۲) بچوں کا سفوف ۵۔ گرام کی مقدار میں تنہا یا دوسری مناسب ادویہ کے ہمراہ تخم کا شیرہ نکال کر پلائیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) تنہا یا دوسری مناسب ادویہ کے ہمراہ تخم کا شیرہ نکال کر پلائیں۔

مزید تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ اس میں ایک روغن فراری ہوتا ہے جو کہ کیروفین اور حیاتین ج پر مشتمل ہوتا ہے۔

مرکبات :۔ (۱) عرقِ احمر (۲) عرق یرقان۔

بچھ (وج : CALAMUS)

نام نباتی / لاطینی (Acorus calamus Linn)

ماہیت :۔ بچھ کا پودا نیم آبی پودا ہے۔ اس کی اصل جائے پیدائش یورپ اور شمالی امریکہ ہے۔ لیکن ہندوستان میں یہ تین ہزار سے چھ ہزار فٹ کی بلندی پر مرطوب مقامات پر پایا جاتا ہے۔ منی پور اور ناگا کے کوہستان میں یہ عمومی طور پر پایا جاتا ہے۔ یہ اکثر جھیل اور چشموں کے کنارے خودرو بھی ہوتا ہے۔ ترکی میں بچھ کے پودے بکثرت پائے جاتے ہیں اور ہر علاقہ میں دیکھے جاتے ہیں۔ اسی لیے اس کو عربی میں "وج ترکی" کہا جاتا ہے۔ اس کا لاطینی نام کیلامس اصل میں ترکی زبان ہی کا لفظ ہے ـــــ اس پودے کی جڑیں جو کچھ خوشبودار اور گرہدار سفیدی مائل اور ذائقہ میں تلخ ہوتی ہیں۔ بازار میں بچھ یا وج کے نام سے دستیاب ہوتی ہے۔ یہی جڑیں دواءً استعمال کی جاتی ہیں۔ نباتیاتی اعتبار سے یہ جڑ کی قسم میں شامل ہے نہ کہ صحیح معنوں میں جڑ ہے۔

وج کے نام سے یونانی اطباء ہزاروں سال سے یہ دواءً استعمال کرتے آرہے ہیں۔ یونانی طب کی قدیم کتابوں میں ایک عربی نام "قصب الزریرہ" ملتا ہے۔ بہت سارے مصنفوں نے اس کو وج کے مترادف نام کے طور پر پیش کیا ہے جو کہ صحیح بھی لگتا ہے لیکن بعد کے اطباء نے قصب الزریرہ کو چرائتہ کا عربی نام دے دیا۔ حالانکہ چرائتہ کی ماہیت اور قصب الزریرہ کے معنی میں کافی فرق ہے اور چرائتہ ایک ہندوستانی پودا ہے جس کو یونانی اطباء نے ہندوستان میں آکر اس سے واقفیت حاصل کی ورنہ اس سے قبل وہ چرائتہ سے واقف نہ تھے۔ "جوارش جالینوس" ایک مشہور یونانی مرکب ہے جس کی ترکیب میں قصب الزریرہ حلو شامل ہے جس کا ترجمہ "چرائتہ شیریں" سے کیا گیا اور اردو کتابوں میں جہاں جوارش جالینوس کا نسخہ لکھا ہے اس میں "چرائتہ شیریں" کا نام ہوتا ہے۔ بازار میں "چرائتہ شیریں" کے نام سے "چرائتہ" ہی دستیاب ہوتا ہے۔ اور جوارش جالینوس میں اب چرائتہ ہی شامل کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اگر اس میں "وج" کو شامل کیا جائے تو اس کے فوائد میں اور بھی اضافہ ہو جائے گا۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ مقوی اعصاب، منقی دماغ، ہاضم کاسر ریاح، مدر بول، قاتل کرم شکم ہونے کی وجہ سے بچھ کو دماغی وعصابی امراض مثلاً فالج، لقوہ، نسیان، خدر، تشنج، صرع، اختناق الرحم، سوء ہضم، قراقر شکم، احتباس بول اور ویدان امعاء میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) ۲ گرام بچھ کا سفوف تنہا پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔

(۲) بچھ کو نیم کوب کرکے اس کا جوشاندہ بنا کر استعمال کریں۔

(۳) رازی نے معجون طیبت میں جس کو وہ لقوہ اور فالج میں استعمال کیا کرتا تھا۔ بچھ کو ایک جزو کے طور پر شامل کیا ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ بچھ میں حسب ذیل اجزاء کا پتہ چلایا گیا۔

(۱) روغن فراری (۲) جوہر موثر کیلامین (۳) نشاستہ اور ایک گلوکوسائیڈ۔

مشہور مرکبات :۔ حب بچھ۔

بداری کند (INDIAN KUDZ)

نام نباتی / لاطینی (Pueraria Tuberosa)

ماہیت :۔ بداری کند کی بیل ہوتی ہے۔ اس کی جڑ زمین میں پھیلتی ہے اور جا بجا اطراف میں آلو کی طرح پیدا ہوجاتے ہیں جو حجم میں چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ ان ہی کو زمین سے نکال کر سکھاتے اور ٹکڑے کرکے بازار میں فروخت کردیتے ہیں۔ بداری کند کے نام سے یہی ٹکڑے دستیاب ہوتے ہیں۔ ان کا ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔ بداری کند کی بیل گجرات کے دیہاتوں میں بکثرت پائی جاتی ہے۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ بداری کند کو مولد شیر، معدل حیض وفربہی، مقوی باہ وبدن ہونے کی وجہ سے عورتوں میں دودھ کے افراز کو بڑھانے، حیض کے معتدل اجراء اور بڑھتی ہوئی فربہی کو اعتدال پر لانے، ضعف باہ، ضعف ہضم بچوں کی نقاہت اور کمزوری کو دور کرنے اور ان کی ہاضمہ کی تقویت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) ۱۰ گرام بداری کند کا سفوف دودھ یا انگور کے رس کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ افراز شیر

کے لیے مفید ہے۔

(۲) ہلدی کند کے سفوف کو شکر اور مکھن میں ملا کر گرم کریں۔ اور اچھی طرح ملا کر روزانہ استعمال کریں۔ اوار حیض اور سمن مفرط کے لیے مفید ہے۔

(۳)۔ ۱گرام ہلدی کند کا سفوف شہد میں ملا کر استعمال کریں۔

(۴)۔ ۱گرام سفوف روزانہ صبح نہار دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔

ان آخر الذکر دو ترکیب سے تقویت بدن اور تقویت باہ کے علاوہ بچوں کی عام کمزوری میں فائدہ مند ہیں۔

مزید تحقیقات :- ہلدی کند کے کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ اس میں رال شکر کے علاوہ کافی مقدار میں نشاستہ پایا جاتا ہے۔

برگد (بڑ : BANYANTREE)

نام نباتی / لاطینی (Ficus benga levsis)

ماہیت :- بڑ کا عظیم الشان درخت مشہور عام ہے۔ اس کی اصل جائے پیدائش بنگال ہے اسی لیے اس کے نباتی نام میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ اب ہندوستان کے ہر حصہ میں تقریباً ہر جگہ یہ پایا جاتا ہے۔ اس کی شاخوں سے باریک ریشے نکلتے ہیں جو بعد میں لٹکتے ہوئے زمین میں گڑ جاتے ہیں اور مستقل تنہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں ان کو ریش برگد (بڑ کی داڑھی) کہا جاتا ہے۔ ریشوں کو توڑنے پر ان سے دودھیہ رطوبت نکلتی ہے۔ اس کو "شیر برگد" کہتے ہیں۔ زیادہ تر اس کی نرم و نازک کونپلیں درخت کی چھال اور شیر برگد ہی دواء مستعمل ہیں۔

کلکتہ کے بوٹانیکل گارڈن میں ۲۰۰ سال پرانا بڑ کا درخت موجود ہے۔ اس کے اصل تنہ کا پتہ چلانا بہت مشکل ہے۔ اس لیے کہ اس کی ہوائی جڑیں اس قدر زیادہ تعداد میں ہیں۔ اور زمین میں گڑ کر خود ایک تنہ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اس درخت کا پھیلاؤ بھی بہت بڑے رقبہ میں ہے۔ یہ درخت دیکھنے کے قابل ہے۔

مزاج ـــــ سرد و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :- قابض اور مغلظ منی ہونے کی وجہ سے اسہال، پیچش، ضعف باہ اور جریان وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :- (۱) برگد کی نرم و نازک کونپلوں کا جوشاندہ پلائیں۔

(۲) ریشۂ برگد کو پانی میں پیس کر چھان لیں اور استعمال کریں۔

(۳) شیرِ برگد دو تین قطروں کی مقدار میں کیپسول میں ڈال کر دن میں دو مرتبہ دیں۔

یہ تینوں مذکورہ بالا ترکیب اسہال و پیچش میں مفید ہیں۔

(۴) ریشۂ برگد کو گھوٹ کر اس کا رس نکالیں پھر کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھیں اور اس کا کف اور جھاگ دُور کرلیں جب صاف ہوجائے تو چینی کے پیالہ میں رکھ کر پانی کے جوش کھانے والے دیگچہ کی حرارت پر غلیظ القوام بنالیں ـــــ یہ تیار شدہ دوا ۲۵۰ ملی گرام کی مقدار میں دودھ کے ہمراہ دینے سے ضعفِ باہ اور جریان میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ تقویتِ باہ کے لیے اعلیٰ درجہ کی چیز خیال کی جاتی ہے۔

برنجاسف (ARTEMISIA)

نام نباتی / لاطینی (Avtemisia vulgaris Linn)

ماہیت:۔ برنجاسف کے نام سے بازار میں خشک بوٹی جس میں پتے اور پھول ہوتے ہیں، دستیاب ہوتی ہے۔ اصل میں برنجاسف نام کی دوا کا ماخذ اوپر لکھے ہوئے پودے ہی ہیں لیکن آج کل بازار میں برنجاسف کے نام سے جو دوا ملتی ہے۔ اس کا ماخذ مذکورہ پودا نہیں ہے بلکہ *Achillea millefolium* ہے۔ اسی لیے برنجاسف کے بارے میں اطبا نے جو افعال و خواص لکھے ہیں۔ بازار میں دستیاب شدہ برنجاسف سے حاصل نہیں ہوتے اب یہ دواؤں کا معیار قائم کرنے والے اداروں کا فرض ہے کہ وہ اس پودے کے بارے میں تحقیقات کریں اور بازار میں اصل چیز کی دستیابی کے لیے سفارش کریں۔ یونانی کتابوں میں برنجاسف کی دو قسمیں لکھی گئی ہیں۔ ایک نر اور دوسری مادہ۔ اور مادہ برنجاسف کو قیصوم کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جہاں تک مصنف کی تحقیق ہے، وہ یہ ہے کہ برنجاسف کا یونانی نام جیسا کہ محیط اعظم میں "ارطاماسیا" لکھا ہے۔ وہ بالکل صحیح ہے اور دیگر دوسری طبی کتابوں میں برنجاسف کی ماہیت میں یہی لکھا ہوتا ہے کہ یہ افسنتین کے مانند ایک بوٹی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ *Artemesia* ہی ہے نہ کہ *Achillea* کی کوئی قسم۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے۔ قیصوم کے بارے میں *Achillea* صحیح ثابت ہو۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ معرق، محرک، محلل، مدر افعال کی وجہ سے برنجاسف کو مختلف بخاروں میں، اوام

احتباس بول، احتباس حیض، عسر ولادت وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔
ترکیب استعمال :۔ (۱) ۱ گرام برنجاسف کا جوشاندہ مذکورہ بالا تمام عوارض میں مفید ہے۔

برہم ڈنڈی (THISTLE)

نام نباتی/لاطینی (Echinop (spp))

ماہیت :۔ یہ بوٹی کم و بیش ہندوستان میں سب جگہ پائی جاتی ہے۔ اس کا پودا ۳۰ سنٹی میٹر سے ۹۰ سنٹی میٹر تک اونچا ہوتا ہے۔ پتے نہایت سبز، پھول آسمانی ہوتے ہیں۔ اس پودے کے ہر حصہ میں کانٹے لگے ہوتے ہیں۔ پتوں کا ذائقہ نہایت تلخ ہوتا ہے۔ یہی پتے دواءً استعمال کیے جاتے ہیں۔
مزاج ـــــ گرم و خشک
افعال و مواقع استعمال :۔ داغ بخار، محرک کبد، مدر صفرا، مدر حیض اور قاتل کرم شکم ہونے کی وجہ سے، برہم ڈنڈی کو ہر قسم کے بخار اور خصوصاً ملیریا بخار میں یرقان، ورم جگر، ضعف جگر، احتباس حیض اور دیدان شکم میں استعمال کرتے ہیں۔
ترکیب استعمال :۔ (۱) ایک گرام برہم ڈنڈی کے پتوں کا سفوف یا سالم پتے ایک آدھی پیالی کھولتے ہوئے پانی میں ڈال کر پندرہ منٹ تک ڈھانپ کر رکھ دیں۔ اس کے بعد چھان کر پلائیں ـــــ موسم سرما میں ہر قسم کے بخار کو دور کرنے کے لیے یہ جوشاندہ مفید ہے اور موسم گرما میں اس کو بطور خیساندہ سادے پانی میں ایک گھنٹہ تک بھگو کر چھان کر پلائیں ـــــ نیز دیگر تمام عوارضات میں اس کا جوشاندہ پلائیں یا اس کی تلخی سے بچنے کے لیے خشک پتوں کا سفوف ۵۰۰ ملی گرام کی مقدار میں کیپسول میں رکھ کر استعمال کریں۔

برہمی (PENYWO)

نام نباتی/لاطینی (Hydrocotyle Asiatica Linn)

ماہیت :۔ ہندوستان میں پیدا ہونے والی مشہور بوٹی ہے۔ یہ خصوصیت سے بنگال میں نمناک مقامات پر بکثرت پائی

جاتی ہے۔ یہ مفروش ہوتی ہے۔ جڑ ہی سے باریک باریک شاخیں نکلتی ہیں اور ان کے سر پر ایک ایک پتہ گول سا لگا ہوتا ہے جو گھوڑے کے سُم کے نشان کے مانند ہوتا ہے۔ جسم میں ۲ سنٹی میٹر کے برابر یا کسی قدر بڑا ہوتا ہے۔ اس سے خاص قسم کی بُو آتی ہے، ذائقہ تلخ اور کسیلا ہوتا ہے۔ یہ بوٹی ہزاروں سال سے وید استعمال کرتے رہے ہیں۔ یونانی طب میں اس کا ذکر ہندوستان میں آمد کے بعد ہی ملتا ہے۔

برہمی کے نام سے ایک اور پودا مشہور ہے جس کا نباتی نام اس سے علیحدہ ہے۔ اس کو (Lindernia pyxidaria) کہتے ہیں۔ یہ برہمی بعد کی دریافت ہے۔ جس برہمی کے بارے میں ذہن و حافظہ کو تیز کرنے کے اثرات مشہور ہیں وہ اوّل الذکر برہمی ہے۔ دوسری قسم کی برہمی میں بھی اسی کے مماثل افعال و خواص پائے جاتے ہیں اور یہ بھی ایک بوٹی ہی ہے اس لیے یہ بھی "برہمی" کے نام سے مشہور ہوگئی ہے۔ اب دونوں قسم میں سے جو بھی "برہمی" دستیاب ہو، استعمال کر سکتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ مقوی دماغ، مقوی اعصاب اور مسکّن ہونے کی وجہ سے برہمی کو ضعفِ دماغ، ضعفِ حافظہ، نسیان، صداع، ضعفِ بصر، جنون، اختناق الرحم، اور دوسرے دماغی و اعصابی عوارضات میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) ۵ گرام برہمی خشک کا سفوف روزانہ صبح نہار دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔

(۲) ۱۰ گرام برہمی کو ½ پیالی پانی میں جوش دیں جب آدھا رہ جائے تو چھان لیں اور یہ جوشاندہ پلائیں۔ دردِ سر، اختناق الرحم وغیرہ میں مفید ہے۔

(۳) روغن کنجد میں اس کا تیل تیار کر کے سر پر لگائیں، تقویتِ دماغ و حافظہ کے لیے مفید ہے۔

مزید تحقیقات:۔ اوّل الذکر برہمی میں کیمیاوی تجزیہ پر حسبِ ذیل اجزاء معلوم ہوئے:۔ ایک روغنی مادہ، رال، نامیاتی حامض، ٹے نین اور ایک جوہر موثر کے چند ذرات۔

دوسری قسم کی برہمی کے کیمیاوی تجزیہ سے حسبِ ذیل اجزاء حاصل ہوئے:۔

ایک جوہر موثر جس کا نام "برہمین" ہے۔ یہ جوہر براہِ راست محرک و مقوی قلب پایا گیا اس بارے میں اس کا اثر اژدراقی کے جوہر "اسٹرکنین" کے مماثل ثابت ہوا لیکن برہمین میں سمّی اثرات نہیں ہوتے اور اثر براہِ راست ہوتا ہے اور اسٹرکنین کا اثر بالواسطہ ہوتا ہے۔

بزرالبنج (اجوائن خراسانی) : (HENBANE)

ماہیت :- بنج نامی پودے کے بیج بزرالبنج کہلاتے ہیں۔ بنج کے پودے یورپ، سائبریا، مصر اور خراسان (ایران) میں پائے جاتے ہیں۔ اس کی کاشت اب ہندوستان میں بھی کی جانے لگی ہے۔ اس پودے کی حسب ذیل تین قسمیں ہوتی ہیں :-

(۱) بنج سفید (Hyoscyamas albus, Linn)

(۲) بنج سیاہ (Hyoscyamus niger, Linn)

(۳) بنج سُرخ (Hyoscyamus muticus, Linn)

قدیم اطبائے یونان نے تینوں قسم کی بنج کا ذکر کیا ہے لیکن وہ دواءً سفید قسم کی بنج کو استعمال کرتے تھے چنانچہ دیسقوریدوس نشوء نے بھی اس کی تعریف کی ہے۔ اس وقت بھی طب میں یہی سفید قسم "اجوائن خراسانی" کے نام سے استعمال کی جاتی ہے۔ چونکہ بزرالبنج سفید پہلے خراسان سے ہندوستان میں لائی جاتی تھی اس لیے ایورویدک ویدوں نے اجوائن کے مشابہہ خیال کرکے اس کا نام کھُر"سانی یوانی (اجوائن خراسانی) رکھ دیا۔ لیکن بزرالبنج اور اجوائن افعال وخواص اور پودوں کی جنس کے لحاظ سے بالکل دو مختلف دوائیں ہیں۔ اجوائن خراسانی (بزرالبنج) کو اجوائن کی قسم ہرگز نہیں سمجھنا چاہیے۔

مزاج ـــــ سرد وخشک بدرجہ سوم۔

افعال ومواقع استعمال :- بزرالبنج میں منشی، مخدر مسکّن اور نوم اثرات پائے جاتے ہیں اس لیے اس کو نزلہ، سعال، مالیخولیا، سہر، اوجاع ظاہرہ وباطنہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔

تراکیب استعمال :- ۲۵۰ ملی گرام سے ۵۰۰ ملی گرام کی مقدار میں اس کا سفوف شہد کے ہمراہ استعمال کیا جائے۔

مزید تحقیقات :- بنج کے پودے کے تمام حصّوں میں ایک جوہر فعال (Hoyoscyamin) پایا جاتا ہے۔

مشہور مرکبات :- برشٹلا۔

بسفائج (POLYPODY)

نام نباتی / لاطینی (Polypodium vulgare Linn)

ماہیت :- بسفائج کا پودا، امریکہ اور یورپ کی پیداوار ہے ہندوستان میں اس کی جڑ بسفائج کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتی ہے۔ یہ جڑ پتلی باریک ہوتی ہے۔ اس کے دونوں جانب زوائد نکلے ہوتے ہیں۔ مزہ تلخ ہوتا ہے رنگت باہر سے سُرخ سیاہی مائل اور توڑنے پر سبز پستی رنگ کی نکلتی ہے ـــــ بسفائج فستقی اسی کا نام ہے۔ پرانی پڑنے پر اندر سے بھی یہ سُرخ سیاہی مائل ہوجاتی ہے ـــــ تازی جڑ ہی مستعمل اور مفید مانی جاتی ہے۔

مزاج ـــــ بسفائج مسہل محلل اور مصفی خون ہے۔ اسی وجہ سے اس کو استسقاء، ورم مفاصل جرب وجذام میں استعمال کرتے ہیں۔ نیز بواسیر میں بھی اس کو خصوصیت سے مفید خیال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :- (۱) جڑ کا جوشاندہ استعمال کرایا جائے۔

(۲) جڑ کا سفوف ۵ گرام کی مقدار تک استعمال کرائیں۔

مشہور مرکبات :- (۱) معجون عشبہ (۲) معجون چوب چینی (۳) معجون نجاح۔

بسکھپرا (خندقوقی) : (HOGWEED)

نباتی نام (Trianthema portulacastrum Linn)

ماہیت :- بسکھپرا کی ایک بیل ہوتی جو زمین پر پھیلتی رہتی ہے جس کی لمبائی ۲ سے ۳ ملی میٹر ہوتی ہے۔ بارش میں یہ نئی پیدا ہوتی ہے۔ پتے ایک سے ۲ سنٹی میٹر لمبے اور گول یا بیضوی ہوتے ہیں۔ پھول سفید اور سرخ دو قسم کے لگتے ہیں۔ سفید قسم دواءً استعمال کی جاتی ہے۔

مزاج ـــ گرم وخشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ بکھیرا کا سب سے اہم فعل اور ارر بول ہے۔ اس وجہ سے احتباس بول، استسقار، زقی اور لحمی وادویا میں اس کی افادیت تجربے میں آئی ہے۔

ترکیب استعمال :۔ تازہ بکھیرے کا پانی نکال کر شیرہ گاؤ میں ملا کر دیں۔ احتباس بول کے لیے مفید ہے۔ استسقار میں بغیر دودھ کے استعمال کریں۔

مزید تحقیقات :۔ بکھیرہ کی پوری بوٹی کا کیمیادی تجزیہ کیا گیا جس سے "پٹاسیم نائٹریٹ" کی موجودگی کا پتہ چلا ہے۔ اسی وجہ سے اس میں ارر بول کی تاثیر ہے۔ اس کے علاوہ ایک جوہر موثر "پنر نوین" نام کا علیحدہ کیا گیا۔

مفرز :۔ معدہ کے لیے مفرز۔

مصلح :۔ کتیرا اور شہد۔

بکائن (حب البان : BEAD TREE)

نام نباتی / لاطینی (Meba azadarach Linn)

ماہیت :۔ بکائن کا درخت تقریباً ۱۲ میٹر تک اونچا، سیدھے تنہ والا ہوتا ہے اور سایہ دار ہوتا ہے۔ اور عام طور پر ہندوستان میں اس کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔ یہ دراصل ہندوستان کا درخت نہیں۔ جب اطبا ہندوستان آئے تو انہوں نے اس درخت کو یہاں متعارف کرایا اور اس سرزمین میں اس کی کاشت ہونے لگی۔ اسی لیے انگریزی میں اس کو Persian Lilac بھی کہتے ہیں۔ یہ درخت نیم کے درخت سے بہت زیادہ مشابہ ہوتا ہے اس لیے اس کو ولایتی نیم بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کہیں مہانیم اور گوڑ نیم سے بھی یہ جانا جاتا ہے۔

کتاب المختارات اور دیگر قدیم عربی کتابوں میں "بان" کے نام سے اس دوار کا ذکر ملتا ہے۔ اس کے پھل کو "حب البان" کہا جاتا ہے۔ اس درخت کے تمام اجزا نیم کے درخت کے مانند تلخ ہوتے ہیں اور سبھی اجزا دوار" استعمال کیے جاتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک

افعال و مواقع استعمال :۔ برگ بکائن :۔ محلل ادرام اور مصفی خون ہوتے ہیں اس لیے جذام، خنازیر، خارش اور دیگر جلدی امراض میں مستعمل ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) پتوں کا جوشاندہ پلایا جائے۔

(۲) ۸، ۱۰ تازہ پتوں کا رس نکال کر پلایا جائے۔

(۳) پتوں کا گرم ضماد غدد کو تحلیل کرتا ہے نیز خارش اور دیگر جلدی امراض میں مرہم بنا کر استعمال کریں۔

پوست بکائن:۔ قاتل کرم و شکم اور دافع تعفن ہونے کی وجہ سے حب القرع کے لیے بہت مفید ہے۔

ترکیب استعمال:۔ ایک حصہ پوست بکائن کو دس حصہ پانی میں جوش دیں۔ یہاں تک کہ پانی کی مقدار نصف رہ جائے۔ اگر ام کی مقدار میں تین تین گھنٹہ کے وقفہ سے پلایا جائے یا اسی مقدار میں کئی دن تک صبح و شام دے کر بالآخر ایک مسہل دے دیا جائے۔

پھل (حب البان): زیادہ تر اس کا مغز استعمال کیا جاتا ہے جو کہ مغز تخم بکائن یا مغز بکائن سے مشہور ہے۔ یہ مغز مسکن درد مقاعد اور مدر حیض و لبن ہے۔ اس لیے احتباس حیض، عسر حیض اور بواسیر قبض میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ مغز تخم بکائن ایک یا دو عدد پانی سے نگلوا دیا جائے یا اس کو پیس کر شہد میں ملا کر چٹایا جائے۔

مزید تحقیقات:۔ پوست بکائن (چھال) میں رال پائی جاتی ہے۔ تخم بکائن کے بیرونی پوست میں تلخ اجزا پائے جاتے ہیں لیکن اس کے مغز میں تلخ اجزا نہیں ہوتے جیسا کہ نیم کے پھل میں مغز بھی تلخ ہی ہوتا ہے۔ جڑ میں ایک جوہر فعال بکائینیں اور شکر کی کچھ مقدار اور ٹے نین پائے جاتے ہیں۔

مغز تخم بکائن کو قرحہ معدہ اور قرحہ اثنا عشری میں کافی مفید پایا گیا ہے۔

مشہور مرکبات:۔ (۱) حب بواسیر۔ (۲) معجون مسکن درد رحم۔

بلسان (BALSAM)

نام نباتی / لاطینی (Commiphora opoballamum (Linn))

ماہیت:۔ بلسان کا درخت مصر، شام اور دیگر عرب ممالک میں پایا جاتا ہے۔ اس کی لکڑی خوشبودار عنبری رنگ کی ہوتی ہے۔ درخت کے تنے میں شگاف دینے سے ایک قسم کا خوشبودار رالدار روغن نکلتا ہے۔ اس کے پھل چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں جو کسی قدر لبوترے، زرد، سیاہی مائل مغزدار ہوتے ہیں۔

بازار میں اس درخت کی لکڑی (چھوٹی چھوٹی شاخیں) "عُود بلسان" کے نام سے اور رالدار روغن، روغن

بلساں اور پھل حبِ بلساں کے نام سے دستیاب ہوتے ہیں۔ یہ تمام اجزاء عرب ممالک سے درآمد کئے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں یہ درخت اب تک کی تحقیقات سے کسی بھی علاقہ میں نہیں پائے گئے۔

بلساں کے نام سے قدیم یونانی کتابوں میں سے اس کا ذکر ملتا ہے۔ بعض تاریخ ادویہ کی کتابوں کے مطالعہ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بلساں کا ذکر ہزاروں سال قبل دیسقوریدوس سے پہلے، عبرانیوں کے دور کی طب میں آچکا ہے۔ اس طرح یہ ایسی قدیمی دوا ہے جو ڈھائی تین ہزار سال سے یونانی اطباء استعمال کرتے آرہے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم وخشک

افعال ومواقع استعمال :۔ عودِ بلساں اور حبِ بلساں دونوں مقوی ومحرک اعصاب ہیں۔ اس لیے ان کو ضعف اعصاب، فالج، لقوہ، صرع وغیرہ جیسے امراض میں استعمال کیا جاتا ہے۔

بلوط (سیتا سپاری : GREY OAK)

نام نباتی/لاطینی (Quercus incana Engl)

ماہیت :۔ بلوط کے عظیم الشان درخت ہوتے ہیں۔ سرد ممالک اور سرد مقامات پر زیادہ پائے جاتے ہیں ہندوستان میں دریائے سندھ کے کنارے سے لے کر نیپال تک یہ درخت دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے پھل چھوٹے چھوٹے (تقریباً ۳ سنٹی میٹر) مستدیر (گول) اور مستطیل (لمبوترے) دو قسم کے ہوتے ہیں۔ قسم مستدیر کو "شاہ بلوط" کہتے ہیں۔ بلوط کا بیرونی پوست سخت اور خاکستری رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کو توڑنے پر اندر سے مغز نکلتا ہے۔ مغز سے متصل ایک نازک پوست ہوتا ہے جیسے مونگ پھلی کے مغز پر پایا جاتا ہے اس پوست کو "جفت بلوط" کہا جاتا ہے۔

مزاج ـــــ سرد وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ قابض، حابس، مخفف افعال کی بنا پر بلوط، اسہال، جریانِ خون، نفث الدم، سحج، قروح امعاء جیسے عوارض میں مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال (۱) ۔ اگرام بلوط کو نیم کوب کرکے جوشاندہ بنا کر استعمال کریں۔

(۲) ۲ گرام کی مقدار میں اس کو سفوف کھلائیں۔ تمام عوارض میں مفید ہے۔

مُضر :۔ مولد سودا، اور حلق کے لیے مضر ہے۔

بنڈال (BRISTLY LUFFA)

نام نباتی / لاطینی (Luffaechinata Roxb)

ماہیت :۔ ایک قسم کی بیل ہوتی ہے جو تورائی کے بیل سے مشابہ ہوتی ہے۔ اس پر تقریباً ایک سنٹی میٹر لمبے بیضوی ہلکے متخلل پھل لگتے ہیں جن کے بیرونی حصہ پر باریک اور نازک کانٹے ہوتے ہیں۔ یہ پھل "بنڈال ڈوڈہ" کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتے ہیں۔ ان کا مزہ نہایت تلخ ہوتا ہے۔

بعض مصنفین نے اس کو "تلخ تورائی" یا "قشار الحمار" کا نام دیا ہے۔ لیکن یہ ان میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔ تلخ تورائی بالکل علیحدہ چیز ہے اور قشار الحمار جس کو ہم نے اندرائن کے بیان میں کیتری اندرائن کے نام سے ذکر کیا ہے۔ بنڈال سے بالکل جدا دوا ہے۔ لیکن افعال و خواص کے اعتبار سے یہ تینوں دوائیں ایک ہی جیسی ہیں۔ کیونکہ تینوں میں مسہل تاثیر ہوتی ہے۔ شاید اسی وجہ سے مصنفین کو تینوں میں تشابہ ہو گیا ہوگا۔

مزاج ـــــ گرم و خشک تیسرے درجہ میں۔

افعال و مواقع استعمال :۔ بنڈال نہایت قوی مسہل دوا ہے اس کو زیادہ تر برقان، استسقاء، وجع المفاصل، آتشک، جذام، کھانسی اور دمہ میں استعمال کرتے ہیں۔ یہ قوی مدر حیض بھی ہے اس لیے ادوار حیض کے لیے اور اسقاط حمل اور مردہ جنین کو خارج کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۵۰۰ ملی گرام بنڈال ڈوڈہ کا سفوف شہد میں ملا کر یا کیپسول میں ڈال کر استعمال کریں۔

بنفشہ (بنفسج : (VOILET HERB

نام نباتی / لاطینی (Viola odorata Linn)

ماہیت :۔ زمین پر پھیلنے والی ایک بوٹی ہے۔ شاخیں آسمانی رنگ کی اور پھول بنفشی رنگ کے خوشبودار ہوتے ہیں۔ پتے گول اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ کشمیر میں زیادہ تر پیدا ہوتی ہے۔

مزاج ـــــ گرم وتر۔

افعال و مواقع استعمال :۔ معدّل و ملطف و معرق ہونے کی وجہ سے بنفشہ بخاروں، سردی لگنے، نزلہ زکام، ذات الجنب، ذات الریہ، کھانسی، خراش حلق جیسے عوارض میں مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۲ گرام گل بنفشہ کو ۶۰ گرام پانی میں جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے تو چھان لیں اور شکر کا اضافہ کرلیں۔ اگر اس کے ساتھ ۱۱ عدد کالی مرچیں بھی شامل کردی جائیں تو بہتر ہے۔ ایسی حالت میں کالی مرچوں کو ابتداہی میں گل بنفشہ کے ساتھ جوش دے لیں۔ نیم گرم پلائیں۔ سردی لگنے، نزلہ زکام وغیرہ تمام عوارض مذکورہ میں فائدہ مند ہے۔

مرطب دماغ ہونے کی وجہ سے دماغی خشکی اور اس سے پیدا ہونے والے تمام عوارضات میں جیسے سہ (بے خوابی) میں فائدہ کرتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ اس بارے میں اس کا روغن مستعمل ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ بنفشہ کے پھولوں اور جڑ میں ایک جوہر فعال وائیولین (بنفشین) پایا جاتا ہے۔ یہ جوہر فعال ایمی ٹین (ایپی کاکوئنا کا جوہر) کے خصوصیات رکھتا ہے۔ اس لیے گل بنفشہ اور اس کی جڑ کو ذوسنطاریا، اور زحیر میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ہوسکتا ہے اس کے بہتر نتائج حاصل ہوں۔

اس کے علاوہ (۱) روغن فراری (۲) رنگین مادے (۳) شکر (۴) گلوکوسائڈز پائے جاتے ہیں۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) حب بنفشہ (۲) خمیرہ بنفشہ (۳) شربت بنفشہ۔

بوزیدان (SWEET PELITORY)

نام نباتی / لاطینی (Pyrethrum indicum Linn)

ماہیت:- عاقرقرحا کے قسم کے ایک پودے کی جڑ ہے۔ یہ پودے ایران میں پائے جاتے ہیں۔ یہ جڑ سخت اور ٹھوس زردی مائل ہوتی ہے۔ مزہ تقریباً چرپرا ہوتا ہے۔ اس کے بیرونی سطح پر لکیریں سی کھنچی ہوتی ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:- مقوی اعصاب، مقوی باہ و محلل اورام افعال کی بنا پر بوزیدان کو ضعف اعصاب، ضعف باہ، وجع مفاصل وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:- (۱) ۵ گرام بوزیدان کا سفوف ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ ضعیف اعصاب اور ضعف باہ کے لیے مفید ہے۔

(۲) بوزیدان نیم کوب کا جوشاندہ استعمال کریں۔ وجع مفاصل وغیرہ کے لیے مفید ہے۔

مشہور مرکبات:- لبوب کبیر۔

بہارنگی (INDIAN QUASSIA)

نام نباتی / لاطینی (Clerodendrum serratum Linn)

ماہیت:- بہارنگی کا درخت ۵ سے ۷ میٹر اونچا ہوتا ہے جس میں کئی شاخیں ہوتی ہیں۔ پتے ایک سے ۵ سنٹی میٹر لمبے اور ایک سے ۲ سنٹی میٹر چوڑے ہوتے ہیں۔ پھول سفید، گچھوں کی شکل میں لگتے ہیں جن میں خوشبو ہوتی ہے۔ اس کے پتے اور درخت کی جڑ۔ دواءً استعمال کی جاتی ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :- بہار نگی کی جڑ، محرک اور دافع تشنج اثرات رکھتی ہے۔ اس لیے اس کو ضعفِ اعصاب فالج، لقوہ، رعشہ اور ضیق النفس میں استعمال کرتے ہیں نیز یہ محلل بھی ہے اس لیے مختلف اورام اور خنازیر کی تحلیل کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :- (۱) ایک سے ۳ گرام کا سفوف استعمال کرائیں۔ ضعفِ اعصاب کے لیے مفید ہے۔

(۲) تازہ جڑ کا رس اور ادرک کا رس دونوں ملا کر دیں۔ دمہ کے دورہ میں افاقہ ہو جاتا ہے۔ اور مسلسل دینے سے آرام ہو جاتا ہے۔

(۳) اس کے پتوں کا ضماد اورام کی تحلیل کے لیے مفید ہے۔

مزید تحقیقات :- کیمیاوی تجزیہ سے جڑ سے نشاستہ، رال اور دیگر مواد حاصل کیے گئے۔

مشہور مرکبات :- معجون جوگراج گوگل۔

بہروزہ (قنہ، بارزد، OLEO RESIN OF PINE)

نام نباتی / لاطینی (Pinus iongi folia Roxb)

ماہیت :- بہروزہ ایک بلسدار روغن ہے ـــــ یہ ایک درخت سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اس درخت کو "درخت صنوبر طویل الاوراق" یا درخت چیر کہتے ہیں۔ یہ درخت بہت بڑا ۳۰ سے ۴۰ میٹر اونچا ہوتا ہے۔ جس کا تنہ تقریباً ۴ میٹر موٹا ہوتا ہے۔ پتے ۲۰ سنٹی میٹر تک لانبے ہوتے ہیں۔ اس درخت میں شگاف دینے سے ایک قسم کی دودھیہ رطوبت نکلتی ہے۔ جو منجمد ہو جاتی ہے ـــــ یہی بہروزہ ہے۔ بازار میں خشک اور تر دونوں طرح کا دستیاب ہوتا ہے۔ اس میں ایک خاص قسم کی بُو ہوتی ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :- بہروزہ کو دافع تعفن اور مجفف قروح تاثیرات کی بناء پر بیرونی طور پر زخموں کو خشک کرنے اور ان کے اندمال کے لیے استعمال کرتے ہیں اور اندرونی طور پر خصوصیت سے "سوزاک" میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :- (۱) روغن گل میں بہروزہ حل کر کے مثل مرہم بنا کر زخموں پر لگائیں۔

(۲) سوزاک کے لیے بہروزہ مصفی میں ہموزن تیزا اضافہ کر کے چنے برابر گولیاں بنائیں، ہر صبح ایک گولی

استعمال کریں یا

(۳) بہروزہ کے ہموزن نشاستہ اضافہ کرکے گولیاں بنائیں اور استعمال کرائیں۔

(۴) ایک خاص ترکیب سے اس کا روغن تیار کیا جاتا ہے۔ بقدر ایک گرام استعمال کرائیں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ بہروزہ کشید کرنے پر اس سے روغن تارپین حاصل ہوتا ہے جس میں ۷۰ فیصد پی نین نامی روغن فراری ہوتا ہے اور بہت ہی کم مقدار میں لیمونین پایا جاتا ہے۔ باقیماندہ ۸۰ فیصد حصہ رال ہوتی ہے۔ علیحدہ روغن تارپین "بہروزہ" کے مقابلہ میں زیادہ قوی ہوتا ہے۔ اس کو زیادہ تر ذات الجنب ذات الریہ، کھانسی، وجع مفاصل اور درد کمر میں تنہا یا اس میں کافور حل کرکے مالش کرتے ہیں۔ عمدہ دافع تعفن اثر رکھتا ہے۔ اس لیے داد، گنج، چنبل پر لگاتے ہیں۔ جن زخموں میں کیڑے پیدا ہو گئے ہوں، ان پر ٹپکانے سے ان کو ہلاک کر دیتا ہے اور ان زخموں کے تعفن کو دور کرکے جلد اچھا کر دیتا ہے ـــــ نفث الدم اور پرانی کھانسی میں اس کو کھولتے ہوئے پانی میں شامل کرکے اس کے بخارات سونگھاتے ہیں ـــــ ہندوستان میں روغن تارپین حاصل کرنے کا سب سے اہم ذریعہ یہی "درخت صنوبر طویل الاوراق" ہے۔ جو کشمیر، پنجاب، یوپی، آسام کے علاقوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ امریکہ اور فرانس سے بھی روغن درآمد کیا جاتا ہے۔ اس میں اور ہندوستان کے روغن تارپین میں صرف یہ فرق ہے کہ امریکہ یا فرانس کے روغن میں "ٹرپنیس" روغن فراری کا فیصد زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن ہندوستانی روغن تارپین میں دوسرے دو اور ہائیڈروکاربنس پائے جاتے ہیں۔ ایک کیرین اور دوسرے "لانگی فولین" ـــــ امریکہ اور فرانس کا روغن صرف خوشبو وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں اور نیز اس سے مصنوعی کافور بناتے ہیں ـــــ اور ہندوستانی روغن ٹرپنیس کی کمی کی وجہ سے کافور کی صنعت میں تو کام نہیں دیتا البتہ دوائی افادیت زیادہ رکھتا ہے۔ روغن تارپین کے علاوہ رال بھی علیحدہ مذکورہ عوارض میں استعمال کی جاتی ہے۔ چنانچہ قابض اور دافع تعفن و مجفف افعال کی وجہ سے اندرونی طور پر اسہال میں بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ نیز زخموں کو خشک کرنے کے لیے مرہم کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) ضماد جالینوس (۲) مرہم جدوار (۳) مرہم زنگار (۴) مرہم رال (۵) مرہم سفید۔

حب القلب، حب الفہم، بلاذر (MARKING NUT)

نام نباتی (Semicarpus anacordium Linn)

ماہیت:۔ بلاذر (بھلاواں) ایک درخت کا پھل ہے۔ یہ درخت ہمالیہ کے دامن اور جنوبی ہند کے جنگلات میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ بھلاواں دل کی شکل کا، گہرے بھورے سیاہی مائل رنگ کا ہوتا ہے۔ بھلاواں کو دبانے سے شہد کے مانند غلیظ سیاہ رنگ کی روغنی رطوبت نکلتی ہے جو کہ "عسل بلاذر" کہلاتی ہے۔ اس کا مغز سفید اور میٹھا ہوتا ہے۔ مغز میں سے بھی روغن کشید کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ روغن "عسل بلاذر" سے مختلف ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ عسل بلاذر بیرونی طور پر، مقرح و محرش اثر کرتا ہے۔ اسلئے اس کو مختلف جلدی امراض ثالیل، قوبا، برص، جذام میں نیز محرش ہونے کی وجہ سے چونکہ دوران خون کو تیز کرتا ہے۔ اسی لیے وجع المفاصل میں مقامی طور پر۔ طلاء" استعمال کیا جاتا ہے۔

مقوی دماغ و اعصاب ہونے کی وجہ سے بلاذر (عسل اور مغز) بالخصوص دماغ کو طاقت پہنچاتا ہے اور اس کے تمام نقائص کو جو بوجہ ضعف لاحق ہوں دور کرتا ہے۔ اسی لیے دماغی عوارضات و اعصابی امراض مثلاً فالج، لقوہ، صرع، جنون، نسیان، ضعف دماغ میں خصوص تاثیر کا حامل ہے۔

ترکیب استعمال:۔ اس کو مفرد طور پر استعمال نہیں کیا جاتا۔ اس لیے اس کا کوئی مرکب استعمال کریں جو عوارض متذکرہ کے لیے خصوصی طور پر مفید ہوگا۔

مزید تحقیقات:۔ بلاذر میں حسب ذیل اجزاء دریافت ہوئے:۔

(۱) اناکارڈیک ایسڈ (۲) کارڈول (۳) کاٹے جول (۴) اناکارڈول (۵) روغن (۶) سمی کارپول (۷) بھلانوانول۔

مشہور مرکبات:۔ (۱) انقرویا صغیر (۲) انقرویا کبیر۔

بہمن (BEHEN)

نام نباتی/لاطینی (Centaurea behen Linn)

ماہیت :۔ چھوٹی چھوٹی مخروطی شکل کی جڑیں بہمن کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتی ہیں جن کی بیرونی سطح ہموار ہوتی ہے۔ بہمن کی جڑ جس پودے سے حاصل کی جاتی ہیں وہ ہندوستان میں نہیں پایا جاتا بلکہ یہ ایران کا پودا ہے۔ یہیں سے یہ جڑ درآمد کی جاتی ہے۔

بہمن کے نام سے دو قسم کے رنگ کی جڑیں دستیاب ہوتی ہیں۔ ایک بہمن سفید اور دوسرے بہمن سُرخ۔ اس کا بیان نہایت قدیم عربی کتابوں میں بھی ملتا ہے۔ عرب اطباء نے بھی "بہمن" کے عنوان کے تحت ماہیت بیان کرتے ہوئے اس کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ اور ان میں سے سرخ کو زیادہ قوی مانا گیا ہے ـــــ بعد میں بہمن سرخ اس پودے کی جڑ کو کہا جانے لگا جسکا نباتی نام (Salvia haenatodes) ہے۔ یہ علیحدہ پودا ہے اور پنجاب کے علاقہ میں پایا جاتا ہے۔ اس کی جڑ بھی بہمن جیسی ہوتی ہے۔ اور رنگ سُرخ ہی ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے قدیم زمانہ میں یہ سمجھا جاتا رہا ہو کہ دونوں ایک ہی قسم کی جڑیں ہیں۔ اس لیے دونوں کو ایک ہی جگہ بیان کردیا گیا۔ دونوں بہمن ایک سا افعال وخواص رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے اطباء نے بہمن کو "اسگند ولایتی" کا نام بھی دیا ہے۔ یہ بھی محض اس کے افعال وخواص کی بنا پر دیا ہے کیونکہ بہمن بھی اسگند کے مانند مقوی طور پر استعمال کی جاتی ہے۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ مقوی قلب، مفرح، مغلظ منی ہونے کی وجہ سے بہمن کو نسفقان، ضعف قلب، کرب، بے چینی، وسواس، جریان، سرعت انزال، کثرت احتلام وغیرہ میں کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ قدیم اطباء نے بہمن کے بارے میں لکھا ہے کہ نباتی ادویہ میں، تقویت قلب کے لیے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے ـــــ شیخ الرئیس بوعلی سینا نے بھی ادویہ قلب کے کتابچہ میں اس دوا کو شامل فہرست کیا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ ۵ گرام بہمن کا سفوف تمام عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ بہمن میں شحمی مواد، ٹے نک ایسڈ اور ایک جوہر مؤثر "بہمنین" پایا جاتا ہے۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) حب جدوار (۲) معجون چوب چینی (۳) دواء المسک معتدل (۴) خمیرہ گاؤزبان (۵) بعبہ کبیر۔

بھنڈی (بامیہ : LADY'S FINGER)

نام نباتی : (Hibiscus esculentus)

ماہیت :۔ بھنڈی کا پودا ۳ سے ۷ ملی میٹر بلند سیدھا ہوتا ہے۔ جس کا تنہ روئیں دار ہوتا ہے پتے دندانے دار ہوتے ہیں۔ پھول بڑے اور نیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔ پھل (بھنڈی) ۵ سے ۲۰ سنٹی میٹر لمبے سبز رنگ کے مانند سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ جن کی بیرونی سطح پر لمبائی میں ابھری ہوئی لکیریں ہوتی ہیں اور روئیں دار ہوتی ہے۔ دواء کچی بھنڈی استعمال کی جاتی ہے۔

مزاج ـــــ گرم و تر۔

افعال و مواقع استعمال :۔ (۱) مغری و ملطف :۔ بھنڈی اپنی غرویت اور لطافت کی وجہ سے سوزاک اور سوزش مثانہ میں خاص طور پر مفید ہے۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۰۰ گرام بھنڈی کو ۵۰۰ ملی لیٹر پانی میں ۲۰ منٹ تک جوش دیں۔ غلیظ لعاب حاصل ہوگا۔ یہ جوشاندہ ۵۰ گرام کی مقدار میں بار بار دیں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلایا گیا ہے کہ بھنڈی میں مواد لحمیہ، شحم، معدنی مواد، مواد نشاستہ کیلشیم، فاسفورس، فولاد، میگنیشیم، پوٹاسیم، سوڈیم، گندھک، جست، میگنیز، آیوڈین جیسے قیمتی اجزا پائے جاتے ہیں ـــــ بھنڈی فولاد اور کیلشیم کا ایک اچھا ذریعہ ہے ـــــ اس لیے بھنڈی کو "مقوی عام" کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جس سے خون کی تولید اور انسجہ کی تعمیر میں کافی مدد ملتی ہے۔

بھنگ (قنّب : HEMP PLAINT)

نام نباتی : (Cannabis satina Linn)

ماہیت :۔ بھنگ کا پودا عموماً ایک سے ۴ میٹر تک بلند ہوتا ہے اس کی باریک باریک شاخیں ہوتی ہیں۔ جن پر چار پانچ پتے لمبے نوکدار لگے ہوتے ہیں جو گہرے سبز اور کھردرے ہوتے ہیں۔ پھول بڑی مائل ہوتے

ہیں۔ بھنگ کے پودے کے تمام حصّوں سے ایک خاص قسم کی بُو آتی ہے۔ اور تمام اجزا لیسدار رطوبت سے پوشیدہ رہتے ہیں۔ تخم چھوٹے اور گول ہوتے ہیں۔ جن کو "شہدانہ" کہا جاتا ہے۔ نسخہ جات میں بھنگ سے مراد برگ بھنگ سے لی جاتی ہے۔ زیادہ تر پتے ہی دواءً استعمال کئے جاتے ہیں۔

بھنگ کے پودے کی اصل جائے پیدائش وسطی اور مغربی ایشیا کے ممالک ہیں اب یہ ہندوستان میں ہمالیہ کے دامن میں بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ پنجاب اور بنگال کے مشرقی جانب، بہار سے لے کر جنوب میں دکن تک کے میدانوں میں پایا جاتا ہے۔

بھنگ کے پتوں پر سے ایک قسم کی رال دار رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔ اس رالدار رطوبت کو "چرس" کہتے ہیں۔ ہندوستان میں پائے جانے والے بھنگ کے پودوں پر یہ رالدار رطوبت بہت کم خارج ہوتی ہے۔ اس لیے چرس کو یارکنڈ سے جو کہ وسط ایشیا میں واقع ہے۔ براہِ تبت ہندوستان میں درآمد کیا جاتا رہا ہے جہاں بڑی مقدار میں بھنگ کے پودوں پر چرس جمع ہو جاتی ہے۔ جب بھنگ کے پودوں میں پھول لگنے شروع ہوتے ہیں۔ اس کے بعد ہی چرس کا رسنا شروع ہو جاتا ہے۔ تازہ حالت میں "چرس" گہرے سبز رنگ کی ہوتی ہے لیکن کھی رہنے پر بھورے رنگ کی ہو جاتی ہے۔ بھنگ کے پودوں میں مونث قسم کے پھولدار شاخوں کے سروں پر یا پھلوں پر بھی ایک رالدار مادہ لگا رہتا ہے جو کہ "گانجہ" کہلاتا ہے۔ یہ منجمد اور چپٹے ٹکڑوں کی شکل میں ہلکے سبز یا سبزی مائل بھورے رنگ کی شکل میں ہوتا ہے۔

چرس اور گانجہ کا استعمال صرف حُقّہ اور سگریٹ کے طور پر کیا جاتا ہے چونکہ ان میں نشہ بھی ہوتا ہے۔ اس لیے حکومت کی جانب سے اس پر پابندی لگائی جاتی ہے۔

بھنگ کے پودے کے بارے میں یونانی اطباء ہزاروں سال سے واقف ہیں چنانچہ حکیم دیسقوریدوس نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ اس کا لاطینی نام کینابس اس کے عربی نام قنّب ہی کی بدلی ہوئی شکل ہے۔

مزاج ـــــ سرد و خشک بدرجہ چہارم۔

افعال و مواقع استعمال :۔ بھنگ کو تسکین درد، تنویم اور بے چینی کو رفع کرنے کے لیے، نیز دفعیہ بخار کی غرض سے، شقیقہ دائمی درد سر، سہر جیسے امراض نیز بخاروں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ بھنگ کو استعمال کرنے کے بارے میں خصوصاً اس کی مقدار خوراک کے تعین میں بہت کم معلومات ہیں چونکہ اس کے زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے ناخوشگوار علامات ظاہر ہوتی ہیں اس لیے معالجین پوری احتیاط برتتے ہیں۔ سب سے محفوظ طریقہ استعمال یہ ہے کہ انفرادی طور پر اس کو قلیل مقدار میں دینی چاہیئے۔ اس کے بعد اگر اثر ظاہر نہ ہو تو پھر مقدار میں اضافہ کرنا چاہیئے یہاں تک کہ کچھ اثر ظاہر

ہو جائے تاہم ۱۲۵ ملی گرام اس کی مقدارِ خوراک متعین کی جاسکتی ہے۔ اس سے زیادہ کا استعمال خطرہ سے خالی نہیں۔ اطبار اپنے تجربات کی بنار پر اس کو "مسک" بھی قرار دیتے ہیں۔ اور ایسے مرکبات میں اس کو شامل کرتے ہیں جو امساک کے پیشِ نظر تیار کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس کی ایک معجون تیار کی جاتی ہے جو کہ "معجونِ فلک سیر" کے نام سے مشہور ہے۔ فلک سیر (آسمان کی سیر) بھنگ ہی کا ایک دیگر مجوزہ نام ہے جو اس کے منوم ونشہ آور اثرات کی بنا پر مشہور ہو گیا۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے بھنگ میں حسبِ ذیل اجزا کا پتہ چلایا گیا۔

کینا بینول، کینا بیڈیول، کینین اور کنیابول جیسے قلعاوی مرکبات کے علاوہ کچھ روغنِ فراری، کینابیسم کارنوبیٹ وغیرہ اجزا۔

بھنگرہ (ECLIPTA)

نام نباتی / لاطینی (Ealipta alba Hassk)

ماہیت :۔ مرطوب مقامات پر پیدا ہونے والا ایک چھوٹا سا پودا ہے۔ پتے ایک دوسرے کے مقابل اسے ۴ سنٹی میٹر لانبے، پھول کا سرا سفید ہوتا ہے۔ اس پودے کی دو قسمیں ہیں (۱) سفید (۲) سیاہ، بیج چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ یہ پودا بطورِ مقوی استعمال کیا جاتا ہے۔ عظم کبد، عظم طحال اور جلدی امراض میں محلل کے طور پر کام کرتا ہے۔ چنانچہ پودے کا رس بخور کریرقان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تازہ پودا مسکن اور مجذب ہے اس کو اگر دانت پر رگڑنے اور قدرے تیل کے ساتھ دردِ سر کی حالت پر لگانے سے دانت کا درد اور دردِ سر کم ہو جاتا ہے۔ پتوں کے رس کو تل کے تیل یا ناریل کے تیل میں جوش دے کر، یہ تیل بالوں میں لگانے سے بال سیاہ اور چمکدار ہو جاتے ہیں ـــــ اس کے بیج مقوی باہ ہوتے ہیں۔ اس لیے ضعف باہ کے مریضوں کو کھلائے جاتے ہیں۔

بہی (سفرجل : QUINCE FRUIT)

نام نباتی/لاطینی : (Cydonia oblonga mill)

ماہیت :۔ بہی ایک لذیذ پھل ہے اس کا متوسط درخت ہوتا ہے۔ افغانستان، ایران، پاکستان میں شمالی مغربی صوبہ سرحد اور ہندوستان میں پنجاب، کشمیر اور نیلگری پہاڑیوں پر پایا جاتا ہے۔ یہ پھل سیب کی شکل کا پیلا، سنہری رنگ کا اور رس دار اور خوشبودار ہوتا ہے۔ اس میں بے شمار سیاہ و سرخی مائل تکونے بیج پائے جاتے ہیں جو کہ ایک لعابی مادے سے ڈھکے رہتے ہیں ـــــ دواؤں میں آب بہی کے نام سے بہی کا رس اور "بہدانہ" کے نام سے اس کے بیج استعمال کرتے ہیں۔

سفرجل کے نام سے یونانی طب کی قدیم عربی کتابوں میں بہی کا ذکر ملتا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عرب اطباء اس کو استعمال کیا کرتے تھے۔ برٹش فارماکوپیا میں بیسویں صدی کے اوائل تک بہدانہ شامل تھا۔ کہتے ہیں کہ جہانگیر کو بہی بہت پسند تھا۔

مزاج ـــــ سرد و تر۔

افعال و مواقع استعمال :۔ بہی، مفرح اور مقوی قلب ہے۔ اس لیے اس کو توحش، کرب، بے چینی، ضعف قلب خفقان وغیرہ میں کھلانے یا اس کا رس یا اس کا شربت استعمال کرنے سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

بہدانہ :۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مزلق، مغری و مسکن ہونے کی وجہ سے بہدانہ کو نزلہ زکام حار، خشونت حلق، کھانسی قلاع دہن سل ودق، اسہال، زحیر، سوزاک، حمیات میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۱گرام بہدانہ کو گرم پانی میں بھگو کر اس کا لعاب حاصل کر کے مصری کے اضافہ کے ساتھ استعمال کریں۔ تمام عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ بہی کے کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ اس میں معدنی مواد، نشاستہ و شکر، وٹامن سی ۔ یلک ایسڈ کے علاوہ اور کچھ ٹارٹارک ایسڈ کی مقدار پائی جاتی ہے اور بہدانہ میں ایگڈالین نام کا ایک گلوکو سائڈ ٹے نین اور لعابی مادہ پایا جاتا ہے۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) دواتے بیج (۲) شربت اجاز (۳) حب مسرفہ (۴) خمیرہ ابریشم ارشد والا (۵) جوارش سفرجل۔

بہیڑہ (بلیلہ : BELERIC MYROBALAN)

نام نباتی / لاطینی (Terminalia belerica Roxb)

ماہیت :۔ بہیڑہ ایک بڑے درخت کا پھل ہوتا ہے۔ جس کی رنگت بھوری زرد ہوتی ہے اور مزہ تلخ۔

مزاج ـــــ سرد و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ قابض اعضاء ہونے کی وجہ سے اسہال معدی و معوی میں مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال :۔ بہیڑہ کو نیم بریاں کرلیں۔ پھر اس کا سفوف بنالیں۔ صبح و شام یہ سفوف ۳ گرام کی مقدار میں دینے سے معدہ و امعاء کی کمزوری سے آنے والے پتلے اسہال رک جاتے ہیں۔

مخرج بلغم :۔ ہونے کی وجہ سے کھانسی اور دمہ میں بکثرت مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) بہیڑہ کو صاف دھوکر منہ میں رکھ کر چوسیں۔ اس کا رس جیسے جیسے نکلتا رہے۔ نگلتے جائیں۔ کھانسی اور دمہ کے لیے ایک مفید طریقہ ہے۔

مقوی دماغ بصر :۔ بہیڑہ کو بینائی کے تیز کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز دمہ کے عارضہ میں اس کا فائدہ مسلم ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) اس کا سفوف تنہا یا آملہ اور بلیلہ کے ہمراہ روزانہ ۹ گرام کی مقدار صبح و شام کھلائیں۔ تقویتِ بصر کے لیے مجرب ہے۔

(۲) اس کو سرمہ کے مانند پیس کر آنکھ میں لگانے سے بینائی بھی تیز ہوتی ہے اور دمہ کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔

(۳) اس کو رات میں پانی میں بھگودیں۔ صبح اس پانی سے آنکھوں کو دھوئیں، یہی فوائد رکھتا ہے۔

(۴) تقویتِ دماغ کے لیے اس کا کوئی مرکب استعمال کریں۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) اطریفل اسطوخودوس (۲) جوگراج گوگل (۳) جوارش خمنوش۔

بیجبند (AVORICIOVS SEEDS)

نام نباتی / لاطینی (Sida cardifolia Linn)

ماہیت :۔ چھوٹے چمکدار بیج ہیں۔ جن کا رنگ بھورا یا سیاہ ہوتا ہے۔ اس کا پودا ایک میٹر اونچا ہوتا ہے۔ پتے چھوٹے روئیں والے دندانے دار ہوتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ بیجبند کو "تخم امساک" کہا جاتا ہے۔ تغلیظ منی اور افراز منی کے لیے استعمال کرتے ہیں ان ہی افعال کی بناً پر سرعت انزال، جریان، احتلام اور سیلان الرحم میں خصوصیت سے مفید ہیں۔ اس غرض کے لیے تنہا اس کا سفوف (۶ گرام) کی مقدار میں دودھ کے ساتھ روزانہ استعمال کیا جائے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیائی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ سارے پودے میں ایک جوہر موثر ہوتا ہے جو ایفیڈرین کے مشابہ ہوتا ہے۔

مشہور مرکبات :۔ سفوف سیلان الرحم۔

بید مشک (خلاف بلخی : MUSK WILLOW)

نام نباتی / لاطینی (SALIX capres)

ماہیت :۔ بید مشک کا درخت ۵ سے ۱۰ میٹر اونچا ہوتا ہے۔ پتے لمبے لمبے نوکدار ہوتے ہیں۔ پھول خوشبودار مخملی اور زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ دواً پھول اور پتے استعمال ہوتے ہیں۔ اس کی ایک قسم بید سادہ ہوتی ہے جو اپنے افعال میں بید مشک سے کم تر ہے۔

مزاج ـــــ ردتر۔

افعال ومواقع استعمال :۔ بید مشک مفرح ومقوی قلب ہے۔ اسی وجہ سے اس کو خفقان، ضعف قلب، وجع القلب میں اس کے تازہ پتوں کا رس یا اس کے پھولوں سے کشید کیا ہوا عرق دیا جاتا ہے۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) عرق بید مشک (۲) دواء المسک معتدل جواہر والی (۳) خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا۔

مزید تحقیقات :۔ بید مشک کی چھال سے کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ ٹے نک ایسڈ، موم، چربی، گوند اور سیلی سین نام کا ایک گلوکو سائڈ حاصل کیا گیا۔ اسی لیے اس کو اب درج المفاصل اور انظوٹینزہ میں استعمال کیا جارہا ہے بجائے سیلی سیلک ایسڈ کے قدرتی طور پر اس کی چھال کے جوشاندہ کو ترجیح دی جارہی ہے۔ اس لیے کہ چھال میں ٹے نک ایسڈ بھی پایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے غشاء مخاطی پر خراش اثرات نہیں ہوپاتے۔
مشہور مرکبات :۔ خمیرہ ابریشم ارشد والا۔

بیش (بچھناک، میٹھا تیلیا : ACONITE)

نام نباتی (Aconitum napellus Linn)

ماہیت :۔ ایک زہریلی نبات کی خودرو شکل کی جڑ ہے عموماً سیاہ ہوتی ہے۔ یہ اپنی زہریلی کیفیت میں جملہ سمی نباتات سے فوقیت رکھتی ہے۔ سب سے پہلے اطبائے یونان نے ہی اس دواء کا ذکر اور استعمال کیا ہے۔
مزاج ـــــ گرم وخشک بدرجہ
افعال ومواقع استعمال :۔ چونکہ یہ سخت زہریلی نباتات سے ہے اس لیے اس کو جزوی طور پر شامل نسخہ کیا جاتا ہے۔ اس کی زہریلی کیفیت کی اصلاح کرنا ایک ماہر طبیب کا کام ہے۔ اس کو دواء استعمال کرانے کے لیے بھی خصوصی قابلیت کی ضرورت ہے۔ بیش کو زلہ، زکام، کھانسی، استسقاء، فالج ولقوہ، رعشہ، بعض امراض نسواں میں نہایت موثر پایا گیا ہے۔ چنانچہ اس کا کوئی مرکب اس غرض کے لیے استعمال کیا جائے۔
مقدار خوراک :۔
مزید تحقیقات :۔ بیش کی جڑ سے ایک نہایت زہریلا جوہر موثر (ایکائنڈ) بنام ایکونی ٹین حاصل کیا گیا۔ اس کے علاوہ "ایکونین" اور "بنزایکونین" دو اور جوہر حاصل کیے گئے جو اول الذکر کی بہ نسبت بہت کمزور ہوتے ہیں۔
نتائج سمیہ (Toxicology)
بیش بجائے جنگلی مولی یا بجائے جدوار کے غلطی سے استعمال کی جائے یا اس کو یا اس کے جوہر کو بطور

دوا بڑی خوراک میں کھا لیا جائے یا خودکشی کے لیے کھایا جائے اور یا اس کے مرہم کو زیادہ استعمال کیا جائے یا اسے چھلی ہوئی جلد یا زخم پر لگا دیا جائے تو اس سے زہریلی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔

علاماتِ زہر:- چند منٹ بعد ہی عموماً تین چار منٹ بعد منہ اور مری (حلق سے نیچے نالی) میں سخت جھنجناہٹ اور سوزش معلوم ہوتی ہے اور بعد کو منہ سُن ہو جاتا ہے۔ پیٹ میں بھی سخت جلن محسوس ہوتی ہے اور قئیں آتی ہیں جلد سرد اور چپچپی ہو جاتی ہے یا کثرت سے پسینہ آتا ہے۔ سارے جسم پر چیونٹیاں سی رینگتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ نبض قصیر، بطی اور غیر منتظم ہوتی ہے۔ آنکھیں پھرا جاتی ہیں یعنی ٹکٹکی بندھ جاتی ہے۔ پُتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ سانس دقت سے آتا ہے۔ عضلات کمزور ہو جاتے ہیں۔ تب ٹانگیں لڑکھڑاتی ہیں اور اعضاء بوجھل معلوم ہوتے ہیں۔ قویٰ ضعیف ہو جاتے ہیں۔ کبھی اس ضعف کی بنا پر مریض کو غش پڑ جاتا ہے اور بعض اوقات تشنج ہوتا ہے۔ اور آخر کار عموماً قلب بند ہو کر لیکن کبھی غش کے سبب سے موت واقع ہو جاتی ہے۔

اکثر اطباء نے پوست بیخ کبر کو نیز جدوار کو اس کے زہر کا تریاق بتایا ہے۔ حالیہ تحقیقات سے جوہر کچلہ اور جوہر برروج بھی اس زہر کے تریاق ثابت ہوئے ہیں۔

مشہور مرکبات:- حب نقرہ۔

بیل پھل (RAEL FRUIT)

نام نباتی / لاطینی : (Aegle marmalos corr)

ماہیت:- بیل پھل کے درخت سارے ہندوستان میں پائے جاتے ہیں۔ یہ ہندوستان کی پیداوار ہے۔ ہندو اس درخت کی نہایت عزت و احترام کرتے ہیں۔ بھگوان شیو کی پوجا اس کے بغیر نہیں کی جاتی۔ اس درخت کے پھل کا طبی استعمال کا علم بھی سینکڑوں سال سے حاصل ہے۔ بیل پھل انار کے برابر ہوتا ہے۔ خام پھل یا نیم پختہ پھل کسیلا ہوتا ہے اور اچھا پختہ پھل میٹھا اور خوشبودار ہوتا ہے۔ اس پھل کا گودا "بیلگری" کے نام سے عطاروں کے ہاں دستیاب ہوتا ہے۔ پھل کے خشک ہونے کے بعد بھی اس کے افعال و خواص ضائع نہیں ہوتے۔ اس کے گودے کو خشک کر کے محفوظ کر لیا جاتا ہے اور دوا استعمال کیا جاتا ہے۔

مزاج ـــــ سرد وتر۔

افعال ومواقع استعمال :۔ قابض ومقوی ہونے کی وجہ سے بیل پھل زحیر اور اسہال میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ مزمن زحیر اور مزمن اسہال میں یہ نہایت مفید ہے۔ بچوں کے اسہال اور زحیر میں بھی اس کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) مغز بیل (بیلگری) تازہ کو پانی میں اچھی طرح حل کرلیں۔ چاہیں تو شکر ملالیں۔ اسہال و پیچش میں ایک اچھا مشربت تیار ہوجائے گا۔

(۲) نیم پختہ بیل پھل لے کر اس کو بھوبھل میں رکھیں سُرخ ہونے پر نکال لیں اس کا گودا صبح نہار ۲۴ سے ۶۴ گرام تک کھلائیں۔ چند دن کے استعمال سے مزمن اسہال کم ہوجاتے ہیں۔ کچے پھل کا گودا اس بارے میں زیادہ موثر ہوتا ہے۔

(۳) خشک بیلگری کو جوش دے کر یہ پانی پلائیں اسہال میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ بیل پھل کی یہ دوائی تاثیر اس وجہ سے نہیں ہے کہ اس میں ٹے نین پایا جاتا ہے جیسا کہ اور دواؤں میں ہوتا ہے بلکہ یہ اثر اس کی لعابیت اور پاکٹن کی موجودگی کی وجہ سے ہے۔ خام پھل میں قابض خصوصیات بھی موجود ہوتے ہیں۔

پالک (اسفاناخ : SPINACH)

نام نباتی / لاطینی (Spinacia oleracea Linn.)

ماہیت :۔ پالک مشہور سبزی ہے۔ اس کے پتوں کا ساگ بناکر کھایا جاتا ہے۔ یہ ہندوستان کے ہر حصہ میں کاشت کی جاتی ہے۔ پالک کے تخم مکونے زردی مائل سبز ہوتے ہیں ان کا مزہ پھیکا ہوتا ہے۔ پالک اور اس کے تخم دونوں دوائی افعال رکھتے ہیں اس لیے دونوں دوائیہ استعمال کئے جاتے ہیں۔

'اسفاناخ' پالک کا عربی نام ہے۔ اس نام سے پالک کا ذکر قدیم عربی کتابوں مثلاً قانون شیخ، کتاب المنتابات، اختیارات بدیعی میں موجود ہے۔ اس میں اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ پالک ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس کا انگریزی نام دراصل عربی نام اسفاناخ کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔

مزاج ـــــ سرد و تر۔

افعال و مواقع استعمال :۔ پالک اور اس کے تخم مسکّن حرارت اور مدرّ بول اور دافع صفراء ہیں۔ اس لیے ان کو صفراوی بخاروں، تپ دق، سوزش بول، قبض یرقان وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) پالک کا ساگ ان عوارض میں مفید ہے۔

(۲) تخم پالک ۵ گرام کا شیرہ بنا کر استعمال کریں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ پالک میں فولاد اور کیلشیم کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔ فولاد خون بڑھاتا ہے اور جگر کو تقویت دیتا ہے۔ کیلشیم ہڈیوں کی ساخت کو مضبوط، سخت اور پائیدار بناتا ہے اس لیے خون کی کمی میں پالک کی سبزی بہتر غذا اور دوا ہے ـــــ یہ ذود ہضم بھی ہوتی ہے۔ اس لیے مریضوں کو اس کے کھانے میں فائدہ ہی ہوتا ہے۔

پالک جوہی (گل بگلہ ANTIRINGWORM PLANT)

نام نباتی / لاطینی (Rhinacanthus nasatus Kurz)

ماہیت :۔ پالک جوہی کا جھاڑی دار درخت ہوتا ہے۔ جو تقریباً ڈیڑھ سے ۲ میٹر تک اونچا ہوتا ہے۔ پتے باریک اور نرم ۲ سے ۴ سنٹی میٹر لمبے اور ایک سے ۲ سنٹی میٹر چوڑے ہوتے ہیں۔ ان کو مسلنے سے بدبو سی آتی ہے۔ بازار میں اس کی جڑ اور پتے دستیاب ہوتے ہیں۔ یہی اجزاء دواءً استعمال کئے جاتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ جالی اور مقرح ہونے کی وجہ سے اس کو صرف بیرونی طور پر ہی داد، جھائیں، اور کلف کو دُور کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) پانی، لیموں کے رس یا چونے کے پانی میں پیس پالک جوہی کو پیس کر داد کی جگہ طلاء کریں۔

(۲) تازہ پتے کے رس کو سیاہ داغ اور چہرے کے جھائیوں پر لگانے سے یہ جاتے رہتے ہیں۔

(۳) جڑ کی چھال، صندل سفید، پتھری بریاں، فلفل سیاہ، کتھا ان سب کو لیموں کے رس، عرق گلاب میں پیس کر داد کی جگہ پہلے اچھی طرح رگڑ کر چند بار لگانے سے داد صاف ہو جاتا ہے۔

(۴) جڑ کو سایہ میں خشک کر کے پیس لیں اور الائچی سالم پیس کر دونوں کے سفوف سے پانی میں قرص بنا لیں اور سایہ میں خشک کر لیں۔ مزدوست کے وقت پانی میں پیس کر داد پر لگایا کریں۔ چند مرتبہ استعمال کرنے سے داد جاتا رہے گا۔

مزید تحقیقات :- کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ پالک جو ہی کی جڑ اور چھال میں ایک رالدار جوہر مؤثر ہوتا ہے جس کو برینا کھنین کہتے ہیں اس کا اثر کرائیو فانک ایسڈ جیسا ہوتا ہے جو کہ تخم پنواڑ اور دیگر پودوں میں پایا جاتا ہے جو کہ انہی اغراض سے استعمال جاتے ہیں۔

پپیتہ (ارنڈ خربوزہ : PAPAYA)

نام نباتی/لاطینی (Carica papaya Linn)

ماہیت :- پپیتہ کا درخت بہت اونچا ۱۵ سے ۲۵ میٹر تک ہوتا ہے۔ پتے تقریباً ایک میٹر لمبے ہوتے ہیں۔ گھروں میں عام طور پر اس کے درخت پائے جاتے ہیں۔ پھل بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ خام حالت میں ان میں سے دودھ جیسی رطوبت نکلتی ہے۔ درخت کے کسی حصہ سے بھی کھرچنے پر دودھ جیسی گاڑھی رطوبت نکل آتی ہے دواءً خام پھل اور دودھ مستعمل ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و تر۔

افعال و مواقع استعمال :- پپیتہ کے دودھ کو داد کی جگہ لگانے سے داد اچھا ہو جاتا ہے۔ داد کی جگہ کرید کر اس کو لگانا چاہیئے۔ اس سے جلن کافی ہوتی ہے۔ پپیتہ کا دودھ کرم شکم کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔ کچے پپیتہ کا دودھ چھ گرام، شہد ۱۲ گرام گرم پانی ساڑھے ملی لیٹر تینوں کو باہم ملا کر پلائیں، دو گھنٹہ بعد روغن بید بخیز گرم دودھ میں ملا کر پلائیں۔ اس سے ایک دو دست آ کر کیچوے اور کدو دانے خارج ہو جاتے ہیں۔ پکے ہوئے پپیتہ سے بدن کو غذائیت ملتی ہے۔ سبوک صاف رہتی ہے۔ ہاضمہ تیز ہو جاتا ہے اور قبض دور ہو جاتا ہے۔

مزید تحقیقات :- کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ کچے پپیتہ کے دودھ میں پے پن (Papain) نام کا ایک ہاضم جوہر پایا جاتا ہے۔ جو ہاضمہ کے لیے نہایت مؤثر ہے۔ اس کو سادہ طور پر حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی صاف کپڑے پر اس کا دودھ لگا کر خشک کر لیں۔ کپڑا جلانے سے جو سفوف حاصل ہو اُسے کھانا کھانے

کے بعد ایک رتی یا اس سے بھی کم لے کر شکر اضافہ کر کے استعمال کریں۔ اس سے کھانا خوب ہضم ہوتا ہے۔ اور عمدہ بھوک لگتی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ پپیتہ خواہ کچا ہو یا پکا پکٹین (Pectin) کا خاص ذخیرہ ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ سو گرام پپیتہ میں ۲۰ یونٹ وٹامن اے ۴۶ یونٹ وٹامن سی اور ۴۵ یونٹ وٹامن بی ٹو ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ۷۰ گرام پروٹین اور ۴۰ حرارے (کلوریز) بھی ہوتے ہیں۔

پرسیاؤشان (ہنسراج، شعرالجن: MAIDEN-HAIR FERN)

نام نباتی/لاطینی : (Adiantum capillus-vereris Linn)

ماہیت: یہ ایک بوٹی ہے جس کے پتے خوبصورت اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ شاخیں باریک باریک آسمانی سُرخ، سیاہ اور بنفشی رنگ کی ہوتی ہیں۔ یہ زیادہ تر تالاب، کنوؤں کے کنارے اور نمناک زمین میں پیدا ہوتی ہے۔ پہلگام (کشمیر) میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ یہ بوٹی مع شاخ اور پتوں کے دواءً مستعمل ہے۔

پرسیاؤشان کا ذکر شعرالجن اور دیگر ناموں سے قدیم عربی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ کتاب المختار فی الادویہ، شیخ، غنی منی میں اس دوا کی ماہیت اور افعال و خواص تفصیل کے ساتھ درج ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یونانی طب میں یہ دوا سینکڑوں سال سے مستعمل ہے اور آج کل بھی اطبا کا معمول ہے۔

مزاج ـــــ معتدل۔

افعال و مواقع استعمال:۔ دافع بخار، ملطف و حسف، مدر بول و حیض، مجفف جالی ہونے کی وجہ سے ہر قسم کے بخار، نزلہ زکام، سعال، ضیق النفس، احتباس بول، عسر البول، احتباس حیض اور عسر حیض میں استعمال کرتے ہیں اور نیز سوسہ سر (بالوں کی بھوسی) کو دور کرنے کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) ۱۰ گرام پرسیاؤشان کا جوشاندہ تمام عوارض میں مفید ہے۔

(۲) پرسیاؤشان کے جوشاندہ سے سر کو دھوئیں۔ سر کی بھوسی زائل ہو جائے گی۔ اسی وجہ سے سر کے بال

گرنے میں پرسیاؤشان نواستعمال کیا جاتا ہے۔
مشہور مرکبات :۔ مطبوخ بخار (۲) معوق پستان (۲) شربت مدرطمث۔

پستہ (فستق: PISTACHIO NUT)

نام نباتی/لاطینی (Pistachiavera Linn)

ماہیت :۔ پستہ مشہور خشک میوہ ہے۔ یہ جس درخت سے حاصل ہوتا ہے وہ ہندوستان میں نہیں پائے جاتے شام، ایران اور افغانستان میں یہ درخت ہوتے ہیں۔ یہ دراصل اس درخت کا پھل ہے۔ چنانچہ زیادہ تر ایران اور افغانستان سے پستہ ہندوستان میں درآمد کیا جاتا ہے۔ بازار میں پستہ جس شکل میں ملتا ہے وہ دراصل پھل کا مغز ہے۔ اسی لیے اس کو مغز پستہ بھی کہتے ہیں۔ مغز پستہ پر ایک پوست پایا جاتا ہے جو کہ دواؤں میں پوستِ بیرونِ پستہ کے نام سے استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز اس درخت کے خشک شدہ پھول بھی گل پستہ کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتے ہیں۔ چنانچہ دواءً یہ تینوں اجزاً استعمال کیے جاتے ہیں "علک الانباط" اس درخت کا رال دار گوند ہے۔

مزاج ـــــ گرم وتر۔

افعال ومواقع استعمال۔ مغز پستہ :۔

قلب، دماغ، معدہ کو تقویت دیتا ہے۔ بدن کو فربہ کرتا ہے۔ منی کی تولید زیادہ کرتا ہے۔ اس لیے ضعفِ قلب، ضعفِ دماغ، ضعفِ حافظہ، نسیان، لاغری بدن، عام جسمانی کمزوری، ہزالِ کلیہ اور ضعفِ باہ، رقتِ منی، سرعتِ انزال میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ روزانہ ۔اگرام مغز پستہ تنہا استعمال کریں۔

پوست بیرونِ پستہ :۔

قابض الیاف اعضاء مسکن قے و غثیان ہونے کی وجہ سے پوستِ بیرونِ پستہ کو کثرتِ اسہال، زیرِ اور قے و متلی کو دفع کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) ۵ گرام پوست بیرونِ پستہ کا سفوف کھلائیں، کثرتِ اسہال میں مفید ہے۔

(۲) پوست بیرونِ پستہ کو کسی شربت میں ملا کر چٹانے سے قے و غثیان کے لیے فائدہ ہوتا ہے۔

گل پستہ :۔ متنفخ بلغم ہونے کی وجہ سے اکثر خشک کھانسی میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ ایک گرام خشک گل پستہ کو پیس کر شہد میں ملا کر چاٹیں۔

مزید تحقیقات:۔ مغز پستہ میں اجزاء لحمیہ، معدنی مواد و دھنی اجزا کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں

مشہور مرکبات۔ مغز پستہ:۔

بعب کبیر، معجون سیاری ماک۔

پوست بیرونی پستہ:۔

(۱) جوارش آملہ (۲) جوارش انارین۔

گل پستہ:۔

حب گل پستہ۔

پکھان بید (SAXIFRAGE PLANT)

نام نباتی/لاطینی (Saxifraga lingulata wall)

ماہیت:۔ اس کا فصلی پودا ہوتا ہے جو پہاڑی چٹانوں پر پایا جاتا ہے۔ چٹانوں کے درمیان جو دڑاریں ہوتی ہیں ان میں سے اس کا تنہ نکلتا ہے۔ اس کی جڑ سُرخی مائل تقریباً ایک سنٹی میٹر لمبی ہوتی ہے۔ اس سے اور جڑیں نکل کر چاروں طرف پھیل جاتی ہیں۔ پتے گول ۲ سے ۵ سنٹی میٹر چوڑے دندانے دار۔ اوپر سے سبز اور نیچے حصے میں سرخی مائل ہوتے ہیں ـــــ پھول سفید، سُرخی مائل یا نیلے بھی ہوتے ہیں۔ دواءً اس کی جڑ مستعمل ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ یہ جزء مدر بول ہے۔ اس لیے اس کو عسر بول، احتباس بول اور حصات کلیہ و مثانہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) اس جڑ کا سفوف ایک سے ۳ گرام کی مقدار میں تنہا یا مناسب بدرجہ کے ساتھ استعمال کریں۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ جڑ میں ٹے نک ایسڈ، گیلک ایسڈ، نشاستہ، رطوبت، ہینیہ گلوکوز، موم وغیرہ پائے جاتے ہیں۔

پنبہ دانہ (بنولہ، حب القطن : COTTON SEED)

نام نباتی / لاطینی : (Gossypium (spp))

ماہیت :۔ پنبہ دانہ کپاس کے پودے کے بیج ہیں۔ روئی صاف کر لینے کے بعد جب یہ بازار میں آتے ہیں تو ان پر روئیں کی موجودگی سے یہ سفید دکھائی دیتے ہیں۔ جب انہیں روؤں سے بھی صاف کر دیا جاتا ہے تو گہرے بھورے رنگ یا قریب قریب کالے رنگ کے نظر آتے ہیں۔ ٹوکدار بیضوی شکل کے ہوتے ہیں۔ ان کا طول تقریباً ۵ سے ۲ ملی میٹر تک ہوتا ہے۔ ان کے اندر مغز پایا جاتا ہے۔ مغز اور چھلکے کے درمیان کوئی اتصال نہیں ہوتا مغز سے تیل بھی کشید کیا جاتا ہے۔ دواءً مغز ہی زیادہ تر مستعمل ہے۔

مزاج ـــــ گرم و تر۔

افعال و مواقع استعمال :۔ غلل، مقوی دماغ بول ہونے کی وجہ سے اگر کورم کلیہ حادو تحت الحاد میں خاص طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس عارضہ میں یہ دیگر ادویہ کی بہ نسبت نہایت مفید اثرات کا حامل ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) مغز پنبہ دانہ کا شیرہ پانی میں پیسنے سے حاصل ہو جاتا ہے ـــــــــ یہ شیرہ چار چار گھنٹہ کے وقفہ سے مریض کو دیں۔

(۲) مغز پنبہ دانہ کا شیرہ (دس حصہ) ریوند چینی (دو حصہ) کے تناسب سے چنے کے برابر گولیاں تیار کریں۔ ہر چار گھنٹہ سے ایک گولی، آب موقین کے ہمراہ دیں۔ اکثر حالت میں یہی تدبیر کافی ہو جاتی ہے اور مریض کو آرام ہو جاتا ہے۔

مسہل بدن و مدر شیر ہونے کی وجہ سے بدن کو فربہ کرنے کے لیے نہایت اچھی دوا ہے۔ اور اس سے جسمانی کمزوری زائل ہو جاتی ہے۔ نیز عورتوں کو افراز شیر کے لیے دیتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) ۲۵ گرام مغز پنبہ دانہ کو پانی میں یا بہتر یہ ہے کہ پکے ہوئے دودھ میں پیس لیں اس کو شکر سے میٹھا کر کے استعمال کریں۔ ہر دفعہ تازہ تیار کریں۔

(۲) مغز پنبہ دانہ، دھنیاء تخم خشخاش سفید ہموزن پیس لیں۔ ان تینوں کے وزن کے برابر اس میں شکر کا اضافہ کریں۔ روزانہ صبح دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔ کمزوری کو فائدہ کرتا ہے

مزید تحقیقات سے مغز پنبہ دانہ میں حسب ذیل اہم اجزاء پائے گئے۔

(۱) مواد نشاستہ (کاربوہائیڈریٹس)

(۲) مواد لحمیہ (پروٹین)

(۳) معدنیات (منرلس)

(۴) روغن

مواد نشاستہ (کاربوہائیڈریٹس) میں شکر اور اس کی کئی قسمیں خصوصاً (Rhinose) پنبہ دانہ کی ایک اہم شکر ہے۔ مواد لحمیہ میں گلوبیولنس، گلوٹینس ایک پنٹوز پروٹین کے علاوہ پیٹومنس (ہاضمین) پروٹیوسیس موجود ہوتے ہیں۔ امینو ایسڈ کی بھی کافی مقدار پائی جاتی ہے جو کہ استعمال میں ایک اہم کارکن کی حیثیت رکھتا ہے۔ معدنیات میں فاسفورس، کیلشیم، فولاد، پٹاشیم، سوڈیم، میگنیشیم، مینگنیز، ایونیم، جست، گندھک کلورین اور تانبہ کے اجزاء پائے جاتے ہیں۔ دیگر روغنی تخم اور مغز کے مقابلہ میں مغز پنبہ دانہ میں فاسفورس کی مقدار سب سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ اس لیے ہڈیوں کے لیے بھی قوت بخش ہے۔ مغز پنبہ دانہ وٹامن بی مرکب کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اس کے تمام انواع اس میں پائے جاتے ہیں۔ وٹامن اے، وٹامن ڈی اور وٹامن ای بھی موجود ہیں۔ اس لحاظ سے جسمانی ساخت واعضاء کی تقویت کے لیے مغز پنبہ دانہ ایک سستی اور بہترین دوا ہے۔

مشہور مرکبات:۔ (۱) معجون آرد خرما۔

پنواڑ (سنکسبویہ قلبؔ: RINGWORM PLANT،

نام نباتی/لاطینی (Cassiafora Linn)

ماہیت:۔ پنواڑ کا پودا ۳ میٹر اونچا ہوتا ہے۔ جس کے پتے تکونے اور چوڑے چوڑے مینقی کے مانند ہوتے ہیں۔ رات میں پتے آپس میں لپٹ کر جڑ جاتے ہیں۔ اور صبح کھل جاتے ہیں۔ پھول زرد ہوتے ہیں۔ بیج سیاہ چمکدار، لوکدار اور بہت سخت ہوتے ہیں۔ یہی دواءً مستعمل ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ تخم پنواڑ مصفیٔ خون اور جالی ہوتے ہیں۔ اور اس غرض سے اکثر امراض جلدیہ اور فساد خون مثلاً جذام، خارش، قوباء، بہق، برص اور کلف کے لیے مشرباً و دھناً استعمال کرتے ہیں۔ قوباً

(داد) کے لیے اس کی افادیت زیادہ ہے۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) ۵ گرام تخم پنواڑ کا باریک سفوف صبح روزانہ پانی کے ہمراہ کھلائیں۔

(۲) تخم پنواڑ کو باریک پیس کر دہی میں ملا کر داد کی جگہ خراش کر کے لگا دیں۔

(۳) تخم پنواڑ کو رات بھر پانی میں بھگو دیں۔ سفوف عرق لیمو میں پیس کر مقام ماؤف پر طلا کریں۔

مزید تحقیقات:۔ تخم پنواڑ کی کیساوی تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ اس میں ایک گلوکو سائیڈ (کرایسو فانک ایسڈ (Chrysophanic Acid) نام کا پایا جاتا ہے۔

مشہور مرکبات:۔ نرد قوبار۔

پودینہ (فودنج : MINT)

ماہیت:۔ پودینہ ایک خوشبودار پودا ہے۔ عام طور پر گھریلو استعمال میں آنے کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس پودینہ کے علاوہ جو روزمرہ استعمال ہوتا ہے اس کی اور بھی کئی قسمیں ہیں جن میں سے اہم اور آسانی سے دستیاب ہونے والے اقسام کا بیان درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(۱) پودینہ کوہی، فلفون (Japanese Mint) اس کا نباتی، اصطلاحی نام Mentha arvensis Linn var Piperascens ہے۔

یہ پودینہ چین اور جاپان میں پیدا ہوتا ہے۔ اب ہندوستان میں جموں کے علاقہ میں بڑے پیمانہ پر اس پودینہ کی کاشت کی جانے لگی ہے۔ اس پودینہ کی اہمیت اس وجہ سے ہے کہ اسی سے ایک جوہر نکالا جاتا ہے۔ جو ست پودینہ یا (Menthol) کے نام سے مشہور ہے۔ جاپان میں اس پودینہ کی کاشت بہت کثرت سے کی جاتی ہے اور دنیا بھر میں ست پودینہ (Menthol) کی مانگ کو جاپان ہی پوری کرتا ہے۔

یہ پودا تقریباً ۶۰ سے ۹۰ سنٹی میٹر بلند ہوتا ہے۔ شاخیں سخت ہوتی ہیں۔ پتے بیضوی، تیز دندانے دار کنارے والے تقریباً ۱۰ سنٹی میٹر لمبے، پھول ارغوانی کے ہوتے ہیں۔ جب ان پودوں کے پھول آجاتے ہیں تو پھر ان کی فصل کاٹی جاتی ہے۔ آب و ہوا کے لحاظ سے دو فصل کاٹی جا سکتی ہیں۔ جب رات میں شبنم گرتی ہے تو دن نکلنے کے بعد جب تک سورج کی شعاعوں سے یہ شبنم صاف نہ ہو جائے، فصل نہیں کاٹی جاتی اس

کے لیے خوب دھوپ والا دن منتخب کیا جاتا ہے۔ کٹے ہوئے پودوں کو چھوٹی چھوٹی گڈیوں میں باندھا جاتا ہے اور کھلی ہوا میں زیر سایہ خشک کیا جاتا ہے دھوپ میں خشک کرنے کو ٹھیک نہیں سمجھا جاتا۔ پھر اس سے ایک روغن کشید کیا جاتا ہے۔ جس کو روغن پودینہ جاپانی (Japanese Mint oil) کہتے ہیں۔ اسی روغن کو سردی پہنچانے سے ست پودینہ یا جوہر پودینہ (Menthol) اس میں منجمد ہو کر تہ نشین ہو جاتا ہے۔

شیخ الرئیس ابن سینا نے فودنج القیس اور حاجی زین العطار (۱۳۶۵ء) نے اختیارات بدیعی میں فلفون کے نام سے اس قسم کے پودینہ کا ذکر کیا ہے۔

(۲) پودینہ فلفلی (Peppermint) اس پودینہ کا نباتی اصطلاحی نام Mentha piperita Linn ہے۔ یہ نہایت تیز خوشبو والا پودینہ ہے۔ جو یورپ، ایشیا، شمالی امریکہ اور آسٹریلیا میں خودرو بھی پایا جاتا ہے۔ اور اس کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔ یہ ہندوستان کے باغات میں اُگایا جاتا ہے اور کشمیر، نیلگری، میسور، دہلی اور دہرہ دون میں اس کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔ پودینہ فلفلی کا پودا تقریباً ۲۰ سے ۹۰ سنٹی میٹر اونچا ہوتا ہے۔ پودا سبز یا ارغوانی، پتے قدرے بیضوی ۲½ سے ۱۰ سنٹی میٹر لمبے دندانے کچھ کھردرے سے بالائی سطح قدرے گہری سبز اور نچلی سطح ہلکی زرد اور روئیں دار ہوتی ہے۔ پھول ارغوانی جن کے آخری سروں پر دبیز خوشے لگتے ہیں۔ اس پودینہ کی اہمیت اس سے حاصل ہونے والے تیل کی وجہ سے ہے جو کہ روغن پودینہ فلفلی (Peppermint oil) کہلاتا ہے۔ اس تیل سے بھی ست پودینہ یا جوہر پودینہ (Menthol) نکالا جاتا ہے۔ کشمیر میں پیدا ہونے والے پودینہ فلفلی کے پودوں سے بھی ست پودینہ حاصل کیا جاتا ہے اور معیاری ہوتا ہے۔ لیکن بڑے پیمانہ پر نہیں ہو سکتا اس لیے بازار میں اس سے مانگ پوری نہیں ہو سکتی۔ اس لیے یہ روغن درآمد کیا جاتا ہے۔ بازار میں تین قسم کا روغن پودینہ فلفلی ملتا ہے۔ (۱) جاپانی (۲) امریکی (۳) انگریزی۔ جاپانی تو Mentha (Mentha arvensis Linn) سے حاصل ہوتا ہے اور امریکی و انگریزی روغن پودینہ فلفلی (piperita Linn) سے حاصل ہوتا ہے۔ ہندوستان میں امریکی، انگریزی تیل فرانس، نادرلینڈ، لندن اور امریکہ سے درآمد کیا جاتا ہے۔ جاپانی روغن پودینہ جس پودے سے حاصل ہوتا ہے وہ سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ کسی اور پودے سے اتنا حاصل نہیں ہوتا۔

(۳) پودینہ بری (قودالنعناع البری: Horse Mint) اس پودینہ کا نباتی اصطلاحی نام Mentha longifolia (Linn) ہے۔ پودینہ بری ۲۰ سے ۱۰۰ سنٹی میٹر اونچا پودا ہوتا ہے۔ جس سے تیز خوشبو آتی ہے یہ ہمالیہ، مغربی تبت، کشمیر، گڑھوال، کوماؤں اور پنجاب وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ پتے ۳ سے ۸ سنٹی میٹر لمبے ایک سے ۲ سنٹی میٹر چوڑے کنارے تیز دندانے دار ہوتے ہیں اور پھول بنفشی ہوتے ہیں۔

(۴) پودینہ نہری (النعناع المائی: Marsh Mint) اس پودینہ کا نباتی نام Mentha aquatica Linn ہے۔ اس قسم کا پودینہ پانی کے کناروں خصوصاً نہروں کے کناروں پر پیدا ہوتا ہے اس میں ایک خاص قسم کی بُو ہوتی ہے اور ذائقہ خوشبودار ہوتا ہے۔ اس پودینہ کی اصل جائے پیدائش یورپ ہے۔ لیکن اب دوسرے کئی ممالک میں یہ پیدا ہونے لگا ہے۔

(۵) پودینہ بستانی (النعناع البستانی: Garden Mint) اس پودینہ کا نباتی نام Mentha spicata Linn ہے۔ اس قسم کے پودینہ کی کاشت سارے ہندوستان میں وسیع پیمانہ پر کی جاتی ہے سبزی کی دکانوں پر جو پودینہ دستیاب ہوتا ہے وہ یہی ہے۔

(۶) مشکطرا مشیع بھی پودینہ کی ایک قسم ہے اس کا بیان ہم نے علیحدہ تحریر کیا ہے۔

اس جگہ ہم عام طور پر دستیاب ہونے والے پودینہ جو کہ پودینہ بستانی کہلاتا ہے کے بارے میں اور ست پودینہ کے افعال و خواص لکھیں گے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال: ۔ پودینہ ہاضم، کاسر ریاح، دافع تعفن، مدر اور مسکن ہوتا ہے اس لیے ضعف ہضم ضعف اشتہا، نفخ شکم، قے، متلی، ہیضہ، اسہال میں استعمال کرتے ہیں۔ نیز چہرے کی جھائیوں کو دور کرنے، بلی، بچھو، نیولے وغیرہ کے کاٹے ہوئے مقام پر سکون پہنچانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ مثریٰ میں عام طور پر اس کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ناک، کان اور دوسرے اعضاء میں کیڑے پڑ گئے ہوں تو اس کے استعمال سے کیڑے مرجاتے ہیں۔

ترکیب استعمال: ۔ (۱) پودینہ کی چٹنی، نظام ہضم کو درست کرتی ہے اور ہیضہ کی وبا میں بطور حفظ ماتقدم اس کا استعمال بہت مفید ہوتا ہے۔

(۲) چہرے کے داغ دھبوں کو دور کرنے کے لیے سرکہ میں پیس کر بطور لیپ استعمال کریں۔

(۳) بلی، چوہے وغیرہ کے کاٹنے کی صورت میں پودینہ کو پیس کر لگانے سے آرام ہوجاتا ہے۔

(۴) ناک، کان اور دوسرے اعضاء میں کیڑے پڑنے کی صورت میں پودینہ کے پتوں کا رس ٹپکائیں۔

(۵) مثریٰ کی حالت میں پودینہ کے پتوں کے رس ۱۰ گرام اور عرق گلاب ۵۰ ملی لیٹر ملا کر پینے سے مثریٰ (پیچش) ٹھیک ہوجاتی ہے۔

ست پودینہ (جوہر پودینہ MENTHOL)

اس کی ماہیت مذکورہ بالا پودینہ کی قسموں کے بارے میں لکھے ہوئے بیان میں آچکی ہے۔ اس کو دافع

تو فن، فرنک اور کاسر ریات کے نواس کی بنا۔ پر بھی استعمال کیا جاتا ہے لیکن اس کا اثر نہایت سریع اور تیز ہوتا ہے بازار میں ست پودینہ کے نام سے قلمدار ڈبیاں ملتی ہیں۔ اسے زبان پر رکھنے سے پہلے تو گرمی کا احساس ہوتا ہے۔ لیکن بعد کو سانس لینے سے ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ اس کو دو چاول کی مقدار میں استعمال کرنا چاہیئے۔ پانی یا کسی عرق میں حل کر کے استعمال کریں۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) جوارش پودینہ (۲) جوارش انارین (۳) عرق عجیب (۴) عرق پودینہ۔

پیارانگا (PEARANG)

نام نباتی (Thalictrum foliolosum)

ماہیت :۔ ہندوستان میں پیدا ہونے والے ایک پودے کی جڑ ہے جس کے ۲½ سنٹی میٹر موٹے اور ۶ سے ۸ سنٹی میٹر لمبے ٹکڑے بازار میں دستیاب ہوتے ہیں۔ بازار میں کنکی، پیارانگا کی جڑوں کو مامیراں کے بدلے میں فروخت کرتے ہیں۔ ان کو شناخت کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ اس لیے کہ سبھی ایک ہی شکل وصفات کے ہوتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ پیارانگا، تریاق سموم ہونے کی وجہ سے خصوصیت سے ہیضہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) جڑ کو عرق گلاب میں گھس کر بار بار پلاتے جائیں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجربہ سے پتہ چلا ہے کہ اس میں (Berberenine) نام کا ایک جوہر مؤثر پایا جاتا ہے جو کہ دارہلد (زرشک) میں ہوتا ہے۔

پیاز (بصل : ONION)

نام نباتی / لاطینی (Allium cepa Linn)

ماہیت :۔ مشہور گول جڑوالی سبزی ہے۔ روزمرہ استعمال میں آنے کی وجہ سے ہر کوئی اس سے واقف ہے۔ ہندوستان میں تقریباً ہر ریاست میں پیاز کی کاشت کی جاتی ہے۔ سب سے زیادہ پیاز پیدا کرنے والی ریاست آندھرا پردیش ہے۔ اس کے بعد بہار کا نمبر ہے۔ پیاز بھی کئی قسم کی ہوتی ہے۔ سُرخ، سفید، سنہری رنگ کی وغیرہ۔ بہار کی پیاز اعلیٰ درجہ کی خیال کی جاتی ہے۔ پیاز کے تخم سیاہ رنگ کے اور نہایت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ دواءً پیاز اور تخم پیاز مستعمل ہے۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ محلل، محرک، مدر منفث اور دافع تعفن ہونے کی وجہ سے پیاز کو مختلف اورام میں بیرونی طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بے ہوشی کی حالت میں، امراض قلب، احتباس بول، احتباس حیض، سعال شبی، ہیضہ اور ضعف باہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) تحلیل اورام کے لیے پیاز کو بھوبھل میں رکھنے کے بعد نیم گرم مقام ماؤف پر باندھ دیں۔

(۲) بے ہوشی کی حالت میں پیاز کاٹ کر اس کی تیز بُو مریض کو سنگھائیں۔ ہوش میں آجائے گا خصوصاً اختناق الرحم کے مریضوں کے لیے مفید ہے۔

(۳) احتباس بول وحیض میں پیاز کو پانی میں جوش دے کر پانی استعمال کرائیں۔

(۴) پیاز کا رس اور شہد کے چٹانے سے سعال شبی میں آرام ہوجاتا ہے۔

(۵) ہیضہ میں آب پیاز (۲۵ ملی لیٹر) کو چونے کے پانی کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

(۶) ضعف باہ میں پیاز کے رس کا شربت بنا کر استعمال کریں یا آب پیاز، شہد اور گھی تینوں کو ہموزن ملا کر پکائیں اور استعمال کریں۔

(۷) امراض قلب میں روزانہ ۲ چمچے (۱۰ ملی لیٹر) پیاز کا رس پینا بے حد مفید ہے۔ خصوصاً ذبحہ صدریہ کے مریضوں کو اس کا استعمال کرنا ضروری ہے۔

تخم پیاز

افعال و مواقع استعمال :۔ جالی، مخرش، اور محرک ہونے کی وجہ سے تخم پیاز کو بیرونی طور پر داء الثعلب کلف، بہق، برص نیز داد اور مسّوں کے زائل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اور اندرونی طور پر ضعف باہ اور ضعف اعصاب میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) شہد کے ہمراہ پیس کر داد الثعلب وغیرہ پر لگائیں۔

(۲) داد کے لیے سرکہ میں پیس کر طلاء کریں۔

(۳) تخم پیاز کا سفوف (۲ گرام) مصری یا شہد میں ملا کر کھلائیں۔ ضعف باہ و اعصاب کے لیے نہایت مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ پیاز میں مواد لحیہ، حرارت پیدا کرنے والے اجزاء، معدنی اجزاء میں کیلشیم، پوٹاشیم، سوڈیم، گندھک اور فولاد وغیرہ کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔

پیٹھا (محدبہ : WHITE PUMPKIN)

نام نباتی / لاطینی (Benincasa hespida)

ماہیت :۔ پیٹھا ایک مشہور پھل ہے۔ اس کی بیل ہوتی ہے۔ پتے بڑے بڑے ۴ سے ۶ سنٹی میٹر لمبے سخت اور ریش دار ہوتے ہیں۔ پھل اور اس کے تخم دواءً استعمال کئے جاتے ہیں۔

مزاج ـــــ سرد تر۔

افعال و مواقع استعمال :۔ پیٹھا اور اس کے تخم کا مغز مسکن حرارت اور مدر بول و حابس خون اثرات رکھتے ہیں۔ اسلیے پیاس کی شدت، پیشاب کی سوزش، خفقانِ قلب اور جریانِ خون جیسے عوارضات میں پیٹھے کا رس استعمال کرتے ہیں۔ اور مغز تخم کو پیس کر پلاتے ہیں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیائی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ پیٹھے کے اندر "وٹامن اے" کی کافی مقدار ہوتی ہے۔ اس سے جگر اور پھیپھڑوں کو طاقت ملتی ہے۔ اعصاب کی تقویت کے لیے اور صرع کے مریضوں کو اس سے خاص طور پر فائدہ ہوتا ہے۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) معجون حمل عنبری علوی طائی۔

پیپل (درخت لرزان PEEPAL TREE)

نام نباتی (Ficus religiosa Linn)

ماہیت :۔ مشہور بڑا درخت ہے۔ اس کے پتے اور زیادہ تر چھال دوا ؤ استعمال کئے جاتے ہیں۔

مزاج ـــــ سرد و خشک

افعال و مواقع استعمال :۔ قابض، مسکن، مجفف قروح، پیپل کی چھال کو ان مذکورہ افعال کی وجہ سے ورم لثہ، قلاع سوداک مزمن، سوزش بول، سیلان الرحم، قے اور جلے ہوئے زخموں کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) چھال کا جوشاندہ بیرونی طور پر بطور مضمضہ ورم لثہ اور قلاع کے لیے استعمال کریں اور دیگر عوارضات میں پلائیں۔

(۲) قے کے لیے چھال کو جلا کر اس کو پانی میں بجھائیں اور یہ پانی قدسے قدسے مریض کو پلائیں۔ قے جو کسی دوا سے نہ رکتی ہو، اس سے افاقہ ہو جاتا ہے

(۳) چھال کو جلا کر اس کی راکھ جلے ہوئے مقام پر چھڑکنے سے تسکین بھی ہو جاتی ہے اور جلد زخم اچھا ہو جاتا ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ چھال میں ٹینن Tannin اور ٹرجیسا مادہ اور موم پائے جاتے ہیں۔

تالمکھانہ (ASTRALANTHA)

نام نباتی (Astracantha longi folia Nees)

ماہیت :۔ تالمکھانہ کا پودا مرطوب زمین میں آگتا ہے۔ دریا و جھیل کے کنارے یا دھان کے کھیتوں میں اکثر پیدا ہوتا ہے۔ پودا تقریباً ۲ میٹر بلند ہوتا ہے۔ اس کے پھول آسمانی رنگ کے اور شاخیں نازک ہوتی ہیں۔ شاخوں میں کانٹے دار گرہیں ہوتی ہیں۔ اور کانٹوں کی جڑوں میں تخم لگتے ہیں۔ تخم لیسدار مغز سے بھرے ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ اور تخم دوا ؤ مستعمل ہیں۔ بازار میں تالمکھانہ کے نام سے اس کے تخم دستیاب ہوتے ہیں۔

مزاج :- سرد و تر

افعال و مواقع استعمال :- تالمکھانہ کی جڑ مسکن و مدر بول ہے۔ اس وجہ سے اس کو وجع المفاصل، سوزاک، حصات کلیہ و مثانہ، اور دیگر بولی تناسلی عوارضات میں، تسدد کبد، استسقاء میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :- ۱۰ گرام جڑ کو ۲۰۰ ملی لیٹر پانی میں ۲۰ منٹ تک ایک بند برتن میں جوش دیں۔ اور یہ جوشاندہ دن میں دو یا تین مرتبہ ۲۵ ملی لیٹر کی مقدار میں دیں۔ استسقاء کے لیے خاص طور پر مفید ہے (۲) تالمکھانہ کے بیج مقوی و مغلظ منی ہونے کی وجہ سے جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت منی عوارضات میں بکثرت استعمال کرتے ہیں۔

(۱) بیجوں کا سفوف شکر کا اضافہ کر کے روزانہ دس گرام کی مقدار میں صبح و شام دودھ کے ہمراہ دیں۔

۲۔ تالمکھانہ کو پانی میں بھگو رکھیں، لیسدار بن جائے، شکر کا اضافہ کر کے پلائیں

تُربد (نسوت) (TURPETH)

نباتی / لاطینی نام (Ipomoea Turpethum R. Br)

ماہیت :- شیردار، سدا بہار بیل ہے جو ہندوستان میں اکثر مقامات پر پائی جاتی ہے۔ اس کی جڑ اور تنہ کی لکڑی خشک شدہ بازار میں دستیاب ہوتی ہے۔ بازار میں اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ملتے ہیں جن کا قطر ۱/۲ سے ۲ انچ تک ہوتا ہے۔ ان کا درمیانی چوبی حصہ عموماً نکال دیتے ہیں اس لیے یہ کھوکھلے ہوتے ہیں۔ بیرونی سطح بلدار رنگت گہری خاکستری، نحیف ہوتی ہے۔ ان کے بیرونی حصہ کو چھیل دیتے ہیں۔ یہی ٹکڑے ان اوصاف کے ساتھ تُربد مجوف خراشیدہ" سے موسوم اور دواءً مستعمل ہیں۔

تُربد کے بارے میں قدیم عربی کتابوں میں اسی نام سے ذکر ملتا ہے۔ ان کتابوں میں تُربد کے ضمن میں اس کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک سفید اور دوسری سیاہ۔ دوسری قسم کو سمّی تسلیم کیا گیا ہے بیسویں صدی کے اوائل میں" تُربد" کے ساتھ سفید کی صفت لگنے لگی۔ اور عام طور پر تربد سفید کے نام سے اس کی تشہیر ہونے لگی۔ اس وجہ سے تشابہ ہونے لگا کہ جب تربد سفید کوئی دوا ہے تو تربد سیاہ بھی کوئی دوا ہوگی۔ لیکن تمام تر تحقیق کے بعد یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ تربد کی کوئی دوسری قسم نہیں ہے۔ اس بارے میں بوٹانیکل سروے

آف انڈیا، فارسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ دہرہ دون، نیشنل بوٹانیکل گارڈن لکھنؤ اور نیشنل ہربیریم کلکتہ وغیرہ سے بھی معلومات حاصل کی گئیں جس سے اس بات کی توثیق ہو گئی کہ تربد کی کوئی دو قسمیں نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ ایک قابلِ غور بات یہ بھی ہے کہ علم السموم کی معیاری کتب میں کہیں بھی نباتی سمی دواؤں میں تربد سیاہ کا ذکر نہیں ملتا ہے۔ اگر اس کا وجود ہوتا تو ضرور دیگر سمیات کے ساتھ تربد کی سیاہ قسم کو بھی درج کیا جاتا۔ اس غلطی کا سلسلہ بہت قدیم زمانہ سے چلا آرہا ہے اور اب بھی دیسی دواؤں پر کام کرنے والے عاملین بھی اس غلطی کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔

بازار کے نمونہ کو دیکھ کر بعض شناخت ادویہ کے جدید ماہرین نے اس بات کو ظاہر کیا ہے کہ تربد کا ماخذ وہ بیل یا پودا نہیں ہے جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ بلکہ یہ کسی اور پودے سے حاصل ہوتے ہیں اور وہ ہے۔ Marsdenia tenacissima Wight & Arn. اس پودے کا نام دریافت کرکے جس سے کہ نمونہ وابستہ ہیں ان ماہرین نے یہ سمجھا کہ انہوں نے کوئی صحیح دریافت کی ہے۔ اور تربد کا ماخذ جو کہ اب تک (Operculina Turpethum) کو سمجھا جا رہا تھا غلط ہے حالانکہ اس بارے میں اطباء نے بہت پہلے ہی نشان دہی کر دی تھی۔ چنانچہ تربد کے بیان محیط اعظم میں صاف لکھا ہے کہ تربد وہ بہتر ہے جو کہ ریشہ دار نہ ہو یا کم ریشہ دار ہو ــــ اب تحقیق کی گئی ہے تو معلوم ہوا کہ وہ تربد جس کا ماخذ Operculina کی جنس کی قسم سے وہ ریشہ دار نہیں ہوتی اور جو (Marsdenia) کی جنس کی قسم سے ہے جس کے نمونے اب بازار میں ملتے ہیں وہ ریشہ دار ہوتے ہیں۔ اس پودے کی تفصیل میں دی ویلتھ آف انڈیا میں صاف طور پر لکھا ہے اس کے تنے کی چھال سے مضبوط قسم کے ریشہ حاصل ہوتے ہیں۔ اس طرح دونوں قسم کی بیل سے حاصل ہونے والی جڑ یا تنہ کا حصہ تربد کے نام سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ دونوں کے افعال و خواص ایک جیسے ہی ہیں دونوں قسم کی بیل سے دودھ جیسی رطوبت حاصل ہوتی ہے۔

مزاج۔ گرم و خشک تیسرے درجہ میں۔

افعال و مواقع استعمال۔ مسہل۔ تربد بطور مسہل مستعمل ہے اس کے استعمال سے بغیر کسی تکلیف کے پانی کے مانند دست آتے ہیں اس لیے استسقاء، ذات الجنب، وجع المفاصل، نقرس، عرق النسا، مالیخولیا، جنون، لقوہ، ہمن مفرط میں اس کو استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال۔ ۱۔ ۲ گرام کی مقدار میں سفوف استعمال کریں۔

۲۔ ہلیلہ زرد کے ہمراہ استعمال کرنے سے مالیخولیا، جنون، صرع میں تنقیہ دماغ ہو کر فائدہ ہو جاتا ہے۔

تربوز (WATER MILON)

نباتی/لاطینی نام (Citrullus vulgasis schard)

ماہیت :۔ تربوز کی خودرو بیل ہوتی ہے۔ پتے گہرائی میں منقسم اور پھل بیضوی اور بڑے بڑے ہوتے ہیں، جن کا رنگ گہرا سبز ہوتا ہے۔ پھل کا حجم مختلف ہوتا ہے۔ سیب کے برابر بھی ہوتا ہے اور اتنا بڑا بھی ہوتا ہے کہ اس کا قطر ۲ فٹ ہوتا ہے۔ اس پھل کا گودا نرم، سرخ یا ہلکا پیلا، یا زردی مائل سفید اور میٹھا ہوتا ہے۔ بیج بے شمار ہوتے ہیں جو حجم میں چھوٹے، دبے ہوئے، سیاہ، بھورے یا سفیدی مائل ہوتے ہیں۔

تربوز کا پودا دراصل افریقہ کی پیداوار ہے۔ اس کے پھل کی وجہ سے یہ ہندوستان کے ہر حصہ میں بکثرت کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کی بے شمار قسمیں پائی جاتی ہیں جو پھل کے حجم اور شکل، پوست کی دبازت، بیج کے رنگ اور گودہ کی مٹھاس کے لحاظ سے اس کی قسم مشتمل ہوتی ہے۔

تربوز کا پودا تین چار مہینے میں پھل دینے لگتا ہے۔ اور جب پھل بالکل پختہ ہو جاتے ہیں تب ان کو توڑا جاتا ہے۔ پختہ پھل کی شناخت یوں کی جاتی ہے کہ پھل پر انگلی سے ٹھونکا جاتا ہے اگر اس سے ہلکی مدھم آواز آتی ہے تو سمجھا جاتا ہے کہ پھل پختہ ہو گئے ہیں۔ تربوز کو زیادہ دن تک رکھا نہیں جا سکتا خصوصاً مرطوب اور گرم ہوا۔ جب پختہ پھل کو توڑ لیا جاتا ہے تو ایک ٹھنڈے اور خشک کمرے میں احتیاط سے اس کو رکھا جاتا ہے اس طرح ۲ سے ۴ ہفتہ تک یہ ایسے کمروں میں رکھ سکتے ہیں۔

مزاج :۔ سرد و تر

افعال و مواقع استعمال :۔ تربوز میں مسکن حرارت، مدر بول، ملین بدن افعال ہوتے ہیں۔ اس لیے کثرت صفراء شدت عطش، سوزش معدہ، سوزش بول، سوزاک، حصاۃ کلیہ و مثانہ، خشونت حلق، حمیات حادہ پت محرقہ و سل دق میں استعمال کرتے ہیں۔ اس غرض سے تربوز کا رس (آب تربوز) یا مغز تخم تربوز کا شیرہ پلایا جاتا ہے۔ لاغری بدن میں بھی اس کا استعمال مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ تربوز کے گودہ میں مواد لعمیہ، شحم، معدنی مواد، شکر و نشاستہ پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تربوز میں پکٹین کافی مقدار میں ہوتی ہے۔ مغز تخم تربوز میں بھی یہی اجزا پائے جاتے ہیں اس کے علاوہ ایک روغن بھی حاصل کیا جاتا ہے۔

مشہور مرکبات :۔ معجون آب تربوز والا

تُرمُس (WHITE LUPINE)

نباتی نام (Lupinus albus Linn)

ماہیت :۔ ترمس کا پودا فصلی ہوتا ہے۔ اس کی کاشت زیادہ تر یونان (روم) جنوبی یورپ، مصر میں کی جاتی ہے۔ اسی لیے ترمس کو مشابہت کے لحاظ سے "باقلائے مصری" بھی کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں بعض علاقوں میں اس کی کاشت کی جانے لگی ہے۔۔۔ اس کے بیج دواءً استعمال کرتے ہیں۔

مزاج :۔ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ ترمس کے بیج "قاتل کرم شکم" اثر رکھتے ہیں۔ اس لیے ان کو دیگر ادویہ کے ہمراہ اسی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیادی تجزیہ سے اس کے جوہر موثر علیحدہ کیے گئے جن کے نام۔ لیوپنین، لیوپیناڈین، لیوپامین ہیں۔

مرکبات :۔ ۱۔ اطریفل دیدان ۔ ۲۔ دوا مک۔

تِل (کنجد سمسم : SESAMUM)

نباتی نام (Sesamum indicum Linn)

ماہیت :۔ مشہور روغنی تخم ہیں۔ ہر سال فصل پر سارے ہندوستان میں اس کے پودوں کی کاشت کی جاتی ہے۔ اس کا پودا ۲ ہاتھ سے ایک میٹر کا ہوتا ہے جس میں کنول جیسا پھول لگتا ہے جو خشک ہو کر اوپر سے پھٹ جاتا ہے۔ جس میں چھوٹے چھوٹے بیضوی، سیاہ و سفید بیج نکلتے ہیں۔

مزاج :۔ گرم و تر۔

افعال و مواقع استعمال :۔ تلوں کو تسمین بدن اور تقویت باہ کے لیے یونان میں فرویت ہوتی ہے اس لیے کھانسی، دمہ، خشونتِ حلق میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیبِ استعمال :۔ ۱۔ تل (۱۰ گرام) کی مقدار میں شکر ملا کر روزانہ خوب چبا کر کھلائیں۔ خشخاش اور مغز

بادام کا اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے تسمین بدن اور تقویت باہ کے لیے مفید ہے نیز اس کا تیل غذاؤں میں استعمال کریں۔ بدن پر بطور مالش استعمال کریں۔

۲۔ تلوں کو شہد میں ملا کر بطور لعوق چٹائیں' امراض سینہ میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ تلوں میں اجزائے لحمیہ' اجزائے نشاستہ' اجزائے مخمیہ بھی پائے جاتے ہیں۔ اس لیے تلوں کا استعمال جسمانی طاقت اور بدنی نشو و نما کے لیے بہترین ہے۔

مضر :۔ دیر ہضم ہے۔

مصلح :۔ بریاں کرنا' شہد خالص اور قند مفید

تمباکو (TOBACCO)

نباتی نام (Nicotiana Tobacum Linn)

ماہیت :۔ تمباکو کے پودے کی کاشت سارے ہندوستان میں کی جاتی ہے۔ اس کے خشک پتے بازار میں دستیاب ہوتے ہیں۔ اس کی خاص قسم کی بُو ہوتی ہے۔

مزاج :۔ گرم و خشک۔ تیسرے درجہ میں۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مُسکن درد و جاذب رطوبات اثرات کی وجہ سے تمباکو دانتوں کے درد اور موچ اور کی سوجن (ورم لثہ) میں بطور منجن استعمال کرتے ہیں۔ تمباکو مسہل بھی ہے۔ اس لیے نزلہ زکام کے بند ہونے کی حالت میں اس کی ہلاس (ناس) لی جاتی ہے۔ یونانی اطبا اس کو اندرونی طور پر اس کے زہریلے پن کی وجہ سے استعمال نہیں کرتے۔

مزید تحقیقات : کیمیائی تجربے سے پتہ چلا ہے کہ اس میں چار جوہر موثر پائے جاتے ہیں جن میں نکوٹین نام کا ایک جوہر موثر زہریلے اثرات کا حامل ہے۔ چنانچہ تحقیقات سے اس بات کا علم ہوا ہے کہ تمباکو کو کسی طریق سے بھی استعمال کیا جائے صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔ سارے نظام جسمانی اس سے متاثر ہوتے ہیں۔

مرکبات :۔ سفوفِ تمباکو۔

توت (شہتوت ؛ MULBERRY)

نباتی نام (Morus indica Linn)

ماہیت :۔ توت کا درخت ۳ سے ۴ میٹر اونچا ہوتا ہے۔ پتے ۲ سے ۵ سینٹی میٹر لمبے اور عرض میں ۲ سے ۲ سینٹی میٹر ہوتے ہیں شکل بیضوی ہوتی ہے اور کنارے کٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ پھولوں کا خوشہ لگتا ہے ۔ توت کی دو قسمیں ہوتی ہیں پتے دونوں کے ایک ہی جیسے ہوتے ہیں۔ اس کے پتوں کو ریشم کے کیڑے بڑے شوق سے کھاتے ہیں ـــــ پھل لمبے ایک سینٹی میٹر یا اس سے قدرے بڑے ہوتے ہیں۔ جن کی بیرونی سطح پر ابھار ہوتے ہیں۔ اور بہت سے ملائم ہوتے ہیں۔ ایک قسم سیاہ ہوتی ہے اور دوسری سفید۔ دواءً توت سیاہ زیادہ تر مستعمل ہیں۔

مزاج :۔ گرم و تر۔

افعال و مواقع استعمال :۔ توت سیاہ کو ملطف، منفث، و محلل ہونے کی وجہ سے خشونت حلق، بحۃ الصوت اورام حلق وغیرہ ـــــ ورم لوزتین میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ توت کا پانی نکال کر یا پانی سے شربت بنا کر پلائیں۔

۲۔ اس کے پتوں کے جوشاندے سے غرغرہ کرائیں۔

۳۔ صرف تازے شہتوت کھانے سے بھی مذکورہ فوائد حاصل ہو جاتے ہیں۔

مزید تحقیقات :۔ توت کے کیمیائی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ اس میں شکر، پیکٹین، سائٹریٹ، مائلیٹ وغیرہ اجزاء پائے جاتے ہیں۔

مرکبات :۔ ۱۔ شربت توت سیاہ۔

تودری (بزرالنخم IBERIS)

نباتی نام (Lepidium iperis Linn)

ماہیت :- یہ کانٹے دار چھوٹا سا پودا ہے۔ اس کی پھلیاں چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں۔ بیج چپٹے، گول سرسوں کے دانے جیسے لیکن بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ بیجوں کو پانی میں بھگونے پر لعاب پیدا کرتے ہیں اس کی تین قسمیں سفید، سرخ اور زرد پائی جاتی ہیں۔ بازار میں سرخ اور زرد دستیاب ہوتے ہیں۔ یہی دوا اً استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ بیج ایران سے درآمد کیے جاتے ہیں۔

مزاج :- گرم وتر

افعال و مواقع استعمال :- تودری کے تخم مقوی باہ، مزید منی اور مفرح شیر اثرات رکھتے ہیں اس لیے جریان، احتلام، ضعف باہ، سرعت انزال۔ اور عورتوں میں دودھ کی کمی کی حالت میں اس کو استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :- تنہا سفوف بنا کر ۱ گرام کی مقدار میں پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال کرایا جائے۔

مزید تحقیقات :- تودری کے تخم سے کیمیائی تجزیہ سے ایک جوہر تودرین (Lepidin) نام کا علیحدہ کیا گیا اس کے علاوہ اس میں ایک روغن فراری اور گندھک کی کچھ مقدار بھی پائی گئی۔

مرکبات :- ۱- لبوب کبیر ۲- لبوب صغیر۔

تھوہر (زقوم : COMMON MILK HEDGE)

نباتی نام (Euphorpia nesripholia)

ماہیت :- تھوہر ایک کانٹے دار پودا ہے اکثر یہ باغ کے اطراف باڑ کے لیے لگایا جاتا ہے۔ کانٹے تنے اور شاخوں پر باریک اور تیز قسم کے پائے جاتے ہیں۔ پتوں کی شکل کتے کی زبان جیسی ہوتی ہے۔ جب ایک ڈالی یا پتہ توڑا جاتا ہے یا اس کے تنے میں شگاف لگایا جاتا ہے تو اس میں سے دودھیہ رطوبت بہنے لگتی ہے یہ کئی قسم کا ہوتا ہے۔ چنانچہ ڈنڈا تھوہر۔ تدھارا تھوہر۔ چودھارا تھوہر۔ اُنگلیا تھوہر۔ ناگ پھنی تھوہر وغیرہ۔

مطلقاً تھوہر سے اوّل الذکر تین قسمیں مراد ہوتی ہے۔ ڈنڈا تھوہر کا تنہ اور شاخیں گول ہوتی ہیں۔ اور ڈھارا کے سہ پہلو اور چودھارا کے چو پہلو۔ اس کا خشک شدہ دودھ "فرفیون" کے نام سے بازار میں ملتا ہے۔ جو دراصل مراقش میں پیدا ہونے والے ڈنڈا تھوہر کے پودے سے حاصل کیا جاتا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک بدرجہ سوم۔

افعال و مواقع استعمال:۔ مسہل بلغم ہونے کی وجہ سے آتشک، وجع مفاصل، استسقاء، جذام اور پرانی بلغمی کھانسی، دمہ میں مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) تھوہر کے دودھ میں آرد نخود یا تربد باریک شدہ کو گوندھ کر چنے برابر گولیاں بنائیں حسب طاقت مریض ایک تا ۲ گولی کھلائیں، دست آکر مادۂ مرض دفع ہو جاتا ہے۔

(۲) اس کا نمک (کھار) بھی بنایا جاتا ہے جو بلغمی کھانسی، دمہ میں بطور خاص مفید ہے ـــــ اس سے بلغم تھوک کے ذریعہ خارج ہو کر مرض میں افاقہ ہو جاتا ہے۔

محلل ہونے کی وجہ سے وجع مفاصل، نقرس، عرق النسا میں مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال:۔ تھوہر کی نرم و نازک شاخوں کو آگ میں مسوی کر کے نچوڑ دیں اور اس رس میں ہموزن روغن کنجد ملا کر آگ پر پکائیں یہاں تک کہ صرف تیل رہ جائے، یہ تیل بطور مالش استعمال کریں۔

محرو مقرح ہونے کی وجہ سے واد، اگزیما کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) صرف دودھ کے لگانے سے واد اور اگزیما زائل ہو جاتے ہیں۔

فرفیون

فرفیون بھی مذکورہ بالا مواقع پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اندرونی طور پر صرف ۲۵۰ ملی گرام ۔۔ ۵ گرام کی مقدار میں دیا جائے۔

ثعلب مصری (خصیۃ الثعلب: SALEP)

نام نباتی : (Orchis latifolia)

ماہیت:۔ ثعلب (مصری) کا پودا بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کے پتے زمین سے ہی بلند ہوتے ہیں جو تقریباً ۲۵ سے ۳۰ ملی میٹر لمبے ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ ثعلب مصری کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتی ہے۔ یہ ہندوستان کی

پیداوار نہیں بلکہ یورپ، مصر، ایران اور افغانستان سے درآمد کی جاتی ہے۔ ہندوستان میں بھی ایسے ہی ایک پودے کی کاشت کی جاتی ہے۔ جس کا نام نباتی Eulophia campestris ہے۔ اس کی جڑ بجائے ثعلب مصری کے ہی استعمال ہوتی ہے۔ لیکن ثعلب مصری کی طرح نہیں ہوتی ہے۔ ثعلب مصری کا مزہ شیریں لیسدار ہوتا ہے۔ جڑ کی شکل کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں (۱) پنجہ ثعلب (۲) لہسنیہ ثعلب۔

مزاج ـــــ گرم وتر۔

افعال ومواقع استعمال :۔ ثعلب مصری کو افزائش منی وتغلیظ منی کے غرض سے جریان، احتلام، سرعت انزال ضعف باہ جیسے عوارض میں بکثرت استعمال کرتے۔ اس کے لیے تنہا اس کا سفوف (۶) گرام کی مقدار میں دودھ کے ساتھ روزانہ استعمال کریں۔

مزید تحقیقات :۔ ثعلب مصری کے کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ اس میں شکر، البومن (رطوبت بیضیہ) فاسفیٹ پٹاسیم کلورائیڈ، کیلشیم وغیرہ پائے جاتے ہیں۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) سفوف ثعلب (۲) معجون فلاسفہ۔

بدل :۔ بوزیدن۔

جامن (JAMOL)

نام نباتی / لاطینی (Eugenia jambulana Linn)

ماہیت :۔ ہندوستان کا مشہور سدا بہار درخت ہے۔ اس کا پھل بطور میوہ کھایا جاتا ہے۔ دواءً اس پھل کی گٹھلی کا مغز خشہ جامن، اور درخت کی چھال استعمال کی جاتی ہے۔

مزاج ـــــ سرد وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ قابض وحابس اثرات کی وجہ سے مغز خشہ جامن و پوست درخت جامن کو اسہال لثہ دامیہ اور ورم لثہ میں استعمال کرتے ہیں۔

(۱) مغز خشہ جامن ۶ گرام کی مقدار میں استعمال کریں۔ اسہال کے لیے مفید ہے۔

(۲) پوست درخت جامن سے مضمضہ کرانا اور اس کی لکڑی کا کوئلہ بنا کر منجن کے طور پر استعمال کرنا عوارض دندان میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ مغز خستہ جامن میں کیمیائی تجزیہ سے پتہ چلا کہ اس میں جامبولین نام کا ایک گلوکوسائڈ اور گیلک ایسڈ، رال وغیرہ پائے جاتے ہیں اور پوست درخت جامن میں ٹے نین پائی جاتی ہے۔

نوٹ :۔ ذیابیطس میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے جس سے پیشاب میں شکر کا آنا موقوف بھی ہو جاتا ہے۔ یہ اس کا فعل خصوصی ہے۔ ورنہ اگر کیمیائی تجزیہ سے دیکھا جائے تو دیگر اور دواؤں میں بھی یہ اجزا پائے جاتے ہیں۔ لیکن وہ ذیابیطس میں کسی قسم کا افاقہ نہیں کر سکتے۔

جاوشیر (GALBANUM)

نام نباتی / لاطینی (Ferula galbaniflua Boiss)

ماہیت :۔ جاوشیر ایک رالدار گوند ہے جو Ferula جنس کے کئی درختوں اور خصوصاً galbaniflua سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ درخت ایران اور ترکی میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ یہیں سے یہ گوند ہندوستان میں آکر فروخت ہوتا ہے۔ دیکھنے میں یہ چھوٹے چھوٹے گول اشکی دانے ہوتے ہیں یا ان دانوں کے باہم مل جانے سے بے قاعدہ ڈلیاں بن جاتی ہیں۔ رنگ سبزی مائل زرد یا بھورا نارنجی نیم شفاف ہوتا ہے۔ بوخاص قسم کی خوشگوار ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔

جاوشیر ایک اور قسم کے پودے سے حاصل ہونے والے رالدار گوند کو بھی کہا جاتا ہے۔ یہ پودا بھی ہندوستان میں پیدا نہیں ہوتا۔ اس پودے کی جڑیں شگاف دینے سے ایک قسم کی دودھ جیسی رطوبت خارج ہوتی ہے جو خشک ہو کر سخت ہو جاتی ہے اس کو opopanax کہتے ہیں۔ اور اس پودے کا نباتی نام : Opopanax chironium ہے۔ لیکن اس بات میں ماہرین کو شبہ ہے کہ اس قسم کا جاوشیر ہندوستان کے بازاروں میں فروخت ہوتا بھی ہے یا نہیں۔ اس لیے اس پودے سے حاصل ہونے والا رالدار گوند حقیقی جاوشیر تسلیم نہیں کیا گیا۔ حقیقی جاوشیر وہی ہے جس کا ذریعہ حصول Ferula galbaniflua ہے۔

حکیم دیسقوریدس (۱۰۰ سال قبل) اور ثاوفرسطس نے جاوشیر کو کمال بانس کے نام سے ذکر کیا

ہے۔ لیکن ہندی اطباء نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس دواء سے ناواقف تھے۔ اس سے اس بات کا بھی علم ہوتا ہے کہ یہ درخت ہندوستان میں نہیں پائے جاتے۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ جاوشیر، مقوی اعصاب، مخرج بلغم اور دافع تعفن ہونے کی وجہ سے امراض اعصاب مثلاً فالج، لقوہ، استرخاء، رعشہ، ام الصبیان، نزلہ زکام، استقاء نیز کھانسی وضیق النفس میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ایک گرام کی مقدار میں اس کا سفوف شہد ملاکر کھلایا جائے۔ تمام عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ جاوشیر میں ایک روغن پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کہربی مال، گوند، اور ایسی فیرون اجزا پائے جاتے ہیں۔

جائپھل (جوزبوا : جوزالطیب : NUTMEG)

نام نباتی / لاطینی : (Myristica trgrance Hoott)

ماہیت :۔ جائپھل یا جائفل کے نام سے بازار میں خشک پھل دستیاب ہوتے ہیں جو بیضاوی یا گول تقریباً ایک انچ طویل، باہر بھورے خاکی رنگ اور اندر سے گہرے زرد ہوتے ہیں۔ بُو تیز خوشگوار مزہ تلخی مائل خوشبودار ہوتا ہے۔ پھل کے اطراف پتیوں جیسے زرد نہایت خوشبودار پوست لگے ہوتے ہیں جو خشک ہونے پر پھل سے علیحدہ ہوجاتے ہیں۔ بازار میں یہ پوست علیحدہ ملتے ہیں اور ان کا نام بھی جداگانہ ہی ہے۔ چنانچہ اس پوست کو "بسباسہ" یا جاوتری کہا جاتا ہے۔ دواؤں میں دونوں اجزاء یعنی پھل اور پوست علیحدہ ہی استعمال کئے جاتے ہیں۔

جائپھل کے درخت جزائر ملکا، ملایا، ماالابار، زنجبار، سیلون کے علاوہ جنوبی ہندوستان میں مدراس و کیرالہ کے جنگلات میں پائے جاتے ہیں۔

تاریخ ادویہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اہل قسطنطنیہ کو ۵۰۰ سال قبل اس دواء کا علم تھا۔ قدیم عربی کتابوں میں جوزبوا اور بسباسہ کے نام سے اس کا ذکر موجود ہے۔

مزاج گرم وخشک۔

جائپھل

افعال و مواقع استعمال:- جائپھل کو مفرح و مقوی دکاسر ریاح، مخدر اور مقوی باہ ہونے کی وجہ سے ضعف قلب ضعف معدہ، نفخ شکم، ضعف باہ، سرعت انزال میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:- ایک گرام جائپھل کا سفوف شہد میں ملاکر استعمال کریں۔ تمام عوارض میں مفید ہے۔

بسباسہ (جاوتری)

افعال و مواقع استعمال:- بسباسہ بھی وہی افعال و خواص رکھتی ہے جو جائپھل میں ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس کو بھی ان ہی حالات میں استعمال کیا جائے جیسا کہ جائپھل کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ جاوتری مجفف و منفث رطوبات بھی ہے اس لیے پھیپھڑوں کے لیے مفید ہے۔ بلغمی کھانسی کو روکنے کے لیے نیز اسی وجہ سے سلس البول اور سیلان الرحم میں فائدہ بخشتی ہے۔ ان اغراض کے لیے اس کا سفوف ایک گرام کی مقدار میں شہد میں ملاکر استعمال کریں۔

مزید تحقیقات:- کیمیاوی تجزیہ سے جائپھل اور بسباسہ (جاوتری) میں حسب ذیل اجزاء کا پتہ چلا ہے۔

(۱) روغن فراری (۲) پروٹیڈس (۳) شحم (۴) نشاستہ (۵) لعابی مادہ (۶) رماد، جائپھل کو دبا کر اس سے روغن حاصل کیا جاتا ہے۔ جس کو زبدہ جوز یا Butter of Nutmeg کہا جاتا ہے۔ اس میں مرسٹین اور مرسٹک ایسڈ اور باقی روغن ہوتا ہے۔

مشہور مرکبات:-

جائپھل

(۱) جوارش عود شیریں (۲) حب اعصاب (۳) معجون چوب چینی

بسباسہ (جاوتری)

(۱) جوارش بسباسہ (۲) جوارش زعفرانی۔

جدوار (نربسی، ماہ پروین: TIRYAK)

نام نباتی / لاطینی (Delphnium denudatum wall)

ماہیت:- جدوار کے نام سے بازار میں ایک جڑ دستیاب ہوتی ہے۔ یہ جڑ مخروطی شکل کی سیاہ رنگ بیرونی

سطح پر جھریاں، فالقہ میں اوّل شیریں پھر نہایت تلخ ہوتی ہے۔ توڑنے پر اندر سے بنفشی رنگ کی نکلتی ہے۔

جدوار جن پودوں سے حاصل کی جاتی ہے وہ پودے کوہستان خطا، نیپال، تبت میں پیدا ہوتے ہیں۔ اکثر اس بات کا مشاہدہ کیا گیا ہے کہ جس جگہ بیش کے پودے پائے جاتے ہیں اسی کے قریب جدوار کے پودے بھی پائے جاتے ہیں۔ بیش ایک زہریلی دوا ہے۔ لیکن جدوار زہریلی دوا نہیں ہے بلکہ زہر کا تریاق ہے۔ اور خود بیش کے زہر کے لیے بہترین تریاق ثابت ہوئی ہے۔ اور ایک دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ جدوار اور بیش دونوں کی مشابہت بھی ایک دوسرے سے بہت زیادہ ہے۔ دونوں میں فرق اس طرح کیا جاتا ہے کہ بیش جسم میں جدوار سے چھوٹی ہوتی ہے اور اس کے علاوہ بیش میں سے ایک خاص قسم کی بُو آتی ہے۔ اور یہ رنگت میں سیاہی مائل زیادہ ہوتی ہے۔

بعض ادویہ کی کتابوں میں جدوار کا مترادف انگریزی نام "Zedoaria" دیا گیا ہے جو کہ صحیح نہیں ہے بلکہ یہ نام "زدنباد" کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کی ماہیت میں بھی بعض کتابوں میں غلط تحریر کیا گیا ہے۔ ہم نے تحقیق کے بعد ہی مذکورہ ماہیت اور اس کی تفصیل لکھی ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال: ۔ مسکّن اوجاع، محلّل اورام، مقوی و مسکّن اعصاب، تریاق سموم ہونے کی وجہ سے جدوار کو اندرونی و بیرونی تمام قسم کے اوجاع کو تسکین دینے کے لیے، جملہ اقسام کے اورام مثلاً اورام مغابن، طاعون، خنازیر، خناق، ورم لوزتین، نزلہ زکام، صرع، فالج، لقوہ، رعشہ، استرخاء وغیرہ امراض العصبیان میں استعمال کرتے ہیں۔ نیز تمام قسم کے زہروں کے اثر کو دفع کرنے کے لیے، وبائی امراض میں بطور حفظِ ماتقدم اور بطور علاج اور جدید ادویہ سے پیدا ہونے والے خون میں زہریلے اثرات کو زائل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال: ۔ (۱) بیرونی اوجاع میں مقامِ ماؤف پر اس کا طلا کریں۔

(۲) اندرونی اوجاع کے لیے ۵۰۰ ملی گرام سفوف یا اس کا جوشاندہ استعمال کریں۔

(۳) خناق، ورم لوزتین اور خنازیر میں اس کو آبِ کشنیز سبز میں گھس کر بیرونی طور پر طلاءً استعمال کریں اور نصف گرام (۵۰۰ ملی گرام) سفوف کھلائیں۔

(۴) طاعون، اورام مغابن میں اس کو آبِ کشنیز سبز میں گھس کر مسلسل کچھ دن تک طلاءً استعمال کریں۔

(۵) ۵۰۰ ملی گرام جدوار کو شہد میں ملا کر استعمال کرنے سے فالج، لقوہ، صرع وغیرہ میں مفید۔

(۶) جدوار کو گھس کر مقام گودیہ پر لگانے اور چٹانے سے بچھو وغیرہ کا زہر دفع ہو جاتا ہے۔
(۷) جدید ادویہ کے زہریلے اثرات کو دفع کرنے کے لیے اس کا سفوف ۵۰۰ ملی گرام کی مقدار میں دیتے رہیں۔

مزید تحقیقات :- کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ جدوار سے ایک جوہر ہوئر علیحدہ کیا گیا جو ڈیلفین کہلاتا ہے۔

مشہور مرکبات :- (۱) حب جدوار (۲) خمیرہ گاؤزبان عنبری جدوار حب صلیب والا (۳) نرد جدوار (۴) ضماد جدوار لوز تین (۵) مرہم جدوار۔

جرجیر (ترہ مرہ : ROCKET)

نام نباتی / لاطینی (Eruca sativa)

ماہیت :- جرجیر کے پودے جنوبی یورپ، شمالی افریقہ، مصر اور شمالی ہندوستان میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اس کا پودا تقریباً ۲½ میٹر بلند اور سیدھا ہوتا ہے۔ پتے دبیز اور دندانے دار اور پھول زرد ہوتے ہیں۔ اس پودے کو پھلیاں لگتی ہیں جو تنے ہی کے ساتھ چپکی رہتی ہیں۔ تقریباً ایک انچ لامبی ہوتی ہیں۔ ان میں چھوٹے چھوٹے ہلکے سرخی مائل بادامی رنگ کے چمکدار بیج دو قطار میں جمے رہتے ہیں۔ یہ بیج اور اور اس سے حاصل شدہ تیل دواءً استعمال کیا جاتا ہے۔ روغن جرجیر یا ترامرا کا تیل سرسوں کے تیل میں ملا کر بھی فروخت ہوتا ہے۔ کیونکہ دونوں تیلوں اور دونوں قسم کے بیجوں میں دیکھنے میں زیادہ فرق محسوس نہیں ہوتا اسی وجہ سے ملاوٹ کی جاتی ہے۔

مزاج ـــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :- تخم جرجیر بیرونی طور پر جلا اور محرا ثر کرتے ہیں اس لیے اکثر امراض جلدیہ مثلاً جھائیں چھیپ، برص وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔ اندرونی طور پر ہاضم، کاسر ریاح، مقوی باہ، مدر بول وحیض اثر رکھتے ہیں۔ اس لیے ضعف اشتہا، نفخ شکم، ضعف باہ، احتباس بول وحیض میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :- (۱) بیرونی طور پر تخم جرجیر کو طلاءً استعمال کریں یا اس کا تیل لگائیں۔
(۲) ۲ گرام جرجیر کا سفوف شہد میں ملا کر کھلائیں دیگر عوارضات میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیاوی تجزیہ سے جر جیر میں حسب ذیل اجزاء پائے گئے۔
(۱) روغن (۲) شحم (۳) لحمی مواد (پروٹین) (۴) اور کچھ معدنی مواد۔
مشہور مرکبات:۔ (۱) نمک شیخ الرئیس (۲) بوبو صغیر۔

جلاپا (جلب : JALAP)

نام نباتی / لاطینی (Ipomea purga Hayna)

ماہیت:۔ اس کی بڑی بیل ہوتی ہے۔ جو میکسیکو کی پیداوار ہے۔ لیکن اب ہندوستان میں نیلگری، پونا، میں بھی اس کی کاشت کامیاب ہو رہی ہے۔ اسی بیل کی جڑ کا نام جلاپا ہے۔ یہ جڑیں ۴ سے ۱۵ انٹی میٹر لمبے۔ ۱ سنٹی میٹر چوڑے باہر سے کھرے بھورے رنگ کے تکلے کے مانند یا جو چپلو ہوتے ہیں۔ ان کے آدھے حصے میں چھوٹے دو آڑے نشان ہوتے ہیں اور دوسرے آدھے حصے میں لمبائی میں دھاریاں ہوتی ہیں۔ ان کی خصوصیت یہ ہے کہ ان میں سے دھویں جیسی بُو آتی ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک تیسرے درجے۔

افعال و مواقع استعمال:۔ جلاپا مسہل مائیت اثر رکھتی ہے۔ مسہل ادویہ میں یہ نہایت مفید و بے خطر مسہل دوا مانی جاتی ہے۔ اس کا استعمال یونانی طب میں بہت ہی کم عرصہ ہوا شروع ہوا۔ اس دوا سے پہلے ستمونیا کو بطور مسہل استعمال کرتے تھے۔ لیکن اس میں مروڑ پیدا کرنے کی ایک تکلیف دہ خاصیت بھی ہے اور یہ بات جلاپا میں نہیں پائی جاتی۔ اسی لیے یونانی اطباء نے اس کو اپنی ادویہ مفردہ میں داخل کر لیا ـــــ اسی اثر کی وجہ سے اس کو استسقاء (ہمہ قسم) قبض شدید، دائمی قبض، فالج، لقوہ، وجع مفاصل عرق النساء میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ اس کا سفوف ایک گرام سے ۳ گرام تک تنہا یا عرق گلاب نیم گرم کے ہمراہ دے دیا جائے۔

جنطیانا (GENTIAN)

نام نباتی / لاطینی (Gentiana lutea Linn)

ماہیت:۔ جنطیانا کے نام سے ایک گرہ دار خشک جڑ ملتی ہے۔ کم و بیش گول ٹکڑے یا لمبائی میں چری ہوئی قاشیں جو ۶ انچ لمبی اور نصف سے ایک انچ تک موٹی ہوتی ہیں۔ چھال پر سیدھے بل میں بے قاعدہ نالیاں اور معدود جھریاں ہوتی ہیں اور اکثر جگہ پتوں کے نشانات ہوتے ہیں۔ بناوٹ متخلخل یعنی اسفنجی ہوتی ہے۔ بُو خاص قسم کی ذائقہ پہلے شیریں لیکن بعد کو تلخ محسوس ہوتا ہے۔

جنطیانا کی جڑ جن پودوں سے حاصل کی جاتی ہے وہ پودے ہندوستان میں نہیں پائے جاتے۔ یہ وسطی اور جنوبی یورپ کے پہاڑی اضلاع اور خصوصاً روم میں پائے جاتے ہیں۔ اسی لیے اطباء نسخہ جات میں "جنطیانا رومی" لکھتے ہیں۔ اطباء کے نزدیک معیاری جنطیانا وہی ہے جو روم سے حاصل ہوتی ہے۔

ہندوستان میں اس قسم کے دوسرے پودے پائے جاتے ہیں جن کو جنطیانا رومی کے بجائے استعمال کرتے اور فروخت کرتے ہیں۔ ان پودوں کا نباتی اصطلاحی نام (Kurroo) ہے۔ اور اس کی جڑ جنطیانا ہندی کہلاتی ہے۔

اکثر طبی کتب میں جنطیانا کا ہندی نام "پکھان بید" لکھا ہے۔ جو درحقیقت صحیح نہیں ہے۔ اگرچہ حکیم محمد اعظم خاں صاحب نے محیط اعظم میں۔ جنطیانا کے بیان میں اس کا ہندی نام پکھان بید ہی لکھا ہے۔ لیکن انہوں نے اس پر اپنا اشتباہ بھی ظاہر کیا ہے۔ پکھان بید بالکل علیحدہ دوا ہے اس کو جنطیانا سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کا بیان ہم نے علیحدہ لکھا ہے۔

حکیم دیسقوریدوس یونانی اور پلائنی رومی نے جنطیانا کے نام سے اس دوا کا ذکر کیا ہے۔ زمانہ وسطیٰ میں یوروپی ممالک میں یہ دوا سانپ وغیرہ کے زہر کا تریاق سمجھی جاتی تھی۔ بہرحال جنطیانا بھی ایسی دواؤں میں شامل ہے۔ جن کی دریافت آج سے ہزاروں سال قبل یونانی اطباء نے کی ہے اور آج تک اسی نام سے ساری دنیا میں جانی جاتی ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ مقوی و محرک اعصاب، ہاضم، کاسر ریاح، مدر بول و حیض اور تریاق سموم

ہونے کی وجہ سے جنطیانا کو نافع لقوہ، ضعفِ اعصاب، ضعفِ معدہ ضعفِ ہضم، نفخ شکم، احتباس بول و حیض اور زہروں کی اذیت دور کرنے کے لیے سگ گزیدہ، مار گزیدہ اور عقرب گزیدہ وغیرہ کو کھلایا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) ایک گرام سفوف شہد میں ملا کر کھلایا جاتے۔ تو عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) تریاق اربعہ (۲) تریاق ثمانیہ :

چاکسو (چشغام، چشمیرج : CHAKSU

نام نباتی / لاطینی : (Cassia absus Linn)

ماہیت :۔ چاکسو کا پودا تقریباً ایک سے ۲ فٹ تک بلند ہوتا ہے جو ہندوستان کے سارے مقامات پر پایا جاتا ہے۔ پتے مزہ میں تلخ ہوتے ہیں۔ تخم چپٹے، مثلث، چمکدار اور سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔ ان میں مغز بھی پایا جاتا ہے۔ دواءً پتے اور تخم استعمال کیے جاتے ہیں۔

چشغام اور چشمیرج فارسی نام ہیں۔ ان دونوں ناموں سے چاکسو کا بیان قدیم کتابوں میں ملتا ہے۔ جو فارسی میں لکھی گئی ہیں۔ عربی کتابوں میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اس دوا کا علم اطباء کو ہندوستان آنے کے بعد ہی ہوا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

پتے

افعال و مواقع استعمال :۔ چاکسو کے پتے، منفث و محلل ہوتے ہیں۔ اس لیے سعال، ضیق النفس، ورم عروق خشنہ میں استعمال کرتے ہیں نیز محلل ہونے کی وجہ سے بیرونی طور پر سلعات کو تحلیل کرنے کے لیے مستعمل ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) خشک یا تازہ پتوں کا جوشاندہ سعال وغیرہ میں مفید ہے۔

(۲) تازہ پتوں کو کوٹ کر اس کا ضماد سلعات پر کیا جائے۔

افعال و مواقع استعمال :۔ جاں ہونے کی وجہ سے بیرونی طور پر جلدی امراض خصوصاً داد کے لیے استعمال

کرتے ہیں اور اسی وجہ سے اکثر امراض چشم مثلاً رمد، جرب الاجفان میں مفید ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) پاکسو کو پیس کر اس کا ضماد دار پر کریں۔

(۲) امراض چشم میں بارہ پیس کر چھڑکیں۔

(۳) رمد (آشوب چشم) کی صورت میں آنکھ کے پپوٹوں پر اس کا ضماد کریں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ چاکسو سے دو اجزائے مؤثر علیحدہ کئے گئے۔

(۱) چاکسین (۲) آئیوچاکسین۔

چال موگرا (CHAULMOGRA)

نام نباتی (Hydnocarpus leari folia (Demsst)

ماہیت :۔ چال موگرے کا درخت سدا بہار ہوتا ہے۔ اس کی اونچائی ۲۰ میٹر یا اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ چھال بھورے رنگ کی اور کھردری ہوتی ہے ——— پتے لمبوترے پھول چھوٹے سبزی مائل سفید ہوتے ہیں یا تو تنہا ہوتے ہیں یا پھر گچھے کے طور پر لگے ہوتے ہیں۔ پھل کروی قسم کے ہوتے ہیں۔ جن کا قطر ۲ سے ۴ سنٹی میٹر تک ہوتا ہے۔ پھل میں ۱۵ تا ۲۰ عدد بیج ہوتے ہیں جو قدرے بیضوی اور دھاری دار (مخطط) ہوتے ہیں ان بیجوں سے تیل کشید کیا جاتا ہے۔ یہی تیل "روغن چال موگرا" "دواء" مستعمل ہے جو زردی مائل بھورے رنگ کا منجمد روغن ہے۔ بُو خاص قسم کی، مزہ کچھ تند ہوتا ہے۔

مزاج ——— گرم وخشک

افعال ومواقع استعمال :۔ محرّد مصفّی خون ہونے کی وجہ سے خاص طور پر جُذام کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ جذام کے ابتدائی درجات میں نہایت موثر ہے۔ جس کے استعمال سے گلٹیوں کے حجم سُن رقبات اور جلدی فساد میں کمی دیکھی گئی۔ چونکہ اندرونی استعمال سے معدہ کی غشاء مخاطی پر مخرش اثر کرتا ہے۔ اس لیے بتدریج دیا جاتا ہے۔ زیر جلدی انجکشن سے بہتر نتائج مشاہدہ میں آئے۔ چنانچہ ان مشاہدات سے اس تیل کی افادیت ادویہ کبریت (سلفون ڈرگس) کے مقابلہ میں زیادہ تسلیم کی جارہی ہے۔ جذام کے علاوہ داد، نارفارسی (ایگزیما) جرب، متقرح، وجع مفاصل اور نقرس میں بھی نہایت اچھے نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) یہ روغن گرم دودھ پر ڈال کر پلائیں۔

اس کو کم مقدار میں شروع کر کے رفتہ رفتہ بڑھانا چاہیئے۔ یہ علاج جذام کے لیے کم از کم چھ ماہ تک مسلسل کرنا چاہیے۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ بیرونی طور پر لگاتے رہیں۔ دیگر امراض جلدی میں مقامی طور پر استعمال کرنا ہی کفافت کرتا ہے۔ ویسے اندرونی استعمال سے تصفیہ خون ہو کر تاثیر میں سرعت پیدا ہو سکتی ہے۔ اگر مقامی طور پر استعمال کرتے وقت اس میں روغن نیم کسی قدر اضافہ کر لیں تو اس کی تاثیر اور قوی ہو جاتی ہے۔

مزید تحقیقات :- کیمیاوی تجزیہ سے حسب ذیل اجزاء دریافت ہوئے :-

(۱) چال موگرگ ایسڈ (۲) ہڈنوکارپک ایسڈ (۳) گارپک (۴) اور دیگر کئی ایسڈس۔

چرائتہ (CHIKTTA)

نام نباتی / لاطینی (Swertia charata Buch & Ha)

ماہیت :- چرائتہ کا پودا تقریباً ایک میٹر اونچا ہوتا ہے۔ اس کا تنہ نیچے گول لیکن اوپر کسی قدر چوپہلو اور شاخدار ہوتا ہے۔ ہر ایک شاخ دو دو چھوٹی شاخوں میں منقسم ہوتی ہے۔ تنہ کا رنگ بھورا زرد رنگ یا بینگنی ہوتا ہے۔ اس کے گرد کا حلقہ پتلا چوبی اور اس کے اندر زرد رنگ کا گودا ہوتا ہے۔ پتے بیضاوی، پھول چھوٹے اور گچھے دار ہوتے ہیں۔ جب پودے کو پھول آنے لگتے ہیں۔ تب اس کو حاصل کر کے خشک کر لیتے ہیں۔ بازار میں یہی خشک پودا اور اس کی باریک شاخیں چرائتہ کے نام سے دستیاب ہوتی ہیں۔ جن کا ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔

چرائتہ کے پودے ہمالیہ کے ترائی میں کشمیر سے لے کر بھوٹان اور نیپال تک پائے جاتے ہیں نسوجات میں "چرائتہ شیریں" کے نام سے بھی ایک دوا لکھی جاتی ہے۔ شیریں سے مراد یہ نہیں ہے کہ شکر کی سی شیرینی پائی جاتی ہو۔ بلکہ اس قسم میں نسبتاً تلخی کم ہوتی ہے۔ اس قسم کا چرائتہ جس پودے سے تعلق رکھتا ہے اس کا نباتی نام (Sw Swertia angusti folia) ہے۔

چرائتہ کا علم نہایت قدیم زمانہ سے اہل ہند کو ہے۔ شمالی ہند میں ایک قدیم پہاڑی قوم کراتس کے نام سے مشہور تھی جو کہ اس دوا کو استعمال کیا کرتی تھی۔ چنانچہ اس کا سنسکرت نام کراتہ تکت بھی ہے جس کے معنی قوم کرات کی تلخ بوٹی کے ہیں۔

جب ہندوستان میں یونانی اطباء آئے تب ہی سے ان کو اس دوا کا علم ہوا اور اس کی خصوصیات کی بناء پر اس کو اپنی مفردات میں شامل کر لیا۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ چرائتہ معرق، مسہل اور مصفی خون ہے۔ اس لیے اس کو دفعیہ بخار، ضعف اشتہا، دق وسل، خارش، پھوڑے پھنسیوں، داد، جھائیوں وغیرہ کے دُور کرنے کے لیے بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) ۵ گرام چرائتہ کا جوشاندہ ان تمام عوارضات میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے چرائتہ میں حسب ذیل اجزاء کا پتہ چلا ہے:۔

(۱) چرائٹن نام کا ایک تلخ جوہر موثر (۲) روفیلک ایسڈ (۳) کاربونیٹس وغیرہ۔

چرچٹہ (خارواژ گونہ CHAFF PLANT)

نام نباتی / لاطینی (Achyranthus aspera Linn)

ماہیت :۔ ایک خودرو پودا ہے۔ جو ۲۰ سے ۶۰ سنٹی میٹر اونچا ہوتا ہے۔ شاخیں پھیلی ہوئی ابتداء میں موٹی اور آخر میں پتلی ہوتی ہیں۔ اس پر پتلی پتلی چھڑیں سی نکلتی ہیں۔ جو تقریباً ۳۵ سنٹی میٹر لمبی ہوتی ہیں۔ ان پر لال، گلابی، زرد پھول کے خوشے لگے رہتے ہیں۔ انہی چھڑوں پر چھوٹے چھوٹے کانٹے دار پھل لگتے ہیں۔ یہ کانٹے دار پھل اکثر قریب سے گذرنے والے کے کپڑوں سے چپٹ جاتے ہیں۔ چھڑوں کی یہی خصوصیت اس پودے کی پہچان ہے۔ جب پھل پک جاتے ہیں تو اس کے اندر سے چاول سے کسی قدر چھوٹے لیکن چاول کے مانند بیج نکلتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ چرچٹے کا پودا مدبول اثر رکھتا ہے۔ اس لیے اس کو استسقاء عسر بول اور احتباس بول میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ اس پودے کو جلاکر اس کی راکھ حاصل کی جائے۔ اور راکھ سے نمک بنایا جائے۔ "یہ نمکِ چرچٹہ" ایک گرام کی مقدار تک استعمال کیا جائے۔ یہ نمک ہاضم طعام وکاسر ریاح بھی ہے۔ اس لیے نفخ شکم، درد شکم میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پودے میں پوٹاش کی مقدار بہت زیادہ پائی گئی۔ اس کے علاوہ کیلشیم، شورہ، نمک، فولاد، گندھک وغیرہ بھی پائی گئی۔

چنا (حمص : GRAM)

نام نباتی / لاطینی : (Cicer arietinum Linn)

ماہیت :۔ خشک چنا دوا ءً استعمال کیا جاتا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مدر و مسکن ہونے کی وجہ سے سوزش بول میں مستعمل ہے۔ اگر مجریٰ بول سوزک سے متاثر ہو تو بھی اس کی صفائی ہو جاتی ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) چنے کا بیسن (آرد نخود) پانی میں بھگو دیں اور اس کا آب زلال دن میں کئی مرتبہ پلاتے رہیں۔ پیشاب بکثرت آئے مجریٰ بول پاک صاف ہو جائے گا۔ اگر صرف سوزش بول ہو تو یہ کم ہو جائیگی۔

مقوی باہ ہونے کی وجہ سے ضعف باہ اور کمزوری کو زائل کرنے کے لیے مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) مشہور ترکیب کے مطابق بقدر ضرورت چنے رات میں پانی میں بھگو کے رکھ دیں اور صبح کے وقت وہ چنے کھائیں۔ اگر صبح ورزش کے بعد اس کا استعمال کریں تو نہایت فائدہ مند ہے۔

جالی ہونے کی وجہ سے بدن اور چہرہ کا رنگ نکھارنے نیز تر و خشک خارش کو زائل کرنے کے لیے مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) منہ ہاتھ دھوتے وقت بجائے صابن کے استعمال کریں تو جلد کے رنگ کو نکھارنے میں "بیسن" سے کافی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

مقوی و مسود شعر ہونے کی وجہ سے بال گرنے اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے بچانے کے لیے ایک بہترین دوا ہے

ترکیب استعمال :۔ ہر روز نہانے سے پہلے بیسن کو پانی میں گھول کر سر کو لگالیں۔ اس کے بعد تمام بدن کو صاف کر کے سر کو بھی دھولیں۔ بالوں کو صابن نہ لگائیں۔ بال گرنے نہیں پائیں گے اور ان میں قدرتی چمک بھی آئے گی۔

مجفف قروح ہونے کی وجہ سے زخموں کو خشک کرنے اور انہیں صاف کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ رازی نے اپنے تجربات کے طور پر اس کو "قروح سرطانیہ" کے دور کرنے کے لیے بھی لکھا ہے۔ اس

لحاظ سے مزید تحقیقات کرنی چاہیے۔
ترکیب استعمال :۔ (۱) چنے کو پانی میں جوش دے کر پھر اس کا ضماد قروح پر کریں۔
(۲) چنے کے آٹے کا ضماد کیا جائے۔

چوب چینی (اصل الصینی : CHINA ROOT)

نام نباتی / لاطینی (Smilax china Linn)

ماہیت :۔ چوب چینی کے نام سے بازار میں ایک جڑ دستیاب ہوتی ہے جو سُرخ یا گلابی رنگ کی ایک بالشت تک لمبی اور کچھ دبیز ہوتی ہے۔ مزہ شیریں ہوتا ہے۔ یہ دراصل ایک بیلدار نبات کی جڑ ہے۔ یہ بیلدار نبات کی جائے پیدائش چین ہے۔ اسی لیے اس کو چین کی طرف منسوب کرکے "چوب چینی" کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں بھی آسام، سلہٹ وغیرہ کے علاقہ میں اس قسم کی بیلدار نبات پائی جاتی ہے جو Smilax glabra Linn کہلاتی ہے۔ اس کی جڑ بھی چوب چینی کے نام سے بازار میں مل جاتی ہے۔ لیکن جو چوب چینی چین سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ اثر اور خواص کے لحاظ سے ہندوستانی چوب چینی کے مقابلہ میں بہت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے۔ چونکہ آج کل چین سے چوب چینی کا آنا مشکل ہے اس لیے دواسازوں کے ہاں ہندوستانی چوب چینی (چوب ہندی) ہی ملتی ہے۔ چوب چینی کی بیل زمین پر مفروش ہوتی ہے۔ شاخیں باریک لمبی تقریباً ایک میٹر سخت ہوتی ہیں۔ ہر شاخ پر تین سے پانچ عدد تک پتے ہوتے ہیں۔ جو دبیز اور ۱۰ سنٹی میٹر تک لمبے ہوتے ہیں۔
چوب چینی کا ذکر قدیم عربی کتابوں میں کہیں بھی نہیں ملتا۔ یہ اُنیسویں صدی کے آخر میں یونانی مفردات کی فہرست میں شامل کی گئی ہے۔ چنانچہ حکیم محمد اعظم خاں صاحب نے محیط اعظم میں یہی اشارہ دیا ہے کہ یہ ادویہ جدیدہ میں سے ہے۔ زمانہ قدیم میں اس کا ذکر نہیں پایا جاتا۔
مزاج ـــــ مرکب القویٰ
افعال و مواقع استعمال :۔ چوب چینی کو مصفی خون، ملطف، مفتح، محلل، مجفف اور معرق ہونے کی وجہ سے امراض فساد خون مثلاً جذام، آتشک، خارش، داد، قروح خبیثہ نیز صداع مزمن، شقیقہ، نزلہ مزمن، زکام، فالج، رعشہ، بواسیر، قروح گردہ و مثانہ، سلس البول، امراض رحم، اوجاع مفاصل میں اور حمیات مختلفہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) ۵ گرام چوب چینی کا سفوف پانی کے ہمراہ استعمال کرایا جائے۔
(۲)۔ ۱ گرام چوب چینی کو ½ ۱ پیالی پانی میں جوش دیں جو آدھا رہ جائے تو چھان کر پلا دیں۔ اعلےٰ درجہ کا مطبوخ بخار اور مصفی خون ہے اور تمام عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ چوب چینی میں صابن جیسا مادہ Sabonin پایا جاتا ہے۔

مشہور مرکبات:۔ معجون چوب چینی۔

حَبّ الرّشاد (بالونؔ: GARDEN CRESS)

نام نباتی / لاطینی (Lepidium sativum Linn)

ماہیت:۔ حبّ الرشاد کا پودا چھوٹا سا ۱۵۔ ۴۵ سنٹی میٹر اونچا ہوتا ہے۔ اس پودے کی کاشت سارے ہندوستان میں ہوتی ہے۔ اس لیے کہ اس کے پتے بطور سلاد کھائے جاتے ہیں۔ پھول سفید ہوتے ہیں اور اس کو چھوٹی چھوٹی پھلیاں بھی لگتی ہیں۔ جن میں بیج ہوتے ہیں۔ یہی بیج حبّ الرشاد یا بالون کہلاتے ہیں۔

حبّ الرشاد کے پودے کی اصل جائے پیدائش حبشہ، یورپ اور مغربی ایشیا کے ممالک ہیں۔ قدیم عربی کتابوں میں حبّ الرشاد کے نام سے اس دواء کا ذکر ملتا ہے اور معالجات کی کتابوں میں ادویہ برص کے ضمن میں اس کا نام بھی درج ہے۔ قدیم اطباء جرجیر اور حبّ الرشاد کو افعال و خواص اور مشابہت کی بنا پر ایک ہی قسم کے مانتے تھے۔ لیکن ماہرین نباتات ان دونوں میں فرق بتاتے ہیں۔ چنانچہ دونوں کے نباتیاتی جنس علیحدہ ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ جالی، محرر اور محلل ہونے کی وجہ سے حبّ الرشاد کو بیرونی طور پر برص، جھائیں، اور چھیپ وغیرہ کو زائل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اندرونی طور پر استعمال کرنے سے یہ منفث بلغم، مشہی، مدر بول و مدر حیض اور محرک باہ اثر کرتے ہیں۔ اس لیے سعال، ضیق النفس، ضعف ہضم، ضعف اشتہا، ضعف باہ، احتباس بول، عسر البول، احتباس حیض میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) حبّ الرشاد کو پیس کر اس کو مقام ماؤف پر ضماداً استعمال کریں۔ برص وغیرہ میں مفید ہے۔

(۲) حبّ الرشاد کو پیس کر ایک گرام کی مقدار میں کھلائیں۔ تمام عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ حبّ الرشاد کے کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ اس میں اجزاء لحمیہ، رماد، فاسفورس، کیلشیم گندھک وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ فولاد، کوبالٹ اور آیوڈین بھی خفیف مقدار میں ہوتے ہیں۔

حب الزلم (EGYPTIANNUT)

نام نباتی / لاطینی

ماہیت :۔ چنے سے بڑا چپٹا سا دانہ ہوتا ہے اس کا بیرونی پوست سیاہ اور اس کے اندر سفید مغز ہوتا ہے جو مزے میں چرب و شیریں اور خوشبودار ہوتا ہے۔ یہ مصر سے درآمد کیا جاتا ہے۔ یونانی دواسازوں کے یہاں حب الزلم کے نام سے ہی یہ دستیاب ہوتا ہے۔ یہ حب العزیز سے بھی موسوم ہے۔

مزاج ــــ گرم و تر

افعال و مواقع استعمال :۔ مغز حب الزلم کو زیادہ تر تقویت باہ کے لیے مقوی باہ معاجین میں شامل کرکے استعمال کرتے ہیں۔ "لبوب کبیر" جو ایک مشہور مقوی باہ و مقوی اعصاب مرکب ہے اس میں دیگر اجزاء کے ساتھ مغز حب الزلم بھی شامل ہے۔

حب السلاطین (جمالگوٹہ : (CROTON SEEDS

نام نباتی / لاطینی (Croton tiglium Linn)

ماہیت :۔ حب السلاطین کے نام سے بازار میں بیج دستیاب ہوتے ہیں۔ اس کے درخت سدا بہار اور تقریباً ۵ سے ۸ میٹر تک بلند ہوتے ہیں جو بنگال، آسام، جنوبی ہند، برما اور سیلون میں یا تو خود رو پائے جاتے ہیں یا ان کی کاشت کی جاتی ہے۔ اس درخت کے پھل بیضوی اور تینوں حصّوں میں تقسیم، ۱ سے ۲۵ ملی میٹر لمبے ہوتے ہیں۔ اور جن میں تین بیج پائے جاتے ہیں۔ جو کہ تخم بید انجیر کے مشابہ ہوتے ہیں۔ تخم میں مغز پایا

جاتا ہے جو سفید اور روغنی ہوتا ہے۔ روغن حاصل کر کے دواءً استعمال کرتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم وخشک بدرجہ چہارم۔

افعال ومواقع استعمال :۔ جب روغن حب السلاطین کو جلد پر لگایا جاتا ہے تو نہایت خراش ہوتی ہے اور سوزش کا احساس ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایک آبلہ بن جاتا ہے اسی لیے اس کو کسی اور روغن میں ملا کر جذب و امالہ کے طور پر حدار مزمن، نقرس، میں ماؤف جوڑوں پر نیز عصبی دردوں میں مقام درد پر اور سل وسعال شعبی میں سینہ و پشت پر استعمال کیا کرتے تھے لیکن چونکہ اس کے استعمال سے سخت سوزش ہوتی ہے اور زخم پڑجاتے ہیں اس لیے اس کا استعمال متروک ہوگیا ہے۔ اسی طرح اندرونی طور پر استعمال کرنے سے آنتوں میں سوزش پیدا کرتا ہے اور ان کی حرکات دودیہ کو نہایت زیادہ تحریک دے کر اسہال شدید اور رقیق کا باعث بنتا ہے۔ ہر دو امور میں اس کا استعمال اس کی شدید تاثیر کی وجہ سے متروک ہے۔ اس کی شدید تاثیر کا یوں اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس روغن کو جلد پر لگانے سے بھی اس کے جذب ہونے کے بعد اسہال آنے لگتے ہیں ـــــ البتہ بیرونی طور پر دواءً استعلاب کے لیے بیج کو گھس کر یا اس کا روغن گھریلو علاج کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جس سے سر میں آبلہ پڑکر وہاں کا دوران خون تیز ہوکر بال اُگ آتے ہیں۔

حَبُّ الغَار (CHERRY LAUREL)

نام نباتی / لاطینی (Prunus laurocerasus Linn.

ماہیت :۔ ایشیائے کوچک اور جنوب مشرقی یورپ میں غار کے درخت پائے جاتے ہیں۔ اس کے چھوٹے سے درخت ۶ میٹر تک بلند ہوتے ہیں۔ پتے بڑے بڑے سرسبز بیچ سے قدرے اوپر دندانے دار ہوتے ہیں۔ پھول چھوٹے اور سفید، پھل چھوٹے گول گہرے بادامی رنگ کے یا سیاہ ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں نیلگری کے مقام پر اس درخت کی کاشت کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن یہاں پھل نمودار ہی نہیں ہوسکے۔ تازہ پتوں میں تلخ بادام جیسی کریہہ بُو ہوتی ہے۔ یہ بُو پتوں کو کچلنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ حب الغار کا ذکر حکیم دیسقوریدوس نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ حب الغار سے ایک روغن حاصل کیا جاتا ہے جو کہ اسی حکیم کی اختراع بتائی جاتی ہے ـــــ اطباء صرف حب الغار ہی دواءً استعمال کرتے ہیں۔ لیکن جنوبی یورپ میں روغن حب الغار استعمال کیا جاتا ہے۔ برٹش فارما کوپیا میں اس کے پتے آفیشل ہیں ـــــ چونکہ یہ

ہندوستان میں نہیں پایا جاتا اس لیے اس کو درآمد کیا جاتا ہے۔ اور اور یہ درآمد کی فہرست میں صرف "حب الغار" ہی کا نام شامل ہے ـــــ اور یہ بھی اتنی کم مقدار میں منگایا جاتا ہے کہ شمالی ہند کے دواسازوں کے ہاں یہ دستیاب ہی نہیں ہوتا جنوبی ہند میں خصوصاً حیدرآباد میں اس کا ایک مرکب "تریاق اربعہ مخصوص" سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس لیے درآمد شدہ دوا کی کافی مقدار یہاں کے دواسازوں کے ہاں چلی جاتی ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ حب الغار نہایت قوی محرک اعصاب، محلل و مسکن ہے۔ اس لیے اس کو فالج، لقوہ، رعشہ، وجع المفاصل، نقرس، عرق النساء میں کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) ایک گرام حب الغار کا سفوف شہد میں ملا کر استعمال کیا جائے۔ مذکورہ تمام عوارض میں مفید ہے۔

(۲) روغن حب الغار کی مقام ماؤف پر مالش کی جائے۔

مزید تحقیقات :۔ حب الغار کے کیمیاوی تجزیہ سے حسب ذیل دو اجزاء حاصل ہوئے۔

(۱) ثمی روغن (۲) کچھ مقدار میں ہائیڈروسیانک ایسڈ۔

مشہور مرکبات :۔ تریاق اربعہ

حَبُّ القُلقُل (OIL OIL SEEDS)

ماہیت :۔ حب القلقل کے نام سے بازار میں ایک قسم کے گول گول، چکنے چھوٹے تخم دستیاب ہوتے ہیں جن کا رنگ سیاہ ہوتا ہے لیکن ایک حصہ پر سفیدی نمایاں ہوتی ہے۔ اس کو توڑنے پر اندر سے سفید مغز نکلتا ہے۔

حبُّ القلقل کے نام سے آج کل جو تخم مستعمل ہیں اور جن کا ذکر مذکورہ ماہیت میں کیا گیا ہے۔ وہ اصل حب القلقل جن کا بیان قدیم یونانی کتابوں میں کیا گیا ہے وہ نہیں ہے۔ اکثر ماہرین و مصنفین نے حب القلقل کا نباتی اصلاحی نام (cardio Spermum) لکھا ہے۔ حالانکہ خود اس کتاب کے مصنف نے اس پودے کی اصل تک رسائی کی ہے۔ لیکن یہ جان کر حیرت ہوئی کہ اس قسم کے پودے سے نہ تو مذکورہ قسم کے تخم حاصل ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی کوئی اور مشہور دوا حاصل ہوتی ہے۔ یہ

بالکل ہی ایک علیحدہ پودا ہے۔

محیطِ اعظم میں حبّ القلقل کے بیان میں صاف طور پر لکھا ہے کہ جس درخت یا پودے سے یہ تخم حاصل ہوتے ہیں۔ اس کی ماہیت میں اختلاف ہی رہا ہے۔ یہ اختلاف سینکڑوں سال سے چلا آرہا ہے اور کسی نے بھی اس کے اصل ماخذ تک رسائی نہیں کی۔ محیطِ اعظم میں بعض اشارے ایسے ملتے ہیں مثلاً "حبّ القلقل کے پودے عراق میں پائے جاتے ہیں تو یہ بات واقعی سمجھ میں آتی ہے کہ ہوسکتا ہے کہ یہ تخم ہندوستان سے باہر کسی عرب ملک ہی کی پیداوار ہے۔ ہم اور زیادہ قدیم کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو اکثر کتابوں میں اس کو جنگلی انار کے بیج لکھا گیا ہے۔ لیکن اگر اس کو صحیح مان لیا جائے تو موجودہ مستعمل اور دستیاب ہونے والے حبّ القلقل ہرگز انار دانہ جنگلی نہیں ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ انار دانہ جنگلی ہی کو "حبّ القلقل" کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ محیط اعظم میں اس کا ہندی نام گوار پھلی لکھا ہے۔ گوار کے نام سے گلوسری آف انڈین میڈیسنل پلانٹس میں جس پودے کا ذکر ہے وہ (Cyamopsis Tetragonoloba Linn) ہے۔ اس کا تفصیلی ذکر دی ویلتھ آف انڈیا میں بھی موجود ہے۔ لیکن اس میں بیجوں کی ماہیت بیان نہیں کی گئی ہے۔ اس لیے شبہ قائم رہتا ہے۔ مصنف کتاب اب بھی اس کے اصل ماخذ تک پہنچنے کے لیے چھان بین میں مصروف ہے۔ جب بھی یہ مسئلہ حل ہوجائے گا، اس کو آیندہ کسی وقت شاملِ کتاب کردیا جائے گا۔

ہم نے اس دوا کے بارے میں مزاج، افعال وخواص اور مواقع استعمال لکھنے سے بھی گریز کیا ہے۔ اس لیے کہ جب تک اصل حبّ القلقل کا پتہ نہ چلے، لکھنا نامناسب رہے گا۔ اگرچہ ایک مشہور مرکب "معجونِ کبیر" میں حبّ القلقل بھی بطور ایک جزو شامل ہے۔ لیکن ہمارے خیال میں موجودہ مستعمل "حبّ القلقل" کی شمولیت اس مرکب میں محض ایک ضابطہ کی تکمیل ہے۔

حبّ النیل (کالاوانہ : PHAR BITIS SEEDS)

نام نباتی / لاطینی : (Ipomoea nil (Linn))

ماہیت:۔ حبّ النیل کے نام سے بازار میں سیاہ رنگ کے تخم ملتے ہیں جن کو توڑنے پر اندر سے سفید

مغز نکلتا ہے جس کا مزہ قدرے تلخ اور تیز ہوتا ہے۔ یہ تخم ایک قسم کی بیل سے حاصل ہوتے ہیں۔ اکثر باغ میں یہ بیل لگائی جاتی ہے کیونکہ اس کے پھول بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ اس بیل کو چھوٹی چھوٹی پھلیاں لگتی ہیں جن میں ۴ یا ۶ بیج پائے جاتے ہیں۔ یہی خشک شدہ سیاہ بیج بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔۔۔

حب النیل کو یونانی طب میں سینکڑوں سال سے دواءً استعمال کیا جارہا ہے۔

مزاج ۔۔۔ گرم وخشک۔ تیسرے درجہ میں۔

افعال ومواقع استعمال :۔ حب النیل کو بیرونی طور پر پیس کر استعمال کرنے سے جالی تاثیر کرتا ہے۔ اسی لیے برص، بہق میں استعمال کرتے ہیں۔ اندرونی طور پر استعمال کرنے سے مسہل اثر ہوتا ہے جس سے پانی کے مانند رقیق دست آتے ہیں۔ نیز قاتل کرم شکم بھی اس لیے حب النیل کو کدو دانوں کے قتل کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) حب النیل کو پیس کر اس کا ضماد برص وبہق کے دھبوں پر کریں۔ اگر اس کے ہمراہ ہموزن صندل سرخ اضافہ کریں اور مسلسل استعمال کریں تو برص وبہق سے مکمل علاج ہوجائے گا۔ اس میں بھی اسی طرح عمل کریں کہ دونوں دواؤں کا سفوف پانی میں بھگو رکھیں اور صبح زلال پی لیں۔ باقی پھونک کر پیس کر ضماد کریں۔ شیخ الرئیس بوعلی سینا نے حب النیل کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ مادہ کا مسہل ہے جو برص کا باعث بنتا ہے۔ اس کے پیش نظر حب النیل کو برص کے ازالہ کے لیے تحقیقی طور پر استعمال کرنا چاہیے۔

(۲) ۲ گرام کی مقدار میں اس کا سفوف رات میں سوتے وقت نیم گرم پانی کے ہمراہ استعمال کیا جائے۔ دیدان امعاء کے لیے مفید ہے۔

مزید تحقیقات ۔۔۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ حب النیل سے ایک جوہر موثر حاصل کیا گیا جو کہ فاربی ٹی سین کہلاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں روغن تقریباً ۹۰ فی صد، ٹے نین اور گلوکوسائیڈ بھی پائے گئے۔

مشہور مرکبات :۔ اطریفل دیدان۔

حُلبہ (میتی: FENUGREEK)

نام نباتی / لاطینی : (Trigonella foenum-graeceu Linn)

ماہیت :۔ میتی کا پودا ہندوستان کے ہر حصہ میں کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کے پتے بطور سبزی بکثرت مستعمل ہیں۔ یہ عموماً سردیوں میں اُگتا ہے۔ جب اس پودے کو پھول آچکتے ہیں تب تقریباً ۲ سنٹی میٹر لانبی پھلیاں لگتی ہیں۔ جب پھلیاں خشک ہوجاتی ہیں تو ان میں سے زردی مائل سُرخ رنگ کے بیج نکل آتے ہیں۔ دواءً یہی بیج "تخم حلبہ" کے نام سے مستعمل ہیں۔ یہ خوشبودار ہوتے ہیں اور پانی میں بھگونے سے لعاب پیدا کرتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ ملطف، مغری و مدر ہونے کی وجہ کھانسی، خشونت حلق و سینہ، اسہال و پیچش اور تقطیر البول، احتباس طمث میں مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) ۵ گرام میتی (نیم کوفتہ) کا جوشاندہ بنا کر شکر اضافہ کرکے استعمال کرائیں۔ کھانسی خشونت سینہ میں مفید ہے۔

(۲) ۵ گرام میتی کا سفوف پانی کے ہمراہ استعمال کریں اسہال، پیچش میں مفید ہے۔

(۳) ۵ گرام میتی کو دھوکر خشک کریں۔ اور اس کا سفوف بنا کر شہد میں ملا کر کھلائیں۔ کھانسی خشونت سینہ و حلق اور تقطیر البول میں مفید ہے۔

(۴) احتباس طمث کے لیے جوشاندہ کے طور پر دیگر ادویہ کے ہمراہ دیں۔

(۱) محلل ہونے کی وجہ سے مختلف اورام، دمامیل کو تحلیل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ میتی کو پانی میں پیس کر طلاءً استعمال کرائیں۔

(۳) مشتہی ہونے کے باعث ضعف اشتہا اور کمزوری معدہ میں استعمال کرتے ہیں۔ نیز نفخ شکم میں بھی فائدہ مند ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) ۵ گرام سفوف میں قدرے نمک کا اضافہ کرکے کھلائیں۔

(۲) اچار میں عام طور پر میتی کو بھی اسی لیے شامل کیا جاتا ہے۔

مزید شیر :۔ میتھی کو افراز شیر کے لیے بھی فائدہ مند پایا گیا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ ۶ گرام میتھی کا سفوف شکر کا اضافہ کر کے ہمراہ دودھ استعمال کرائیں۔

(۲) اس کا حریرہ بنا کر بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے اس بات کا علم ہوا ہے کہ میتھی کے اجزاء بعینہ روغن جگرماہی کا ڈیسور آئل) کے مانند ہیں۔ اس کے علاوہ فاسفیٹس لیسی تھین اور نیوکلو البومن کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔ اسی لیے اب یہ باور کیا جاتا ہے کہ کاڈ لیور آئل کو جہاں استعمال کیا جاتا ہے، میتھی کو بھی اس کے بدل کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں چنانچہ اصام لمفاویہ، خنازیر، کساح، فقرالدم، اعصابی کمزوری، متعدی بیماریوں کے بعد کی کمزوری، نیز نقرس، وجع المفاصل میں میتھی کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ان امراض کے لیے دو چمچے میتھی کا سفوف روزانہ دودھ میں حل کر کے استعمال کرائیں۔

اس کے علاوہ میتھی میں، فولاد کی بھی قابل غور مقدار دیکھی گئی ہے اور یہ نامیاتی شکل میں ہوتی ہے جو کہ بآسانی جزبدن بن سکتی ہے اور کئی جواہر موثرہ (ایلکلائڈز) بھی حاصل کیے گئے۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) قیروطی آرڈکرسنہ (۲) مرہم حافلیون (۳) دوار المسک۔

معزر :۔ انشین کو۔

مصلح :۔ پالک اور خرفہ کا ساگ۔

حُماض (چوکا، ترشہ : SORREL)

نام نباتی / لاطینی : (Rumex vesecaricus)

ماہیت :۔ چوکا مشہور سبزی ہے۔ جنوبی ہند میں خصوصاً آندھرا کے علاقہ یا اور شمالی ہند میں پنجاب میں پائی جاتی ہے۔ پتے گول، چوڑے اور ترش ہوتے ہیں۔ تخم چمکدار تکونے ہوتے ہیں۔ جن کا رنگ سُرخی مائل سیاہ ہوتا ہے۔ یہی تخم دواءً استعمال کیے جاتے ہیں۔

مزاج ـــــ سرد و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ قابض، مسکن، مغری افعال کی بناء پر تخم حماض کو اسہال، ذوسنطاریہ، سج امعاء، قروح امعاء، قے، متلی اور شدت عطش اور سلس البول میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۱ گرام سفوف استعمال کرایا جائے۔ تمام عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے صرف چوکا کے جڑ اور پتوں سے جو اجزاء علیحدہ کئے گئے ان میں نشاستہ جات اور طوبت بیضہ اور روبیسین ولا پاکتین ہیں۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) سفوف ملین (۲) قرص کہربا (۳) معجون ماسک البول۔

خارخسک (گوکھرو، حسک) ؛ CALTROP)

نام نباتی (Tribulus terristris Linn)

ماہیت :۔ خارخسک زمین پر پھیلنے والی ایک بوٹی کے پھل ہیں۔ جس کی شاخیں ۱۔۰ سے ۲ سنٹی میٹر لمبی ہوتی ہیں۔ پتے ۲ سے ۳ سنٹی میٹر لمبے اور سفیدی مائل سبز ہوتے ہیں۔ پھول سفید و زرد ہوتے ہیں۔ پھل (خارخسک) روئیں دار مدور جس کے چار طرف ۴ سے لے کر ۶ تک کانٹے لگے ہوتے ہیں۔ یہی پھل دواءً مستعمل ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مدر بول و حیض و مخرج گردہ و مثانہ، خارخسک کو عسر البول، احتباس البول، احتباس طمث اور سوزاک میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) اس کا جوشاندہ بنا کر یا شیرہ نکال کر استعمال کریں۔

مزید تحقیقات :۔ خارخسک میں حسب ذیل اجزاء پائے گئے۔

ایلکا ئڈ کی تھوڑی سی مقدار، روغن کثیفہ، روغن خاص، رالدار مادے اور نائٹریٹس۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) شربت بزوری (۲) شربت مدر طمث (۳) سفوف سیلان الرحم۔

خاکسی (خوب کلاں، خوباہ : HEDGE MUSTARD)

نام نباتی / لاطینی (Sisymbrium ioro)

ماہیت :- اس کے پودے شمالی ہند، راجپوتانہ، پنجاب کے گیہوں وغیرہ کے کھیتوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے بیجوں کی درآمد فارس سے ہوتی ہے۔ یہ بہت سونے چھوٹے سُرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ پانی میں ڈالنے سے یہ لعابدار ہوجاتے ہیں۔ ان کا مزہ چرچرہ ہوتا ہے۔ عام طور پر گھریلو استعمال بکثرت کیا جاتا ہے۔ یہی بیج خوب کلاں کہلاتے ہیں۔

مزاج ــــ گرم وتر۔

افعال و مواقع استعمال :- خاکسی میں دافع بخارو منفث بلغم اثرات ہوتے ہیں۔ اس لیے اس کو بخاروں میں استعمال کرتے ہیں۔ خصوصاً چیچک و خسرہ (گوبری) میں اس کا استعمال تو مشہورِ عام ہے۔ سعال بلغمی وزلہ میں بھی مفید ہے۔

ترکیب استعمال :- (۱) اگرام خاکسی کا جوشاندہ پلائیں۔ تمام عوارض میں مفید ہے۔ چیچک و خسرہ کے مریضوں کے بستر پر اس کو چھڑکنا بھی چاہیے۔

مشہور مرکبات : شربت خاکسی

خُبازی (COMMON MALLOW)

نام نباتی / لاطینی (Malva sylvestris Linn)

ماہیت :- خُبازی کا پودا سیدھا ایک میٹر تک بلند ہوتا ہے۔ یہ کشمیر سے کماؤں نیز بہار، دکن کے باغات میں اُگایا جاتا ہے۔ پتے لمبے نرم ہوتے ہیں ان کا ساگ بنا کر کھایا جاتا ہے۔ پھول بینگنی رنگ یا سُرخ ہوتے ہیں۔ تخم گول، سیاہی مائل سفید ہلکے قرص کی شکل کے ہوتے ہیں جن کے درمیان میں نشیب سا ہوتا ہے۔ یہی ان کی پہچان ہے۔ پانی میں ڈالنے سے لعاب پیدا کرتے ہیں۔ دواءً تخم ہی مستعمل ہیں۔

مزاج ــــ گرم وتر۔

اعمال ومواقع استعمال:- ملطف، مغری مزلق اثرات کی وجہ سے تخم خبازی، نزلہ زکام، سعال خشونت حلق وصدر، بحۃ الصوت سمج، قرحہ امعاء، سوزش بول میں ان کا تعابدار جوشاندہ استعمال کیا جاتا ہے ـــــ نزلہ کے جوشاندوں میں تخم خبازی اور تخم خطمی کو خاص طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔
مشہور مرکبات:- لعوق سپستاں، مطبوخ نزلہ۔

خربق سیاہ (BLACK HELLEBORE)

نام نباتی / لاطینی (Helleborus niger Linn)

ماہیت:- خربق سیاہ کے نام سے بازار میں ایک جڑ دستیاب ہوتی ہے۔ یہ جڑ گرہ دار، ریشہ دار، بے قاعدہ مڑی ہوئی ۳ سنٹی میٹر یا اس سے کچھ زیادہ لمبی اور ایک سے ۱½ سنٹی میٹر دبیز جس پر لمبائی میں آڑے پن میں نشان ہوتے ہیں۔ رنگت باہر سے سیاہ اور اندر سے سفیدی مائل، بو نہایت خفیف لیکن ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔

خربق سیاہ دراصل وسطی اور جنوبی یورپ کے ممالک کی پیداوار ہے۔ اس کے پودے ہندوستان میں اب تک دیکھنے میں نہیں آئے۔

تاریخ ادویہ کی بعض کتابوں کے مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے۔ خربق سیاہ ملک یونان میں ۱۴۰۰ سال ق م میں بطور مسہل استعمال ہوتی تھی لیکن جب حکیم میلم پوس یونانی نے بادشاہ پری طوس کی بیٹیوں کے مرض دیوانگی کو اس دوا کے استعمال سے رفع کیا، تب سے اس کی شہرت اور بڑھ گئی۔ متقدمین اطباء یونان اس دوا کو دیگر امراض کے علاوہ مرض دیوانگی میں خاص طور پر استعمال کیا کرتے تھے۔

خربق سیاہ کے نام سے ذہن میں ایک سوال اُٹھ سکتا ہے کہ اس کی سفید قسم بھی ہوگی۔ کتابوں میں خربق سفید کے نام سے بھی دوا کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن خربق سفید بالکل علیحدہ چیز ہے اور اس کا نباتی اصطلاحی نام Veratrum album ہے۔ اس لیے خربق سفید کو خربق سیاہ کی جنس سے علیحدہ ہی رکھا گیا ہے۔

خربق سفید ایک نہایت سستی دواء ہے۔ یہ کتوں، بھیڑیوں اور سوروں کے لیے بھی سم قاتل ہے۔ اس لیے یہ استعمال میں نہیں آتی۔

اسی طرح بہت ساری کتابوں میں خربق سیاہ کو کٹکی کے مترادف لکھا گیا ہے جو درحقیقت صحیح نہیں ہے کٹکی کے نام سے ہم نے علیٰحدہ اس کا ذکر کیا ہے۔ بعض کتابوں کے مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ خربق سیاہ کو "خراسانی کٹکی" کا نام بھی دیا گیا ہے۔ اس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ خربق سیاہ ہندوستان سے باہر سے ہی آتی ہے اور چونکہ کٹکی بھی بطور مسہل استعمال ہوتی ہے۔ اس لیے "خربق سیاہ کو "خراسانی کٹکی" کا نام دے دیا گیا۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ خربق سیاہ کے استعمال سے پانی کے مانند رقیق دست آتے ہیں کیونکہ یہ مسہل قوی ہے۔ اس لیے جنون، استسقاء وغیرہ میں دیتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۵۰۰ ملی گرام خربق سیاہ کا سفوف نیم گرم پانی کے ہمراہ رات میں دیں۔

مزید تحقیقات :۔ خربق سیاہ کے کیمیائی تجزیہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں حسب ذیل اجزاء پائے جاتے ہیں (۱) ہیلے بورین (۲) ہیلے بوری این۔ یہ دونوں زہریلے گلوکوسائڈ ہیں۔ (۳) رال (۴) ٹنم (۵) نشاستہ

خربوزہ (بقیہ : SWEET MELON)

نام نباتی / لاطینی (Cucumis melo Linn)

ماہیت :۔ خربوزہ موسم گرما میں دستیاب ہونے والا مشہور میوہ ہے۔ دنیا کے تقریباً تمام گرم علاقوں میں خربوزہ کے بیل کی کاشت کی جاتی ہے۔ ہندوستان میں ہر جگہ گرم وخشک علاقوں میں اس کی بکثرت کاشت کی جاتی ہے۔ اور چونکہ اس کے پودوں کی کثیر مقداروں میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے اکثر دریاؤں کے پٹیلی زمین پر اس کو اگایا جاتا ہے۔ جب دریا کا پانی اُتر جاتا ہے تو اس خالی جگہ کو پلاٹ میں تقسیم کر لیا جاتا ہے اور بیجوں کو ایک سلسلہ سے یا ایسے ہی بویا جاتا ہے اور یہ بونے کا عمل جنوری سے مارچ تک کیا جاتا ہے اور جب موسم خشک ہو جاتا ہے تو ان پودوں کی خوب آبیاری کی جاتی ہے اور جب پھل پکنے لگتے ہیں تو آبپاشی بند کر دی جاتی ہے۔ اس طرح خربوزہ کی فصل تین چار مہینے میں تیار ہو جاتی ہے۔ دہلی میں جمنا کے کنارے خربوزے کی

کاشت وسیع پیمانے پر کی جاتی ہے ـــــ خربوزہ کے تخم چھوٹے چھوٹے مگر بیچ لمبے ہوتے ہیں۔ ان میں مغز پایا جاتا ہے۔ یہی مغز دواءً استعمال کیا جاتا ہے۔ دواسازوں کے ہاں یہ مغز بڑی مقدار میں بھی دستیاب ہو جاتا ہے۔

مزاج ـــــ سرد تر۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مدر اور مسکن ہونے کی وجہ سے پیاس کی شدت کو کم کرتے، احتباس بول سوزاک، قروح گردہ و مثانہ اور احتباس حیض میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) مغز تخم خربوزہ کو پانی میں پیس لیں اور شیرہ بنا کر استعمال کریں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ خربوزہ اور اس کے بیجوں میں اجزائے لحمیہ، نشاستہ و شکر، شحم، کیلسیم، فاسفورس، فولاد، تانبہ، وٹامن اے، بی، سی اور بی۔ ٹو جیسے قیمتی اجزا پائے جاتے ہیں جو بدن کی تقویت اور خون کی پیدائش کے لیے نہایت مفید ہیں۔

خُرفہ (رِجلہ : PURSLANE)

نام نباتی / لاطینی (Portutaca oleracea Linn)

ماہیت :۔ خرفہ کا پودا جس کے پتے بطور سبزی کھائے جاتے ہیں، عام طور پر مشہور ہے جو تقریباً ۵۰ سنٹی میٹر تک اونچا ہوتا ہے۔ تنہ سبز یا ارغوانی رنگ کا، پتے بیضوی، قدرے گول، تقریباً ۲ سے ۲۵ میٹر لمبے رسیلا، پھول گہرے زرد، پھلیاں بیضوی جن میں باریک باریک سیاہ رنگ کے تخم ہوتے ہیں ـــــ دواءً اس کے تخم اور پتے استعمال کیے جاتے ہیں۔

مزاج ـــــ سرد تر۔

فعال و مواقع استعمال :۔ مبرد، مسکن اور مدر بول ہونے کی وجہ سے تخم خرفہ اور برگ خرفہ کو اکثر امراض حارہ مثلاً صداع حار، شدت عطش، جوش خون، ہیجان صفرا، سوزش معدہ و امعاء، سوزش بول، اور امراض حارہ مثلاً سرسام میں استعمال کرتے ہیں۔ سرسام میں تخم خرفہ کا استعمال بے حد مفید ہے۔ اس سے بخار کی شدت میں بھی کمی آجاتی ہے اور علامات سرسام مثلاً صلابت عنق میں بھی بہت جلد افاقہ ہو جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) تخم خرفہ ۵ گرام کی مقدار میں سفوف بنا کر استعمال کریں۔

(۲) تخم خرفہ کا شیرہ بنا کر، استعمال کریں۔

(۴) تازہ برگ خرفہ کا رس ایک ایک چمچہ (۵ ملی میٹر) کی مقدار میں استعمال کریں۔

مزید تحقیقات :۔ برگ خرفہ اور اس کے تنہ اور بیج میں اجزاء لحمیہ، اجزاء نشاستہ جات، معدنی مواد، مثلاً کیلسیم، میگنیشیم، آئرن بنڈ، فاسفورس، فولاد، سوڈیم، پٹاسیم، تانبہ، گندھک، کلورین، حیاتین ریبوفلاوین اور حیاتین ج پائے جاتے ہیں۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) دواء المسک (۲) مفرح بارد (۳) بنادق البزور (۴) قرص سرطان۔

خُرفہ خورد (بقلۃ الحمقاء، لونیا : SMALL PURSLANE)

نام نباتی / لاطینی (Portulaca quadri fide Linn)

ماہیت :۔ خرفہ کی ایک چھوٹی قسم ہے جو کہ ہندوستان میں اکثر مقامات میں بطور سبزی استعمال کی جاتی ہے خصوصاً بہار، آندھرا پردیش میں بھی یہ بکثرت پائی جاتی ہے جہاں یہ "چاول کی بھاجی" کے نام سے موسوم ہے۔ نیز ہندی میں "کھٹے چاول" اور تیلگو میں "پیالہ کوڈ" اور "سنا بائلی کور" کے نام سے یہ استعمال کی جاتی ہے اس کے پتے بیضوی، نوکدار تقریباً ۳ سے چھ ملی میٹر لمبے ہوتے ہیں۔ بظاہر ان کی شکل چاول جیسی ہوتی ہے۔ اسی لیے چاول کی بھاجی اور چونکہ یہ ترش ہوتے ہیں اس لیے کھٹے چاول کے نام سے موسوم کیے گئے ہیں۔

قدیم عربی کتابوں میں دو قسم کی اصطلاحات ملتی ہیں ایک رجلہ ہے اور دوسری بقلۃ الحمقاء ہے۔ رجلہ سے مراد وہی خرفہ ہے جسے عام طور پر لوگ جانتے ہیں اور جس کے پتے بڑے ہوتے ہیں جس کا ذکر ہم نے صرف "خرفہ" کے نام سے کیا ہے اور دوسری اصطلاح "بقلۃ الحمقاء" ہے۔ جس سے یہی چھوٹی خرفہ (خرفہ خورد) مراد ہے جو کہ لونیا ساگ سے موسوم کی جاتی ہے۔ اس قسم کے بارے میں یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ اس کی زیادتی استعمال سے ایک قسم کا دماغی عارضہ ہو جاتا ہے جو کہ تقریباً حمق سے ملتا جلتا ہے۔ اسی لیے عربی میں اس کا نام بقلۃ الحمقاء ہے۔ یعنی ایسی سبزی جس کے استعمال سے حمق پیدا ہو جائے۔ یہ نام سینکڑوں سال سے استعمال ہوتا آرہا ہے۔ اور اس زمانہ میں اس کی تصدیق بھی ہو چکی ہے۔

مزاج ـــــ سرد تر

افعال و مواقع استعمال :۔ خرفہ خورد کے افعال و مواقع استعمال وہی ہیں جو خرفہ کے بیان میں لکھے گئے ہیں لیکن چونکہ خرفہ خورد میں تیزی شور زیادہ ہے۔ اس کے زیادہ استعمال سے حمق جیسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

اس لیے اس کو احتیاط سے استعمال کرنا چاہیئے ـــــ ویسے یہ غرفہ کی بہ نسبت فعال تر ہوتا ہے۔ کھانسی، ضیق النفس، اورام اور قروح میں اس کا استعمال مفید ہے۔

خُرما (کھجور، تمر : DATES)

نام نباتی (Phoenix dactilifera Linn)

ماہیت :۔ خُرما ایک مشہور میوہ ہے جس کے درخت ہندوستان و عرب ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ پھل ۲ سے ۳ سنٹی میٹر لمبا ہوتا ہے۔ ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔ خشک ہو کر جھریدار اور سخت ہو جاتا ہے۔ تخم لمبا ہوتا ہے جس کے درمیان لمبائی میں نالی جیسی ہوتی ہے ـــــ دواءً خشک پھل استعمال کئے جاتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ خُرما مقوی ہے اس لیے تقویت بدن، تقویت باہ اور تقویت اعصاب کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) خرما کو دودھ میں جوش دے کر استعمال کیا جائے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیائی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ خُرما میں تقریباً ستر فی صد تک شکر پائی جاتی ہے اور خصوصیت سے خرما میں پائی جانے والی شکر جسم کے لیے بہت مفید ہوتی ہے اور یہ فوراً ہضم ہو جاتی ہے وٹامن اے اور بی کے علاوہ اس میں فولاد کی بھی خاصی مقدار پائی جاتی ہے ـــــ اس لیے یہ تولیدِ خون کے لیے بھی ایک اچھا ذریعہ ہے ـــــ ایک وقت میں ۵۰ گرام سے زیادہ خرما استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

مشہور مرکبات :۔ معجون آرد خرما۔

خس (CUSCUS GRASS)

نام نباتی (Andropogon muricatus Linn)

ماہیت :۔ خس پانی میں اگنے والی گھاس ہے۔ جس کی پتیاں لمبی لمبی اور باریک ہوتی ہیں۔ اس گھاس کی جڑیں بہت خوشبودار ہوتی ہیں۔ اور ان سے موسم گرما میں خسخانہ وغیرہ بناتے ہیں۔

مزاج ـــــ سرد و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ خس کا عرق کشید کر کے تفریح و تقویت قلب کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا خیساندہ بھی اس بارے میں مفید ہے نیز شربت بھی تیار کیا جاتا ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلایا گیا ہے کہ خس میں روغن فراری ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اس میں خوشبو ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ دل لونی مادے اور نمک آہک اور آکسائیڈ آف آئرن اور خبثی مواد ہوتے ہیں۔

خشخاش (POPPY PLANT)

نام نباتی (Papaver somniferum Linn)

ماہیت :۔ خشخاش کا پودا ایک میٹر تک اونچا ہوتا ہے۔ تنہ سبز، نازک اور روئیں دار ہوتا ہے۔ پتے لمبے چوڑے ہوتے ہیں۔ یہ تنے سے ہی نکلتے ہیں۔ پھول سفید یا سیاہ یا لال لگتے ہیں۔ پھل چھوٹے انار کے مانند گول یا بیضوی ہوتے ہیں جن کا قطر دو یا تین سنٹی میٹر ہوتا ہے۔ اس کے نیچے کی طرف گردن اور اوپر کی جانب کنگرہ دار چوٹی ہوتی ہے۔ ساخت اندر سے خانہ دار جن کی دیواریں نہایت نازک اور باریک ہوتی ہیں۔ اس میں بہت چھوٹے چھوٹے سفید یا قدرے بھورے یا سیاہ بیج پائے جاتے ہیں۔ پھل کو کوکنار کہتے ہیں۔ اور بیج کو تخم خشخاش یا صرف خشخاش کہتے ہیں۔ بیج نکلے ہوئے پھل کو پوست خشخاش کہتے ہیں۔ دواءً پوست خشخاش اور تخم خشخاش مستعمل ہیں۔ کچے پھل کو شگاف دے کر افیون حاصل کی جاتی ہے۔ جس کا بیان علیحدہ کیا گیا ہے۔

خشخاش کے پودوں کی کاشت شمالی ہند میں کی جاتی ہے۔

پوست خشخاش

مزاج ـــــ سرد خشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ مسکن، مخدر، قابض اثرات کی بناء پر پوست خشخاش کو بیرونی طور پر دردوں کو تسکین دینے کے لیے بطور ضماد استعمال کرتے ہیں یا اس سے انکباب کرتے ہیں ـــــ نیز اسہال یا نفث الدم سعال میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) پوست خشخاش کا جوشاندہ استعمال کریں۔

(۲) دو گرام کی مقدار میں پوست خشخاش کا سفوف استعمال کریں ـــــ تمام عوارض میں مفید ہے۔

تخم خشخاش

افعال ومواقع استعمال :۔ تخم خشخاش میں دہنیت ہوتی ہے۔ مسکن، مقوی دماغ، ملین سینہ اور قابض ہوتے ہیں۔ نیز ممسک و مغرز منی بھی ہے اور مسمن بدن ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) تقویت دماغ، تسمین بدن کے لیے اس کا حریرہ استعمال کیا جائے۔

(۲) اسہال ونفث الدم سعال میں تنہا خشخاش (۵ گرام کی مقدار میں استعمال کرائی جائے۔ اسہاک اور افراز منی کے لیے بھی یہی طریقہ مناسب ہے۔

مشہور مرکبات :۔

پوست خشخاش

(۱) لعوق سپستاں (۲) دیاقوذہ (۳) شربت خشخاش (۴) لعوق خشخاش۔

تخم خشخاش

(۱) حب شہیقہ (۲) تریاق نزلہ (۳) لبوب صغیر (۴) لعوق سپستاں (۵) لعوق نزلی۔

خطمی (MARSH MALLOW)

نام نباتی / لاطینی (Althoea officinalis Linn)

ماہیت:۔ خطمی کا پودا تقریباً ایک سے دو میٹر اونچا ہوتا ہے۔ پتے گول، خوبصورت، پھول گھنٹی نما سفید و آسمانی رنگ کے ہوتے ہیں۔ تخم سیاہ چپٹے چھوٹے سے ہوتے ہیں۔ یہ پودا اکثر باغوں میں لگایا جاتا ہے۔ اس پودے کی جڑ ریشہ دار ہوتی ہے۔ اس لیے یہ "ریشہ خطمی" کے نام سے مشہور ہے۔ نیز فارسی میں ریشہ کے معنی "بز" کے بھی ہیں۔ تخم اور جڑ دونوں میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ جب ان کو پانی میں بھگویا جاتا ہے تو اس سے لعاب حاصل ہوتا ہے۔ تخم کے مقابلہ میں جڑ زیادہ لعابدار ہوتی ہے۔

خطمی دراصل یونانی نام ہے۔ کتاب المختارات میں لکھا ہے کہ اس کے معنی "زیادہ فائدوں والی" کے ہیں۔ چونکہ اس دوا سے بھی کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں اس لیے اس کا نام یہ رکھا گیا ہے۔ اس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے اور تاریخ ادویہ کی دیگر کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خطمی کا ذکر حکیم دیسقوریدوس (۱۰۰ سال ق م) نے سب سے پہلے لکھا ہے۔ اس طرح اس دوا کی افادیت یونانی طب میں ہزارہا سال سے تسلیم کی جاتی رہی ہے۔ اور اب بھی یہ اسی قدر کثرت سے مستعمل ہے۔

مزاج ـــــ گرم و تر

افعال و مواقع استعمال:۔ ملطف، مغری و مسکن ہونے کی وجہ سے تخم خطمی یا ریشہ خطمی کو نزلہ، زکام، سعال دم امعاء، اسہال، زحیر، سوزش بول وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) تخم خطمی ۔اگرام کا جوشاندہ نزلہ زکام، سعال وغیرہ میں استعمال کریں۔ نزلہ زکام کے علاج کے سلسلہ میں لعابی ادویہ کا استعمال یونانی طب کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔

(۲) اسہال، زحیر وغیرہ میں ریشہ خطمی کا لعاب استعمال کریں۔ جوش دینے پر لعاب نکل آئے گا۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ ریشہ خطمی میں لعابی مواد اور نشاستہ پائے جاتے ہیں۔

مشہور مرکبات:۔ (۱) لعوق سپستاں (۲) مطبوخ نزلہ۔

خولنجان (کلیجن GALANGAL)

نام نباتی (Apinia galangel Willd)

ماہیت۔ خولنجان کا پودا تقریباً ایک سے دو میٹر اونچا ہوتا ہے۔ چین میں پیدا ہونے والے پودے کو بہتر قسم مانا جاتا ہے۔ ہندوستان میں ہمالیہ اور جنوبی ہند میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ پودے کی جڑ (جو دراصل زیر زمینی تنہ ہوتی ہے) دوا میں استعمال کی جاتی ہے۔ چین سے اب بھی یہ جڑ ہندوستان آتی ہے۔ اور ایک عرصہ تک جاوا اور سماترا سے اس کی درآمد ہوتی تھی ۔ یہ ۱۲ ملی میٹر موٹی اور ۵ سے ۱۰ سینٹی میٹر لانبی ہوتی ہے۔ تیز خوشبودار۔ مزہ چرپرا سا، رنگ بھورا سیاہ و سرخ ہوتا ہے۔ بازار میں عام طور پر یہ "پان کی جڑ" کے نام سے مشہور ہے۔ اگرچہ پان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

مزاج ۔ گرم و خشک

افعال و مواقع استعمال ۔ مقوی اعصاب، منفث بلغم، مدر لعاب دہن، مقوی باہ، اثرات کی بنا پر خولنجان کو امراض اعصاب مسہل، ضیق النفس، بحتہ الصوت، خشونت حلق اور ضعف باہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ۔ ۱۔ خولنجان کو شہد میں گھس کر اس کو چٹائیں۔ سعال، بہر، بحتہ الصوت، خشونت حلق میں معمول و مستعمل ہے۔

۲۔ اس کا تین گرام سفوف تنہا دودھ کے ہمراہ روزانہ استعمال کیا جائے۔ تقویت اعصاب اور تقویت باہ کے لیے بہتر ہے۔

مزید تحقیقات ۔ کیمیائی تجزیہ سے خولنجان کی جڑ سے تین جوہر موثر علیحدہ کیے گئے۔

۱۔ کیمفرائڈ ۔ ۲۔ خولنجین (گیلنگین) ۳۔ ایپنین ۔ اس کے علاوہ روغن فراری بھی پایا جاتا ہے۔

مرکبات ۔ ۱۔ حب جدوار ۔ ۲۔ حلوائے ثعلب ۔ ۳۔ جوارش جالینوس ۔ ۴۔ لعوق سرفہ ۔ ۵۔ بوب کبیر و صغیر۔ ۶۔ معجون ثعلب ۔ ۷۔ معجون سیر طلو سانی ۔ ۸۔ مفرح معتدل ۔

خیارین (TWO CUCU BER) :

نام نباتی (Cucumis sativa Linn)

ماہیت مغربی میں کھیرے کو خیار اور ککڑی کو خیارہ کہتے ہیں۔ اور دونوں کو ملا کر "خیارین" کہتے ہیں۔ کھیرے کا نباتی نام cucumissativus Linn ہے اور اس کو انگریزی میں (cucumber) کہتے ہیں۔ اور ککڑی کا نباتی نام cucumis melo-Var Utilissimumi ہے۔ اور انگریزی میں اس کو (Snake cucumber) کہتے ہیں۔ کھیرا اور ککڑی کے بیج "تخم خیارین" کہلاتے ہیں۔ ان بیجوں میں خربوزے کے بیجوں کے مانند مغز رہتا ہے۔ دواسازوں کے ہاں "مغز تخم خیارین" کے نام سے دونوں کے بیج ملے جلے دستیاب ہوتے ہیں۔

کھیرا کی بیل دنیا کے تمام گرم ممالک میں بطور فصل کاشت کی جاتی ہے۔ کھیرے کئی اقسام کے ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض ۱۰ سے ۱۵ انچ لمبے اور ۳ سے ۴ انچ قطر میں دبیز ہوتے ہیں، جن پر صاف دبیز چھلکا ہوتا ہے جبکہ بعض چھوٹے پتلے پوست والے ہوتے ہیں۔

ککڑی کا حجم چند انچ سے لے کر ۲ فٹ تک کا ہوتا ہے۔ ککڑی کے پودے شمالی ہند میں بہت زیادہ عام ہوتے ہیں یہ گرمی کی فصل کے طور پر کاشت کیے جاتے ہیں۔

مزاج ۔ سرد و تر

افعال و مواقع استعمال ۔ مسکن و مدر ہونے کی وجہ سے کھیرا، ککڑی اور ان کے بیجوں کے مغز کو حصر البول، حرقت البول، اور پیاس کی شدت کو کم کرنے کے لیے نیز احتباس حیض میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ۔ ۱۔ مغز تخم خیارین کو پیس کر اس کا شیرہ بنائیں اور استعمال کریں۔

۲۔ مغز تخم خیارین کو بطور شربت استعمال کریں۔

مزید تحقیقات ۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ کھیرے ککڑی میں اجزاء لحمیہ، نشاستہ و شکر، معدنی مواد، وٹامن بی۔ وٹامن سی، وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ اور مغز تخم خیارین میں خام اجزاء لحمیہ، شحم، فائبرس ہوتے ہیں اور ان سے تیل کشید کیا جاتا ہے۔

مرکبات ۔ شربت بزوری ۔

دارچینی (دال چینی ، دارصینی CINNAMON)

نام نباتی (Cinnamomum Zeyanicum Blume.)

ماہیت ۔ دارچینی کا چھوٹا سا سدا بہار درخت ہوتا ہے ۔ یہ درخت ہندوستان، چین اور سیلون میں پائے جاتے ہیں۔ اس درخت کی چھال ہی " دارچینی " کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتی ہے ۔ مقام پیدائش کے اعتبار سے اس کا نام جُدا جُدا ہے ۔ جو چھال ہندوستان کے درختوں سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کو تج سیلخہ کہتے ہیں۔ چین میں پائے جانے والے درختوں کی چھال، قرفہ CASSIA اور سیلون والی چھال کو دارچینی سیلونی یا مطلق " دارچینی " کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ہندوستان اور چین کی دارچینی کے مقابلہ میں یہ سب سے بہتر ہوتی ہے ۔ بازار میں عموماً دارچینی سیلونی کے بجائے تج ہی کو فروخت کیا جاتا ہے۔ جو کہ طبی اعتبار سے بہت کم فوائد رکھتی ہے ۔ یہاں پر دارچینی (سیلونی) کا ہی بیان کیا جارہا ہے۔ اس درخت کے پتے سادج ہندی (تیزپات) CINNAMON LEAVES کہلاتے ہیں۔ جو ۱۰ سے ۱۵ سینٹی میٹر لمبے نوکدار اور سخت ہوتے ہیں۔ ان کا بالائی حصہ چمکیلا ہوتا ہے ۔ دارچینی، گول مڑی ہوئی سرخی مائل بھورے رنگ کی ہوتی ہے ۔ اس میں سے تیز خوشبو آتی ہے۔ ذائقہ شیریں محسوس ہوتا ہے۔ چھال میں روغن بھی پایا جاتا ہے۔ اس کو بھی کشید کرکے دواءً استعمال کیا جاتا ہے۔

مزاج ۔ گرم وخشک

افعال و مواقع استعمال ۔ دارچینی مقوی و محرک قلب ۔ کاسر ریاح، دافع تعفن، منفث بلغم ہے۔ اس لیے امراض قلب میں خصوصیت سے اس کی افادیت دیکھی گئی ہے ۔ نیز امراض معدہ و امعاء ۔ مثلاً ضعف ہضم، کثرت ریاح، اسہال میں بھی اس کو استعمال کیا جاتا ہے ۔ سعال کو زائل کرنے کے لیے مسعل ہے۔

ترکیب استعمال ۔ ۱۔ امراض قلب و سعال میں جوشاندہ دارچینی مفید ہے۔

(۲) ۲ گرام کی مقدار میں اس کا سفوف تنہا اسہال و زوصفاریہ میں دن میں دوبار دیا جائے۔

روغن دارچینی ۔ بیرونی طور پر استعمال کرنے سے محمر اور محرک اثر کرتا ہے۔ اس لیے اس کو عضو مخصوص پر طلا کرنے کے لیے کثرت استعمال کیا جاتا ہے ۔ اور مسکن درد بھی ہے اس لیے مختلف قسم کے دردوں کو رفع کرنے لیے استعمال کیا جاتا ہے ۔ نیز مالی ہونے کی وجہ سے امراض جلدی مثلاً بہق، وکلف پر طلا کرتے ہیں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ دارچینی میں ایک فیصدی تک روغن فراری پایا جاتا ہے نیز ٹے نین اور کچھ لعابی مادہ موجود ہوتا ہے۔

مرکبات :۔ جوارش جالینوس۔

نوٹ :۔ قرابادین کے مختلف مرکبات میں دارچینی اور قرفہ کو استعمال کیا گیا ہے چنانچہ' جوارش جالینوس' ایک مشہور مرکب ہے جو ہم نے مثال کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس مرکب کے اجزاء میں سلیخہ (تج) بھی شامل ہے۔ اور دارچینی بھی۔ جب یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ سیلون کی دارچینی افعال کے اعتبار سے زیادہ موثر ہوتی ہے تو اس کو بطور جُز شامل کرنے کے بعد پھر سلیخہ کو کیوں شامل کیا جائے۔ اس طرح بہتر مرکبات ہیں جن میں دونوں یا تینوں قسم کی دارچینی شامل کر دی گئی ہے۔ اطبار کو اس طرف توجہ مبذول کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اب تک یہ امر بھی قابل تحقیق ہے کہ' جوارش جالینوس' کے نسخہ کا اصل ماخذ کیا ہے۔ اس لیے کہ قدیم کتب معتبرہ میں اس کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ لیکن جہاں تک اس کے افعال و خواص و فوائد کا ذکر ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اجزار نسخہ میں سے سلیخہ کو نکال دیا جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

دارفلفل (فلفل دراز ؛ پپلی : LONG PEPPER)

نام نباتی (Piper longum Linn)

ماہیت :۔ ایک پیلدار بوٹی ہے اس کے پھل استوانی شکل (درمیان میں دبیز اور کنارے نوکدار) کے ۳ سینٹی میٹر یا اس سے کم طویل ہوتے ہیں۔ ان کی بیرونی سطح پر دانے جیسے ابھار ہوتے ہیں۔ رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ یہ پھل اور اس کی جڑ دواً مستعمل ہے۔ جڑ " پیپلا مول " یا فلفلمو یہ یا بیخ دار فلفل کہلاتی ہے۔ جو گرہدار سخت اور وزنی ہوتی ہے۔ اور رنگت خاکستری سیاہی مائل ہوتی ہے۔ اور توڑنے پر اندر سے سفید نکلتی ہے۔ پھل اور جڑ دونوں کا ذائقہ تیز و تند تلخی مائل (چرپرا) ہوتا ہے۔

مزاج :۔ گرم و خشک

افعال و مواقع استعمال :۔ پھل (دارفلفل)

منفث بلغم و محرک ہونے کی وجہ سے کھانسی' دمہ' سعال شعبی' کالی کھانسی میں مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ کوٹ پیس کر شہد میں ملائیں اور چٹائیں۔

مقوی معدہ شہتی کا سر ریاح ہونے کی وجہ سے ضعف معدہ سوءہضم، نفخ شکم میں استعمال کرتے ہیں۔
مذکورہ بالا ترکیب سے بنا کر ۳ گرام کی مقدار میں دن میں تین یا چار مرتبہ استعمال کریں۔
جالی و مقوی بصر ہونے کی وجہ سے بکری کی کلیجی میں چند عدد پیپل چبو کر آگ پر سینکتے ہیں۔ اس سے جو پانی ٹپکتا ہے۔ اس کو شبکوری، ظلمت بصر کے ازالہ کے لیے آنکھ میں لگاتے ہیں۔ مناسب ادویہ کے ہمراہ کھرل کر کے گل چشم، دمعہ اور ناخنہ کے ازالہ کے لیے آنکھ میں لگاتے ہیں۔

جڑ :- (فلغلیہ، پیپلا مول)

ہاضم و کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے ضعف معدہ، ضعف اشتہا۔ معدے کے ریاحی درد قولنج اور نفخ شکم میں استعمال کرتے ہیں۔

۲۔ اس کا سفوف ایک سے دو ماشہ کی مقدار میں قدرے نمک کا اضافہ کر کے استعمال کرائیں۔

کیمیادی تجزیہ سے حسب ذیل اجزاء دریافت ہوئے۔

۱۔ بال۔ ۲۔ روغن لطیف۔ ۳۔ نشاستہ، گوند، شحمی روغن، غیر نامیاتی مواد اور پائپرین، پائپر لانگمین۔ دو ایلکائڈ ہوتے ہیں۔

۱۔ پھل (دار فلفل)

۱۔ جوارش بسباسہ ۲۔ جوارش اترج ۳۔ جوارش جالینوس ۴۔ معجون فلاسفہ

جڑ (فلفلیہ)

۱۔ جوارش زرعونی عنبری ۔۲۔ جوارش بسباسہ

دَرمنہ ترکی (SANTONICA)

نام نباتی : (Artimisia maritima Linn)

درمنہ ایک پودے کے خشک غنچے ہیں۔ اس پودے کی کئی قسمیں ترکستان میں بہت کثرت سے

پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لیے اس کو 'درمنہ ترکی' سے موسوم کیا جاتا ہے (پودا چھوٹا ہوتا ہے جس میں سیدھے سیدھے شاخیں نکلتی ہیں۔ ان پر گچھے لگے ہوتے ہیں۔ ان کو خشک ہونے سے قبل تنے سے جدا کر لیا جاتا ہے) ترکستان کے چمکنیٹ نامی شہر میں ایک فیکٹری بنائی گئی ہے جس میں بڑے پیمانے پر اس کے جوہر کو علیحدہ کیا جاتا ہے اور یہی قدرتی حالت کے مقابلہ میں زیادہ برآمد کیا جاتا ہے۔ پھنوں کو جولائی اگست میں جمع کیا جاتا ہے اور چمکنیٹ کو لایا جاتا ہے۔ تجربات سے پتہ چلا ہے کہ جولائی و اگست میں جب یہ پھول آتے ہیں اسی دوران اس میں یہ جوہر ملتا ہے۔ ورنہ اس کے بعد بہت جلد غائب ہو جاتا ہے۔ اس کی اور قسمیں۔ کشمیر، کماؤن میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس کی یہی قسم شمال مغربی پاکستان کے ایک ضلع کُرم میں پیدا ہوتی دیکھی گئی ہے جس میں اس کا جوہر کافی مقدار میں موجود ہوتا ہے۔

مزاج۔ گرم و خشک

افعال و مواقع استعمال۔ قدرتی حالت میں اس کا استعمال شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ البتہ اس کا جوہر سٹومین قاتل دقیق دیدان ہونے کی وجہ سے بکثرت مستعمل ہے اور نہایت فائدہ مند ہے۔ اس کا خصوصی اثر کیچوں پر ہوتا ہے۔ کدو دانوں اور دیگر دیدان امعاء کے مشابہ میں نہ آسکا۔

ترکیب استعمال۔ سٹومین کو ہمیشہ رات کو خلو معدہ میں دینا چاہیے یعنی رات کو مریض کو کھانا نہ دیں بلکہ یہ دوا کھلا دیں (مقدار خوراک عمر کے لحاظ سے احتیاط کے ساتھ دیں۔ جو ذیل میں درج کی گئی ہے) اور اگلی صبح کوئی مسہل دوا روغن بیدانجیر دے دیں۔ یا پھر سٹومین کو روغن بیدانجیر اور قند سے شکر میں ملا کر دیں۔ ضرورت محسوس ہو تو پھر اگلی صبح کو روغن بیدانجیر مزید دیں۔ اس کو ایک ایک دن کے فاصلے سے یعنی ہر دوسرے روز دو تین بار متواتر دینے سے اکثر بالکل آرام ہو جاتا ہے۔

مقدار خوراک۔ ایک سال کے بچے کے لیے ۱/۲ سے ۱/۴ گرین (چاول) ۲ سے ۵ سال کے بچوں کے لیے ایک سے دو گرین۔ بڑوں کے لیے ۵ گرین تک دے سکتے ہیں۔

مشہور مرکبات۔ اطریفل دیدان۔

درونج عقربی (درونہ LEOPARD'S BANE)

نام نباتی / لاطینی (Doronicum hookarii Linn)

ماہیت۔ درونج عقربی کے نام سے بازار میں ایک جڑ دستیاب ہوتی ہے۔ جو بچھو کے مشابہہ، گرہ دار اور سخت ہوتی ہے۔ جن پودوں سے یہ جڑ حاصل ہوتی ہے۔ اسپین میں عام طور پر دیکھنے میں آتے ہیں۔ اسی طرح ایران میں خراسان کے علاقہ میں بھی یہ پودے پائے جاتے ہیں۔ اسی جنس سے تعلق رکھنے والے پودے ہندوستان میں بھی ہوتے ہیں۔ لیکن آب و ہوا کے لحاظ سے خراسان سے حاصل ہونے والی جڑ زیادہ موثر خیال کی جاتی ہے۔ بازار میں یہی جڑ جو ایران سے درآمد کی جاتی ہے فروخت کی جاتی ہے۔

درونہ اس دوا کا فارسی نام ہے اسی سے عربی میں درونج بنایا گیا اور چونکہ بچھو کے مشابہہ جڑ ہوتی ہے اس لیے درونج عقربی سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس کا نباتی اصطلاحی نام کا وہ جُز جو جنس کو ظاہر کرتا ہے یعنی Doronicum بھی دراصل فارسی لفظ 'درونہ' کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ درونہ کے نام سے یونانی اطباء سینکڑوں سال سے اس دوا کو استعمال کرتے آرہے ہیں۔

مزاج۔ گرم و خشک

افعال و مواقع استعمال۔ مقوی قلب، مقوی اعصاب، دافع سمیت اور محافظ جنین ہونے کی وجہ سے درونج عقربی کو ضعف قلب، خفقان، ضعف اعصاب، فالج، لقوہ، دافع سمیت ہونے کی وجہ سے امراض وبائی خصوصاً طاعون میں نیز برائے گزیدن عقرب و گزیدن ہوام دیگر استعمال کرتے ہیں۔ محافظ جنین ہونے کی وجہ سے عادتِ اسقاط۔ اور جنین کی طبعی بالیدگی اور نشوونما کے لیے مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال۔ ۱۔ ایک گرام کی مقدار میں اس کا سفوف پانی کے ہمراہ دیا جائے۔ تمام عوارض میں مفید ہے۔

۲۔ بچھو وغیرہ کے کاٹنے کی صورت میں مقامی طور پر اس کا ضماد لگایا جائے اور اس کا جوشاندہ بنا کر پلایا جائے۔

مشہور مرکبات۔ ۱۔ مفرح یاقوتی ۲۔ معجون حل عنبری علوی خانی ۔ ۳۔ لبوب کبیر ۴۔ دواء المسک

دم الاخوین (DROGOXI's BLOOD)

نام نباتی / لاطینی (Dracaena ombet)

ماہیت :- دم الاخوین ایک رالدار تراوش ہے۔ جو سماٹرا میں پائے جانے والے ایک درخت Daemonorops propingum کے پھلوں سے رستی ہے۔ یہ پھل چھوٹے چھوٹے آلو بالو کے برابر ہوتے ہیں۔ جب یہ منجمد ہوجاتی ہے تو سرخ رنگ کے بڑے بڑے ٹکڑوں میں جمع ہوجاتی ہے۔ اس کو گرم کرنے پر لوبان کی سی خوشبو پھیلتی ہے۔ دم الاخوین کا اطلاق دیگر اور درختوں کے رالدار مواد پر بھی کیا جاتا ہے چنانچہ ان میں سب سے مشہور "تجارتی دم الاخوین" ہے۔ جس کے درخت زنجبار میں پائے جاتے ہیں۔ سقوطرا کی دم الاخوین اسی کو کہتے ہیں۔ اس درخت کو Dracoena ombet کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہندوستان اور دیگر یورپی ممالک میں ایک درخت اور پایا جاتا ہے جس کو بیجاسار Pterocarpus marsopium کہتے ہیں۔ اس کے تنے میں شگاف دینے پر ایک رالدار گوند حاصل ہوتا ہے۔ جسے کائنو (Kino) سے موسوم کرتے ہیں۔ یہ کائنو "دم الاخوین ہندی" کہلاتا ہے۔ تجارتی دم الاخوین اور دم الاخوین ہندی، دونوں سماٹرا کے دم الاخوین سے صرف ظاہری ہیئت میں مشابہہ معلوم ہوتے ہیں لیکن اس کو گرم کرنے پر لوبان کی خوشبو نہیں پھیلتی۔ ویسے افعال وخواص کے اعتبار سے کم و بیش ساری قسمیں ایک ہی مقصد سے استعمال کی جاتی ہیں۔

n کے علاوہ صمغ ڈھاک بھی اسی ذیل میں لیا جاتا ہے۔

مزاج :- سرد خشک۔

افعال و مواقع استعمال :- قابض و حابس افعال کی بنا پر دم الاخوین کو اسہال، زوسنطاریہ، کثرت حیض، نفث الدم، قے الدم، بواسیر خونی جیسے جریان خون والے عوارض میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :- اس کا سفوف ۲ گرام کی مقدار میں دیا جائے۔ تمام عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :- کیمیائی اجزاء میں سرخ مال، بنزوئیک ایسڈ، بنزلائکنک ایسڈ پائے جاتے ہیں۔

شہور مرکبات :- ۱- سفوف استحاضہ ۲- قرص کائنو ۳- قرص بواسیر ۴- معجون تیواخ

دودھی (شیرگیاہ : DOODHI)

ماہیت:۔ ایک شیردار بوٹی ہے۔ اس کے پتے اور شاخوں کو توڑنے سے دودھ نکلتا ہے۔ یہ تین قسم کی ہے۔ ۱۔ دودھی خرد ۲۔ دودھی کلاں ۳۔ میندھا دودھی۔ ان میں سے اوّل الذکر ۲ قسمیں عام اور دوا میں مستعمل ہیں۔ ہر دو کو علیحدہ علیحدہ لکھا جاتا ہے۔

دودھی خورد LACTUCA HERB

نام نباتی :— Euphorbia Thymotolia burm

شناخت:۔ زمین پر مفروش ہوتی ہے بالعموم سخت اور کنکریلی زمین پر پیدا ہوتی ہے۔ اس کے پتے چھوٹے چھوٹے سبز سرخی مائل اور شاخیں باریک باریک ہوتی ہیں۔

مزاج:۔ سرد و خشک

افعال و مواقع استعمال:۔ قابض و مابس ہونے کی وجہ سے دودھی خرد کثرت احتلام، رقت منی، سرعت انزال، سیلان الرحم، پیچش اور اسہال میں استعمال کی جاتی ہے۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ ۱۲ گرام بوٹی کو پانی میں پیس لیں اور شکر کا اضافہ کر کے پلا دیں۔ صبح و شام اس طرح چند دن استعمال کرائیں۔ پیچش اور اسہال میں مفید ہے۔

۲۔ خشک بوٹی کا سفوف دودھ کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ سیلان الرحم، کثرت احتلام اور دیگر عوارضات میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات کے ذریعے دودھی خرد سے ایک قلمی جوہر علیحدہ کیا گیا۔ جو مذکورہ اثرات میں زیادہ موثر ثابت ہوتا ہے۔

دودھی کلاں LACTUCA PLANT

نام نباتی Euphorbia nirta Linn

شناخت:۔ اس کا پودا ایک باشت یا اس سے کچھ زیادہ بلند ہوتا ہے۔ پتے دودھی خرد سے بڑے ہوتے ہیں۔

شائیں سرخ رنگ کی ہوتی ہیں۔

افعال و مواقع استعمال:۔ ملطف و دافع تشنج ہونے کی وجہ سے دودھی کلاں کو کھانسی، نزلہ، زکام، دمہ، سعال شبی اور تنفسی عوارضات میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ تازہ بوٹی کا جوشاندہ استعمال کیا جائے یا

۲۔ اس کا عصارہ تیار کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔

مزید تحقیقات کے ذریعے دودھی کلاں میں حسب ذیل اجزاء دریافت ہوئے ہیں:۔

۱۔ رالدار گوند جو کہ جوہر موثر (ایکلائنڈ) مانا جاتا ہے۔ ۲۔ موم ۳۔ کلوروفل ۴۔ کاربوہائیڈریٹ ۵۔ لحمیات ۶۔ ٹینن ۷۔ شکر ۸۔ صمغی مادہ ۹۔ کیلسیم آگزیلیٹ۔ ۱۰۔ نشاستہ۔ ۱۱۔ گیالک ایسڈ۔ ۱۲۔ کیوریٹین ایک جدید فینالک مادہ ہے۔ ۱۳۔ روغنی مواد۔

دوقو (PEUCEDAN FRUIT)

نام نباتی/لاطینی (Pencedanum grand C. B. clark)

ماہیت:۔ دوقو کے پودے تقریباً ایک میٹر یا اس سے کسی قدر زیادہ بلند ہوتے ہیں یہ پودے یورپ، ایشیا، شمال مشرقی افریقہ اور جنوب مغربی امریکہ اور ایران میں پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں مغربی گھاٹ اور دکن میں بھی پائے جاتے ہیں۔ ان کی جڑیں لمبی ہوتی ہیں پھول چتر دار اور زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ پھل (جن کے جم کی وجہ سے ان کو تخم کہا جاتا ہے) چھوٹے چھوٹے ۱۰ - ۱۲ ملی میٹر لمبے، سرخی مائل زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ یہ پھل "دوقو" کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتے ہیں۔

نوٹ:۔ جڑ چونکہ بھی سی اور گاجر جیسی ہوتی ہے۔ اس لیے اکثر کتابوں میں دوقو کو جنگلی گاجر کے بیج لکھا گیا ہے

مزاج:۔ گرم و خشک۔

فعال و مواقع استعمال:۔ دوقو کو زیادہ تر ادرار بول و حیض کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ۶ گرام دوقو کے بیج کا سفوف اس مقصد کے لیے کافی ہے یا ایسے نسخوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ جو ادرار کے لیے مستعمل ہیں۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعے پتہ چلا ہے کہ اس میں ایک روغن کثیف پایا جاتا ہے۔

دھتورہ (جوزماثل : DATURA)

نام لاطینی/نباتی Datura (spp)

ماہیت ۔ دھتورہ کا پودا ۲۰ سے ۲۵ سینٹی میٹر کا ہوتا ہے۔ پتے چوڑے ہوتے ہیں۔ پھول قیف نما، پھل گول اور سبز اور ان پر سبز رنگ کے بے شمار کانٹے چاروں طرف لگے ہوتے ہیں۔ دھتورا دو قسم کا ہوتا ہے، سیاہ و سفید۔ کالے دھتورہ کے پھول ہلکے نیلگوں اور شاخیں ہلکی نیلگوں ہوتی ہیں۔ جب پھل سوکھ جاتے ہیں و سیاہ دھتورے کے پودے کے پھل میں کالے تخم نکلتے ہیں اور سفید قسم میں سے بھورے تخم نکلتے ہیں۔

مزاج ۔ گرم و خشک بدرجہ چہارم

افعال و مواقع استعمال ۔ پتے، دافع تشنج، مسکن الم اور محدر ہونے کی وجہ سے دمہ۔ کالی کھانسی۔ ورم و درد مفاصل۔ درد کمر۔ دردناک ورموں اور رسولیوں' متورم غدود (کن پیڑ گلسوئے) وغیرہ۔ پاؤں کی انگلیوں کے ناخنوں' جلے ہوئے مقامات۔ عصبی دردوں بالخصوص درد چہرہ۔ درد حیض۔ ورم پستان۔ عرق النساء بواسیری درد۔ جنون میں مفید ہیں۔

ترکیب استعمال ۱۔ ۱: خشک پتوں کا سفوف تمباکو کی طرح سگریٹ بنا کر پیا جائے اس کے بخارات سونگھے جائیں تو دمہ اور کالی کھانسی میں بہت مفید ہے۔ ۱/۲ گرام سے شروع کر کے آہستہ آہستہ ۲۔ ۲½ گرام کا دھواں لینا چاہیے۔

۲۔ دیگر عوارضات میں اس کی ٹھنڈی پولٹیس (ضماد) استعمال کی جاتی ہے۔ جس کی ترکیب یہ ہے کہ تازہ پتوں کو باریک پیس کر ہموزن چاولوں کے آٹے اور پانی میں پولٹیس تیار کر لی جائے۔ اور مقامی طور پر استعمال کی جائے۔ درد حیض کی صورت میں زیر ناف باندھی جائے۔

۳۔ تازہ پتوں کا رس بھی دردناک ورموں اور دیگر عوارضات مذکورہ پر لگایا جاتا ہے۔ اس کے رس کے قطرے آشوب چشم اور کان کے درد میں ٹپکائے جائیں۔

۴۔ پتوں کے رس کو تیل کے ساتھ ابال کر یہ تیل درد مفاصل، عرق النساء میں بطور مالش اور دیگر عوارضات میں بطور طلاء استعمال کیا جائے۔ بواسیری مسوں پر طلاء کرنے سے ورم اور ٹیس میں کمی آجاتی ہے۔

۵۔ پتوں کو دودھ میں اُبال کر یہ دودھ گھی اور شہد کے ساتھ جنون کے مریض کو پلایا جائے۔

پھل ۔ مسکن و محلل ہونے کی وجہ سے دماغی اور اعصابی کے زائل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ پھل کا گودا رائج پھوڑوں پر لگایا جاتا ہے۔

۲۔ پھلوں اور ہلدی کا ضماد متورم مقامات پر لگایا جاتا ہے خصوصاً متورم پستانوں پر۔

نیز ۔ شدید حابس وقابض ہونے کی وجہ سے اکثر امراض رطوبی نزلہ زکام، امراض دماغی (جیسے دردسر، جریان۔ تپ غلطی میں مفید و مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال:۔ ۵۰ گرام دھتورہ کے تخم کو ۱ لٹر پانی میں جوش دیں جب ایک تہائی باقی رہے تو اس کو چھان لیں۔ اب ۵۰ گرام بڑی مقی اسی پانی میں جوش دیں یہاں تک کہ تمام پانی اُڑ جائے۔ مقی کو دھوپ میں سوکھالیں۔ یہ مقی ہر روز چند دن استعمال کریں۔ مفرد طور پر یہ ترکیب استعمال نہایت بہتر ہے۔

دافع درد ہونے کی وجہ سے بوسیدہ دانتوں، بواسیر، نواصیر، رسولیوں، پھوڑوں وغیرہ کا درد رفع کرنے کے لیے بیرونی طور پر بجوں کی لگدی استعمال کی جاتی ہے۔

مبہی و ممسک ہونے کی وجہ سے مقوی باہ و ممسک معاجین و جوب میں ایک جز کے طور پر شامل کیے جاتے ہیں۔

مزید تحقیقات: کیمیاوی تحقیقات سے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ بجوں اور پتوں میں حسب ذیل ایکائڈز ہوتے ہیں

۱۔ ایٹروپین ۲۔ ہیاسیامین ۳۔ ہیاسین

۱۔ حب شفار ۲۔ روغن ہفت برگ۔

دھنیا (کشنیز، کزبرہ / CORIANDAR)

نام نباتی/لاطینی (Cordiandrum sativum Linn,)

ماہیت:۔ دھنیا اور اس کا پودا (کوتمیر، ہرا دھنیا) مشہور ہے۔ دھنیا نباتی رو سے پھل کی حیثیت رکھتا ہے یہ تخم گول چھوٹے چھوٹے، دو حصوں پر منقسم (جو باہم ملے ہوئے ہوتے ہیں) اور درمیان سے خالی ہوتے ہیں اوپر کی جانب چوٹی اور دنداتے ہوتے ہیں۔ رنگ بھورا زرد، سطح سخت جس پر باریک دھاریاں ہوتی ہیں۔ بوٹھوہ خصوصاً جب کٹا ہوا ہو۔ ذائقہ خوشگوار ہوتا ہے۔ اس کا پودا ۳۰ سینٹی میٹر تک بلند ہوتا ہے

جس کے پتے خوبصورت گول چھوٹے اور خوشبودار ہوتے ہیں، پھول سفید اور گچھے دار اور خوشبودار ہوتے ہیں، انبی میں دھنیا گچھوں کی شکل میں لگا ہوتا ہے۔ دواء پودا اور پھل دونوں مستعمل ہیں۔

مزاج :۔ سرد و خشک

افعال و مواقع استعمال :۔ مسکن ہونے کی وجہ سے بیرون جسم ہر قسم کے درد کو تسکین دینے۔ سہرہ گرمی دانوں خشک و ترغارش تے الدہ پیاس کی زیادتی۔ قلاع۔ حرقت البول۔ سدد و دوار غرض ہر اس عارضہ میں مفید ہے جہاں تسکین کی ضرورت ہوتی ہے۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ تازہ دھنیا (کو تھمیر) کو کچل کر اس کا پانی نچوڑیں (آب کشنیز) اس کے برابر دودھ یا روغن گل ملا کر درد والی جگہ پر لگائیں چھبن اور درد شدید میں بہ سرعت فائدہ ہوگا۔

۲۔ آب کشنیز ۲ تولہ کو رات میں پی لیں۔ چاہیں تو شکر بھی ملالیں۔ سہرہ بیخوابی کے لیے مفید ہے۔

۳۔ برگ کشنیز کو پیس کر تھوڑا سا گیہوں کا آٹا ملائیں یا تنہا ہی لیپ کرنا گرمی دانوں اور خشک و ترخارش کے لیے بہت مفید ہے۔

۴۔ تازہ پتیوں کے کھانے سے پیاس کو تسکین ہو جاتی ہے اور قے بھی نہیں ہوتی۔

۵۔ آب کشنیز سے کلی کرنا قلاع میں مفید ہے۔ تازہ پتیوں کو منہ میں رکھ کر چوستے رہنے سے بھی منہ کے چھالے اور دانے (قلاع) میں فائدہ ہوتا ہے۔ خشک دھنیا کا سفوف بھی اس بارے میں مفید ہے۔ جب کہ اس کو زبان پر چھڑک دیا جائے۔ اگر معدہ کی تبخیر اس کا سبب ہو تو اس سفوف کو لگانے کے ساتھ ساتھ قدرے شکر کا اضافہ کر کے کھلایا بھی جانا چاہیے۔ بہت ہی مفید اثرات کا حامل ہے۔ تبخیر معدہ کے جملہ عوارضات میں اس کا سفوف کا استعمال فائدہ مند ہے۔

۶۔ حرقت البول (پیشاب کی سوزش) میں خشک دھنیے نیم کوفتہ (۳۶ گرام) کو رات میں ایک پیالی پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو نہار منہ اس کا آب زلال پلائیں۔

۷۔ سدد و دوار کے لیے دھنیا خاص اہمیت رکھتا ہے۔ دھنیا خشک کو نیم بریان کر کے رات کو سرکہ میں بھگو دیں دوسرے دن اسے خشک کر کے باریک سفوف بنالیں۔ ۵ گرام کی مقدار میں اسی کے برابر شکر ملا کر کھلائیں یا ۱۲ گرام خشک دھنیا ایک پیالی پانی میں رات کو بھگو دیں صبح اس کا صاف کیا ہوا پانی تھوڑی شکر کے اضافہ کے ساتھ پلائیں۔ یا خشک دھنیا کو ہم وزن آملہ کے ساتھ (۲۵ گرام) رات کو گرم پانی میں بھگو دیں اور صبح اس کا پانی چھان کر شکر ملا کر پلائیں۔

اسی افادیت کے پیش نظر از دیاد تمدد (ہائپر ٹنشن) میں بھی تجربہ سے مفید ہوا ہے

محلل، ہونے کی وجہ سے ورم اوزتین، خنازیر اور ہر قسم کے ورم کو تحلیل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔
ترکیب استعمال :- ۱۔ تازہ پتیوں کو پیس کر اس میں قدرے جدوار کا اضافہ کر کے گرم پر لیپ کر دیں۔ ورم اوزتین کے لیے بہت ہی مفید ثابت ہوتا ہے۔

۲۔ آب کشنیز میں جَو کا آٹا ملا کر خنازیر کے ورم پر لیپ کرنا بہت مفید ہے۔ چند بار کے استعمال سے ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ اسی طریقہ استعمال سے جسم کے کسی حصہ میں سخت ورم ہو تو یہ لیپ مفید ہے۔ ورم جلد تحلیل ہو جاتا ہے۔

مرکبات :- ۱۔ اطریفل کشنیزی۔ ۲۔ اطریفل زمانی۔ ۳۔ خمیرہ گاؤزبان۔ ۴۔ تریاق نزلہ۔

ڈھاک (پلاس، ٹیسو BUTEA TREE)

نام نباتی / لاطینی (Buteafrondosa Linn)

ماہیت۔ ڈھاک کا درخت چھوٹا یا متوسط بہت خوبصورت درخت ہوتا ہے۔ اس کے پتے ۴۔۸ انچ لمبے اور پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ نچلی سطح روئیں دار ہوتی ہے۔ اور تین تین پتے مل کر لگتے ہیں۔ پھول نارنجی رنگ کے ہوتے ہیں اور گچھوں کی شکل میں جس شاخ پر پتے نہیں ہوتے اس پر لگتے ہیں۔ اس درخت کو پھلیاں لگتی ہیں جو ۴ سے ۸ انچ لمبی اور ۱ سے ۲ انچ چوڑی ہوتی ہیں۔ ان میں بیج پائے جاتے ہیں یہ بیج بیضوی شکل کے چپٹے ہوتے ہیں رنگ بھورا ہوتا ہے۔ درخت پر قدرتی طور پر یا شگاف دینے سے گوند جمتا ہے۔ ڈھاک کے پھول "گل ٹیسو" تخم "پلاس پاپڑہ" اور گوند "چنیا گوند" یا "کمرکس" یا صمغ ڈھاک کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتے ہیں۔ یہی اجزاء دواءً استعمال کیے جاتے ہیں۔ ہر جزو علیحدہ تاثیر کا حامل ہے۔ ڈھاک کا گوند "دم الاخوین" کے جگہ پر بھی فروخت کیا جاتا ہے۔

مزاج :- عام طور پر سارے اجزاء کا مزاج گرم و خشک ہے۔

گل ٹیسو (ڈھاک کے پھول)

افعال و مواقع استعمال :- گل ٹیسو محلل و مسکن۔ مدر بول ہونے کی وجہ سے دور مثانہ۔ ورم مثانہ۔ ورم رحم، عسر البول، احتباس حیض اور ورم خصیہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :- ۱۔ گُل ٹیسو کو جوشاندہ سے نکول کریں۔ اور ثفل کو اوپر سے باندھ دیں۔ اس ترکیب سے ورم خصیہ کو بہت جلد آرام آجاتا ہے۔

۲۔ دیگر عوارضات میں اس کا سفوف ۶ گرام کی مقدار میں کھلائیں۔

پلاس پاپڑہ (ڈھاک کے بیج)

افعال و مواقع استعمال :- پلاس پاپڑہ، بیرونی طور پر جالی و مقرح اثر کرتے ہیں اس لیے اس کو داد کے دفع کرنے کے لیے اکثر استعمال کرتے ہیں۔ اندرونی طور پر یہ قاتل دیدانِ امعاء اثر کرتے ہیں۔ اس لیے دیدانِ امعاء خصوصاً حیات دسس دسس Tape کے لیے نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں۔

ترکیب استعمال :- ۱۔ پلاس پاپڑہ کو پیس کر لیموں کے رس میں ملا کر داد پر ضماد کریں۔

۲۔ پلاس پاپڑہ ۵۰۰ ملی گرام کی مقدار میں سفوف کر کے شہد میں ملا کر چٹا دیں۔ تازے بیجوں میں استعمال کے بعد دیدانِ امعاء کے اخراج کا اثر زیادہ دیکھا گیا ہے۔ بازار میں دستیاب بیج اس بارے میں کم اثر کے حامل دیکھے گئے ہیں۔

چنیا گوند (کمرکس، صمغ ڈھاک)

افعال و مواقع استعمال :- چنیا گوند، مسک و مغلظ منی، مجفف قابض ہونے کی وجہ سے ضعف باہ، سرعت انزال، جریان، سیلان الرحم، اسہال، میں استعمال کرتے ہیں۔ نیز عام جسمانی کمزوری میں جب کہ میں طاقت نہ رہتی ہو تو ایسی حالت میں یہ گوند زیادہ مفید خیال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ زچگی کے بعد کی کمزوری میں عورتیں زیادہ اس کا استعمال کرتی ہیں۔ اسی لیے اس کو "کمرکس" کہا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :- ۶ گرام کی مقدار میں اس کو پیس کر مصری ملا کر دودھ کے ہمراہ یا تنہا پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔

مزید تحقیقات :- پلاس پاپڑہ کے کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ اس میں روغن، رال، لیپو لائٹک اور پروٹیو لیٹک ذرے پائے جاتے ہیں۔

مشبوہ مرکبات :- ۱۔ حب دیدان۔ ۲۔ سفوف سیلان الرحم

ڈیکامالی (DIKAMALI GUM)

نام نباتی : (Gardenia gummifera Linn)

ماہیت :۔ ڈیکامالی کا درخت چھوٹا سا کانٹے دار ہوتا ہے۔ جس کے پتے بڑے بڑے اور لانبے ہوتے ہیں۔ اس درخت کی شاخوں پر شگاف دینے سے یا پتوں کے ٹوٹنے سے یا اُن کی کلیوں سے اس جگہ ایک قسم کا گوند جیسا مادہ نکلتا ہے جو ہوا لگنے سے جم جاتا ہے۔ اس کی بُو ناگوار ہوتی ہے۔ یہ ہلکے سیاہ رنگ کے بڑے بڑے ٹکڑوں کی شکل میں ڈیکامالی کے نام سے بازار میں ملتا ہے۔ آندھرا کے علاقہ میں عام پنساریوں کے ہاں بھی یہ دستیاب ہوجاتا ہے۔ یہی دواءً مستعمل ہے۔

مزاج :۔ گرم وخشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ دافع قے۔ دافع تعفن۔ کاسر ریاح۔ مدر افعال کی بناء پر ڈیکامالی کو قے کو روکنے کے لیے خصوصاً صفراوی قے کے لیے، اسہال بدہضمی، نفخ شکم، اور سوزاک جیسے عوارض میں استعمال کرتے ہیں۔ نیز اس میں کرم شکم کو خارج کرنے کے لیے بھی افادیت ہے۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ قے کو روکنے کے لیے عموماً گھریلو طریقہ زیادہ مفید ہے وہ یہ کہ لیمو کو تراش کر بھوبھل پر رکھیں اور اُس پر ڈیکامالی چھڑک کر لیمو چوس لیا جائے۔

۲۔ دیگر عوارضات میں اس کا سفوف ۲۵۰ ملی گرام سے ۵۰۰ ملی گرام تک استعمال کرایا جائے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے ڈیکامالی میں دو رالدار اجزاء حاصل کیے گئے (۱) گارڈے نین (۲) ڈیکے نالی۔

رائی (خردل) : (BLACK MUSTARD)

نام نباتی / لاطینی : Brassica nigra (Linn.) Koch)

ماہیت :۔ رائی کا پودہ ۱۰ سے ۶۰ سینٹی میٹر لمبا ہوتا ہے۔ پھول نہایت خوشنما، زعفرانی رنگ کے تخم چھوٹے۔ مثلیہ، زردی مائل، سرخ روغنی کسی قدر خوشبودار ہوتے ہیں۔ رائی کے پودے کی کاشت سارے ہندوستان میں کثرت ہوتی ہے۔ رائی (تخم) اور اس کا تیل (روغن خردل) دواءً استعمال کیے جاتے ہیں۔

گرم وخشک - بدرجہ سوم۔

افعال و مواقع استعمال :- محرّ، منفّذ ہونے کی وجہ سے رائی کو بیرونی طور پر ذات الجنب، ذات الریہ، وجع المفاصل، وجع المعدہ، عظم طحال و جگر، داد، داد الثعلب اور برص جیسے امراض میں استعمال کرتے ہیں۔ اور اندرونی طور پر یہ ہاضم اور مشہی اثر رکھنے کے باعث سوء ہضم، ضعفِ اشتہا میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔

ترکیب استعمال :- ۱۔ ذات الریہ، وجع المفاصل وغیرہ میں روغن خردل کی مالش مفید ہوتی ہے۔

۲۔ رائی کو پیس کر ماؤف حصّہ پر لگائیں جہاں ایک آبلہ پیدا ہوگا اس پر گھی لگا دیں۔ آبلہ پھٹنے کے بعد داد، برص جیسے عوارضات ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

رتن جوت (شنجار) (ALKANET)

نام نباتی (Alkanna tinctoria)

ماہیت :- رتن جوت کے نام سے بازار میں مختلف قسم کی سرخ رنگ کی جڑیں دستیاب ہوتی ہیں۔ بازار میں دستیاب ہونے والے نمونہ جات کا سروے کرنے پر اس بات کا علم ہوا ہے کہ رتن جوت ایک عام مفہوم ہے جو کہ کئی سرخ رنگ پیدا کرنے والی جڑوں پر اطلاق ہوتا ہے۔ تقریباً ۵ قسمیں جو کہ چار مختلف نوع اور فصیلیہ سے متعلق ہیں، رتن جوت کہلاتی ہیں۔ چنانچہ حسب ذیل تین قسمیں زیادہ مشہور و مستعمل ہیں۔

(۱) ALKanna tinctonia

(۲) onosma hispidum

(۳) Arnebia nobillis

اول الذکر پودا جو ۵۰ سینٹی میٹر بلند ہوتا ہے۔ ہنگری، جنوبی یورپ اور ترکی میں پیدا ہوتی ہے۔ اس پودے کی جڑ ہنگری سے ہندوستان درآمد کی جاتی رہی ہے۔ دوسری قسم کے پودے ہندوستان میں کشمیر، ہماچل پردیش، پنجاب اور شمالی ہند کے بعض علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس پودے کی جڑ سرخ رنگ کی ہوتی ہے۔

آخر الذکر پودا افغانستان میں پیدا ہوتا ہے۔ مصنف نے سنٹرل ڈرگ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (لکھنو) کی لیبارٹری میں اس کا محفوظ پودا دیکھا ہے۔ اس کی جڑ نہایت سرخ رنگ کی ہوتی ہے۔ بازار میں اکثر دواسازوں کے ہاں اسی قسم کی جڑ ملتی ہے اور مصنف نے مختلف اطباء سے اس بارے میں چھان بین اور معلومات حاصل کیں سبھی اطباء نے اسی قسم کی جڑ کو جو افغانستان سے درآمد کی جاتی "رتن جوت" بتلایا ہے۔ اور بڑ دواؤں

میں استعمال کی جاتی ہے۔

شنجار کے نام سے قانون شیخ میں رتن جوت کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اس سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ دوا [illegible] اطبار کے علم میں تھی۔

مزاج :۔ گرم وخشک

افعال و مواقع استعمال :۔ قابض مجفف، جالی افعال کی بنا پر رتن جوت کو قروح خبیثہ، سوختگی آتش و غیرہ میں نیز بہق، برص، ثالیل، جمو، نملہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور جالی افعال کی بنا پر بینائی کو تیز کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ رتن جوت کو پیس کر کسی روغن میں ملا کر مقام ماؤف پر طلا کریں۔

۲۔ سرمہ کی طرح پیس کر آنکھوں میں سلائی سے لگائیں۔

نوٹ :۔ اندرونی طور پر رتن جوت کو بہت کم استعمال کیا جاتا ہے۔

مرکبات :۔ مرہم خلاش۔ مرہم خنازیر۔ روغن سدغ

ریٹھا (فندق ہندی : SOAP NUT)

نام نباتی / لاطینی : (Sapindus trifoliatus Linn.)

ماہیت :۔ ریٹھے کا درخت عام طور پر اکثر مقامات پر پایا جاتا ہے۔ اس درخت کا پھل ہی خشک شدہ بازار میں ریٹھا کے نام سے دستیاب ہوتا ہے۔ جو خام حالت میں سبز اور خشک ہونے پر حجر بیدار زردی مائل بھورے رنگ کا ہو جاتا ہے۔ پھل میں بیج بڑا اور گول سیاہ ہوتا ہے پھل کا پوست بطور دوا مستعمل ہے۔ جس کو پانی میں رگڑنے سے صابن کی طرح جھاگ پیدا کرتا ہے۔

مزاج :۔ گرم وخشک

افعال و مواقع استعمال :۔ پوست ریٹھا بیرونی طور پر جالی، محلل، جاذب ولاذع تاثیر کرتا ہے اس لیے برص، بہق، کلف جیسے امراض جلدیہ میں اور چہرے کے رنگ کو نکھارنے، لقوہ، شقیقہ صرع، ورد میں استعمال کرتے ہیں۔ اندرونی طور پر خفیف مقدار میں ہاضم اور کاسر ریاح ہے۔ زیادہ مقدار میں مقی اور مسہل ہوتا ہے۔ نیز یہ عقرب گزیدہ کے لیے تریاق کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال: ۱۔ پوست ریٹھا کو پیس کر برص، برّ ت اور کلف وغیرہ پر طلا کریں۔

۲۔ اس کے جھاگ سے چہرہ کو دھونے سے چہرہ کا رنگ نکھر جاتا ہے۔

۳۔ پوست ریٹھا کو پانی میں پیس کر ایک دو قطرے ناک میں ٹپکائیں ناک میں خراش ہوگی، چھینکیں آئیں گی اور بکثرت رطوبت کا اخراج ہوگا۔ لقوہ، شقیقہ، دردِ سر وغیرہ میں اس ترکیب سے فائدہ ہوجاتا ہے۔

۴۔ ریٹھے کو پیس کر جس جگہ بچھو نے کاٹا ہے لگا دیں اس سے زہر جذب ہوجائے گا اور تکلیف کو آرام ہوگا۔ نیز (۲ گرام) اس کو پانی میں گھول کر یہ پانی پلائیں۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیاوی تجزیہ سے حسب ذیل اجزاء دریافت کیے گئے۔

۱۔ سیپونین (صابن جیسا مادہ)

۲۔ گلوکوز (شکر)

۳۔ پکٹین

ریحان (تلسی: BASIL)

(Ocimum (spp))

ریحان چند خوشبودار پودوں کی ایک جنس ہے۔ ماہرین نباتات نے اس جنس سے ۶۰ قسم کے پودوں کا پتہ چلایا ہے۔ یہ ہندوستان، افریقہ، عرب، برازیل اور دیگر ممالک میں پائے جاتے ہیں ہندوستان میں پائے جانے والے قسمیں زیادہ تر جو دواؤں میں مستعمل ہیں یہاں اُن کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ شاہسفرم (ریحان، تلسی: Holi Basil)

نباتی نام Ocimum Sanctum

۲۔ فرمجمشک (قرنفل بستانی، رام تلسی: SHRUBBY BASIL

نباتی نام ocimum gratticimum

۳۔ بادروج (ریحانِ کوہی، بن تلسی: SWEET BASIL

۴۔ ریحانِ کافور (کپور تلسی: BASILOF CAMPHOR

نباتی نام OcimumKilimindschoricum

۵۔ ریحان الشیوخ (مُرد، تخم کنوچہ) Salvia spinosa, Linn

۶- مرزنجوش (مروا : COMMON MARJORAM)

نباتی نام origanum majorana

۷- بالنگو (بالنگا : COOLING SEEDS)

نباتی نام Lallamentia royleana

شاہسفرم مطلق ریحان اور تلسی کا اطلاق اسی پودے پر ہوتا ہے۔ عموماً یہ ایک سے ۲ ملی میٹر اونچا ہوتا ہے لیکن اگر چھی نگرانی کی جائے تو ۶ ملی میٹر تک بھی یہ پودا دیکھا گیا ہے۔ پتے تقریباً ایک سینٹی میٹر لمبے اور بیضوی الشکل اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ شاخیں سیدھی اور پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ شاخوں کے آخری حصہ پر پھولوں کا خوشہ لگتا ہے۔ بیج سیاہی مائل، چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ بھگونے پر لعاب بناتے ہیں۔

فرنجمشک تمام اقسام میں اس کا پودا سب سے اونچا اور جھاڑی نما ہوتا ہے۔ پتے بڑے بڑے ہوتے ہیں اور ان میں دوسری اقسام کی نسبت خوشبو بھی تیز ہوتی ہے۔ بیج بھورے سرخی مائل بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں بھگونے پر لعاب پیدا کرتے ہیں۔

بادرونج :- اس کا پودا ایک ملی میٹر سے ۲ ملی میٹر اونچا ہوتا ہے۔ تنا اور شاخیں سبز ہوتی ہیں۔ پتے ایک سے ۲ سینٹی میٹر لمبے چوڑے خوشبودار ہوتے ہیں۔ خوشہ گل ۱ سے ۲ ۴ سینٹی میٹر لمبا ہوتا ہے۔ پھول سفید یا بینگنی رنگ کے ہوتے ہیں۔ بیج سیاہ گول ہوتے ہیں جن کو پانی میں ڈالنے سے لعاب پیدا کرتے ہیں۔ بادرنج کے تخم "تخم شربتی" کے نام سے مشہور ہیں۔

ریحان کافور :- یہ دراصل مغربی افریقہ کا پودا ہے۔ اس پودے سے کافور نکالا جاتا ہے۔ اگرچہ کافور کا خفیف جز ریحان کے ہر قسم کے پودے میں پایا جاتا ہے لیکن اس پودے سے خصوصیت سے بڑی مقدار میں کافور حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ ہندوستان میں بھی دہرہ دون کے علاقہ میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ اور کافور نکالا جاتا ہے۔ اس کے پھولوں سے شہد کی مکھیاں خوب رس چوستی ہیں۔

ریحان اشیوخ :- اس کے بیج تخم کنوچہ کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ پودے پنجاب میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

مرزنجوش :- اس کا پودا ایک سے ۳ ملی میٹر اونچا ہوتا ہے۔ پتے لمبے ہوتے ہیں۔ ان سے خوشبو آتی ہے۔ "خوشہ گل" اس پودے میں پتوں کے درمیان سے نکلتے ہیں۔ بیج چھوٹے، سیاہی مائل اور گول ہوتے ہیں۔

بالنگو :- اس کا پودا ایک سے ۲ ملی میٹر اونچا ہوتا ہے۔ پتوں سے خوشبو آتی ہے۔ بیج سیاہ چھوٹے چھوٹے بیضوی ہوتے ہیں۔ پانی میں بھگونے سے لعاب پیدا کرتے ہیں۔ موسم گرما میں لوگ اس کا بادیہ شربت بنا کر ٹھنڈک کے لیے عام طور پر استعمال کرتے ہیں۔

مزاج :- معتدل مائل بہ حرارت۔

افعال و مواقع استعمال :- ریحان کی تمام اقسام، مقوی قلب، ملطف، مفری، منفث اور دافع تعفن اثرات رکھتے ہیں۔ اسی لیے ان کو ضعف قلب۔ خفقان۔ نزلہ زکام۔ سعال۔ اسہال۔ حمیات خصوصاً ملیریا میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :- ۱۔ پتوں کا تازہ جوشاندہ خفقان۔ نزلہ زکام۔ بخار میں دیا جائے۔

۲۔ دیگر عوارض میں تخموں کا لعاب دار شربت استعمال کرایا جائے۔

مزید تحقیقات :- کیمیائی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ پتوں میں ایک روغن فراری پایا جاتا ہے۔ اسی کی وجہ سے اس میں خوشبو پائی جاتی ہے۔ اس روغن کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے مچھر دور بھاگ جاتے ہیں۔ ہوا کا تعفن دور ہو جاتا ہے۔ اس تیل کو کافور ریحانی (Basil camphor) کہتے ہیں۔ اس کو کافور کے طور پر بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

مرکبات :- سفوف طین۔

زراوند (ARISTOLOCHIA)

(Aristolochia (spp))

ماہیت :- ایک پودے کی گرہ دار جڑ ہوتی ہے اس کا رنگ بھورا مائل بہ زرد (طلائی) اور ذائقہ کسی قدر تلخ اور لعاب دار ہوتا ہے۔ یہ پودے عراق اور ایران میں پائے جاتے ہیں۔ اس پودے کی کئی قسمیں ہیں۔ جن میں سے تین قسمیں معمول و مستعمل ہیں۔

۱۔ زراوند طویل — LONG ARISTOLOCHIA

(Aristolochia longa)

۲۔ زراوند مدحرج — ROUND ARISTOLOCHIA

Aristolochia rotunda

۳۔ زراوند ہندی — INDIAN ARISTOLOCHIA

Aristolochia indica

پہلی دو قسمیں ایران میں پائی جاتی ہیں۔ اور پہلی قسم عراق میں بھی پیدا ہوتی ہے تیسری قسم ہندوستان

میں پائی جاتی ہے۔ یونانی طب میں زراوند طویل و زراوند مدحرج ہی نسخہ جات میں استعمال ہوتی ہے۔ لیکن اب زراوند ہندی کا بھی اس کے بدل میں استعمال ہوتا ہے۔ کیونکہ آسانی سے یہی دستیاب ہوجاتی ہے۔

مزاج: گرم و خشک

افعال و مواقع استعمال: محرک، مقوی، مدر اور دافع زہر۔ مندمل قروح افعال کی بنا پر زراوند کو قلب کے امراض، ضعف عموی، ضعف اعصاب، احتباس حیض، اختناق الرحم اور زہروں کے دفعیہ نیز اندمال قروح کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال: ۱۔ ۵ گرام اس کا سفوف استعمال کریں۔ تمام اندرونی عوارض کے لیے مفید ہے یا

۲۔ اس کا جوشاندہ استعمال کریں زیادہ موثر ثابت ہوتا ہے۔

۳۔ قروح پر اس کا سفوف شہد میں ملا کر یا کسی مناسب روغن میں ملا کر لگائیں۔

مرکبات: ۱۔ تریاق اربعہ ۲۔ معجون فلاسفہ۔ ۳۔ دبید الورد۔ ۴۔ مرہم قوبا۔

زرشک (امبر باریس، دار ہلد BERBERRY)

نام نباتی (Berperis vulgaris DC)

ماہیت: زرشک کے درخت ایک سے دو میٹر بلند جھاڑی دار ہوتے ہیں۔ اس درخت کی چھال (دار ہلد) زردی مائل ہوتی ہے۔ اس کے پھل (زرشک) خشک حالت میں بازار میں فروخت ہوتے ہیں جو کشمش سے تھوڑے چھوٹے اور بیضوش (کھٹ مٹ) ہوتے ہیں۔ درختوں کی چھال (دار ہلد) سے عصارہ تیار کیا جاتا ہے۔ جو "رسوت" (خفض) کے نام سے موسوم ہے۔ رسوت کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتا ہے۔ ٹکڑوں کی شکل میں تقریباً زردی مائل سیاہ حالت میں ہمارے سامنے آتا ہے۔ بو ناگوار ہوتی ہے۔ اور ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔ دانہ پھل (زرشک) درخت کی چھال (دار ہلد) اور اس کا عصارہ (رسوت) استعمال کیے جاتے ہیں۔

مواد: زرشک کے درخت مرکیہ و یورپ۔ نیز نیپال میں بھی پائے جاتے ہیں۔ ہر قسم اُس جگہ کی آب و ہوا کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔ رسوت ان تمام درختوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔

مزاج: سرد و خشک

افعال و مواقع استعمال: پھل: (زرشک) مُسکن و معدل صفرا ہوتے ہیں۔ اس لیے صفراوی بخاروں،

شہت عطش، اسہال صفراوی، قے، غشیان میں استعمال کرتے ہیں

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ تنہا زرشک ان امراض کے لیے استعمال کر سکتے ہیں یا

۲۔ ۱۰ گرام زرشک کو پانی یا عرق بادیان میں پیس چھان کر پلائیں۔

چھال (دارہلد) محلل اور ام و مسکن اثرات کی حامل ہے۔ اس لیے اس کو ضربہ و سقطہ کی حالت میں خصوصیت سے بیرونی طور پر بطور ضماد استعمال کرتے ہیں۔

عصارہ (رسوت) مسکن، محلل، قابض و حابس ہوتا ہے اس لیے اس کو بیرونی طور پر رمد، اورام حلق، اور سیلان خون میں ضماداً زیادہ تر استعمال کرتے ہیں اور اندرونی طور پر اسہال بواسیری، قروح امعاء میں بکثرت مستعمل ہے۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیائی تجزیہ سے دارہلد سے دو الکلائڈس ۔ ۱۔ بربرین ۔ ۲۔ اکسی کینن تھیں علیحدہ کیے گئے۔

مرکبات:۔ ۱۔ حب سیاہ چشم ۔ ۲۔ حب رسوت ۔ ۳۔ حب بواسیر ۔ ۴۔ جوارش زرشک ۔ ۵۔ دارشک معتدل سادہ و جواہر دار ۔ ۶۔ زدضربہ۔

زرنباد (کپور کچری)

(ZEDOARY)

(Curcuma Zedoaria Rose)

ماہیت:۔ زرنباد کے نام سے دو قسم کی جڑ بازار میں دستیاب ہوتی ہے۔ ایک قسم شمالی ہند میں دستیاب ہوتی ہے۔ اور دوسری جنوبی ہند کے بازار میں۔ پہلی قسم کی جڑ دراصل Hedychium spicatum نام کے پودے سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ پودے۔ ہمالیہ، اور سوری پلز میں پیدا ہوتے ہیں۔ دوسری قسم کی جڑ curcuma zedoaria نام کے پودے سے حاصل ہوتی ہے۔ اس پودے کی جڑ کے چھوٹے چھوٹے، گول، قرص کی شکل کے دبیز ٹکڑے بازار میں فروخت ہوتے ہیں جن میں تیز خوشبو پائی جاتی ہے۔ یہ پودے کوچین اور کیرالا [illegible] جاتے ہیں۔ یہیں سے یہ جڑ سارے جنوبی ہند میں پھیلائی کی جاتی ہے دونوں قسم کے پودے ایک [illegible] نباتیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ افعال و اثرات کے اعتبار سے جنوبی ہند کے زرنباد کو زیادہ فوقیت حاصل ہے۔ اس کو انگریزی میں wild ginger یا zedoary کہتے ہیں۔ اور پہلی قسم کو ginger lily سے موسوم کرتے ہیں۔

مزاج:۔ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :- مفرح ، دافع تعفن ، کاسر ریاح ، مسہی ، قابض اثرات کی بنا پر زرنباد کو نفیاق امراض ، خفقان ، وحشت ، نفخ شکم ، ضعف ہضم ، ضعف اشتہا ، سوء ہضم ، اسہال جیسے عوارض میں استعمال کرتے ہیں ۔ چونکہ یہ دافع تعفن اور قابض ہے اس لیے اسہال میں نہایت موثر ہے ۔ بچوں کے لیے بھی نہایت فائدہ بخش دوا ہے ۔ نیز ایمیبیاسس میں اس کے مفید اثرات مشاہدہ میں آئے ہیں ۔

ترکیب استعمال :- ایک گرام تک کی مقدار میں اس کا سفوف استعمال کرائیں ۔ تمام عوارض میں مفید ہے ۔

زعفران (کُرکُم ، کیسر : SAFFRON)

نام نباتی (Crocus sativus Linn)

ماہیت :- زعفران کا پودا ۱۵ سے ۲۵ سینٹی میٹر بلند ہوتا ہے ۔ اس کے پھول زرد رنگ کے نہایت خوشبودار اور جڑ پیاز کے مانند ہوتی ہے ۔ پھول کے اندر کا خشک ریشہ اور زرگل زعفران کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتا ہے ، ان سے نہایت خوشبو آتی ہے ۔ زعفران کا ہر ایک ریشہ قریب ایک سینٹی میٹر لانبا ہوتا ہے ، ان کے سرے تین دھیز نارنجی رنگ کے زیرے پائے جاتے ہیں ۔ اس پودے کی کاشت زیادہ تر اسپین میں کی جاتی ہے ۔ ہندوستان میں کشمیر کے علاقہ میں ان پودوں کی کاشت کی جاتی ہے ۔

مزاج :- گرم و خشک

افعال و مواقع استعمال :- زعفران جالی ، محلل ، دافع تعفن ، مقوی قلب افعال رکھتی ہے ۔ اس لیے ضعف بصر ، اور مختلف ادوام کو تحلیل کرنے کے لیے اور خصوصاً ناک کی غشاء مخاطی کے ورم میں جس کے نتیجہ میں نزلہ ہو جاتا ہے ، استعمال کرتے ہیں ۔ نیز قلب کے امراض میں استعمال کرتے ہیں ۔

ترکیب استعمال :- ۱ ۔ زعفران کو کسی عرق میں کھرل کر کے آنکھ میں لگائیں ۔ ضعف بصارت کے لیے مفید ہے ۔

۲ ۔ زعفران کو پانی میں گھس کر ناک کے بیرونی اور اندرونی حصے میں لگائیں ۔ غشائے مخاطی کا ورم زائل ہو کر نزلہ کے عوارض کم ہو جاتے ہیں ۔ یہ ترکیب زیادہ تر چھوٹے بچوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے ۔

۳ ۔ عرق گلاب میں زعفران کو محلول کر کے یہ عرق استعمال کرائیں امراض قلب کے لیے اور احتقان کے ادوام میں مفید ہے ۔

مرکبات :- ۱- دواء المسک ۲- دواء المسک معتدل سادہ وجواہر دار - ۳- مفرح یاقوتی سادہ وجواہر دار - ۴- دریدالورد وغیرہ -

---

زنجبیل (ادرک : GINGER)

نام نباتی/لاطینی (Zingiber officinale Rose oe)

ماہیت :- ادرک مشہور عام گھریلو استعمال ہونے والا زیر زمینی تنا ہے۔ ہزاروں سال سے ادرک کے بارے میں چین، یونان اور ہندوستان کے اطبار کو معلومات حاصل ہیں۔ جب ادرک کے پودے کو پھول آ کر غائب ہوجاتے اور تنے مرجھا جاتے ہیں تو ایسے ادرک کو نکالنے کا وقت اچھا سمجھا جاتا ہے۔ زمین کھود کر ادرک کو نکال لیتے ہیں اور مختلف طریقوں سے بازار میں فروخت کرتے ہیں۔ جب ادرک کو کھود کر نکال لیا جاتا ہے تو ایک خاص قسم کے چاقو سے (جو اسی مقصد کے لیے بنائی جاتی ہے) چھیلا جاتا ہے۔ یہ چھیلنے کا عمل نہایت تجربہ اور احتیاط کے ساتھ ہی ہوسکتا ہے۔ یہ کام کھیتوں میں اکثر عورتیں اور بچے ہی انجام دیا کرتے ہیں جیسے ہی ادرک کو چھیلا جاتا ہے ساتھ ہی اس کو پانی میں ڈال کر دھو دیا جاتا ہے۔ دن میں جتنی ادرک چھیلی جاتی ہے وہ تمام رات پانی میں بھگونے رکھ دیتے ہیں۔ دھونے کے بعد پھر ادرک کو بڑے بڑے پتوں یا چٹائیوں پر پھیلا کر صبح ہی صبح دھوپ میں رکھ دیتے ہیں۔ دن میں ایک مرتبہ ان کو الٹ پلٹ کر دیا جاتا ہے۔ خشک کرنے کا یہ عمل پانچ یا چھ دن تک چلتا رہتا ہے۔ اس دوران میں ادرک کا وزن ۷۰ فیصدی کم ہوجاتا ہے۔ خشک ہونے کے بعد پھر اس کو دھو کر صاف کر لیا جاتا ہے۔ یہی خشک ادرک "سونٹھ" اور زنجبیل یابس Dried Ginger کہلاتی ہے۔ مرکب ادویہ میں یہی زنجبیل کام میں لائی جاتی ہے۔ آج کل عام طور پر جب لفظ ادرک کہتے ہیں تو اس سے تازہ ادرک مراد لی جاتی ہے۔ اور زنجبیل کہتے ہیں تو سونٹھ یعنی اسے خشک ادرک سمجھا جاتا ہے۔ یہاں پر خشک ادرک (زنجبیل) کا بیان ہی تحریر کیا جاتا ہے۔

مزاج :- گرم وخشک

افعال ومواقع استعمال :- زنجبیل کو محرک، مشہی، ہاضم، کاسر ریاح افعال کی بنا پر ضعف اعصاب،

نالج، لقوہ، ضعف اشتہا، سوءِ ہضم، نفخ شکم، ازدیاد حموضت معدہ میں استعمال کرتے ہیں۔
ترکیب استعمال :۔ ایک گرام زنجبیل کا سفوف تنہا یا شہد میں ملا کر استعمال کریں۔
مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ زنجبیل میں ایک خوشبودار لطیف روغن پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جنجرین نام کا ایک جوہر اور کئی ایک رال کی قسمیں وغیرہ پائی جاتی ہیں۔
مشہور مرکبات :۔ ۱۔ جوارش زنجبیل۔ ۲۔ سفوف ہاضم

زوفاء (HYSSOP)

(Hyssopus officinalis Linn)

ایک بوٹی ہے جو زمین پر مفروش ہوتی ہے۔ عربی میں دو اصطلاحات استعمال کیے جاتے ہیں۔ ایک زوفائے یابس اور دوسرے زوفائے رطب۔ زوفائے یابس تو یہی نبات ہے لیکن زوفائے رطب بالکل علیحدہ دوسری شئے ہے جس کا تعلق نباتات سے نہیں ہے۔ ادویہ کی قدیم کتابوں میں صرف "زوفا" کے عنوان سے کسی دوا کا ذکر نہیں ہے بلکہ "زوفائے خشک" یا "زوفا یابس" کے عنوان سے اس کا ذکر دیا گیا ہے۔ بازار میں زونا یابس کے نام سے خشک بوٹی دستیاب ہوتی ہے۔ ہندوستان میں اس بوٹی کی درآمد شام اور ایران سے ہوتی ہے۔

اس بوٹی کی شناخت ابھی تک نباتیاتی معیار سے نہیں ہو سکی۔ بعض ماہرین نے اسے Hyssopus officinalis Linn کہا ہے۔ یہ نبات ہندوستان میں نہیں پائی جاتی۔ قرابادین الکندی کا ترجمہ جو مارٹن لیوی نے کیا ہے۔ انہوں نے بھی زونا یابس کا نباتی نام یہی دیا ہے لیکن تشابہ اس لیے ہوتا ہے کہ ہندوستان میں بھی گڑھوال، کشمیر کے علاقوں میں ایک بوٹی پائی جاتی ہے۔ اس کا نباتی نام Nepeta ciliaris Benth ہے۔ اس کو بھی زونا یابس کے نام سے استعمال کرتے ہیں۔ اور اس کے شربت کی طرف جو کہ شربتِ زوفاء کے نام سے مشہور ہے۔ بعض ماہرین جیسے ہانڈا اور کیرتیکر اور باسو نے اشارہ کیا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ صحیح زونا یابس تو وہی ہے جس کا مارٹن لیوی نے نباتی نام دیا ہے لیکن اب اس نام کی دوا چونکہ شام و ایران سے درآمد نہیں کی جاتی ہے۔ اس لیے اس کے بدل کے طور پر ہندوستان میں پائی جانے والی بوٹی کو زونا یابس کے نام سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا نام زوفا یابس ہندی رکھا جا سکتا ہے۔ اس کی بوٹی کسی قدر دلایتی زوفا یابس سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔ اور

افعال و خواص ایک جیسے ہی ہیں ۔

مزاج :۔ گرم و خشک

افعال و مواقع استعمال :۔ منفث بلغم ، محلل اورام اور معرق ہونے کی وجہ سے زونا یا بس کے ضیق النفس ، سعال بلغمی ، ذات الریہ ، ذات الجنب ، نزلہ زکام اور حمی نزلی میں استعمال کرتے ہیں ۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ ۱۰ گرام زوفا یا بس کا جوشاندہ تمام عوارض میں مفید ہے ۔

مشہور مرکبات :۔ شربت زوفا

زیتون

COM MON OLIVE

نام نباتی / لاطینی (Olea europaea Linn)

ماہیت :۔ زیتون کے درخت یوروپی ممالک میں پائے جاتے ہیں ۔ یہ تقریباً ۸ سے ۱۰ میٹر اونچے ہوتے ہیں اس کے پختہ پھلوں کو دبانے پر تیل نکلتا ہے ۔ یہی تیل "روغن زیتون" کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتا ہے جو کہ اٹلی اور دوسرے یوروپین ممالک سے درآمد ہوتا ہے ۔

مزاج :۔ گرم و تر

افعال و مواقع استعمال :۔ روغن زیتون کو فالج ، اوجاع مفاصل ، عرق النسا اور دوسرے امراض میں تقویت ، تحلیل و تسکین کی غرض سے بطور مالش استعمال کرتے ہیں ۔ بدن کی خشکی کو دور کرنے اور جلدی امراض مثلاً چنبل ، خشک گنج میں لگاتے ہیں ۔ ضعیف اشخاص خصوصاً ضعیف و لاغر بچوں میں اس کو بدن پر مالش کرتے ہیں جسم میں جذب ہوکر تغذیہ بخشتا ہے ۔ اعضائے غذا کی خراش (قروح معدہ و اثنا عشری) میں اسکو کھلاتے ہیں ۔ ۲۵ گرام کی مقدار میں کھلانے سے قبض دائمی کو فائدہ ہوتا ہے ۔ اندرونی طور پر کھلانے کے لیے مقدارِ خوراک ۱۰ گرام تک ہونی چاہیے ۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ اس میں اولی این ایک سیال روغن جو کہ اولیک ایسڈ اور گلیسرین کا مرکب ہوتا ہے ۔ لینولین اور پالمٹین اجزا پائے جاتے ہیں ۔

زیرہ سفید (کمون ابیض : CUMIN)

نام نباتی/لاطینی (Cuminum cyminum Linn)

ماہیت :- زیرہ سفید کے نام سے بازار میں چھوٹے استوانی شکل کے خوشبودار دانے دستیاب ہوتے ہیں۔ عام طور پر گھروں میں مصالحہ کے ایک جزو کی حیثیت سے زیرہ بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ زیرہ کا پودا تقریباً ۳۰ سینٹی میٹر بلند ہوتا ہے جس کی شاخیں بے شمار ہوتی ہیں۔ پتے نیلگوں سبز، پھول سفید یا گلابی چھتردار ہوتے ہیں۔ پھل تقریباً ۱/۲ انچ لمبے دونوں سروں کی جانب پتلے ہوتے ہیں۔ یہی پھل "زیرہ سفید" کہلاتے ہیں۔

زیرہ کے پودے جنوب مشرقی یورپ اور شمالی افریقہ، چین اور ہندوستان میں بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے تقریباً تمام ریاستوں میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ سب سے زیادہ پنجاب اور شمالی ہند کے علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔

مزاج :- گرم وخشک

افعال و مواقع استعمال :- زیرہ سفید کو ہاضم، کاسر ریاح مدر بول وحیض، دافع تعفن ہونے کی وجہ سے ضعف ہضم، نفخ شکم، درد شکم، سوء ہضم، اسہال معدی، سوزاک، احتباس بول، احتباس حیض میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :- ۱۔ ایک گرام زیرہ کا سفوف شکر کے ہمراہ استعمال کریں۔

مزید تحقیقات :- کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ زیرہ سفید میں ایک روغن فراری ہوتا ہے اسی روغن پر زیرہ سفید کی خوشبو کا انحصار ہے۔ اس کے علاوہ شحم، بال، لعابی مادہ، مواد لحمیہ کی کچھ مقدار بھی پائی جاتی ہے۔

مشہور مرکبات :- ۱۔ سفوف ہاضم ۔ ۲۔ جوارش مصطگی مرکب ۔ ۳۔ سفوف مدر حیض۔

زیرہ سیاہ (کمون : CARAWAY)

نام نباتی/لاطینی (Carum carvi Linn)

ماہیت :- زیرہ سیاہ کے نام سے چھوٹے چھوٹے سیاہی مائل بھورے رنگ کے نہایت خوشبودار تخم دستیاب

ہوتے ہیں۔ زیرہ سیاہ کا پودا تقریباً ایک سے ۲ فٹ تک بلند ہوتا ہے، جڑیں دبیز ہوتی ہیں۔ اور پھول سفید ہوتے ہیں۔ پھل ۳ سے ۵ ملی میٹر لمبے اور تقریباً ۲ ملی میٹر چوڑے ہوتے ہیں۔ یہی پھل زیرہ سیاہ کہلاتے ہیں۔ زیرہ سیاہ کے پودوں کی کاشت شمال اور وسط یورپ کے سارے ممالک میں کی جاتی ہے۔ ہندوستان میں کشمیر، کوماؤں اور گڑھوال کے علاقوں میں اگرچہ اس کے پودے ملتے ہیں لیکن ان کی تعداد اس قدر کم ہے کہ عوام کی ضرورت اس سے پوری نہیں ہوتی اس لیے زیرہ سیاہ ہندوستان میں افغانستان، ایران سے درآمد کیا جاتا ہے۔ ایران میں بمقام کرمان، زیرہ کے یہ پودے بکثرت پائے جاتے ہیں اسی لیے اس کو "زیرہ کرمانی" کا نام دیا گیا۔ کیونکہ پچھلی صدیوں میں کرمان سے لاکر اس زیرہ کی تجارت ہندوستان میں کی جاتی تھی ہندوستان کے قرب وجوار کے علاقوں میں ایران ہی ایسا ملک ہے جہاں سے آسانی کے ساتھ یہ زیرہ ہندوستان لایا جاسکتا تھا۔

قدیم عربی کتابوں میں جو کہ یونانی ادویہ پر مشتمل ہیں۔ کمون کے نام سے جس دوا کا ذکر ہے وہ یہی زیرہ سیاہ یا زیرہ کرمانی یا زیرہ سیاہ کرمانی ہے۔ اس لیے کہ عرب اطباء زیرہ سفید سے واقف نہ تھے۔ زیرہ کی دو قسمیں اُس وقت اطباء کے علم میں آئیں جب کہ وہ ہندوستان میں آکر یہاں والے زیرہ سے واقف ہوئے اسی کے بعد سے انہوں نے ایران والے زیرہ کو زیرہ سیاہ اور ہندوستانی زیرہ کو زیرہ سفید کا نام دیا ہے۔ زیرہ سفید اور زیرہ سیاہ میں نباتاتی لحاظ سے فرق ہے دونوں بالکل علیحدہ پودوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ انگریزی میں دونوں زیرہ الگ الگ ہی نام سے موسوم ہیں لیکن اردو، فارسی اور ہندی میں دونوں قسم پر "زیرہ کا اطلاق کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ دونوں میں پائے جانے والے مشترک اوصاف ہیں۔

مزاج :۔ گرم و خشک

افعال و مواقع استعمال :۔ ہاضم، کاسر ریاح، مدر حیض، مفرز شیر ہونے کی وجہ سے زیرہ سیاہ کو سوء ہضم، نفخ شکم، درد شکم، احتباس حیض، عسر حیض اور قلت لبن کی حالتوں میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ ایک گرام سفوف زیرہ سیاہ پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔

۲۔ آب زیرہ سیاہ بچوں کے نفخ شکم میں استعمال کرتے ہیں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ زیرہ سیاہ میں سے حسب ذیل اجزا حاصل کیے گئے۔

۱۔ روغن۔ ۲۔ رطوبت بیضہ۔ ۳۔ شکر اور نشاستہ مادہ وغیرہ۔

مشہور مرکبات :۔ ۱۔ جوارش کمونی۔ ۲۔ نمک سلیمانی۔ ۳۔ سفوف مفرز شیر۔

سپاری (چھالیہ : فوفل (ARECA NUT

نام نباتی/لاطینی (Areca'catechu Linn)

ماہیت ۔ سپاری کے درخت' ناریل کے درخت کے مانند سیدھے اور اونچے ہوتے ہیں۔ ان کی بلندی ۱۵ سے ۲۰ میٹر تک ہوتی ہے۔ پتے لمبے لمبے ہوتے ہیں یہ اس طرح پر ترتیب پائے ہوئے ہوتے ہیں کہ ان سے ایک چھتری (چھاتہ) جیسی شکل بن جاتی ہے۔ پھل بیضوی شکل کے تقریباً ۶ سینٹی میٹر لمبے اور ۴ سینٹی میٹر قطر کے ہوتے ہیں۔ خام پھل سبز ہوتے ہیں۔ پختہ ہونے پر چمکدار نارنگی رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ اسی پھل میں "سپاری" بطور بیج پائی جاتی ہے۔ اس پھل کو لمبائی میں کاٹتے ہیں اسی سے اندر کے بیج (سپاری) بھی دو حصوں میں منقسم ہو جاتی ہے۔ بازار میں سپاری آدھے آدھے حصوں میں منقسم شدہ ہی دستیاب ہوتی ہے۔ سپاری کے درخت ہندوستان میں مدراس' بنگال اور آسام میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ سپاری ہندوستان سے برآمد بھی کی جاتی ہے۔ اور یہاں کی سپاری دوسرے ممالک میں بہت پسند بھی کی جاتی ہے۔

فوفل کے نام سے سپاری کا ذکر قدیم عربی کتابوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس سے اندازہ لگتا ہے کہ سپاری کی دریافت سینکڑوں سال قبل ہو چکی تھی۔ اور اس کو دواً استعمال کرنے کی تاریخ بھی قدیم ہی ہے۔

مزاج ۔ سرد و خشک

افعال و مواقع استعمال ۔ قابض ہونے کی وجہ سے سپاری کو اسہال' لثہ دامیہ' تحرک دمدان' ضعف رحم' سیلان الرحم' اور جریان میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ۔ ۱۔ چھالیہ (سپاری) کو باریک پیس کر تنہا یا کسی اور دواؤں مثلاً پوست مغیلاں کے سفوف کے ہمراہ بطور منجن مسوڑھوں اور دانتوں پر ملیں۔ مسوڑھوں سے خون بہنا کم ہو جاتا ہے۔ اور ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔

۲۔ تقویت رحم اور سیلان الرحم کے لیے باریک پیس کر شہد میں ملا کر صبح و شام کھلائیں۔ ایک وقت میں ۵ گرام کی مقدار میں سپاری کھانی چاہیے۔

مزید تحقیقات ۔ کیمیائی تجزیہ کے ذریعہ سپاری سے کائے جین نام کا ایک جوہر حاصل کیا گیا۔

مشہور مرکبات ۔ ۱۔ معجون سپاری پاک ۔ ۲۔ معرج احمر ۔ ۳۔ سفوف ثعلب ۔

سپستان (لسوڑہ : SEBESTAN)

نام نباتی/لاطینی (Cordia latifolia Roxb)

ماہیت :۔ ایک چھوٹا سا یا متوسط درخت ہے جس کا تنہ کچھ ٹیڑھا سا ہوتا ہے۔ اور اس کا گھیرا ۲ سے ۴ فٹ ہوتا ہے۔ پھل آدھے سے ایک انچ لمبے، بھورے زرد ہوتے ہیں اور جب پک جاتے ہیں تقریباً سیاہ ہو جاتے ہیں جن میں لیسدار، میٹھا اور تقریباً شفاف گودا جو اس میں پائی جانے والی گٹھلی کے اطراف لگا ہوتا ہے۔ یہ درخت ہندوستان اور سیلون میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اس کے پھل بازار میں خشک شدہ سپستاں کے نام سے دستیاب ہوتے ہیں۔ تازے پھل ویسے ہی کھائے جاتے ہیں۔

سپستان کے نام سے قدیم عربی کتابوں اور فارسی کتابوں میں جو کہ ادویہ پر مشتمل ہیں، بیان ملتا ہے۔ عربی میں بجائے پ کے ب سے لکھا جاتا ہے۔ حاجی زین العطار (۱۳۶۸ء) کی مشہور کتاب اختیارات بدیعی میں اس کا بیان تفصیل سے درج ہے۔ سینکڑوں سال سے اطبار اس دوا کو جس مقصد سے استعمال کرتے آئے ہیں وہ اب بھی یونانی طب کی ایک مشہور اور مفید دوا کی حیثیت سے استعمال کی جاتی ہے۔

مزاج :۔ گرم و خشک

افعال و مواقع استعمال :۔ مقری، ملطف اور منفث ہونے کی وجہ سے سپستان کو خراش حلق و حنجرہ، نزلہ زکام، سوزش بول، جریان وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۰ گرام سپستان کو ۱۲۵ ملی لیٹر پانی میں رات کو بھگو رکھیں اور صبح کے وقت مل چھان کر مصری سے میٹھا کر کے پلائیں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ سپستان میں شکر، گوند اور دیگر نباتی مادے پائے جاتے ہیں

مشہور مرکبات :۔ لعوق سپستان۔

ستاور (ASPARAGUS)

نام نباتی/لاطینی (Asparagus recemosus willd)

ماہیت :۔ یہ ایک بیل کی جڑ ہے۔ جو سفید زردی مائل ہوتی ہیں۔ جڑ پر لمبائی میں لکیریں کھینچی ہوتی ہیں۔

چبانے پر کثرت سے لعاب پیدا کرتی ہیں۔ مزہ شیریں ہوتا ہے۔

مزاج ۔ سرد و تر

مفری، مسکن ہونے کی وجہ سے اسہال اور پیچش میں مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال :۔ اس کو کوٹ کر جوشاندہ بنائیں۔ ٹھنڈا ہونے کے بعد صبح و شام پلائیں۔ اسی کے ساتھ سنوف کا استعمال بھی تاثیر میں تیزی پیدا کرتا ہے۔

۲۔ مقوی باہ مغلظ منی مقوی رحم ہونے کی وجہ سے جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال۔ نیز عورتوں میں سیلان الرحم کی شکایت میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ، اس کا سنوف ۵ سے ۷ گرام کی مقدار میں ہمراہ دوا استعمال کریں۔

مفرز شیر ۳۔ مفرز شیر ہونے کی وجہ سے افراز شیر کے لیے کثرت سے مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال ، اس کا سنوف ہمراہ دودھ استعمال کرائیں۔

مزید تحقیقات :۔ مزید تحقیقات سے سا کرین اور نعابی مادے کی کثیر مقدار ان جڑوں میں پائی گئی ہے۔

مرکبات ۔ سنوف سیلان الرحم ۔ ۲۔ سنوف ثعلب

سداب (RUE)

نام نباتی/لاطینی (Ruta graveolans Linn)

ماہیت ۔ ایک چھوٹا سا پودا ہے جس کے پتے چھوٹے چھوٹے گول ہوتے ہیں ان کی بو ناگوار اور تیز ہوتی ہے پھول زرد رنگ کے اور تخم ایک غلاف میں پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اس کے پتے عموماً دوا استعمال کیے جاتے ہیں۔ جو برگ سداب کے نام سے خشک شدہ بازار میں دستیاب ہو جاتے ہیں۔ سداب کے پورے پودے سے ایک روغن نکالا جاتا ہے۔ یہ بھی دوا استعمال ہوتا ہے۔

مزاج ۔ گرم خشک

افعال و مواقع استعمال :۔ سداب بیرونی طور پر محرش، محلل اور محرا اثر کرتا ہے۔ اس لیے برص و بہق، داد، صلابتِ اعضاء، اورام اوجاع مفاصل میں اس کو استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ برگ سداب کا ضماد ان عوارض میں مفید ہے۔

۲۔ روغن سداب جو کہ Oil of Rue کے نام سے بھی مشہور ہے۔ مقام ماؤف پر طلاء کریں۔ یہ تیل پتوں کی بہ نسبت زیادہ سریع الاثر ہوتا ہے۔

اندرونی طور پر سداب ہاضم، محرکِ اعصاب و رحم، مدر حیض اثر کرتا ہے۔ اس لیے نفخ شکم، بدہضمی، ضعفِ ہضم، احتباس حیض، اختناق الرحم نیز ام الصبیان میں استعمال کرتے ہیں۔

۱۔ برگ سداب کا سفوف ۳ گرام کی مقدار میں صبح و شام استعمال کرائیں۔

۲۔ تازہ پتوں کا رس اس بارے میں نہایت مفید ہے۔

۳۔ روغن سداب ۳ سے ۴ قطرے پانی اور شکر میں ملا کر پلائیں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیے کے ذریعے سے سداب سے روین نام کا ایک گلوکوسائڈ حاصل کیا گیا۔ روغن سداب اس کے علاوہ ہے۔

مرکبات :۔ جوارش کمونی ۔ معجون حلتیت

سرپھوکہ (سوفارو) (PURPLE TEPHROSIA)

نام نباتی/لاطینی (Tephrosia purpurea Linn)

ماہیت :۔ یہ ایک چھوٹا سا پودا ہے جس کے پتے چھوٹے اور دو دو پتے ملے ہوتے ہوتے ہیں۔ مثل املی کے پتوں کے۔ سرپھوکہ کے نام سے بازار میں خشک پودا دستیاب ہوتا ہے۔ یہ سالم پودا دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

مزاج :۔ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ سرپھوکہ ملین، محلل اور مصلی خون ہے اس لیے دمامیل، ثبور، جرب و حکہ، قوبا کے لیے بغرض تصفیہ خون مستعمل ہے۔ چونکہ یہ ملین بھی ہے اس لیے ان عوارضِ مذکورہ میں خاص طور پر مفید ہے۔

ترکیب استعمال۔ سرپھوکہ کو تنہا یا دیگر مصفی خون ادویہ کے ہمراہ جوشاندہ یا خیساندہ کی صورت میں استعمال کرتے ہیں۔

مزید تحقیقات۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ پتہ چلا ہے کہ سرپھوکہ میں ایموڈین اور کرائسوفانک ایسڈ اجزاء پائے جاتے ہیں۔ ان اجزاء کی موجودگی سے پتہ چلتا ہے کہ سرپھوکہ جلدی امراض میں اسی لیے مفید پایا گیا ہے

سقمونیا (SCAMMONY)

نام لاطینی :۔ (Convulvulus scammony Linn)

ماہیت۔ نباتِ سقمونیا (جس کو "محمودہ" بھی کہا جاتا ہے) کی جڑیں شگاف دینے سے ایک رالدار گوند حاصل ہوتا ہے۔ یہی رالدار گوند سقمونیا کے نام سے بازار میں فروخت ہوتا ہے۔ سقمونیا کی بیل ہوتی ہے جو ہندوستان میں نہیں پائی جاتی اس لیے سقمونیا کی درآمد شام اور ایشیائے کوچک سے کی جاتی ہے۔

مزاج۔ گرم وخشک تیسرے درجہ میں۔

افعال و مواقع استعمال۔ سقمونیا مسہل رقیق ہے۔ یعنی اس کے استعمال سے پانی کے مانند پتلے دست آتے ہیں۔ اس لیے اس کو سخت قبض، استسقاء ورنع المفاصل میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال۔ سقمونیا کو بطور مسہل تنہا استعمال نہیں کرتے۔ تنہا استعمال کرنے کے لیے اس کی مقدار خوراک ۲۵۰ ملی گرام سے ۵۰۰ ملی گرام ہے۔

مزید تحقیقات۔ سقمونیا کو بطور مسہل بقراط کے زمانہ سے استعمال کیا جاتا ہے۔ مزید تحقیقات سے صرف اس بات کا علم ہوا ہے کہ سقمونیا کیسے عمل کرتا ہے۔ چنانچہ سقمونیا جب معاء اثناء عشری میں پہنچ کر صفراء کے ساتھ ملتا ہے تب اس ترکیب سے اس کا نہایت تیز مسہل مرکب بن جاتا ہے جس کی تاثیر سے آنتوں میں رطوبت زیادہ تراوش پاتی ہے اور ان کی حرکت دودیہ بڑھ جاتی ہے پس تقریباً ۴ گھنٹوں کے اندر پیٹ میں مروڑ ہو کر دست آنے لگتے ہیں۔ پہلا دست تو ملائم ہوتا ہے لیکن بعد میں پانی کے مانند پتلے پتلے دست آنے لگتے ہیں۔ یہ بات خاص طور پر نوٹ کی گئی ہے کہ جب تک معاء اثناء عشری میں پہنچ کر یہ صفراء کے ساتھ نہ ملے تب تک اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ اگر اس کو راست خون میں داخل کیا جائے تب بھی اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس کا اثر صرف مقامی ہے۔

سکبنج (SAGAPENUM)

نام نباتی (Ferula persica Willd)

ماہیت :۔ سکبنج مذکورہ درخت کا روغن دار رال ہے ۔ جو ایران کے پہاڑوں پر کثرت پائے جاتے ہیں ۔ اور یہیں سے اس کی درآمد بمبئی میں ہوتی ہے ۔ یہ رال عموماً لگدی کی شکل میں گہرے بھورے رنگ کی شکل میں ہوتی ہے ۔ بعض اوقات نیم شفاف اشکی دانوں کی شکل میں بھی دستیاب ہوتی ہے ۔ بُو خوشگوار ہوتی ہے لیکن ذائقہ خراب ہوتا ہے ۔

مزاج :۔ گرم و خشک ۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مہل قوی ہونے کی وجہ سے وجع المفاصل، وجع القطن ۔ وجع عرق النساء ۔ لحمیر میں اندرونی طور پر استعمال کرتے ہیں ۔ بیرونی طور پر، یالی، جاذب اور محلل ہے ۔ اس لیے اورام صلبیہ کی تحلیل کے لیے بطور ضماد استعمال کرتے ہیں ۔

ترکیب استعمال :۔ دیگر ادویہ کے ہمراہ استعمال کیا جاتا ہے ۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے سکبنج میں رال، گوند اور روغن فراری اجزاء دریافت ہوئے ۔

مرکبات :۔ ۱۔ حب سقمل ۔ ۲ ۔ ضماد کبریت

سلارس (میعہ سائلہ، لبنی STORAX)

نام نباتی/ (Liquidamber orientalis Miller)

ماہیت :۔ سلارس ایک رالدار، عطری نیم جامد سیال ہے جو کہ درخت مفرد کے تنہ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ قدیم اطبائے یونان مثلاً دیسقوریدوس اور جالینوس وغیرہ نے اس کا بیان کیا ہے۔ عرب تجار اس کو چین اور ہندوستان سے لگے۔ چنانچہ پہلی صدی عیسوی میں ہندوستان میں اس کی درآمد کا پتہ چلتا ہے۔ یہاں اس کا نام سلارس ہوگیا۔ میعہ سائلہ (سلارس) جن درختوں سے حاصل ہوتا ہے وہ ہندوستان میں نہیں پائے جاتے۔ ہندوستان میں میعہ سائلہ کی درآمد زیادہ تر فرانس سے ہوتی ہے۔ اگربتی بنانے کے مسالہ میں اس کو بھی شریک کیا جاتا ہے۔

مزاج :۔ گرم وخشک

افعال و مواقع استعمال :۔ منفث بلغم، دافع تعفن، محلل، افعال کی بنا پر سلارس کو زیادہ تر سعال مزمن، مرض سل، بحۃ الصوت اور زکام میں استعمال کرتے ہیں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے حسب ذیل اجزا حاصل ہوئے۔

۱۔ لیف روفن سٹائرین۔ ۲۔ بنزے ہلک ایسڈ۔ ۳۔ سٹائی ریسین ۔۴۔ دال

سماق (SUMACH)

نام نباتی/ لاطینی (Rhus coriaria Linn)

ماہیت :۔ سماق کا درخت تقریباً ۱۵ میٹر بلند ہوتا ہے۔ اس کے پتے لمبے سرخی مائل ہوتے ہیں جن کے کنارے دندانے دار ہوتے ہیں۔ پھل دانہ مسور کے مشابہ اُس سے چھوٹے یا کسی قدر بڑے ہوتے ہیں۔ یہ پھل خوشوں میں لگتے ہیں ان پھلوں کا باریک پوست خشک شدہ بطور دوا مستعمل ہے جو کہ پوست سماق یا گرد سماق کہلاتا ہے اس کا مزہ ترش ہوتا ہے۔ یہ درخت اسپین، اٹلی اور سسلی میں کثرت سے کاشت کیے جاتے ہیں۔ ایران اور افغانستان میں یہ خودرو ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں یہ درخت دیکھنے میں نہیں آتے

مزاج :۔ سرد خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ پوست سماق کو مسکن و قابض ہونے کی وجہ سے زیادہ تر اسہال صفراوی، زحیر، متلی و قے کو روکنے اور پیاس کو تسکین دینے کے لیے تنہا یا مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ پوست سماق میں ٹینن پایا جاتا ہے۔

مشہور مرکبات :۔ انوشدارو سادہ۔

سنا (SENNA)

نباتی نام :۔ (Cassia angustifola)

ماہیت :۔ سنا کا پودا تقریباً ایک سے ۱½ میٹر اونچا ہوتا ہے۔ اس کی کاشت اگرچہ جنوبی عرب میں کی جاتی ہے۔ اور یہیں سے درآمد بھی کی جاتی تھی لیکن اب ہندوستان میں تناولی و مدورا کے علاقہ میں خاص طور پر اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ اس کے پتے ۱½ - ۲ - ۶ سینٹی میٹر لمبے اور ۷ - ۸ سینٹی میٹر چوڑے ہوتے ہیں۔ جن کا رنگ زردی مائل سبز ہوتا ہے۔ یہی پتے خشک شدہ دواءً استعمال کیے جاتے ہیں۔

مزاج :۔ گرم خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مسہل :۔ سنا کے پتوں کا آنتوں کے عضلاتی پرت پر محرک اثر ہوتا ہے۔ جس سے اسہال آتے ہیں۔ اسی لیے اس کو قبض اور خصوصاً دائمی قبض میں بکثرت استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ سات سے ۱۰ گرام تک پتے جوش دے کر یا ان کا سفوف قدرے نمک اضافہ کر کے استعمال کریں۔

مزید تحقیقات :۔ سنا کے کیمیاوی اجزاء میں (۱) کتھارٹک ایسڈ مسہل گلوکوسائڈ (۲) سناکرون (۳) کرائی سوفے نک ایسڈ (۴) ایموڈین (۵) کتھارٹک مناٹیٹ ایک قسم کی شکر پائے گئے۔

سنبھالو (پنجنگشت۔ اطلق : CHASTE PLANT)

نام نباتی (Vitex (spp))

ماہیت:۔ سنبھالو کا پودا ۱ سے ۲½ میٹر بلند ہوتا ہے۔ جڑ ہی سے کئی شاخیں نکلتی ہیں اور پھیل کر ایک جھاڑی بن جاتی ہیں۔ ہر ایک شاخ پر پانچ پانچ پتے اس طرح لگے رہتے ہیں کہ پنجہ کی شکل ہو جاتی ہے۔ اس لیے اس کو "پنج انگشت" یا "پنج انگلی" کہتے ہیں۔ پتے اوپر سے سبز اور نیچے سفید ہوتے ہیں۔ پھول سُرخ و سفید ہر دو قسم کے ہوتے ہیں اور تخم بھی سیاہ و سفید، جو چھوٹے چھوٹے اور گول ہوتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال:۔ پتے قاتل کرم و دافع تعفن، محلل و مسکن، مقوی بصر۔

مواقع استعمال:۔ قاتل کرم و دافع تعفن ہونے کی وجہ سے سنبھالو کو پیٹ کے کیڑوں کو مارنے، نیز زخموں کے مندمل کرنے اور ان کو صاف کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اگر زخم میں کیڑے پڑ چکے ہوں تو ان کو ہلاک کرنے کے لیے سنبھالو کو استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) سنبھالو کے پتوں کا رس (۵۰ گرام) کو دہی میں ملا کر ۳-۴ دن تک کھلانے سے کرم شکم ہلاک ہو کر خارج ہو جاتے ہیں۔

(۲) سنبھالو کے پتوں کا رس، زخموں پر لپکانے سے اس میں پیدا شدہ کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

(۳) سنبھالو کے پتوں کو روغن کنجد میں پکائیں یہاں تک کہ وہ بالکل جل جائیں۔ اسی تیل میں ان کو پیس کر مرہم تیار کر لیں۔ یہ مرہم زخموں کو مندمل کرنے اچھا کرنے کے لیے استعمال کریں۔

محلل و مسکن ہونے کی وجہ سے درد حلق، قلاع، ورم رحم، ورم بیضہ رحم، ورم خصیتین، ورم مقعد، ورم المفاصل، درد کمر نیز سردی سے ہونے والے جسمانی دردوں میں خصوصی طور پر استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) درد حلق اور قلاع کے لیے پتوں کے جوشاندہ سے غرغرہ کرائیں۔

(۲) یہ جوشاندہ "آمزن" کے طور پر استعمال ورم رحم اور دیگر اورام کی تحلیل کے لیے مفید ہے۔

(۳) ورم المفاصل، درد کمر اور سردی سے ہونے والے جسمانی دردوں میں، اس کے پتوں سے جوش دیئے ہوئے پانی سے غسل کرائیں نیز روغن کنجد میں پتوں کا رس ملا کر پکائیں۔ یہاں تک کہ پانی اڑ جائے۔

یہ تیل بطورِ مالش استعمال کریں۔

تخم :۔ محلل و ملطف، مجفف منی۔

محلل و ملطف ہونے کی وجہ سے خصوصاً ورم طحال کو تحلیل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال (۱) تخم پیس کر (۳۔۵ گرام کی مقدار میں) سکنجبین کے ہمراہ کھلائیں اور بیرونی طور پر سرکہ میں بھگو کر نیم گرم تکمید کریں۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) روغن ہفت برگ (پتے)

(۲) سفوف فنجنگشت (تخم)

سنبل الطیب (VALERIAN)

نام نباتی / لاطینی (Valeriana officinalis Linn)

ماہیت :۔ سنبل الطیب ایک سرسبز پودے کی خشک شدہ خوشبودار اور ریشوں سے گھری ہوئی ایک بوٹی ہے۔ یہ پودے یورپ اور شمالی ایشیا میں پائے جاتے ہیں۔ یہاں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے۔ اس دواء کے نام میں "سنبل" کا لفظ موجود ہے۔ اس کے معنی اگرچہ خوشہ گندم کے ہوتے ہیں لیکن اطبار لفظِ سنبل کا اطلاق خوشبودار قسم کی حشائش پر کرتے ہیں۔ چنانچہ طب میں حسب ذیل "اقسام سنبل" دواءً مستعمل ہیں۔

(۱) سنبل الطیب

(۲) سنبل ہندی (ناردین)

(۳) سنبل جبلی (مگر)

مذکورہ سنبل کی تمام اقسام ہندوستان میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن جس وقت یہ تین قسمیں شناخت کی گئی تھیں اس وقت ہندوستان کے بارے میں یہ علم نہ تھا کہ ساری قسمیں یہاں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ حکیم دیسقوریدوس نے سب سے پہلے ان مذکورہ اقسام کا ذکر کیا ہے۔ "سنبل ہندی" (بالچھڑ) وہ ناردین کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ جس کو انگریزی میں (Nardus Root) کہتے ہیں ـــــ سنبل جبلی کو ہندی میں مگر کہتے ہیں۔ اکثر لوگ مگر اور اسارون میں فرق نہیں کرتے ہیں حالانکہ مگر سنبل جبلی ہے اور اسارون کے نام سے ہم نے "رویف الف" میں اس کا علیحدہ ذکر کیا ہے۔ تینوں قسم کے سنبل شکل و شباہت میں یکساں

ہوتے ہیں۔ تینوں میں خوشبو پائی جاتی ہے اور تینوں اپنے افعال میں برابر ہیں لیکن سنبل الطیب ان تمام اقسام میں زیادہ تیز اور موثر ہوتی ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ تینوں قسم کے سنبل مقوی محرک اعصاب، دافع تشنج، مدر طمین، محرک افعال معدہ و جگر ہیں اس لیے یہ اعصابی درد، صرع، اختناق الرحم، خفقان قلب، داء الرقص، رعشہ، سعال شعبی، احتباس طمث، احتباس بول، ضعف اشتہا، ضعف ہضم، ضعف جگر، ورم جگر، یرقان اور صغر الکبد میں نہایت مفید ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) کسی ایک سنبل کا سفوف ۳ گرام کی مقدار میں شہد کے ہمراہ استعمال کیا جائے۔

(۲) ۶ گرام کی مقدار میں لے کر ایک۔ کپ پانی میں جوش دیں۔ جب آدھا پانی رہ جائے تو چھان کر قدرے شہد یا شکر اضافہ کر کے پی لیں۔

مزید تحقیقات :۔

۱۔ سنبل الطیب کا کیمیاوی تجزیہ اور اس کا ماحصل :۔

(۱) روغن لطیف (۲) گلوکوسائڈ (۳) جواہر موثر، چٹانین، ویلیریانین (۴) رال (۵) لعابی مادے۔

۲۔ سنبل ہندی (بالچھڑ) کا کیمیاوی تجزیہ اور اس کا ماحصل :۔

(۱) روغن لطیف (۲) گلوکوسائڈ (۳) گوند (۴) رال (۵) نشاستہ دار اجزاء۔

۳۔ سنبل جبلی (تگر) کا کیمیاوی تجزیہ اور اس کا ماحصل :۔

(۱) روغن لطیف (۲) گلوکوسائڈ (۳) ایک فعلیاتی اساسی جوہر۔

مشہور مرکبات :۔ سنبل الطیب یا سنبل ہندی، دونوں قسم کے سنبل مرکبات میں استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن سنبل جبلی کے مرکبات دیکھنے میں نہیں آئے۔ البتہ اساتذہ کو جو اطبار تگر خیال کرتے ہیں۔ انہوں نے ایسے مرکبات میں جہاں اخادون کا ذکر ہے۔ تگر کا نام دے دیا ہے جو کہ درست نہیں ہے۔ سنبل الطیب یا سنبل ہندی کے مرکبات حسب ذیل ہیں :۔

(۱) حب ایارج (۲) انوشدارو (۳) برشعشا (۴) جوارش جالینوس (۵) دبید الورد (۶) دواء المسک (۷) دواء المسک معتدل (۸) غیرہ ابریشم ارشدوالا (۹) لبوب کبیر (۱۰) مفرح یاقوتی۔

سنگھاڑا (WATER CHEST NUT)

نام نباتی/لاطینی (Trapasipnosa Roxb)

ماہیت :۔ سنگھاڑا ایک مشہور پھل ہے جو وسطِ ستمبر میں بازار میں آجاتا ہے۔ یہ پانی میں پیدا ہونے والا پھل ہے۔ اس لیے اس کو پانی پھل بھی کہتے ہیں۔ اس کو تازہ بہ تازہ کھایا جاتا ہے اور پختہ ہونے پر اُبال کر بھی خشک کر کے رکھ لیے جاتے ہیں۔ خشک سنگھاڑے اور ان کا آٹا عام طور سے پنساریوں کے یہاں مل جاتے ہیں۔

مزاج ـــــ سرد و تر۔

افعال و مواقع استعمال :۔ کچے سنگھاڑے کھانے میں خوش ذائقہ ہوتے، مسکن حرارت ہونے کی وجہ سے پیاس کو تسکین بخشتے ہیں۔ سوزشِ اعضاء اور خشونتِ حلق کو فائدہ کرتے ہیں۔ مولّدِ مغلظ منی ہونے کی وجہ سے ضعف باہ اور جریان کی ادویہ میں شامل کرتے ہیں یا تنہا اس کا خشک شدہ سفوف کھلاتے ہیں۔

مزید تحقیقات :۔ سنگھاڑوں میں کیلسیم وافر مقدار میں پایا گیا ہے ـــــ اسی بنا پر ان کو دل اور گردہ کی کمزوری نیز تپ دق کے مریضوں کو استعمال کرواتے ہیں۔ اس کے علاوہ وٹامن اے، وٹامن بی۔ ٹو بھی ہوتے ہیں۔

مشہور مرکبات :۔ معجون آرد خرما

سورنجان (COLCHICUM)

نام نباتی/لاطینی (Colchicuni autumnale Linn)

ماہیت :۔ سورنجان کے پودے وسطی اور جنوبی یورپ، انگلینڈ، آئرلینڈ، روس کے بہت سے مقامات کی

نمناک جگہ اگا ہوں، مصر میں پائے جاتے ہیں۔ اٹلی میں ایک مقام کا نام کال چک ہے جہاں یہ پودے بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ اس لیے حکیم دیسقوریدوس نے اس کو سب سے پہلے کالچیکم کے نام سے موسوم کیا انگریزی میں یہی نام اب تک مستعمل ہے جو کہ دراصل لاطینی نام ہے۔ سورنجان اس پودے کا فارسی نام ہے ہندوستان میں جب دوائی پودوں کے سروے کا کام انیسویں صدی میں شروع ہوا تو اس سلسلہ میں سورنجان ہی کی جنس کے پودے کشمیر کے طاقہ میں پائے گئے (Colchicum Luteum, Linn) کہتے ہیں ـــــ اس لیے اب اسی پودے کی جڑ دواءً استعمال کی جاتی ہے کیوں کہ دونوں کے افعال خواص اور دیگر خصوصیات نباتی میں کوئی فرق نہیں ہے ـــــ بیسویں صدی تک "سورنجان" انہی پودوں کی جڑ کا نام تھا۔ لیکن اسی صدی کے اوائل میں بازاروں میں "سورنجان شیریں" کے نام سے دوا دستیاب ہونے لگی ـــــ سورنجان شیریں کا نباتی لحاظ سے اُس سورنجان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کی شکل و شباہت بھی اس سے مختلف ہے۔ اس کا نام "سورنجان شیریں" کیسے پڑ گیا۔ یہ ایک تحقیق طلب مسئلہ ہے لیکن اس دوائی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے پر پتہ چلا ہے کہ یہ دوا عرب ممالک اور ایران سے درآمد ہوتی ہے جس کا نباتی نام (Merendera Persica, Linn) ہے۔ استعمال کے لحاظ سے تو سورنجان شیریں کو اصل سورنجان (جس کو سورنجان تلخ کہا جاتا ہے) ہی کے مانند تسلیم کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی مانا جاتا ہے کہ سورنجان تلخ اپنے افعال میں سورنجان شیریں کے مقابلہ میں زیادہ موثر ہے۔

مزاج ـــ گرم و خشک تیسرے درجہ۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مدر بول، محلل، مسہل، افعال کی بنا پر سورنجان کو وجع المفاصل میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) ۲۵ ملی گرام سورنجان کا سفوف روزانہ تنہا یا شہد کے ہمراہ استعمال کیا جائے۔

(۲) ایک گرام سورنجان شیریں کا سفوف تنہا یا پانی کے ہمراہ استعمال کرا جائے۔

(۳) روغن سورنجان کی مالش مقام ماؤف پر کی جائے۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) معجون سورنجان (۲) حب سورنجان (۳) روغن وجع المفاصل۔

سونف (رازیانہ، بادیان: FENNEL)

نام لاطینی (Foeniculum vulgare Mill)

ماہیت:۔ سونف کا پودا سارے ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔ دنیا کے اکثر ممالک میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ خوشبودار پودا ہے۔ اس لیے اس کو گملوں میں بھی لگایا جاتا ہے۔ اس کے پھل (جو کہ عام طور پر تخم سے موسوم ہیں) "سونف" کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال:۔ سونف مطیب، محرک اور کاسر ریاح ہوتی ہے۔ اس لیے بدہضمی، ضعف ہضم، نفخ شکم، قبض شکم وغیرہ میں بکثرت استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) تنہا سونف کو ۳ گرام کی مقدار میں استعمال کریں۔

(۲) اس کا عرق استعمال کریں۔

مزید تحقیقات:۔ سونف کے کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ سونف میں روغن فراری جو بڑی مقدار میں پایا جاتا ہے اس کے علاوہ قلیل مقدار میں آئیوڈین، وٹامن اے، تھیامین، ریبوفلاوین نیز پیکٹن، ٹینن وغیرہ بھی پائے جاتے ہیں۔

مشہور مرکبات:۔ (۱) جوارش رازیانہ (۲) عرق بادیان (۳) سفوف ہاضم (۴) جوارش کونی۔

سویا (شبت) : (INDIAN) DILL)

نام نباتی / لاطینی (Anethum sowa kutz)

ماہیت :- سویا کا پودا سارے ہندوستان میں کاشت کیا جاتا ہے جو ۳۰-۹۰ سنٹی میٹر بلند ہوتا ہے۔ اس کے پتے سبزیوں میں استعمال کیے جاتے ہیں اور تخم دواءً مستعمل ہیں ـــــ اس کی بہترین قسم یورپی ممالک میں پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے ہندوستان میں پیدا ہونے والے سویے کو ہندوستانی سویا یا کہتے ہیں ـــــ اس کے تخم تخم شبت کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ دراصل سویا کے پھل ہوتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :- تخم سویا، مطیب، ہاضم، کاسر ریاح اور مدر حیض افعال رکھتے ہیں۔ اس لیے ان کو نفخ شکم، خرابی ہضم، دردِ ہضم، قولنج، ضعف ہضم اور احتباس حیض میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :- (۱) تخم سویا (۱۰ گرام) کو گرم پانی (پاؤ لٹر) میں ٹھنڈا ہونے تک رکھ چھوڑیں اور چھان لیں، نفخ شکم کے لیے ایک سے ۴ چائے کا چمچہ دیں۔ بچوں کے لیے بے حد مفید اور بے ضرر ہے۔ اس کو "آب سویا" کہا جاتا ہے۔

(۲) مذکورہ آب سویا (۲۰ ملی لیٹر) آب آہک (۲۰ ملی لیٹر) دونوں کو ملالیں۔ ۲۵ گرام کی مقدار میں دیں درد شکم بوجہ ریاح کے لیے مفید ہے۔

(۳) روغن شبت (ایک سے دو قطرے) پانی ۱۰۰ ملی لیٹر میں ملا کر دیں۔

(۴) ادرار حیض کے لیے تخم سویا کا جوشاندہ دیں یا اس کو دیگر مدر ادویہ کے ہمراہ شامل کریں۔

مزید تحقیقات :- تخم سویا میں ایک روغن فراری پایا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس میں تیز خوشبو ہوتی ہے۔ نیز لیک روغن کثیف بھی پایا جاتا ہے۔ اسی پر تخم سویا کے افعال کا انحصار ہے۔ روغن کو علیحدہ کر کے باقی حصہ استعمال کریں تو کوئی فائدہ دیکھا نہیں گیا۔

مشہور مرکبات :- (۱) جوارش زدعونی (۲) مطبوخ مدر طمث۔

شاہترہ (پت پاپڑہ، شاہترج FUMITORY)

نام نباتی/لاطینی (Fumena (spp))

ماہیت :۔ شاہترہ کا پودا تقریباً ۲۵ سنٹی میٹر سے ایک میٹر تک اونچا ہوتا ہے۔ پتے چھوٹے چھوٹے اور پھول سُرخی مائل سفید ہوتے ہیں۔ یہ پودے عموماً گیہوں اور چنے کے کھیتوں میں خودرو پائے جاتے ہیں۔

شاہترہ ہندوستان کے علاوہ ایران میں بکثرت پایا جاتا ہے وہاں کے پودے ہندوستانی پودوں کے مقابلے میں زیادہ بڑے ہوتے ہیں۔ اگرچہ ہندوستان میں شاہترہ بکثرت پایا جاتا ہے۔ لیکن بازار میں بفروخت نہیں ہوتا۔ ایران سے درآمد شدہ شاہترہ ہی دستیاب ہوتا ہے۔ جس میں خشک پتے اور پھول شامل ہیں ان کا مزہ تلخ ہوتا ہے۔

شاہترہ کے پودے کی اس طرح دو قسمیں ہیں۔ ہندوستان میں پائے جانے والے پودے کو نباتی اصطلاح میں (F. officinalis) اور ولایتی شاہترہ کو (F. officinalis) کہا جاتا ہے۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ شاہترہ مصفی خون، مدبول، ملین طبع اور دافع بخار ہے۔ اس لیے آتشک، خارش، داد، پھوڑے پھنسیوں اور سوزاک اور بخار میں بکثرت مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) شاہترہ ۱۰ گرام کو ۱/۲ پیالی پانی میں جوشاندہ دیں، آدھا رہ جائے تو اتار کر چھان لیں۔ روزانہ اس کی دو خوراکیں صبح وشام دیں۔ تمام عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ شاہترہ میں نیوٹرک ایسڈ اور ایک جوہر موثر "فیومیرین" کا پتہ چلایا گیا۔

تجربات سے اس بات کا علم ہوا ہے کہ جتنی مصفی خون اثر رکھنے والی دوائیں ہیں اور خصوصاً شاہترہ اور چوائتہ ان کی تاثیر جہاں تصفیہ خون ہے وہیں یہ دوائیں مانع جراثیم بھی ہیں۔ اس لیے ایسے امراض میں جہاں ضد حیوی ادویہ (انٹی بیوٹک ڈرگس) کا استعمال ناگزیر ہو، اس جیسی مصفی خون تاثیر رکھنے والی دواؤں کو استعمال کرنے سے کافی اچھے اثرات مشاہدہ میں آئے ہیں چونکہ اس سے کوئی مضر ردِ عمل بھی ظاہر نہیں ہوتا ہے اس لیے ایسی دواؤں کو بجائے ضد حیوی ادویہ کے "حیات افزا ادویہ" کہا جائے تو بہتر ہے۔

مشہور مرکبات :- (۱) اطریفل شاہترہ (۲) عرقِ شاہترہ۔

شقاقل (SEKAKUL)

نام نباتی / لاطینی (Pustinaca Secacul Linn)

ماہیت :- ہندوستان میں شقاقل مصری کے نام سے ایک جڑ یونانی دواسازوں (عطاروں) کے ہاں دستیاب ہوتی ہے۔ "مصری" اس لیے کہا جاتا ہے کہ جس نبات سے یہ جڑ حاصل کی جاتی ہے، اس کی اصل جائے پیدائش مصر ہے۔ ایران میں اس کے پودے پائے جاتے ہیں۔ اس کا مزہ لیسدار اور قدرے شیریں ہوتا ہے۔

شقاقل کا نباتی و اصطلاحی نام جو ہم نے یہاں لکھا ہے، یونانی دواؤں پر ہندوستان میں تحقیقاتی کام کرنے والوں نے کسی نے بھی یہ نام نہیں دیا۔ چنانچہ ہمدرد کی جانب سے "سروے آف ڈرگس" نام کی کتاب میں بھی شقاقل کا نام اسپرگس (Asparagus) کی ایک قسم کے طور پر دیا گیا ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر دلجیت سنگھ نے جنہوں نے ہندی زبان میں یونانی دواؤں پر تحقیقاتی کتاب لکھی ہے انہوں نے بھی اس بارے میں دوسرے لوگوں کی طرح اتباع ہی سے کام لیا ہے۔ اسی طرح حکومتِ ہند کی جانب سے شائع ہونے والی سرخ کتاب (Red Book) جس میں درآمد کے تعلق سے لائحہ عمل ہوتا ہے اور ایسی دواؤں کی فہرست دی جاتی ہے جن کو درآمد کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اس میں بھی ایک طویل عرصہ سے شقاقل کا سانکشک نام (Asparagus) ہی دیا جاتا رہا ہے۔ مصنف نے کافی تحقیقات و چھان بین کرکے اس کا صحیح نام نکال کر سب سے پہلے پیش کیا ہے اور اب تازہ سرخ کتاب میں جو ۷۵، ۴۰ء کے لیے شائع ہوئی ہے، اس میں پرانا نام تبدیل ہوگیا اور یہ نیا نام دے دیا گیا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و تر۔

افعال و مواقع استعمال :- مولد و مغلظ منی اور مفرز شیر ہونے کی وجہ سے شقاقل کو ضعفِ باہ، جریان، کثرتِ احتلام، سرعتِ انزال اور قلتِ لبن میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :- ۵ گرام شقاقل مصری کا سفوف شکر کے اضافہ کے ساتھ دودھ کے ہمراہ کھلائیں۔

مشہور مرکبات :- لبوب کبیر۔

شوکران (HEMLOK)

نام نباتی / لاطینی (Conium meculatum)

ماہیت:۔ شوکران ایک قوی نباتی زہر ہے۔ اس نبات کے پتے چکنے اور صاف ہوتے ہیں اور کنارے کٹے ہوتے ہیں جن سے تیز ناگوار بُو آتی ہے۔ سوئے کے مانند پھول کا چتر لگتا ہے جس سے باریک باریک تخم نکلتے ہیں ـــــ شوکران کے پتے اور تخم جن کو نباتی طور پر پھل قرار دیا جاتا ہے۔ دواءً استعمال کیے جاتے ہیں۔ شوکران ہندوستان میں پایا نہیں جاتا اس کی درآمد یورپ اور شمالی ایشیا سے ہوتی ہے۔

مزاج ـــــ سرد و خشک بدرجہ چہارم۔

افعال و مواقع استعمال:۔ شوکران بیرونی طور پر مسکّن الم اور مقامی مخدر ہے۔ اس لیے اس کو مرہم کی شکل میں حکہ مقعد، شقاق مقعد، بواسیر متقرح، وجع المفاصل اور دردناک زخموں پر لگاتے ہیں۔

اندرونی طور پر دافع تشنج ہونے کی وجہ سے کئی ایک تشنجی امراض مثلاً رعشہ، ام الصبیان، سعال دیکی، جنون، سعال شجی مزمن، ضیق النفس میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) تازہ پتوں اور شاخوں کو کچلنے سے جو رس نکلتا ہے اسکی ۲ یا ۳ بوندیں استعمال کرائیں۔

(۲) شوکران کے تخم (پھل) ۲ سے ۳ رتی کی مقدار میں دیں۔

مہلک مقدار:۔ شوکران کو زیادہ مقدار میں (۹ گرام) تک کھا لینے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔

شیطرج (LEAD WORT)

نام نباتی (Plumbago zeylanicum)

ماہیت:۔ شیطرج کا پودا ایک میٹر بلند ہوتا ہے۔ شاخیں سُرخی مائل سیاہ ہوتی ہیں۔ پھول سُرخ ہوتے ہیں۔ پتے باریک اور لانبے سبز ہوتے ہیں۔ جڑ خوشبودار جس کا مزہ تلخ اور تیز ہوتا ہے۔ یہ جڑ اور اس کا پوست دواءً استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ پودے سیلون میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اسی قسم کا ایک پودا ہندوستان میں

بھی ہوتا ہے جس کو Plumbago zeeca Linn کہتے ہیں۔ اس کے پھول سفید ہوتے ہیں۔ اس کے افعال و خواص بھی یکساں ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال :۔ مفرح، محرّر، محرش، محرک اعصاب۔

مواقع استعمال :۔ مفرح، محرّر و محرش ہونے کی وجہ سے شیطرج کو بیرونی طور پر برص، بہق، جرب، داد اور تقشر جلد جیسے جلدی امراض میں اور ادجاع مفاصل کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) جنّاد کے طور پر مقام ماؤف پر لگائیں۔

محرک اعصاب ہونے کی وجہ سے فالج، لقوہ، کمزوری اعصاب میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) عموماً اس کو کسی دیگر ادویہ کے ہمراہ ملا کر مرکب طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیائی تجزیہ سے شیطرج سے پلمبا گین Plumbagin نامی ایک جوہر موثرہ علیحدہ کیا گیا۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) معجون فلاسفہ (۲) معجون جوگراج گوگل۔

صعتر فارسی (SATAR)

نام نباتی / لاطینی (Zataria multi flora Boiss)

ماہیت :۔ یہ بوٹی عرب، ایران اور افغانستان میں پیدا ہوتی ہے۔ پتے گول اور پودینے سے بڑے ہوتے ہیں اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ خشک شدہ پتلی شاخیں، پتے اور پھول بازار میں صعتر کے نام سے دستیاب ہوتے ہیں۔ یہ ایران سے آتی ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ ہاضم، کاسر ریاح، منفث بلغم افعال کی بنا پر صعتر کو ضعف ہضم، نفخ شکم، دود شکم، فواق، سعال، ضیق النفس میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۱ گرام کا جوشاندہ بنا کر استعمال کریں۔ فواق (ہچکی) کے لیے یہ خاص طور پر مفید اور مجرب ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ صعتر سے ایک روغن حاصل کیا گیا ہے۔

صندل سرخ (RED SANDAL)

نام نباتی/لاطینی (Ptero carpus santalinus (Linn)f .)

ماہیت ۔ صندل سرخ کے درخت جنوبی ہند میں بکثرت پائے جاتے ہیں جو کہ ۱۰-۱۱ میٹر بلند ہوتے ہیں۔ اس درخت کے تنے کی چھال سیاہی مائل بھوری ہوتی ہے۔ جب اس کو کاٹا جاتا ہے تو اس میں سے گہرے سرخ رنگ کا رس نکل آتا ہے۔ پتے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ پھول زرد ہوتے ہیں۔ اس درخت کے تنے کے اندر کی لکڑی "صندل سرخ" کے نام سے بازار میں فروخت ہوتی ہے۔ جو گہرے سرخ رنگ کی ہوتی ہے

نوٹ ۔ صندل سرخ کو صندل سفید سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ طبی کتابوں میں صندل کی دو قسمیں سفید اور سرخ لکھی گئی ہیں جس سے اس بات کا اشتباہ ہوتا ہے کہ صندل سرخ بھی صندل سفید ہی کی طرح ہوتی ہے حالانکہ یہ بالکل علیحدہ لکڑی ہے معلوم نہیں کس وقت سے اس کا نام صندل سرخ رکھ دیا گیا ہے۔ صندل سفید میں جس قدر خوشبو ہوتی ہے، صندل سرخ میں مفقود ہے۔ اس سے بھی اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ علیحدہ چیز ہے۔ صندل سرخ ایسے درختوں کے مانند ہے جس سے دم الاخوین حاصل کیا جاتا ہے چنانچہ ہندوستان میں پجاسار کے درخت سے دم الاخوین ہندی (انڈین کائو) حاصل ہوتا ہے اور اس کی لکڑی بھی صندل سرخ کی مانند سرخ ہوتی ہے۔ افعال و خواص کے اعتبار سے بھی صندل سفید کے مثل ثابت نہیں ہوتا۔ اگرچہ طب میں صندل سرخ دیگر اور دوائی مقاصد کے لیے استعمال ہوتا ہے لیکن ایلوپیتھک میں صرف سرخ رنگ کی اہمیت کے پیش نظر اس کو استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن اب چونکہ ہر میدان میں ترقی ہو چکی ہے اس لیے رنگ کے لیے بھی کئی طریقے اپنا لیے گئے ہیں۔ اس طرح ایلوپیتھک میں اب صندل سرخ استعمال ہی نہیں ہوتا۔ اس کے برخلاف صندل سفید ایلوپیتھک میں اب بھی مستعمل ہے۔

مزاج ۔ سرد و خشک۔

افعال و مواقع استعمال ۔ قابض، مسکن، معرق، مصفی خون افعال کی بنا پر صندل سرخ کو اسہال کثرت طمث، بواسیر الدم، نفث الدم، بخاروں اور تصفیہ خون کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال ۔ ۱۔ برادہ صندل سرخ (سفوف) تنہا پانی کے ہمراہ استعمال کرنا مفید ہے۔ ۵ گرام تک یہ سفوف ایک وقت میں استعمال کرنا چاہیے۔

۲۔ جوشاندہ برادہ صندل سرخ تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ تصفیہ خون کے لیے بہتر ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ پتہ چلا ہے کہ صندل سرخ کی لکڑی میں سینٹالین نام کا ایک سرخ مادہ پایا جاتا ہے۔ اسی پر سرخ رنگ کا انحصار ہے۔
مرکبات :۔ شربت انجبار۔ معجون عشبہ

صندل سفید (SANDAL)

نام نباتی / لاطینی (Santalum album)

ماہیت :۔ صندل کا چھوٹا سا درخت ہوتا ہے۔ یہ درخت جنوبی ہند میں میسور سے مدراس تک بکثرت پائے جاتے ہیں۔ لکڑی کی خاطر ان کی کاشت خاص طور پر کی جاتی ہے۔ درخت کے تنے کی اندرونی لکڑی "صندل" کے نام سے بازار میں فروخت ہوتی ہے۔ جو نہایت خوشبودار ہوتی ہے۔
مزاج :۔ سرد و خشک۔
افعال و مواقع استعمال :۔ صندل سفید مفرح، مسکن، دافع تعفن، منفث بلغم ہے۔ اس لیے اس کو ضعف قلب، خفقان، بول الدم، حرقت البول، سوزاک، سعال مزمن، اتساع شعبی میں استعمال کرتے ہیں۔
ترکیب استعمال :۔ ۱۔ شربت صندل ضعف قلب، خفقان اور حرقت البول کے لیے مفید ہے۔
۲۔ صندل سے کشید کیا ہوا تیل جو عام طور پر روغن صندل oil of sandal wood کے نام سے بازار میں ملتا ہے۔ اس کے پانچ سات قطرے بتاشہ یا کیپسول میں ڈال کر پانی کے ہمراہ استعمال کرنے سے سوزاک، سعال اور اتساع شعبی میں نہایت مفید اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سوزاک کے مریض اس کو پندرہ پندرہ یا بیس بیس قطرہ کی خوراک میں دن میں تین بار دینا اکثر مفید ہوتا ہے۔ لیکن اگر پیشاب زیادہ جلن اور درد سے آتا ہو اس کو ۵ یا ۱۰ بوند کی مقدار میں دینا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ لیکن جب پیپ یا مواد کا آنا موقوف ہو جائے تو اس کے دو ہفتہ بعد تک روغن صندل کا معمولی روزانہ استعمال جاری رکھنا چاہیے تاکہ مرض عود کر نہ آئے۔
مزید تحقیقات :۔ روغن صندل سب سے اہم جز ہے جو کہ کیمیاوی طریقہ سے کشید کیا جاتا ہے۔
مرکبات :۔ ۱۔ دواء المسک معتدل ۔ ۲۔ نمیرہ ابریشم ارشد والا ۔ ۳۔ نمیرہ مروارید ۔ ۴۔ مفرح بارد

طباشیر (بنسلوچن : BAMBU MANNA)

نام نباتی/لاطینی (Bambusa arundinacea Retz.)

ماہیت: سفید اور نیلگوں ڈلیاں ہوتی ہیں جو بانس کی گانٹھوں اور خلاؤں میں قدرتی طور پر ترا وش پاکر منجمد ہوجاتی ہیں۔ اس کو طباشیر کہتے ہیں۔ بانس کے درخت ہمالیہ کے دامن میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ آجکل بازار میں جو طباشیر دستیاب ہوتی ہے وہ زیادہ تر مصنوعی ہے۔

مزاج: سرد وخشک۔

افعال و مواقع استعمال: طباشیر مقوی قلب، قابض، مبرد اور مجفف ہے۔ اس لیے اس کو ضعفِ قلب، خفقان، اسہال، حمیاتِ حارّہ، التہاب احشاء میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال: ۵ گرام کی مقدار میں اس کا سفوف ان تمام عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات: کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ طباشیر میں سلیکا، پر آکسائڈ آف آئرن، پوٹاش، چونا، المونیم اور بعض نباتی مواد پائے جاتے ہیں۔

مرکبات: حب طباشیر، سفوف ستِ گلو۔

عاقرقرحا (PYRETHRUM ROOT)

نام لاطینی/نباتی (Anacyclus pyrethrum Dr)

ماہیت: عاقرقرحا ایک نبات کی جڑ ہے جو خاص قسم کی خوشبو دار ہوتی ہے۔ بیرونی سطح بھوری اور جھری دار جہاں سے اس کو توڑیئے وہیں سے ٹوٹ جاتی ہے۔ ذائقہ تند تیز پرپا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کو منہ میں چبانے سے لعاب بہنے لگتا ہے اور تمام حلق میں جھنجھناہٹ اور کانٹے سے چبھتے معلوم ہوتے ہیں۔

مزاج: گرم وخشک۔

افعال: مُفرِزِ لعاب وخفیف مخدر۔ منقی فضول ومافی ومحرک اعصاب۔

مواقع استعمال: مُفرِزِ لعاب وخفیف مخدر ہونے کی وجہ سے وجع الاسنان، ورم لثہ۔ استرخائے لہاۃ

بحتہ الصوت، سُرفہ بلغمی میں استعمال کرتے ہیں۔

منقی فضولِ دماغی و محرک اعصاب ہونے کی وجہ سے فالج، لقوہ، استرخاء، رعشہ، کزاز، اور صرع میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ وجع الاسنان میں عاقرقرحا کو ماؤف دانت کے نیچے رکھنے اور چبانے سے لعاب بہہ کر تھوڑی دیر میں درد ساکن ہو جاتا ہے۔

۲۔ ورم لثہ میں بطور منجن استعمال کریں۔

۳۔ استرخائے لہاۃ، لکنت اور بحتہ الصوت میں اس کو پیس کر زبان اور حلق پر ملیں جس سے رطوبت خارج ہو کر مرض جاتا رہتا ہے۔

۴۔ سُرفہ بلغمی میں عاقرقرحا کو پیس کر شہد میں ملا کر چٹائیں۔

۵۔ لقوہ میں اس کو پیس کر زبان پر لگایا جاتا ہے۔

۶۔ دیگر عوارضات میں اسے پیس کر شہد میں ملا کر چٹائیں یا اس کا کوئی مرکب استعمال کریں۔

مزید تحقیقات:۔ مزید تحقیقات سے اس میں حسب ذیل اجزاء پائے گئے۔

۱۔ قلمی الکلائڈ پائری تھرین۔ ۲۔ رال۔ ۳۔ آئی نیولین (ایک سفید سفوف جو کہ نشاستہ کے مشابہ ہوتا ہے۔ ۴۔ دو روغن۔

مرکبات:۔ ۱۔ سفون مخرجِ رطوبت۔ ۲۔ سفونِ مجلی دندان۔ ۳۔ برشعشا۔

عُشبہ (SARSAPARILLA)

نام لاطینی (Smilex ornata)

ماہیت:۔ عُشبہ کے نام سے دو قسم کی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں۔ ایک عشبہ مغربی جس کو انگریزی میں Smilax Sarsaparilla کہتے ہیں۔ یہ دوا ایک نبات کی جڑ ہے۔ اس نبات کو لاطینی میں Ornata کہتے ہیں۔ یہ جنوبی امریکہ اور وسطی امریکہ میں پیدا ہوتی ہے، اور یہیں سے ہندوستان میں درآمد کی جاتی ہے۔ دوسری دوا "عشبہ ہندی" ہے۔ جو دراصل اننت مول Hemidesmus indicida کی خشک جڑ ہے۔ چونکہ اننت مول کے افعال خواص امریکہ میں پیدا ہونے والی نبات جیسے ہی ہیں اس لیے

اس کو انگریزی میں Indian Sarsaparilla کہتے ہیں۔ اور اسی کا ترجمہ عشبہ ہندی کر لیا گیا ہے۔ دوا ہر دو قسم استعمال کی جاتی ہیں۔ اس لیے کہ دونوں کے افعال و خواص یکساں ہیں۔

مزاج :۔ گرم و خشک

افعال و مواقع استعمال :۔ عشبہ معرق، مدر بول اور مصفی خون ہے۔ اس لیے اس کو اکثر حیات، وجع المفاصل، عرق النساء، استسقا، جرب و حکہ، اور خون میں فاسد مواد کے پیدا ہو جانے کی صورت میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۱ گرام عشبہ کا جوشاندہ تمام عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ عشبہ مغربی میں ایک متعادل جوہر، لطیف روغن رال اور نشاستہ پائے جاتے ہیں۔ اور عشبہ ہندی میں ایک جوہر فعال، ٹے نین اور نشاستہ پائے جاتے ہیں۔

مرکبات :۔ معجون عشبہ۔

عُصارہ ریوند (فرفیران : GAMBOGE)

نام نباتی / لاطینی (Garcinia cambogia Dess)

ماہیت :۔ عام طور پر یہ دوا عصارہ ریوند کے نام سے مشہور ہے۔ مگر درحقیقت یہ ریوند کا عصارہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک رالدار گوند ہے جو کہ درخت فرفران کے تنے میں شگاف دینے سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ درخت ملک سیام میں اور خصوصاً یہ مقام کمبوجا میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہیں سے یہ دوا ہندوستان آتی ہے چونکہ اس کا رنگ اور اس کے افعال خواص ریوند کے عصارہ کے مانند ہیں اس لیے یہ دوا بھی عصارہ ریوند کے نام سے مشہور ہوگئی ہے۔ گول گول لانبے لانبے ٹکڑوں یا کھوکھلے ٹکڑے (رُول) بتیوں کی شکل میں یہ دوا دستیاب ہوتی ہے۔ جن پر لمبائی میں لکیریں پڑی ہوتی ہیں یہ ٹکڑے بآسانی ٹوٹ جاتے ہیں ان کی سطح سرخی مائل زرد ہوتی ہے۔ اس کے سفوف کا رنگ گہرا زرد ہوتا ہے جس میں کسی قسم کی بُو نہیں ہوتی۔ ذائقہ حریف ہوتا ہے۔

مزاج :۔ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ عصارہ ریوند کے استعمال سے پانی کے مانند اسہال آتے ہیں اس لیے اس کو استسقا، سخت قبض اور اجتماع خون فی الدماغ میں گاہے استعمال کرنے کے سوا عموماً استعمال نہیں کرتے۔ اس کو ہمیشہ کاسر ریاح ادویہ کے ساتھ ملا کر دیا جائے۔ اس کی طبی مقدار ۱۲۵ ملی گرام ہے۔ زیادہ مقدار میں دینے

سے مروڑ اور آنتوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔
مزید تحقیقات :۔ ایک حرہ گھبو چک ایسڈ ہوتا ہے نیز گوند کی قدرے مقدار بھی پائی جاتی ہے۔
مُضر :۔ اطفال اور پیرانہ سالی و ضعف کی حالت میں نیز پیٹ اور پیڑو کے اعضاء کے التہاب میں (یعنی سوزش معدہ و امعاء) اور حاملہ و حائضہ کو یہ دوا نہیں دینی چاہیے۔

عُنّاب (JUJUBE)

نباتی نام (Zizyphus vulgaris Lau .)

ماہیت :۔ چھوٹے گول بیضوی اور میٹھے ایک درخت کے پھل ہیں۔ چین میں پیدا ہونے والے عناب اچھے خیال کیے جاتے ہیں۔ اور اُن کو "عناب ولایتی" کہتے ہیں۔ خشک شدہ بازار میں دستیاب ہوتے ہیں۔ یہ ایک سے ۹ سینٹی میٹر لمبے چھ سینٹی میٹر چوڑے جن کا چھلکا لال، اور جھریدار ہوتا ہے۔ مغز گٹھلی سے چپکا ہوا، میٹھا، ہوتا ہے۔ گٹھلی، بڑی اور جھریدار ہوتی ہے۔ ہندوستان میں اس کے درخت پنجاب، ہمالیہ اور کشمیر میں پائے جاتے ہیں۔ مزاج ۔ گرم و تر۔
افعال و مواقع استعمال :۔ منفث بلغم و ملطف :۔ عناب کو نزلہ زکام، کھانسی، ذات الریہ، ذات الجنب اور بخاروں میں استعمال کیا جاتا ہے۔
ترکیب استعمال :۔ اس کا شربت استعمال کریں۔
مصفی خون :۔ عناب میں خون کی صفائی کی افادیت بھی ہے۔ چنانچہ اس کا شربت معمول مطب الحبار ہے۔
مشہور مرکبات :۔ ۱۔ شربت عناب ۲۔ شربت اجماز ۳۔ معجون سپستاں۔

عنصل (اسقیل، جنگلی پیاز ؛ SQUILL)

نام نباتی/لاطینی (Urginia scilla)

ماہیت :۔ عنصل کا پودا پیاز کے پودے کے مانند ہوتا ہے۔ یہ پودا ریتیلی زمین پر سمندر کے سواحل پر پیدا

ہوتا ہے۔ چنانچہ اسپین، فرانس، اٹلی، سسلی، مالٹا، یونان، الجزائر اور مراقش کے سمندری کناروں، اور بحر روم و بحر اوقیانوس کے ساحلوں کی ریتیلی مٹی میں یہ زیادہ پیدا ہوتا ہے، اسی لیے اس کو سمندری پیاز Sea Onion بھی کہتے ہیں۔ ان پودوں کی جڑ بصلہ کو اگست میں حاصل کیا جاتا ہے جب اس پودے کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ اس جڑ بصلہ کو عارضی طور پر قاشوں میں کاٹ لیا جاتا ہے اور ان کو دھوپ میں یا حرارت پہنچا کر خشک کر لیتے ہیں اس طرح ان کا ۹۰ فی صد وزن کم ہو جاتا ہے۔ اب ان خشک قاشوں کو بانڈ کر مختلف جگہوں پر بھیجا جاتا ہے۔

عنصل کے بارے میں یونانی اطباء ہزاروں سال سے واقف ہیں۔ چنانچہ حکیم دیسقوریدوس (متوفی) نے سب سے پہلے اس کا ذکر کیا اور وہ اس کا سرکہ بھی تیار کرتا تھا۔ عرب اطباء نے ایک سکنجبین ایجاد کی جو سکنجبین عنصل کے نام سے اب بھی استعمال کی جاتی ہے۔

ہندوستان میں بھی اسی قسم کے پودے پائے جاتے ہیں جن سے اس طرح کی جڑ بصلہ حاصل ہوتی ہے اس کو "اسقیل ہندی" سے موسوم کرتے ہیں۔ اسقیل ہندی کے پودے کا نباتی نام Urgenia indica Kunth) ہے کہ سمندر کے کنارے ریتیلی زمین میں پیدا ہوتا ہے۔ اس پودے سے حاصل ہونے والی جڑ بصلہ لیموں کے برابر کی ہوتی ہے بازار میں اسی پودے کی جڑ بصلہ کی خشک قاشیں، سفید زردی مائل دستیاب ہوتی ہے۔

مزاج :۔ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ منفث بلغم، محرک قلب، اور مدر بول ہونے کی وجہ سے عنصل کو سعال بلغمی، ضیق النفس، ضعف قلب، استسقاء لحمی قلبی، احتباس بول میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ایک گرام عنصل کا سفوف شہد میں ملا کر استعمال کریں۔ تمام عوارضات میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ عنصل میں سکلی ٹاکسین اور سکلی یکسین دو اجزائے موثر پائے جاتے ہیں اس کے علاوہ ایک سیلین نام کا جز بھی پایا جاتا ہے۔

مشہور مرکبات :۔ لعوق ربو۔ ۲۔ سکنجبین عنصلی۔ ۳۔ حب اسقیل۔

عود (اگر : EAGLE WOOD)

نام نباتی (Aquittaria agabocha)

ماہیت :۔ عود کا درخت بہت بڑا سدا بہار ہوتا ہے۔ اس کے درخت مغربی بنگال آسام اور خصوصاً سلہٹ کے

جنگلات میں کثرت پائے جاتے ہیں۔ اس درخت کی لکڑی عُود یا اگر" کے نام سے بازار میں ملتی ہے جو گہرے بھورے رنگ کے بیڈول روغنی ٹکڑوں کی شکل میں ہوتی ہے۔ اس سے خوشبو آتی ہے۔ جلانے پر خوشبو چاروں طرف پھیل جاتی ہے۔ پرانے درخت کا عُود بہتر مانا جاتا ہے۔ اس کو "عُود غرقی" کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کو پانی میں ڈالنے سے ڈوب جاتا ہے۔ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ پرانے درختوں میں لکڑی کے اندرونی حصے میں ایک قسم کی خوشبودار کائی (فنگس) بن جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے لکڑی میں اس کی خوشبو سرایت کر جاتی ہے، عود دراصل لکڑی کا اندرونی حصہ ہی ہوتا ہے۔ سہلٹ میں اس سے عطر بھی تیار کیا جاتا ہے۔ جنوبی ہند کے بازاروں میں عود کے نام سے لوبان یا کندر مراد لیا جاتا ہے۔ جو کہ عام طور پر گھریلو اصطلاح بن گئی ہے۔ حالانکہ عُود کا لوبان اور کُندر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جو عُود ہندوستان کے جنگلات سے، حاصل ہوتا ہے "عُودِ ہندی" کہلاتا ہے۔ عود۔

مزاج:۔ گرم دخشک

افعال و مواقع استعمال:۔ مقوی اعصاب، مشہی، دافع تعفن، منفث بلغم افعال کی بناء پر عُود کو ضعف اعصاب، ضعف اشتہا، نیز دیگر عوارضِ معدہ میں، سعال شجی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ ۵ گرام کی مقدار میں سفوف کر کے شہد کے ہمراہ کھلائیں۔ جملہ عوارض میں مفید ہے۔

۲۔ عُود کا تیل دو قطرے پان میں رکھ کر کھلانے سے سعال شجی میں فائدہ مند ہے۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیاوی تجزیہ کرنے پر عُود میں روغن فراری اور رالدار مادّے پائے گئے۔

مشہور مرکبات:۔ ۱۔ جوارش عود شیریں و ترش۔ ۲۔ جوارش جالینوس۔ ۳۔ خمیرہ آبریشم حکیم ارشد وا

عُودِ صلیب (فاوانیا: PAEONI ROOT)

نام نباتی/لاطینی (Paeonia officinalis)

ماہیت:۔ عُودِ صلیب کے نام سے بازار میں ایک جڑ ملتی ہے۔ اس کے پودے جنوبی یورپ اور مغربی ایشیا میں پیدا ہوتے ہیں۔ وہیں سے اس کی جڑ ہندوستان آتی ہے۔ یہ جڑ ۲½ سے ۵ سینٹی میٹر تک

ایک سینٹی میٹر موٹی مخروطی شکل کی، بیرونی جانب سے بھوری اور اندرونی طور پر سفید ہوتی ہے۔ مزہ قدرے چرپرہ ہوتا ہے۔ ہندوستان میں بھی ہمالیہ میں اس کی ایک قسم پائی جاتی ہے اور یہ بھی استعمال کی جاتی ہے۔

مزاج:۔ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال:۔ عود صلیب مقوی ومُسکّن اعصاب ہے۔ اس لیے اس کو صرع، رعشہ، لقوہ، فالج، جنون وسواس، ورم دماغ، اختناق الرحم اور ام الصبیان میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ جڑ کا سفوف ایک گرام سے ۳ گرام کی مقدار میں تنہا یا شہد کے ہمراہ دیں۔

مرکبات:۔ ۱۔ خمیرہ گاؤزباں عنبری جدوار عود صلیب والا۔ ۲۔ حب اعصاب۔ ۳۔ معجون حل عنبری علویخانی۔

غاریقون (AGARIC)

نام نباتی/لاطینی (Polyporus officinalis)

ماہیت یہ ایک قسم کی فطر (Fungus) ہے جو جنوبی اور وسطی یورپ میں پرانے صنوبر کے درختوں پر پیدا ہوتی۔ یہ بازار میں سفید ٹکڑوں کی شکل میں دستیاب ہوتی ہے۔ جو وزن میں ہلکے اور ساخت میں ریشے دار اسفنجی ہوتے ہیں مزہ پہلے شیریں اور بعدہ ترش و تلخ محسوس ہوتا ہے۔

مزاج:۔ گرم وخشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ غاریقون کو بطور ایک دوائے مسہل وجع مفاصل، عرق النسا، نقرس، یرقان سدی، قولنج میں استعمال کریں۔

ترکیب استعمال:۔ اس کو تنہا استعمال نہیں کرتے اس لیے جس مرکب میں یہ دوا شامل ہے۔ اس غرض سے استعمال کریں۔

مزید تحقیقات:۔ غاریقون میں اگارک ایسڈ نام کا ایک جوہر پایا جاتا ہے یہی جوہر فعال ہے۔

مرکبات:۔ حب ایارج۔

غافث (AGRIMONY)

نام نباتی/لاطینی (Agrimonia eupatoria Linn)

ماہیت:۔ غافث کا چھوٹا سا پودا ہوتا ہے۔ کشمیر، مری، سکم اور خاصیہ کی پہاڑیوں پر یہ پودے پائے جاتے ہیں۔ ایران میں بھی یہ پودے بکثرت ہوتے ہیں۔ کشمیر وغیرہ سے اس پودے کا حصول نہیں ہوتا۔ بازار میں ایران سے درآمد شدہ اس پودے کے پھول جو نیلے رنگ کے ہوتے ہیں "گلِ غافث" کے نام سے دستیاب ہوتے ہیں۔ گلِ غافث اور اس پودے سے تیار شدہ عصارہ جو کہ "عصارہ غافث" کہلاتا ہے سینکڑوں سال سے یونانی طب میں مستعمل ہیں۔ قدیم نسخوں میں "عصارہ غافث" کے نام سے بطور جزو شامل ہوا کرتا تھا۔ لیکن اب اس کا دستیاب ہونا مشکل ہے۔ اس لئے صرف گلِ غافث ہی دواءً استعمال کیے جاتے ہیں۔

بعض ماہرینِ نباتات نے بازار سے حاصل کردہ نمونہ جات کی جانچ پڑتال کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ گلِ غافث جس پودے سے حاصل کیے جاتے ہیں اس کا نباتی اصطلاحی نام Gentiana Alshunica Fisch ہے۔ لیکن قدیم عربی کتابوں اور محیطِ اعظم وغیرہ میں نباتِ غافث کی جو ماہیت بیان کی ہے وہ پودا وہی ہے جو ہم نے اوپر نباتی نام کے طور پر لکھا ہے۔ اور مزید تحقیق پر یہ معلوم ہوا کہ ایران میں غافث کے نام سے Agrimony ہی کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی بنا پر ہم نے غافث کا نام یہی دیا ہے۔ اگرچہ مختلف کتابوں میں جیسے ڈاکٹر وجیت سنگھ کی کتاب یونانی درویہ گن وگیان، اور ہمدرد سے شائع شدہ سروے آف ڈرگس نیز ویلتھ آف انڈیا میں غافث کو Gentian کی جنس بتایا گیا ہے۔ ان ماہرین نے یہ نام محض بازار میں دستیاب ہونے والے نمونہ جات کے لیے دیا ہے۔ درحقیقت یہ غلط ہے، اور غافث کے نام سے کوئی اور دوا بازار میں فروخت کی جارہی ہے۔

مزاج:۔ گرم وخشک

افعال و مواقع استعمال:۔ ملطف، معرق، مدر بول، محلل اورام، مصفی خون اور جالی ہونے کی وجہ سے گلِ غافث کو مختلف حمیات کہنہ ومرکبہ، استسقائے لحمی، اورام جگر ومعدہ، جرب وحکہ، داءُ الثعلب وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ ۱۰ گرام گلِ غافث کا جوشاندہ تمام عوارض میں مفید ہے۔

۲۔ داءُ الثعلب میں اس کا ضماد بھی کریں اور جوشاندہ بھی پلائیں

مرکبات:۔ معجون دبید اورد

فلفل سرخ (لال مرچ) (CHILLI)

نام نباتی/لاطینی (Capsicum annum Linn)

ماہیت:۔ ہری مرچ کے پختہ ہونے پر یہ "لال مرچ" ہوجاتی ہے۔ اس کا خشک شدہ سفوف روزمرہ عام طور سے سالن میں استعمال کیا جاتا ہے۔

مزاج:۔ گرم وخشک

افعال ومواقع استعمال:۔ ہاضم، کاسر ریاح، محرک معدہ، قلب ومروق۔ افعال کی بنا پر لال مرچیں ضعف معدہ، ضعف ہضم، نفخ شکم میں مفید ہیں۔ ہیضہ میں جبکہ قلب ضعیف ہوگیا ہو۔ لال مرچیں ایسے وقت بہت مفید ہوا کرتی ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ عوارض معدہ میں بطور مصالحہ سالن میں اس کا استعمال ہی کافی ہے۔

۲۔ ہیضہ میں لال مرچوں کا باریک سفوف لے کر شہد میں گوندھ کر بقدر ایک رتی گولیاں بنا کر ایسی دو گولیاں دو دو گھنٹے سے مریض کو دیں۔ نہایت مفید ہے۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ لال مرچ میں کیپسیسین، سولانین نام کے اجزا دیکھے گئے۔

فلفل سیاہ (کالی مرچ) (BLACK PEPPER)

نام نباتی/لاطینی (Piper nigrum Linn)

ماہیت:۔ فلفل سیاہ (کالی مرچ) ایک بیلدار نبات کے خام خشک شدہ پھل ہیں۔ جو سیاہ رنگ گول اور چھوٹے چھوٹے جھربیاد سطح والے ہمارے سامنے آتے ہیں۔ پکے ہوئے پھل کو ہاتھوں سے رگڑنے پر اس پر پایا جانے والا نرم پوست نکل جاتا ہے۔ پھر پھلوں کو خشک کرلیا جاتا ہے۔ تب ایسے پختہ شدہ، بغیر پوست کے پھلوں کو "فلفل سفید" کہتے ہیں۔ کیونکہ پوست نکلنے کے بعد یہ سفید دکھائی دیتے ہیں۔ ہندوستان میں فلفل سیاہ (خام خشک شدہ پھل) کا استعمال فلفل سفید (پختہ منتشر پھل) کی بہ نسبت بہت زیادہ عام ہے۔ انڈونیشیا میں فلفل سفید کی تیاری اعلیٰ پیمانہ پر کی جاتی ہے۔

مزاج ۔

افعال و مواقع استعمال ۔ ہاضم، کاسر ریاح، منفث بلغم، مقوی اعصاب، افعال کی بنا پر فلفل سیاہ کو ضعف اشتہا، ضعف ہضم، نفخ شکم، سعال اور ضعف اعصاب میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ ہاضمہ کے عوارض میں ایک گرام فلفل سیاہ کا سفوف استعمال کرائیں۔

۲۔ سعال و ضعف اعصاب میں اس کا سفوف شہد میں ملا کر چٹائیں۔

زید تحقیقات ۔ فلفل سیاہ میں ایک رالدار روغن اور ایک جوہر فعال پائپرین پایا جاتا ہے اور خاکستر میں پٹاسیم، سوڈیم، میگنیشیم، فولاد، مینگنیز، فاسفورس، گندھک، کلورین، تانبا اور آیوڈین جیسے اجزا پائے جاتے ہیں۔

مرکبات ۔ جوارش کمونی، جوارش جالینوس۔

فندق (HAZEL NUT)

نام نباتی/لاطینی (Corylus avellaua Linn)

ماہیت ۔ فندق کا جھاڑی دار درخت ہوتا ہے جو تقریباً ۴ سے ۵ میٹر اونچا ہوتا ہے۔ فندق کے درخت کی اصل جائے پیدائش یورپ اور مغربی ایشیا کے ممالک ہیں۔ اس کی کئی قسمیں پائی جاتی ہیں۔ اس درخت کا پھل فندق کہلاتا ہے جو سہ گوشہ گولائی لیے ہوئے چھوٹا سا ہوتا ہے۔ اس کے اوپر کا چھلکا سخت ہوتا ہے اس کو توڑنے پر مغز بادام کے مانند شیریں اور لذیذ مغز نکلتا ہے۔ یہ فندق ہندوستان میں دیگر خشک میووں کے ساتھ درآمد کیا جاتا ہے۔

ہندوستان میں کشمیر اور کوہاؤں کے علاقوں میں بھی اس قسم کے درخت پائے جاتے ہیں۔ ان درختوں کا نباتی نام COYLUS COLURNA ہے۔ ان درختوں سے جو فندق حاصل ہوتا ہے اس کو فندق ترکی (TUYKAK Hagel) کہتے ہیں کیونکہ یہ درخت ترکی میں بکثرت کاشت کیے جاتے ہیں۔ اور کشمیر کے بازاروں میں یہی فندق فروخت ہوتا ہے اور چونکہ مزہ میں بادام جیسا ہوتا ہے اس لیے اس کو "کشمیری بادام" کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔

فندق زمانہ قدیم سے یونانی اطباء استعمال کرتے آرہے ہیں چنانچہ کتاب المختارات قانون شیخ وغیرہ

میں فندق کا ذکر ملتا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و تر۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مقوی دماغ، مقوی اعصاب، مسمن بدن ہونے کی وجہ سے فندق کو ضعف دماغ، ضعف حافظہ، ضعف اعصاب اور جسمانی عام کمزوری کو زائل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۱گرام مغز فندق شکر کے ہمراہ روزانہ صبح استعمال کریں۔ تمام عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ کرنے پر پتہ چلا ہے کہ مغز فندق میں اجزا لحمیہ نشاستہ جات، شحم کے علاوہ فاسفورس بڑی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس لیے تقویت دماغ کے علاوہ ہڈیوں کے لیے مغز فندق بہت مفید دوا ہے۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) بوب کبیر (۲) بوب صغیر۔

فُوّہ (مجیٹھ : MADDER)

نام نباتی / لاطینی (Rubiacordi folia Linn)

ماہیت :۔ ایک بیلدار نبات کی جڑ ہے۔ اس کا رنگ سُرخ اور مزہ تلخ و تیز ہوتا ہے۔ ہندوستان کے کوہستانی علاقوں میں بکثرت پائی جاتی ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مدر بول و حیض، مفتح سدہ جگر و طحال ہونے کے باعث مجیٹھ کو احتباس طمث، عسر الطمث، احتباس بول، سدہ جگر اور یرقان میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) اس کا جوشاندہ مدر بول و حیض کے لیے مفید ہے۔

(۲) ۳ گرام مجیٹھ کا سفوف سکنجبین کے ہمراہ تفتح سدد اور یرقان کے لیے مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ مجیٹھ میں منجسٹین نام کا ایک گلوکو سائڈ، گوند، شکر، مواد لونیہ، چونے کے نمکیات پائے جاتے ہیں۔

مشہور مرکبات :۔ معجون دبید الورد، دواء المسک۔

قُسط (SAUSSUREA)

نام نباتی / لاطینی (Saussurea lappa C-B clark)

ماہیت:- قُسط کے پودے ایک سے ۲ میٹر اونچے ہوتے ہیں۔ زیادہ تر مرطوب مقامات پر پائے جاتے ہیں چنانچہ کشمیر میں کثرت سے اس کی پیداوار ہوتی ہے ـــــ دریائے جہلم و چناب کے ساحل پر بھی یہ پودے پائے جاتے ہیں۔ پتے جلی نما، بے قاعدہ، دندانہ دار ہوتے ہیں ـــــ ان پودوں کی جڑ ستمبر و اکتوبر میں حاصل کی جاتی ہے اور پھر اس کے ۳-۴ سنٹی میٹر کے ٹکڑے کیے جاتے ہیں۔ بازار میں یہی ٹکڑے قُسط کے نام سے دستیاب ہوتے ہیں۔ یہی دوا استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان میں خوشبو ہوتی ہے۔ رنگ زردی مائل سفید ہوتا ہے۔ یہ جڑ برآمد بھی کی جاتی ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:- جالی، جاذب خون، مصفی خون، دافع تعفن ہونے کی وجہ سے قُسط بیرونی طور پر امراض جلدیہ، کلف، نمش، بہق، داد کے لیے استعمال کی جاتی ہے اور کشمیر میں دافع تعفن ہونے کی وجہ سے اون کے کپڑوں کی حفاظت کے لیے کپڑوں میں رکھ دیتے ہیں۔ جس سے کپڑے نہیں کھاتے ـــــ اندرونی طور پر منفث بلغم، و دافع تشنج، مقوی اعصاب ہونے کی وجہ سے سعال شجی، ضیق النفس، فالج، لقوہ، ضعف اعصاب میں استعمال کی جاتی ہے۔

ترکیب استعمال:- (۱) اس کا ضماد بیرونی طور پر مقام ماؤف پر لگائیں یا اس کا تیل بیرونی طور پر استعمال کریں۔ تمام عوارض بیرونی میں مفید ہے۔

(۲) جڑ کا جوشاندہ اندرونی طور پر تمام عوارض کے لیے مفید ہے۔

مزید تحقیقات:- کیمیائی تجزیہ کے ذریعہ قُسط کی جڑ سے بعض جوہر موثر، روغن اور گلوکوسائڈ علیحدہ کیے گئے۔

مشہور مرکبات:- (۱) جوارش جالینوس (۲) تریاق ثمانیہ (۳) دواء المسک۔

کاجو (CASHEW NUT)

نام نباتی (Anacar dium occidentalis Linn)

ماہیت :۔ کاجو جنوبی ہند (کیرالا) میں بکثرت پیدا ہونے والے درخت کا پھل ہے۔ اس کے درخت ۱۰-۱۲ میٹر اونچے ہوتے ہیں۔ کاجو اسی درخت پر چھوٹے چھوٹے مخروطی شکل میں لگتے ہیں۔ کاجو کا پوست نہایت نازک ہوتا ہے۔ ان پھلوں کے خشک ہونے پر پھل خود بخود ٹوٹ جاتے ہیں اور ان کے اندر سے دو بیجوں کی شکل میں کاجو برآمد ہوتا ہے۔ ان کے اوپر سفید مائل جھلی ہوتی ہے۔ جس کو علیحدہ کرکے کاجو کو استعمال کرنے کے قابل بنایا جاتا ہے۔ کاجو ہندوستان سے غیر ممالک جاتا ہے۔ جس سے کروڑوں روپے سالانہ زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔ یہ بادام سے بھی زیادہ لذیذ اور روغن مادہ سے پُر ہوتا ہے۔

مزاج ـــــ گرم وتر۔

افعال ومواقع استعمال :۔ کاجو کا شمار مقویات میں ہوتا ہے۔ بدن کو غذائیت دینے اور فربہ کرنے کے لیے اس کو استعمال کیا جاتا ہے۔ دماغ کی تقویت کے لیے نیز نسیان اور حافظہ کی کمزوری جیسے عوارض میں اس کی افادیت مجرب ہے۔ اس کے لیے مناسب مقدار میں روزانہ صبح تھوڑے سے کاجو کھاکر اوپر سے شہد چاٹ لیا جائے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیائی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ ایک کلو مغز کاجو میں ایک ہزار یونٹ وٹامن اے ایک ہزار نو سو یونٹ وٹامن بی۔ ٹو خاصی مقدار میں نکوٹینک ایسڈ اور پانچ ہزار نو سو ساٹھ یونٹ حرارے (کلوریز) ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ پروٹین، روغنی مادہ، معدنیات، کاربو ہائڈریٹ، کیلشیم، فاسفورس اور فولاد جیسے قیمتی اجزاء جن کی بدنِ انسانی کی ترکیب اور ان کی بناوٹ میں اساسی حیثیت حاصل ہے، پائے جاتے ہیں۔ ڈھائی کلو کاجو سے ایک لیٹر روغن بآسانی برآمد کیا جاسکتا ہے۔

کاکڑاسنگی (PISTACIA GALLS)

نام نباتی/لاطینی (Pistacia intigerima stew)

ماہیت :۔ کاکڑاسنگی دراصل مذکورہ بالا درخت کے پتوں، پھلوں کی پنکھڑیوں اور شاخوں پر پیدا ہو جانے والے زوائد ہیں۔ کچھ فاصلہ سے دیکھنے پر ان کی شکل سینگ جیسی دکھائی دیتی ہے۔ اسی لیے کاکڑاسنگی سے موسوم ہے۔ یہ زوائد خاص قسم کے حشرات کے باعث بن جاتے ہیں جو اس درخت پر پائے جاتے ہیں۔ یہ درخت بہت اونچے ہوتے ہیں۔ اسی قسم کے دوسرے درختوں سے مصطگی اور پستہ حاصل ہوتے ہیں۔

کاکڑاسنگی کے بارے میں یونانی اطباء نے ہندوستان آکر واقفیت حاصل کی۔ انیسویں صدی میں اس کو اپنے مفردات کی فہرست میں شامل کیا۔ اب کثرت سے اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ کاکڑاسنگی کا رنگ سیاہی مائل بھورا اور ذائقہ کسیلا ہوتا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مخرج و منفث بلغم، قابض ہونے کی وجہ سے سعال بلغمی، ضیق النفس، شہقہ نیز اسہال خصوصاً اسہال اطفال کے لیے جو کہ دانت نکلتے وقت ہوتے ہیں، لثہ دامیہ، نکسیر اور سیلان الرحم میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) کاکڑاسنگی کو پیس کر شہد میں ملا کر چٹائیں۔

(۲) کاکڑاسنگی کا سفوف ۲ گرام کی مقدار میں پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔

(۳) کاکڑاسنگی کے جوشاندے سے مضمضہ کرنا لثہ دامیہ کے لیے مفید ہے اور اس کا پینا سیلان الرحم کے لیے فائدہ مند ہے۔

(۴) نکسیر کے لیے اس کا سفوف ۲ گرام تک کی مقدار میں مکھن میں ملا کر استعمال کریں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے جو اہم جز کاکڑاسنگی میں پایا گیا وہ ٹے نین ہے اس کے علاوہ اس سے ایک اہم روغن بھی حاصل کیا گیا جو ہلکا سبزی مائل زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ جس میں روغن تارپین جیسی بو آتی ہے ـــــ ایک قسم کی رال بھی حاصل ہوتی ہے جو مصطگی کے سے خواص رکھتی ہے۔ ان اجزاء کی موجودگی سے کاکڑاسنگی کی افادیت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور مذکورہ عوارضات میں مفید ہونے کی تصدیق

کاکنج (ALKAENJ)

نام نباتی / لاطینی (Physalis alkekengi Linn)

ماہیت :- کاکنج کا پودا چھوٹا سا ہوتا ہے۔ اس کا پھول سفید مائل بہ سُرخی اور پھل سُرخ چھوٹا باریک جھلی نما غلاف میں ملفوف ہوتا ہے۔ یہ پھل خام ہونے کی حالت میں سبز اور پختہ ہونے پر سُرخ ہو جاتا ہے اس کے اندر باریک تخم بھرے رہتے ہیں۔ یہ سارا پھل معہ تخم کاکنج کے نام سے دواءً مستعمل ہے۔ کاکنج کے پودے دراصل جاپان اور جنوبی مشرقی یوروپ میں پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں بہت کم دکھائی دیتے ہیں۔ اور وہ بھی آرائش کے لیے باغات میں لگاتے ہیں۔ کاکنج کے بارے میں یونانی اطباء سینکڑوں سال سے واقفیت رکھتے ہیں۔

مزاج ـــــ سرد خشک۔

افعال و مواقع استعمال :- مدر بول، دافع تعفن و مسکن افعال کی وجہ سے کاکنج امراض گردہ و مثانہ میں مستعمل ہے۔ قروح گردہ اور قروح مجاری بول، بول الدم اور حرقۃ البول میں نہایت مفید ہے۔

ترکیب استعمال :- کاکنج کو پانی میں پیس کر یہ شیرہ استعمال کرائیں۔

مزید تحقیقات :- کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ کاکنج میں وٹامن سی اور سٹیرون نام کا ایک جز پایا جاتا ہے۔

مشہور مرکبات :- قرص کاکنج۔

کافور (CAMPHOR)

نام نباتی / لاطینی (Cinnamomum camphora (Linn) Nees & Ebern)

ماہیت :- کافور کا درخت بہت بڑا اور سدا بہار ہوتا ہے۔ یہ درخت چین، جاپان اور فارموسا میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اب دیگر ممالک بشمول ہندوستان میں یہ درخت کاشت کئے جانے لگے ہیں۔ لیکن ابھی

اتنی وسیع پیمانے پر نہیں ہوسکی کہ ملک کی ضرورت پوری ہوسکے۔ اس درخت کی لکڑی ٹکڑے ٹکڑے کرکے پانی میں جوش دینے سے یا اسے پانی کے انجرات کے ساتھ تصعید کرنے سے سفید رنگ کی قلمیں حاصل ہوتی ہیں۔ یہی قلمیں یا ڈلیاں "کافور" کے نام سے بازار میں فروخت ہوتی ہیں جو کہ جاپان اور فارموسا سے درآمد کی جاتی ہیں۔ ان کی بُو تیز ذائقہ کسی قدر تلخ اور چرچرا ہوتا ہے۔ جس سے بعد میں منہ میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ "کافور قیصوری" سے مراد فارموسا کا کافور ہے اور ہم سینی کافور کا مطلب سماٹرا میں پائے جانے والے ایک درخت سے حاصل ہونے والا کافور ہے۔ جس کو انگریزی میں Borneound Sumatra Camphor کہتے ہیں۔ کافور کی قلیل مقدار تو بہت سی نباتات مثلاً زنجبیل، دارچینی، زرنباد، ریحان کافور، خولنجان اور الائچی وغیرہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ لیکن عام طور پر کثیر مقدار میں کافور کے درخت ہی سے حاصل کیا جاتا ہے۔

مزاج ـــــ مرکب القویٰ۔

افعال ومواقع استعمال :۔ محرک ومسکن (پہلے تحریک کا اثر ہوتا ہے اور پھر تسکین کا) دافع تشنج، کاسر ریاح، منفث بلغم، معرق، مقامی محدر اور خفیف دافع تعفن ہونے کے باعث کافور کو دردِ کمر، دردِ عضلات، وجع المفاصل مزمن، ہر قسم کے درد کے لیے، موچ زدہ مقامات، سعال، ذات الریہ، ذات الجنب میں بیرونی طور پر اور نفخ شکم، اسہال صیفی (موسم گرمی کے اسہال) ہیضہ اور حمیات وغیرہ میں اندرونی طور پر استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) بیرونی عوارضات میں کافور کو روغن زیتون یا روغن نارجیل میں حل کرکے مقام ماؤف پر مالش کریں۔

(۲) اندرونی طور پر کھلانے کے لیے ۱۲۵ ملی گرام سے ۵۰۰ ملی گرام تک دودھ میں حل کرکے دیں۔

مزید تحقیقات :۔ کافور خود درخت میں پائے جانے والے روغنِ فراری کا جزِ جامد ہے۔

مشہور مرکبات :۔ قرص طباشیر کافوری، تریاقِ اعظم (جو کہ عرقِ عجیب سے بھی موسوم ہے) قرص مرمان کافوری

کالی زیری (کمون بری) : (PURPLEFLEA BANE

نام نباتی (Centra therum anthelminticum)

ماہیت :۔ یہ ایک فصلی درخت ہے جو ۳ سے ۵ میٹر اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پتے ۲ سے ۷ سنٹی میٹر لمبے اور کنگورے دار ہوتے ہیں۔ پھول بینگنی رنگ کے ہوتے ہیں۔ بیج کالے رنگ ۲½ سنٹی میٹر لمبے ہوتے ہیں جن پر لگ بھگ دس لکیریں ابھری ہوئی ہوتی ہیں۔ دواء بیج ہی مستعمل ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ محلل ادرام، قاتل کرم شکم۔

کالی زیری کو تحلیل ادرام کی غرض سے مثری میں خصوصاً استعمال کرتے ہیں۔ اس کو کسی روغن میں پیس کر ضماد کر دیا جاتا ہے پھر گرم پانی سے نہانے کی ہدایت کر دی جاتی ہے۔

کالی زیری کے تخم (ایک گرام سے ۲ گرام) کا سفوف بنا کر کھلانے سے کرم شکم خصوصاً کیچوے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

کاہو (خس) : (THE LETTUCE

نام نباتی / لاطینی (Lactuca sativa Linn)

ماہیت :۔ کاہو کا پودا ایک میٹر بلند اور سیدھا ہوتا ہے۔ اس کے پتے بڑے بڑے بیضوی، زبان کی شکل کے طرائف میں نامذے نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ پتے بطور ساگ استعمال کئے جاتے ہیں۔ تخم خاکی رنگ کے بیضوی ایک سنٹی میٹر لمبے ۲ ملی میٹر موٹے دھان کے مانند ہوتے ہیں۔ اس پودے کی شاخوں یا تنے پر شگاف

دینے سے دودھیا رس نکلتا ہے۔ جو ہوا لگنے سے منجمد ہو جاتا ہے، تب اس کو افیون کا ہوا Lattex opium کہتے ہیں۔ جس کا بیان افیون کے ذیل میں کر دیا گیا ہے۔ یہاں تخم کاہو کا بیان دیا جا رہا ہے جو کہ دوا استعمال کیے جاتے ہیں ـــــ اس پودے کی کئی قسمیں پائی جاتی ہیں۔ ۲۵ قسمیں تو صرف ہندوستان میں ہی ملتی ہیں یہاں پر مشہور قسم کا جو کہ عام طور پر دستیاب ہو جائے اسی کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ ہندی میں خس کا لفظ ایک قسم کی گھاس کے لیے استعمال ہوتا ہے اور عربی میں خس کاہو کو کہتے ہیں۔

مزاج ـــــ سرد و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ منوم، مخدر و مسکن و دافع تشنج اثرات تخم کاہو میں پائے جاتے ہیں۔ اس لیے جنون، سہر، بہر، سعال شعبی میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) تخم کاہو (۵ گرام) کا شیرہ نکال کر نباتِ سفید کا اضافہ کر کے روزانہ استعمال کریں۔

(۲) تخم کاہو سے روغن نکالا جاتا ہے۔ اس تیل کی مالش سہر میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کاہو کے پتوں کے کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا کہ ان میں نشاستہ جات، معدنی اجزاء مثلاً پٹاسیم، کیلسیم، میگنیسیم، فولاد، تانبا، فاسفورس، گندھک جیسے قیمتی اجزاء پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ وٹامن سی، وٹامن ای، جی اور کے بھی پائے جاتے ہیں۔ اس لیے جسمانی نشوونما اور جسمانی طاقت کے لیے کاہو کے ساگ کا استعمال نہایت مفید ہے۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) قرص مثلث (۲) قرص طباشیر کافوری (۳) روغن بوبِ سبعہ

کائفل (دار شیشعاں، قندول) (BOX MYRTLE)

نام نباتی / لاطینی (Myrica nagi thunb)

ماہیت :۔ کائفل کا درخت ایک سدا بہار درخت ہے۔ جو ۳ میٹر سے ۱۵ میٹر تک اونچا ہوتا ہے۔ شمالی پنجاب گڑھوال، کوماؤں، خاصیہ اور سلہٹ کی پہاڑیوں پر یہ درخت بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اس درخت کی

چھال سُرخ رنگ یا سبز رنگ کی وفدنی اور تقریباً ½ ملی میٹر دبیز عود شبوہ ہوتی ہے۔ مزہ تلخ اور تیز ہوتا ہے۔ پھول چھوٹے زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ دوا میں زیادہ تر چھال ہی "کائفل" کے نام سے مستعمل ہے۔ اس کے پھول سے تیل تیار کیا جاتا ہے جس کو "روغن قندول" کہتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ محرک، محلل، قابض، دافع تعفن، دافع تشنج افعال کی بنا پر کائفل کو بیرونی اور اندرونی طور پر فالج، لقوہ، رعشہ، ضعف اعصاب، خدر، وجع المفاصل، نزلہ زکام، سعال شبی مزمن، حمیٰ نزلی، اورام حلق، کثرت طمث نیز سوزاک میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) فالج، رعشہ، وجع المفاصل میں کائفل کی چھال کو باریک پیس کر روغن کنجد یا کسی مناسب روغن میں ملا کر مالش کریں۔ اس کا جوشاندہ پلائیں۔

(۲) لقوہ میں باریک پیس کر زبان پر ملیں اور خدر کی صورت میں مقام ماؤف پر ملیں۔

(۳) ایک گرام سفوف شہد میں ملا کر چٹائیں۔ اورام حلق اور سعال میں مفید ہے۔

(۴) ۶ گرام سفوف کو ایک پیالی پانی میں جوش دیں جب آدھا رہ جائے تو چھان کر قدرے مصری ملا کر پینے سے سوزاک میں مفید ہے۔

(۵) ایک گرام کائفل کا سفوف پانی کے ہمراہ کھلانے سے کثرت طمث میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ کرنے پر پتہ چلا ہے کہ چھال میں ٹے نین، مواد سکرین اور تکلیات پائے جاتے ہیں۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) سفوف اسقاضہ (۲) روغن سُرخ۔

کباب چینی (CUBEBS)

نام نباتی / لاطینی (Piper cubeba Linn f.)

ماہیت :۔ ایک بیلدار نبات ہے۔ اس کے خام اور خشک شدہ پھل بازار میں کباب چینی کے نام سے دستیاب ہوتے ہیں۔ یہ پتلے چھوٹے لونگ کی شکل کے ہوتے ہیں جن کا رنگ گہرا بھورا یا سیاہ ہوتا ہے مغز سفید ذائقہ چرچراتا تیز ہوتا ہے

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ دافع تعفن، مقدر بول افعال کی بنا پر کباب چینی کو اعضائے بول وتناسل کے امراض خصوصاً "سوزاک" میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) تنہا کباب چینی کا سفوف ۲ گرام کی مقدار میں لسی شیر کے ہمراہ روزانہ استعمال کرایا جائے سوزاک کے جملہ عوارض کے لیے مفید ہے۔ کباب چینی میں مطیب دہن، مفرح بلغم افعال بھی ہوتے ہیں۔ اور اس غرض سے بدبوئے دہن، سعال میں استعمال کرتے ہیں۔ سعال میں شہد کے ہمراہ چٹاتے ہیں۔ اور بدبوئے دہن میں چبانے کی ہدایت کرتے ہیں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ کباب چینی میں ایک روغن فراری ہوتا ہے اور ایک روغنی رال ہوتی ہے اور اسی پر کباب چینی کے افعال منحصر ہیں۔ اس کے علاوہ کیوبے بین، پیپرین اور گوند بھی پائے جاتے ہیں۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) سفوف شونہ مرکب (۲) جوارش زنجونی۔

کبابۂ خندان (TOOTHACH FRUIT)

نام نباتی / لاطینی (Zanthoxyhim alatum.)

ماہیت :۔ ایک خاردار پودے کا پھل ہے۔ جو اگرچہ سوڈان وغیرہ سے درآمد کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے پودے ہندوستان میں بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ پھل دھنیا کے مشابہ لیکن اس سے بڑا ہوتا ہے۔ اس کی خاص علامات یہ ہیں کہ یہ درمیان سے پھٹا ہوتا ہے۔ اسی لیے اس کو "خندان" کہتے ہیں۔ اور شکل اور حجم میں کباب چینی کے برابر ہوتا ہے۔ اس لیے "کبابہ" کہا جاتا ہے۔ یہ پھل دواءً استعمال کیا جاتا ہے۔ مطلق کبابہ سے کباب چینی ہی مراد ہوتی ہے۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ کبابہ خندان اگرچہ کاسر ریاح اور ہاضم ہے۔ اور اس کے لیے استعمال بھی ہوتا ہے۔ لیکن اس کا استعمال خاص طور پر "درد دندان" کے لیے بکثرت کیا جاتا ہے۔ اسی لیے انگریزی میں اسکو Tooth ache Fruit کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ قلاع میں بھی اس کے دافع تعفن اثر کی وجہ سے مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) اس کو باریک پیس کر ماؤف دانت پر لگائیں۔ اکثر سنون کے نسخہ جات میں کبابہ خندان شامل کیا جاتا ہے۔ ایسے سنون استعمال کریں۔

مزید تحقیقات :۔ کبابہ خندان میں ایک روغن ہوتا ہے۔ جس کی خوشبو اور خواص روغن تارپین کے مانند ہوتے ہیں۔ اس لیے قلاع میں اس کا استعمال مفید ہے۔

مشہور مرکبات :۔ زدور قلاع۔

کبر (CAPER)

نام نباتی / لاطینی (Capparis spinosa)

ماہیت :۔ ایک خاردار درخت ہے۔ سنگلاخ زمین پر پیدا ہوتا ہے۔ اس درخت کے جڑ کی چھال "پوست بیخ کبر" کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتی ہے۔ یہی دوا کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ پوست بیخ کبر مقوی اعصاب اور مدر بول ہے۔ اس لیے فالج، لقوہ، وجع المفاصل نقرس اور استقاء میں استعمال کرتے ہیں۔ نیز جالی اور محلل ہونے کی وجہ سے خنازیر اور دوسرے اورام کو تحلیل کرنے بہن وداد کو زائل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) پوست بیخ کبر نیم کوب کا جوشاندہ پلائیں۔ فالج، لقوہ وغیرہ کے لیے مفید ہے۔

(۲) پوست بیخ کبر کا ضماد خنازیر اور دیگر اورام پر لگائیں۔

مزید تحقیقات :۔ کبر میں روئیں نام کا ایک گلوکوسائڈ پایا جاتا ہے۔

کتھا (CATECHU)

نام نباتی / لاطینی (Acacia catechu willd)

ماہیت :۔ کتھا دراصل ایک درخت کی لکڑیوں سے حاصل ہونے والا خشک عصارہ ہے۔ پان میں استعمال ہونے کی وجہ سے مشہورِ عام ہے۔

جس درخت سے کتھا حاصل کیا جاتا ہے۔ اس کو "درختِ کھیر" کہتے ہیں۔ یہ درخت ببول کے درخت کے مانند ایک درمیانی قد کا درخت ہوتا ہے جہاں اس کے لیے موافق زمین ہوتی ہے تو ۲۰ فٹ تک بھی بلند ہو جاتا ہے۔ اس کے تنے کی دبازت ۵ فٹ تک کی گولائی میں ہوتی ہے۔ چھال گہرے بادامی رنگ کی ہوتی ہے جس کا اندرونی حصہ بھورا یا سُرخ ہوتا ہے۔ درختِ کھیر ہندوستان کے علاوہ تمام جزائر نما اور خصوصاً گرم علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ برما کے جنگلات میں بکثرت ہوتا ہے۔

اس درخت سے کتھا حاصل کرنے کا فن زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے۔ اب بھی اڑیسہ اور گجرات میں خصوصیت کے ساتھ ایسے پیشہ ور لوگ ہیں جو روایتی اور موروثی طور پر اس کو تیار کرتے ہیں۔ بازار میں دستیاب ہونے والے کتھا کی مقدار کا زیادہ تر حصہ ایسے ہی دیہاتی لوگوں کے ذریعہ سے آتا ہے۔

جب درخت ۲۵۔۳۰ سال پرانا ہو جاتا ہے اور اس کا تنہ تقریباً ایک فٹ کے قطر کا ہو جاتا ہے تو ایسے درخت کتھا حاصل کرنے کے لیے بہترین ذریعہ ہوتے ہیں۔

اعلیٰ پیمانہ پر کتھا کارخانوں میں بنایا جاتا ہے۔ چنانچہ بازار میں "بریلوی کتھا" جو زیادہ عام اور عمدہ سمجھا جاتا ہے وہ ضلع بریلی کے عزت نگر میں پائے جانے والے ہندوستان کے سب سے بڑے کارخانہ میں تیار ہوتا ہے۔ یہ کارخانہ "وی انڈین ووڈ پروڈکٹس کو لمیٹڈ" کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں پر سالانہ ۳۰۰ سے ۳۵۰ میٹرک ٹن کتھا تیار ہوتا ہے۔ یو۔پی میں اس کے علاوہ چھ اور کارخانہ صرف کتھا تیار کرتے ہیں جن میں سالانہ ۶۰۰ میٹرک ٹن کتھا تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جنگلات میں لوگ جو کتھا تیار کرتے ہیں اس کا تخمینہ سالانہ ۱۰۰۰ میٹرک ٹن ہے۔

مزاج ـــــ سرد خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ قابض اور مصفی خون نیز مجفف ہونے کی وجہ سے کتھا کو اسہال، لثہ وامیہ، قلاع امراض فساد خون مثلاً آتشک میں اور زخموں کو خشک کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :- (۱) ۳ گرام کتیرے کا سفوف پیالی بھر پانی میں ایک رات بھگوئے رکھیں، صبح اس کے اوپر کا پانی نتھار لیں اور پی لیں۔ اور اسی طرح صبح میں بھگو کر شام میں یہ پانی پلائیں۔ اسہال، آشوبک وغیرہ میں مفید ہیں۔

(۲) کتیرہ کا سفوف مسوڑھوں پر لگانے، قلاع پر ذرور اً استعمال کرنے سے مسوڑھوں سے خون بہنے اور قلاع میں فائدہ ہوتا ہے نیز زخموں کو خشک کرنے کے لیے بھی ذرور اً استعمال کریں۔

مزید تحقیقات :- کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ کتیرا میں کاٹے چین نام کا ایک جز پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹینین بھی موجود ہوتی ہے۔

مشہور مرکبات :- (۱) ذرور قلاع (۲) سنون مستحکم دندان (۳) حب لیموں۔

کتیرا (قتاد : TRAG ACANTH)

نام لاطینی (Sterculia urenus)

ماہیت :- کتیرا ایک قسم کا گوند ہے جو کہ ایک درخت میں شگاف دینے سے حاصل ہوتا ہے۔ کتیرا اصل میں جن درختوں سے حاصل کیا جاتا ہے ـــــ وہ ہندوستان میں پائے نہیں جاتے بلکہ یہ جنوبی و مشرقی یورپ خصوصاً ایشیائی ترکستان، ایران، یونان، عراق اور شام میں پائے جاتے ہیں۔ جب ان درختوں میں شگاف دیا جاتا ہے تو جس قسم کا شگاف دیا جاتا ہے۔ اسی شکل کا گوند جم جاتا ہے۔ اکثر آڑے طور پر شگاف دیتے ہیں اس لیے چپٹے ٹکڑوں کی شکل میں نکل کر جم جاتا ہے۔ جب اس کے تنے میں شگاف دیتے رہنے سے جا بجا شگاف دار ہو جاتا ہے تو اس کے اندر سے نہایت قوت کے ساتھ دبا کر اندر سے یہ گوند نکالا جاتا ہے۔ آدھے گھنٹے میں ۲ سنٹی میٹر کا ایک ٹکڑا خارج ہوتا ہے ـــــ ایشیائی ترکستان میں بڑی مقدار میں یہ انا تولیا سے حاصل کیا جاتا ہے۔ سمرنا کے ذریعہ بحری جہازوں سے باہر بھیجا جاتا ہے۔ اور ایران میں کوہستان بختیاری، (جو کہ جنوب اصفہان میں ہیں) کے درختوں سے کافی مقدار میں گوند حاصل کیا جاتا ہے۔ یہیں سے ہندوستان میں بمبئی آ کر پھر یورپ کو سپلائی ہوتا ہے۔ چنانچہ کتیرا ہندوستان کے دوا فروشوں کے پاس جو ملتا ہے وہ گول ٹکڑوں کی شکل میں جن کا رنگ سفید قدرے زردی مائل ہوتا ہے لیکن انگریزی دوا فروشوں کے پاس چپٹے پتلے کسی قدر نیم شفاف کم و بیش خمیدہ ٹکڑوں کی شکل میں ملتا ہے جو کہ ایران

سے آتا ہے ـــــ ایک اور قسم کا کیترا ہندی کے نام سے ہے جو پیلی کپاس کے درختوں سے حاصل ہوتا ہے۔ مستعمل مطلق کیترا ہی ہے ـــــ کیترا کی خاصیت یہ ہے کہ یہ پانی میں حل کرنے سے پھول جاتا ہے۔ لیکن صمغ عربی (گوند ببول) کے مانند حل نہیں ہو جاتا۔

مزاج ـــــ سرد و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مغری، ملطف اور مسکّن افعال کی بنا پر کیترا کو نفث الدم، سعال، خشونت صدر و حلق، قرحہ ریہ، بحۃ الصوت، قروح امعاء، قروح آلات بول وغیرہ عوارضات میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ شہد میں یا مناسب شکر اور پانی کے آمیزہ میں ملا کر کھلائیں۔ تمام عوارض میں مفید ہے۔ س کی زیادہ مقدار خوراک ۴ گرام تک ہو سکتی ہے۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) لعوق سپستاں (۲) شربتِ اعجاز وغیرہ۔

کٹکی (PICRORRHIZA)

نام نباتی / لاطینی (Picrorrhiza kussoa)

ماہیت :۔ کٹکی کے نام سے بازار میں چھوٹے چھوٹے گول خشک گانٹھیں دستیاب ہوتی ہیں۔ یہ جس پودے سے حاصل ہوتی ہیں وہ ہندوستان ہی میں پائے جاتے ہیں۔ کٹکی آیورویدک کی ایک نہایت مشہور دوا ہے۔ ان کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مہاراج دھن ونتری نے اس کو کھایا تھا اس لیے یہ دھن ونتری کی گرمستا کہلاتی ہے۔ یہ پودے کوہ ہمالیہ کے بلند مقامات، کشمیر سے سکم تک کے علاقہ میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

ہندی میں کٹکی کی اصطلاح ایک اور قسم کے پودوں سے حاصل شدہ جڑ پر بھی کہی جاتی ہے جو کہ (Gentiana kurroo Royle) سے حاصل ہوتی ہے اور جو جنطیانا ہندی یا (INDIAN GENTIAN) کہلاتی ہے۔ کٹکی کو جنطیانا ہندی کے بدل پر کثرت سے فروخت کیا جاتا ہے اور استعمال کیا جاتا ہے اس لیے کہ دونوں کے نام ایک ہی دیئے گئے ہیں حالانکہ دونوں دوائیں بالکل علیحدہ اور جُدا ہیں۔

کٹکی کو خربق سیاہ کے مترادف بھی خیال کیا جاتا رہا ہے جو کہ صحیح نہیں ہے اس کی تفصیل ہم نے خربق سیاہ کے بیان میں لکھ دی ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال ومواقع استعمال: ہاضم، کاسر ریاح اور ملین طبع، قاتل کرم شکم اور دافع بخار ہونے کی وجہ سے کشکی کو سوء ہضم، ضعف ہضم، ویدان شکم، تشنج، استسقاء لحمی، استسقاء، حمیات مزمنہ، حمیات صفراویہ، اور یرقان میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال: (۱) ایک گرام کشکی کا سفوف کیپسول میں رکھ کر کھلائیں۔

(۲) استسقاء لحمی میں نیم کوب کشکی کا جوشاندہ بنا کر پلائیں۔

(۳) قبض دائمی میں ۵ گرام کی مقدار میں اس کا سفوف شہد میں ملا کر کھلائیں۔

مزید تحقیقات: کیمیاوی تجزیہ سے کشکی میں حسب ذیل اجزاء کا پتہ چلا ہے:۔

(۱) ایک گلوکوسائڈ جس کا نام پکرورہائزین ہے۔ ایک تلخ جوہر کین

(۲) غیر تلخ جوہر کرٹین اس کے علاوہ دانے بک ایسڈ، کوئن۔ جیسے اجزاء بھی پائے جاتے ہیں۔

کرنجوہ (گجگہ: اکتمنکت: FEVER NUT)

نام نباتی (Caisal pinia bonducella)

ماہیت: ایک بیلدار بوٹی ہے۔ اس کے شاخوں پر کانٹے ہوتے ہیں۔ پتے چھوٹے چھوٹے اور دو طرفہ لگے ہوتے ہیں۔ اس میں بڑی خاردار پھلیاں لگتی ہیں۔ جن کے اندر سے سپاری کے برابر یا اس سے چھوٹے تخم نکلتے ہیں۔ جن کا چھلکا سخت ہوتا ہے۔ رنگ سرمئی یا نیلگوں ہوتا ہے۔ تخم کو توڑنے پر سفید مغز برآمد ہوتا ہے۔ جس کا مزہ نہایت تلخ ہوتا ہے۔ یہ مغز ہی مغز تخم کرنجوہ کے نام سے بطور دوا مستعمل ہے اس کے پتے بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ بھی تلخ ہوتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال: مجفف وجاذب رطوبات ومحلل ورم ہونے کی وجہ، استسقاء قیلہ مائیہ (ہائیڈروسل) ورم خصیہ، التہاب مفاصل میں مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال: (۱) استسقاء اور قیلہ مائیہ میں بطور ضماد استعمال کرائیں۔

(۲) ورم خصیہ میں اس کے پتوں کو گرم کر کے باندھنے کی ہدایت کریں۔ اس بارے میں یہ عام طور پر مستعمل ہے۔

(۳) التہاب مفاصل میں بیرونی طور پر مقام ماؤف پر ضماد کریں اور روزانہ دن میں تین مغز کرنجوہ ایک ایک عدد سفوف کر کے دیں۔

دافع بخار ہونے کی وجہ سے خصوصاً نوبتی بخار (ملیریا) میں بہت موثر ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) مغز کرنجوہ کو پیس کر دن میں ۴ مرتبہ ایک گرام کی مقدار میں استعمال کرائیں۔ مغز کرنجوہ کے ہمراہ پیستے وقت فلفل سیاہ کو بھی شریک کر لینا چاہیئے۔ اس سے مغز کرنجوہ کی سمی کیفیت ٹوٹ جاتی ہے۔ ایک کرنجوہ کے مغز میں دو فلفل سیاہ شریک کریں۔

دافع تشنج ہونے کی وجہ سے ضیق النفس میں مستعمل ہے۔ خصوصاً اس کے دورہ کے وقت فوری آرام کے لیے بہتر دوا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ دو تین عدد تخم کرنجوہ (گجگ) کو آگ میں ڈال دیں یہاں تک کہ اس کا بیرونی پوست جل جائے۔ اس کے بعد ان کا مغز نکال کر ضیق النفس کی شدت میں استعمال کرائیں، فی الفور تسکین ہو جاتی ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کرنجوہ میں ایک جوہر موثر (الکلائڈ) دریافت کیا گیا جو "بنذوسیلین" کہلاتا ہے۔ یہ زہریلی اثرات رکھتا ہے۔ تنہا اسے استعمال کرنا خالی از خطر نہیں۔ اس لیے تخم کرنجوہ کو اصلی نباتی حالت ہی میں استعمال کرنا بہتر ہے۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) حب مبارک (۲) جوارش گجگ۔

مضر :۔ یبوست زیادہ کرتا ہے۔

مصلح :۔ مرچ سیاہ،

کسوندی (NEGRO COFFEE)

نام نباتی / لاطینی (Cassia occidentalis Linn)

ماہیت :۔ کسوندی کا پودا عموماً ایک میٹر تک بلند ہوتا ہے۔ بہت سی شاخیں سبز نیلگوں جڑ کے قریب سے نکل کر پھیلتی ہیں۔ پتے سنا کے پتوں کے مشابہ لیکن اس سے بڑے۔ بدبودار ہوتے ہیں۔ پھول زرد

ہوتا ہے۔ ایک بالشت کی پھلیاں لگتی ہیں جن میں تخم بھرے رہتے ہیں۔ پتے، بیج اور جڑ دواءً استعمال ہوتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ معرق، مسہل، مدّر، مصفی خون ہونے کی وجہ سے کسونڈی کو بخار، قبض، وجع المفاصل نقرس اور امراض جلدیہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) پتوں کا جوشاندہ، تمام عوارض میں مفید ہے۔

(۲) جڑ کو پانی میں گھس کر اس کا لیپ امراض جلدیہ پر لگائیں۔

(۳) قبض کے لیے سفوف تخم کسونڈی کا جوشاندہ (ایک حصہ تخم اور دس حصہ پانی)۔ ۵ سے ۱۰ ملی لیٹر تک دیں۔

مزید تحقیقات :۔ تخم کسونڈی میں ٹے نک ایسڈ، شکر، گوند، نشاستہ، کیلسیم سلفیٹ، سوڈیم کلورائیڈ، میگنیشیم سلفائیڈ، فولاد اور کرائیو ٹانک ایسڈ پائے جاتے ہیں۔

کشوث (اکاس بیل DODDER)

نام نباتی / لاطینی (Cuscuta reflexa)

ماہیت :۔ ایک بوٹی ہے۔ جو درختوں پر باریک دھاگوں کی شکل میں پھیلتی ہے۔ اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے۔ اس کی جڑ کا پتہ چلانا مشکل ہوتا ہے۔ اس کے تخم "تخم کشوث" کہلاتے ہیں۔ اور اسی نام سے بازار میں ملتے ہیں افتیمون کے نام سے بھی اکاس بیل دستیاب ہوتی ہے۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ مسہل ہونے کی وجہ سے غلظ سودا اور اس سے پیدا شدہ امراض میں استعمال کی جاتی ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) جوشاندہ بنا کر استعمال کیا جائے۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) اطریفل افتیمون (۲) معجون بنفشج (۳) معجون چوب چینی (۴) عرق مصفی خون (۵) شربت دینار۔

مزید تحقیقات :۔ کے مطابق اس سے مختلف ایلسکلائڈ جدا کئے گئے جن میں خاص ایلسکلائڈ (Cuscalidine) ہے۔

نوٹ :۔ افتیمون اور کشوث دو قدیم یونانی دوائیں ہیں۔ قدیم کتابوں میں ہر دو کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور دونوں کا علیحدہ ہی بیان دیکھنے میں آتا ہے۔ کشوث کے بارے میں ان کتابوں میں جو وضاحت درج ہے۔

وہ بعینہٖ "آکاس بیل" جیسی ہے۔ بعد میں اطباء ہند نے کشوث کو افتیمون کے بیج کے نام سے مشہور کر دیا اور دو بیان ایک افتیمونِ ولایتی اور افتیمون ہندی کے نام سے کتابوں میں تحریر کر دیا اور یونانی مرکبات میں جہاں کہیں بھی افتیمون کا ذکر ہے۔ اس کے لیے آکاس بیل یعنی جس کو یہ افتیمون ہندی کہتے ہیں استعمال کرنے لگے۔ اب بھی یہی رائج ہے۔ افتیمونِ ولایتی کا وجود دیکھنے میں نہیں آسکا۔ ہم نے تحقیق کے بعد یہی نتیجہ نکالا کہ افتیمون بالکل ایک علیحدہ پودا ہے۔ اور کشوث و آکاس بیل دونوں ایک ہی بیل کے دو نام ہیں۔ ان کو افتیمون ہندی کے نام سے استعمال کر لیں تو مضائقہ نہیں۔ اس لیے کہ خواہ نام کچھ ہو۔ لیکن دفعۃً جو نام استعمال میں آتا ہے۔ وہ یہی ہے چنانچہ ایرسا کا نام "بیج بنفشہ" خولنجان کا نام "پان کی جڑ" اسی طرح آکاس بیل یا کشوث کا نام "افتیمون" مشہورِ عام ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ بازار میں اسی نام سے دوا ملتی ہے۔ ہم نے تو صرف تحقیق کی بنا پر یہاں تذکرہ کر دیا ہے تاکہ تشابہ باقی نہ رہے اور اسی لیے ہم نے "افتیمون" کے نام کی دوا کو شاملِ کتاب نہیں کیا۔ اس لیے کہ یہ دستیاب نہیں ہے۔

ککروندہ (BLUME)

نام نباتی / لاطینی (Blumea balsamfera Dc.)

ماہیت :۔ ککروندہ ایک چھوٹا سا پودا ہے۔ اس کے پتے بڑے بڑے تقریباً ۱۵ سنٹی میٹر لمبے اور ۵ سنٹی میٹر چوڑے ہوتے ہیں جن سے تیز بُو آتی ہے۔ پتے اولاً جڑ سے نکل کر زمین پر پھیل جاتے ہیں۔ اس کے بعد درمیان سے شاخیں نکلتی ہیں۔ پھول زرد رنگ کا ہوتا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک

افعال و مواقع استعمال :۔ ملین و محلل اور ام ہونے کی وجہ سے ککروندہ کو بواسیر خونی و بادی میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ککروندہ کے سبز پتوں کے پانی کو پکا کر غلیظ (گاڑھا) کر لیں پھر اس میں مرچ سیاہ چند حد ملا کر گولیاں بقدر نخود بنا لیں۔ یہ گولیاں بواسیر خونی و بادی میں بے حد مفید ہیں۔ بیرونی طور پر اس کے پتوں کا پانی نچوڑ کر مسوں پر طلا کریں۔

مزید تحقیقات :۔ پتوں میں ایک روغن ہوتا ہے جو کافور پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ ناگی کافور سے موسوم

ہے۔اس کا ایکسٹریکٹ ازدیاد تمدد کو کم کر دیتا ہے۔اس لیے ازدیاد تمدد میں اس کو استعمال کرنے کی تجویز کرتے ہیں۔

کُلتھی (حَبُ القِلت؛ HORSEGRAM)

نام نباتی / لاطینی (Dolichos beflorus)

ماہیت:۔ کُلتھی کا پودا ہندوستان میں خصوصاً جنوبی ہند کے علاقہ آندھرا، میسور اور مدراس کے قرب وجوار میں کاشت کیا جاتا ہے ـــــ اس کے پھلیاں لگتی ہیں۔جو تقریباً مڑی ہوئی اور ۴، ۵ سنٹی میٹر لانبی ہوتی ہیں ان میں ۵ تا ۶ بیج پائے جاتے ہیں۔جو سیاہ یا بھورے رنگ کے چپٹے سے ہوتے ہیں۔یہی بیج دواءً استعمال کیے جاتے ہیں ـــــ ان بیجوں کو گھوڑوں کی غذا کے طور پر بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔اسی وجہ سے انگریزی میں اس کا نام (Horsegram) رکھ دیا گیا ہے۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال:۔ مُبدد ومخرج حصات ہونے کی وجہ سے احتباس بول، احتباس حیض، اوران سے پیدا شدہ عوارضات نیز حصاتِ کلیہ وشانہ کے اخراج کے لیے اُس کو استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) حب القلت کو پانی میں پیس کر اس کا شیرہ مناسب مقدار میں استعمال کریں۔

مزید تحقیقات:۔ (۱) حب القلت کے کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ اس میں خام لحمین (پروٹین معدنی مواد نیز کیروٹین اجزاء پائے جاتے ہیں۔

مشہور مرکبات:۔ شربت مبدد طمث۔

کلونجی (شونیز: حبۃ السودا:

نام نباتی / لاطینی

ماہیت:۔ کلونجی کا پودا جس کی اصل جائے پیدائش روم ہے تقریباً ۶۰ سنٹی میٹر اونچا ہوتا ہے۔ ہندوستان میں یہ پودا یا تو خود رو ہوتا ہے یا اس کی کاشت کی جاتی ہے چنانچہ پنجاب ہماچل پردیش اور آسام میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ پتے ۲ سنٹی میٹر لمبے دو یا تین حصوں میں منقسم ہوتے ہیں پھول ہلکے نیلگوں اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ ان میں آٹھ پنکھڑیاں ہوتی ہیں۔ اکثر شہد کی مکھی ان سے رس حاصل کرتی ہے۔ تخم تکونے سیاہ رنگ کے، تیز بُو اور تلخ مزہ کے ہوتے ہیں مشرقی اتر پردیش میں کلونجی کو منگریلا کہا جاتا ہے۔ اور اسے گیدڑوں سے گنے کے کھیتوں کو محفوظ کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں کھیت کے اطراف کلونجی کو ایک قطار کی شکل میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اس عمل سے گیدڑ کھیت میں داخل نہیں ہوتے

آیورویدک کتابوں میں اس کو "کرشن جیرک" لکھا ہے۔ جس کا ترجمہ زیرہ سیاہ ہوتا ہے اور زیرہ سیاہ کا بیان جوہم نے پہلے لکھ دیا اس کو بھی "کرشن جیرک" کہتے ہیں۔ اس سے تشابہ ہو جاتا ہے اس کے علاوہ انگریزی میں بھی اس کا ایک نام BLACK [illegible] ہے۔ اس کے معنی بھی زیرہ سیاہ کے ہوتے ہیں لیکن زیرہ سیاہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ انگریزی کا یہ نام ہندی نام کی وجہ سے مجوز ہو گیا ہے۔ اس لیے جہاں زیرہ سیاہ کا بیان ہے۔ اس کو انگریزی میں [illegible] کا نام دیا گیا ہے اور وہی زیرہ سیاہ ہے۔

سونیز اور حبۃ السودا کے نام سے قدیم عربی کتابوں میں کلونجی کا ذکر ملتا ہے۔ اور چونکہ اس کی اصل جائے پیدائش روم ہی کی ہے۔ اس لیے اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قدیم یونانی اطباء بھی اس سے بخوبی واقف تھے۔ اور انہی سے عرب اطباء نے "کلونجی" سے واقفیت حاصل کی ہے۔

مزاج۔ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ محلل و کاسر ریاح، مدر حیض و مقوی اعصاب ہونے کی وجہ سے کلونجی کو نفخ شکم، درد شکم، قولنج، استسقاء، احتباس حیض، ضعف اعصاب، ضعف دماغ، نسیان، خالج، رعشہ جیسے عوارضات میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) ۳ گرام کلونجی کا سفوف پانی کے ساتھ استعمال کرنے سے نفخ شکم وغیرہ میں مفید ہے۔

(۲) کلونجی نیم کوفتہ کو جوش دیکر اس کا پانی پینا احتباس حیض کے لیے مفید ہے۔

(۳) ۲ گرام کلونجی کا سفوف شہد میں ملا کر روزانہ صبح نہار کھائیں تو اعصابی عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ کلونجی میں روغن خراری اور شحمی روغن ایک تلخ جوہر نگیلین ٹے نین، رالیں، سولیجیہ، گلوکوز، ساپونین، نامیاتی حامضے، امینو ایسڈ وغیرہ اجزاء پائے جاتے ہیں۔
مشہور مرکبات :۔ (۱) حب حلتیت (۲) جوارش شونیز (۳) معجون کلکلانج۔

کمیلہ (قنبیل : KAMALA)

نام نباتی / لاطینی (Mallotus phillippippinensis)

ماہیت :۔ کمیلہ گہرے سُرخ رنگ کا ایک دانہ دار سفوف ہے جو ایک درخت کے پھلوں پر جو کہ سیاہ مرچ کے برابر ہوتے ہیں۔ قدرتی طور پر پایا جاتا ہے۔ ان پھلوں پر سے اس کو جھاڑ کر علیحدہ کر لیا جاتا ہے۔ یہ درخت جس سے کمیلہ حاصل ہوتا ہے چھوٹا سا ہوتا ہے۔ یہ ایشیا اور آسٹریلیا کے تمام گرم علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ انڈونیشیا میں اس کو بڑی مقدار میں حاصل کیا جاتا ہے اور پھر دیگر ممالک خصوصاً یورپی ممالک کو یہیں سے برآمد کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں اڑیسہ، بنگال، مہاراشٹر کے کھلے میدانوں میں یہ بکثرت پیدا ہوتا ہے۔

ہندوستان میں بہت پُرانے زمانے سے کمیلہ کو بطور رنگ استعمال کرتے رہے ہیں۔ زمانہ قدیم میں اس کا حصول اسی طرح کیا جاتا تھا جیسا کہ آج کل رائج ہے۔ تقریباً ساتویں صدی عیسوی میں متاخرین اطبائے یونان کو اس دوا کا علم ہوا۔ ابن ماسویہ طبیب خاص خلیفہ ہارون رشید نے نیز حکیم رازی، تمیمی، بغدادی اور ابن سینا نے اس کے اشکال و خواص کا مفصل بیان کیا ہے۔ کمیلہ سے مشابہ ایک اور سفوف ملتا ہے جس کو "ورس" کہتے ہیں۔ چنانچہ ان اطبائے قدیم نے ان دونوں میں باہمی فرق کو بھی اچھی طرح واضح کیا ہے۔ بعض مصنفین نے جو دیسی ادویہ پر تحقیقاتی کام کر چکے ہیں، یہ غلط طور پر تحریر کر دیا ہے کہ عرب اطبار اس کو "ورس" سے موسوم کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ غلطی اب بھی بعض نامور محققین جیسے آر۔ این چوپڑا، ہانڈا اور کپور وغیرہ نے بھی اپنی کتاب انڈیجینس ڈرگس آف انڈیا میں دُہرائی ہے حالانکہ اطبائے قدیم نے صاف طور پر کمیلہ اور ورس کو علیحدہ طور پر بیان کیا ہے۔ اسی ضمن میں ورس کے بارے میں بھی یہاں لکھ دیا جاتا ہے

ورس کو عربی میں حص اور فارسی میں کرکما کہتے ہیں۔ انگریزی میں ورس ہی سے موسوم ہے۔ یہ ایک قسم کا گہرے ارغوانی رنگ کا بے بُو بے ذائقہ سفوف ہے۔ یہ جس درخت سے حاصل کیا جاتا ہے اس کا نام (Flemingia grahamiana) ہے۔ یہ محض خوبصورتی کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ ہندو عورتیں

جو پیشانی پر سیندور لگاتے ہیں۔ وہ اسی سفوف کا ہوتا ہے۔ نیز بعض جگہوں پر سیندور کے لیے کمیلہ کا بھی استعمال ہوتا ہے۔

مزاج ــــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ مجلغ، قروح، دافع تعفن، قاتل دیدان ہونے کی وجہ سے کمیلہ کو ہر قسم کے زخموں کو خشک کرنے، سیلان اذن، جرب وغیرہ میں بیرونی طور پر اور دیدان امعاء خصوصاً حب القرع کے قتل واخراج کے لیے اندرونی طور پر استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) کمیلہ تنہا زخموں کو خشک کرنے کے لیے ذروراً استعمال کریں۔

(۲) جرب، پھوڑے پھنسیوں اور سیلان اذن میں کمیلہ کا تیل روغن کنجد میں تیار کر کے استعمال کریں

(۳) ۲ گرام کمیلہ کا سفوف صبح وشام کھلائیں۔ دیدان امعاء کے لیے مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کمیلہ میں ول، ٹے نک ایسڈ، گوند اور روغن فراری پائے جاتے ہیں۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) اطریفل قنبیل (۲) روغن کمیلہ (۳) سفوف حکہ

کُندر (OLIBANUM)

نام نباتی/لاطینی (Boswellia (spp))

ماہیت:۔ کُندر ایک درخت کا گوند ہے۔ یہ درخت عرب اور افریقہ میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ افریقہ میں ابی سینیا نام کے شہر سے کُندر درآمد کیا جاتا تھا۔ بازار میں کُندر کے نام سے یہی گوند دستیاب ہوتا ہے جو ہندوستان میں پائے جانے والے اس قسم کے دیگر درختوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔

مزاج ــــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال:۔ دافع تعفن، منفث، لحم ہونے کی وجہ سے کُندر کو زخموں کو صاف کرنے کے لیے نیز سعال شجی اور اتساع شجی میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) کُندر کو پیس کر روغن نارجیل میں ملا کر بطور مرہم زخموں پر لگائیں۔

(۲) ایک گرام کُندر کا سعال شجی اور اتساع شجی میں لعاب صمغ عربی کے ہمراہ استعمال کرایا جائے۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ کُندر میں سے ایک روغن علیحدہ کیا گیا۔ یہ روغن عمدہ دافع تعفن

اسہال کا قلع قمع کرتا ہے۔ اس لیے اس کو سوزاک میں کسی معاون کے ہمراہ دس سے بیس قطروں کی مقدار میں استعمال کیا جاتا ہے۔

کنگھی (درخت شانہ، ابوتیلون : (COUNTRY MALLOW

نام نباتی / لاطینی (Abutilon indicum)

ماہیت:۔ کنگھی کا پودا ایک میٹر سے ۲/۲ میٹر تک اونچا ہوتا ہے اس کے پتے گول اور نوکدار امرود کے پتوں کے مانند، پھول (سدرنگ کے اور گول، پھل بھی تقریباً گول اور کنگھی کے مانند کانٹے دار ہوتے ہیں۔ اسی لیے اس پودے کا نام کنگھی مشہور ہوگیا۔ اس پودے پر رواں بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ دواءً زیادہ تر برگ کنگھی استعمال کیے جاتے ہیں۔

ابوتیلون کے نام سے دیسقوریدوس نے اس پودے کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اس کے نباتی نام میں (ابو) (Abu) دراصل اور، کے یونانی نام ہی سے ماخوذ ہے۔ عرب اطباء نے بھی ابوتیلون ہی کے نام سے اس کا ذکر کیا ہے۔

مزاج ـــــ سرد تر

افعال و مواقع استعمال :۔ محلل، حابس، ملین، مدر بول و دافع تعفن ہونے کی وجہ سے خونی بواسیر، بول الدم نفث الدم، سوزاک، خناق، ورم لوزتین میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) پتوں کو پانی میں پیس کر چھان لیں اور استعمال کریں۔ تمام عوارض کیلئے مفید ہے۔

(۲) سوزاک میں پتوں کو زیرہ سفید کے ہمراہ پیس کر استعمال کیا جاتا ہے۔

(۳) پتوں کے جوشاندہ سے غرغرہ کرنے سے ورم لوزتین اور خناق ٹھیک ہوجاتے ہیں۔

کنول گٹہ (LOTUS SEEDS)

نام نباتی / لاطینی (Nelumbo nucifera Gaertn)

ماہیت:۔ کنول ایک خوبصورت آبی پودا ہے جو سارے ہندوستان کے چشموں، تالابوں اور جھیلوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کی اصل جائے پیدائش چین اور جاپان ہے۔ جاپان میں اس کی کئی اقسام کی کاشت کی جاتی ہے۔ اس پودے کی جڑ اور بیجوں کو کھایا جاتا ہے۔ اس کے بیج ہی "کنول گٹہ" کہلاتے ہیں۔ کنول گٹہ کے اندر سے مغز نکلتا ہے جو سفید اور لذیذ ہوتا ہے۔ یہی "مغز کنول گٹہ" کے نام سے دواءً استعمال کرتے ہیں۔ کنول کے پھول چکنے، گول، تقریباً ۶۰ سے ۹۰ سنٹی میٹر کے قطر کے ہوتے ہیں۔ پھول بڑے بڑے سفید یا گلابی ہوتے ہیں۔ کنول کے پھول کی پنکھڑیاں جھڑ جانے کے بعد ایک کوزہ سا ظاہر ہوتا ہے جس کی شکل فوارہ کے سر کی سی ہوتی ہے۔ اس کے اندر کئی خانے ہوتے ہیں۔ ہر خانہ میں ایک بیج ہوتا ہے جو گول لمبوتری (بیضوی) جس پر دو غلاف ہوتے ہیں۔ ایک سبز اور قدرے پیر دوسرا سفید اور نازک۔ اس کے اندر مغز پایا جاتا ہے جس کی دو پھانکیں بادام جیسی ہوتی ہیں۔ یہ مغز سفید اور کچھ شیریں ہوتا ہے۔ خاص کر جو تازہ ہو اور ابھی سخت نہ ہوا ہو۔ بہت لذیذ ہوتا ہے۔ مغز کے دونوں حصوں کے درمیان بیچ پتیہ (Embryo) پایا جاتا ہے۔ اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے۔

مزاج ـــــ سرد و تر (خام) سرد و خشک (پختہ)

افعال و مواقع استعمال:۔ مسکن عطش، قابض، مغلظ منی ہونے کی وجہ سے مغز کنول گٹہ کو عطاش اطفال اور اسہال اطفال، نیز جریان، رقت منی، سرعت انزال جیسے عوارضات میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) مغز کنول گٹہ کو پانی میں پیس چھان کر بچوں کو پلایئں عطاش اور اسہال میں مفید ہے۔

(۲) ۶ گرام کی مقدار میں مغز کنول گٹہ دینے سے جریان، رقت وغیرہ کو مفید ہے۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیاوی تجزیہ سے کنول گٹہ میں حسب ذیل اہم اجزاء دریافت ہوئے:

اجزاء لحمیہ، نشاستہ جات، کیلسیم، فاسفورس، فولاد اور اسکاربک ایسڈ وغیرہ۔

کونچ (COW HAGE)

نام نباتی (Mucuna pyuriens)

ماہیت :- کونچ کی بیل ہوتی ہے۔ یہ اپنے گرد کے درختوں پر لپٹ جاتی ہے۔ اس کی پھلیاں مخملی اور بھورے رنگ کی ہوتی ہیں اور تخم بیضوی اور بیچ میں قدرے چپکے ہوئے اور بڑے ہوتے ہیں۔ پھلی کا رواں جلد کے لیے سخت محرش ہوتا ہے ..... دوا میں اس کے تخم ہی استعمال کیے جاتے ہیں۔

مزاج ..... معتدل۔

فعال و مواقع استعمال :- تخم کونچ کو تقویت باہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ضعف باہ کے عوارض جریان، سرعت انزال اور رقت منی میں اس کی افادیت دیکھی گئی ہے۔

ترکیب استعمال :- (۱) ۶ گرام تخم کونچ کا مغز مصری کے اضافہ کے ساتھ روزانہ استعمال کیا جائے۔

مشہور مرکبات :- (۱) لبوب کبیر (۲) لبوب صغیر۔

کیوڑہ کادی (SCREW PINE)

نام نباتی / لاطینی (Pandanus tectorius).

ماہیت :- گھنے شاخوں والی ایک جھاڑی ہے جو ہندوستان میں سواحلی علاقوں اور جزائر انڈمان میں پائی جاتی ہے۔ یہ سمندری ساحلوں پر بالکل عام طور پر پائی جاتی ہیں اس کی بلندی تقریباً ۶ میٹر تک ہوتی ہے۔ پتے نکونے لیک سے ½ ۱ میٹر لمبے جن کے وسط میں باریک کانٹے ہوتے ہیں۔ پھول بڑے سفید یا زردی مائل بھورے مکئی کے بھٹوں کے مانند پرتوں میں چھپے ہوئے ۹ سے ۱۰ سنٹی میٹر لمبے اور انتہائی خوشبودار ہوتے ہیں۔

ان بیٹھی ہوئی پھولوں کو طلعہ (Spadix) کہا جاتا ہے۔ دواءً یہی پھول استعمال کئے جاتے ہیں۔

کیوڑہ کی یہ جھاڑیاں وسیع طور پر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ چنانچہ مغرب میں جزائر موریشس سے لے کر مشرق میں جزائر پولینشی تک سلسلہ سے پائے جاتے ہیں۔ شکل کے لحاظ سے اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں اور ہر ایک قسم خاص نام سے جانی جاتی ہے۔

ہندوستان میں کیوڑہ کی جھاڑیاں عموماً دریاؤں، نہروں، کھیتوں اور چشموں کے کنارے پر پائی جاتی ہیں۔ اس میں مذکر اور مونث بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ مذکر اپنی خوشبو کی وجہ سے قیمتی ہوتا ہے جو کہ نرم و نازک پرتوں کے درمیان پوشیدہ رہتے ہیں۔ اسی مذکر قسم سے عطرِ کیوڑہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اگرچہ ہندوستان کے کئی جگہوں پر کیوڑہ پایا جاتا ہے لیکن اس کے مذکر پھولوں والے کیوڑہ کی جھاڑیاں جس سے کہ تجارتی فائدہ اٹھایا جاتا ہے کولاپلی، میگھنا اور اگرارم جو کہ ضلع گنجم (اڑیسہ) میں واقع ہے اور چند مراکز مدراس اور شمالی ہند میں پائے جاتے ہیں۔

کیوڑہ کے پودوں کو پھول بارش کے موسم میں یعنی جولائی سے اکتوبر تک آتے ہیں۔ پھول کے بیجے (تخم) کو پختہ ہونے کے لیے پندرہ دن کا عرصہ لگتا ہے۔ ایک اچھے پودے کو ہر سال ۲۰ یا ۳۰ طلعات نکلتے ہیں۔ یہ اندازہ لگایا گیا ہے ضلع گنجم (اڑیسہ) میں تین سو یا چار سو ہزار کیوڑے کے درخت پائے جاتے ہیں۔ اور تقریباً ۱۰ لاکھ طلعات سال میں عطرِ کیوڑہ اور عرقِ کیوڑہ حاصل کرنے کے لیے استعمال کئے جاتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و تر۔

افعال و مواقع استعمال :۔ عرقِ کیوڑہ یا شربت کیوڑہ کو تفریح و تقویتِ قلب و دماغ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ خسرہ، چیچک میں یہ بکثرت مستعمل ہے۔ چیچک کے زمانہ میں بطورِ حفظِ ماتقدم بھی استعمال کر سکتے ہیں اور اگر چیچک نکل چکی ہے تو اس کے پلانے سے عوارض خفیف ہو جاتے ہیں۔

روغنِ کیوڑہ جو کہ ہندوستان میں اس طرح بنایا جاتا ہے کہ تلوں کو گلِ کیوڑہ میں پرورده کرتے ہیں۔ پھر ان سے روغن نکالتے ہیں۔ یہ روغن دردِ کمر، وجع المفاصل میں بطورِ مالش استعمال کرتے ہیں جس سے تسکین درد ہو جاتی ہے۔ کان میں یہ روغن قطور کرنے سے وجع الاذن میں آرام ہو جاتا ہے۔

برگِ کیوڑہ جذام، چیچک، خارش، امراضِ دماغ و قلب میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

گاجر (گذر : زردک : جزر CARROT)

نام نباتی/لاطینی (Daucus carota)

اہمیت :۔ گاجر مشہور عام جڑ ہے جو موسم سرما میں بکثرت کھائی جاتی ہے۔ یہ جس پودے کی جڑ ہے تقریباً ایک سے ۴ فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ تنہ پر بے شمار شاخیں ہوتی ہیں۔ جو جڑ کے مالائی حصہ سے نکلتی ہیں۔ پتے پردار، پھول سفید یا زردی مائل شاخوں پر گچھوں میں لگے ہوتے ہیں۔ اس کے بیج جو کہ نباتیاتی نظریہ سے پھل کہلاتے ہیں۔ بیضوی ½ انچ لمبے جن پر رواں پایا جاتا ہے۔ جڑیں تقریباً ۲ سے ۱۲ انچ تک لمبی ہوتی ہیں۔ ان جڑوں کا رنگ مختلف سفید، زردی مائل نارنجی، ہلکا ارغوانی، گہرا سُرخ یا گہرا بنفشی ہوتا ہے شکل کے لحاظ سے بھی یہ کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ گاجر کی کاشت تقریباً ہندوستان کے ہر حصہ میں کی جاتی ہے۔

گاجر اور اس کے پھل جو کہ "تخم گذر" سے مشہور ہیں۔ دواءً استعمال کئے جاتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم وتر۔

افعال ومواقع استعمال : تخم گذر (گاجر کے بیج)

مدِر بول وحیض، مسکن ہونے کی وجہ سے تخم گذر کو احتباس بول، عسر البول، سوزش بول، حصاتِ کلیہ ومثانہ احتباس حیض اور عسر حیض میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ایک گرام تخم گذر سالم یا اس کا سفوف پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔ تمام عوارض میں مفید ہے۔

گاجر :۔

مقوی ومفرح، منفث بلغم، مدِر بول ہونے کی وجہ سے گاجر کو ضعفِ قلب، خفقان، کھانسی، دمہ، سوزش بول، حصاتِ کلیہ ومثانہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) گاجر کو بھوبھل میں پکائیں اس کے بعد قاشیں کاٹ کر رات کو شبنم میں رکھ دیں صبح کو شکر یا مصری کے ساتھ کھائیں۔ اس طرح چند دن کھاتے رہنے سے خفقان اور ضعفِ قلب کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔

(۲) دیگر مقاصد کے لیے گاجر کو ویسے ہی سادہ استعمال کریں۔

مزید تحقیقات:۔ گاجر میں شکر، نشاستہ، فولاد، کیلشیم، فاسفورس کے علاوہ حیاتین الف، ب اور ج جیسے قیمتی اجزاء پائے جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے گاجر جسمانی طاقت اور تغذیہ کے لیے بے حد مفید ہے۔ چونکہ حیاتین الف بھی ہوتا ہے۔ اس لیے دماغ، اعصاب اور ہڈیوں کے علاوہ آنکھوں کو تقویت پہنچانے میں نہایت موثر ہے۔ فولاد کی موجودگی خون کی تولید میں ممد ہوتی ہے۔ اس لیے سوء الہضمیہ کے مریضوں کو استعمال فائدہ مند ہے۔

مشہور مرکبات:۔ تخم گندر

جوارش زرعونی، لبوب کبیر۔

گاؤزبان (لسان الثور۔ BORAGE)

نام نباتی/لاطینی (Borage officinalis Linn)

ماہیت:۔ گاؤزبان کے پودے کے تمام اجزاء کھردرے اور روئیں دار ہوتے ہیں۔ پتے بڑے بڑے گائے کی زبان سے مشابہہ سبز سفیدی مائل ہوتے ہیں اور ان پر سفید سفید نقطے قدرے بلند چھپنے والے ہوتے ہیں۔ ان کا مزہ پھیکا اور پانی میں ڈالنے سے لعاب پیدا کرتے ہیں۔ پھول چھوٹے چھوٹے خوبصورت لاجوردی ہوتے ہیں۔ پھول کی خوبصورتی کی بنا پر یہ پودا مغربی ممالک میں زیبائش کے لیے گملوں میں لگایا جاتا ہے۔ گاؤزباں کا استعمال یونانی طب میں نہایت کثرت سے ہوتا ہے اور قدیم زمانہ سے چلا آرہا ہے۔ لیکن اس کا نباتیاتی طور پر صحیح پتہ نہیں لگایا جا سکا ہے۔ بازار میں خشک پتے "برگ گاؤزباں" اور خشک پھول "گل گاؤزباں" کے نام سے دستیاب ہو جاتے ہیں۔ لیکن اصل جس پودے سے یہ اجزاء بازار میں آتے ہیں۔ اس کا کسی کو علم نہیں۔ چنانچہ اب تک کی چھان بین سے حسب ذیل تین نام گاؤزباں کی نباتیاتی شناخت کے طور پر بیان کیے جاتے ہیں:۔

Onosma bracteatam Wall (۱)

Caccinia glauca Savi (۲)

Macrotomia benthami DC (۳)

۲ خاندان کا پودا کشمیر میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور اسی کے پتے "گاؤزبان" کے نام سے کشمیر کے بازار میں

دستیاب ہوتے ہیں۔ ایک بات جو ان تینوں پودوں کے درمیان میں مشترک ہے۔ وہ ایک خاندان (Family) ہے جن سے ان کا تعلق ہے۔ یہ خاندان (Boraginaceae) ہے۔ اس لیے ان تینوں پودوں کی نباتیاتی خصوصیات مشابہہ ہوتی ہیں۔ لسان الثور اس کا عربی نام ہے۔ یورپ میں عربی کتابوں کے بہت سے تراجم انگریزی میں نہایت محنت سے کیے گئے ہیں اور ترجمہ میں صرف عقلی اور حوالہ جات کتب پر اکتفا نہیں کیا گیا ہے بلکہ صحیح بات تک پہنچنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ لسان الثور کے بارے میں جو نام ملتا ہے وہ ہے (Borago Officinalis Linn) یہ پودا اگرچہ یورپ اور مغربی ممالک میں دواءً استعمال نہیں ہوتا بلکہ گملوں میں لگایا جاتا ہے۔ لیکن گاؤزباں کے اصل پودے کا نام یہی ہے ـــــ بازار میں چاروں قسم کے گاؤزباں کے پتے اور پھول ملے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ ایک اور اہم بات جو اس سلسلہ میں لکھنی ہے وہ یہ ہے کہ گاؤزباں کے پودے کی شناخت کے بارے میں اشکالات شیخ الرئیس بوعلی سینا کے زمانہ ہی سے چلے آرہے ہیں چنانچہ قانون شیخ میں ادویہ مفردہ کے فن میں جہاں لسان الثور کا بیان ہے۔ شیخ الرئیس صاف طور پر یہ بات لکھتے ہیں کہ گاؤزباں کے نام سے اطباء جو دواء استعمال کرتے ہیں وہ اصلی گاؤزبان نہیں ہے۔ گاؤزبان کی وہ قسم جو خراسان سے آتی ہے وہ دراصل گاؤزبان ہے جس کے پتے دبیز ہوتے ہیں۔ پتے کی ایک سطح پر چتیاں پڑی ہوں جو کانٹوں کی طرح ابھری ہوتی ہیں یا ایسے لگے کہ روئیں اس کے اکھاڑ لیے گئے ہوں چنانچہ (Borago Officinalis Linn) کے پودے سے حاصل ہونے والے گاؤزباں میں یہ خصوصیات موجود ہیں۔ یہ بات اور بھی قابل غور ہے کہ اس وقت گاؤزباں کا نام ایسی فہرست میں شامل ہے جو کہ درآمد سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ گاؤزباں ایران سے درآمد ہوتا ہے۔ اس لیے بھی یہ بات صاف ہوگئی ہے کہ ہم نے جو نباتی نام اختیار کیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔

مزاج ـــــ معتدل۔

افعال و مواقع استعمال :۔ برگ گاؤزبان مفرح (لعابی) اور اعلیٰ درجہ کی ملطف رطوبات دوا رہے۔ اسی لیے نزلہ زکام، ذات الجنب ذات الریہ، سل جیسے جراثیمی امراض میں نہایت مفید ہے۔ یہ جراثیمی سمیت کے اثرات کو رطوبات بدن میں سے زائل کرکے اور رطوبات بدنی کی غلیظیت (لعابیت) کو بڑھا کر جراثیم کے اثرات کو دفع کرتا ہے۔ اس کے پھول مقوی دماغ اور مقوی قلب ہیں۔ اس لیے ضعف قلب خفقان اور ضعف دماغ میں کثرت سے مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) برگ گاؤزباں ۶ گرام کو قدرے جوش دیں اور اس کا لعاب استعمال کریں۔ علاوہ مذکورہ میں مفید ہے۔

(۲) قلب و دماغ کی تقویت کے لیے گل گاؤزباں (۶ گرام) شکر کے ہمراہ استعمال کریں۔
مشہور مرکبات :۔ (۱) خمیرہ گاؤزباں سادہ (۲) خمیرہ گاؤزباں عنبری (۳) خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا (۵) دواء المسک معتدل جواہر دار۔

گڑھل (جباکسم: HIBISCUS FLOWER)

نام نباتی (لاطینی) (Hibiscus rosa senensis)

ماہیت :۔ گڑھل کا پودا تقریباً ۲ میٹر تک اونچا ہوتا ہے۔ پتے بیضوی تقریباً ۳ سنٹی میٹر لمبے اور ایک سے ۲ سنٹی میٹر چوڑے ہوتے ہیں اور کنارے دندانے دار ہوتے ہیں۔ پھول گہرے سُرخ رنگ کے خوبصورت ہوتے ہیں۔ گڑھل کے پودے عموماً باغوں اور گھروں میں خوبصورتی کے لیے لگائے جاتے ہیں۔ اس کے پھول، پتے، جڑ اور بیج تمام اجزاء دواءً استعمال کئے جاتے ہیں۔

مزاج ـــــ معتدل۔

گُل گڑھل (گڑھل کے پھول)

افعال و مواقع استعمال :۔ گل گڑھل کی لزوجت و مسہّل شعر ہونے کی وجہ سے بالوں کو لمبا کرنے اور سیاہ کرنے کے لیے بیرونی طور پر کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ بازار میں فروخت ہونے والے اکثر بالوں کے تیل میں بطور جزو گڑھل کے پھول کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ عورتوں کے لیے اپنی خوبصورتی قائم رکھنے کے لیے یہ پھول خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ تازہ پنکھڑیوں کے رس کو روغن کنجد میں مناسب طور پر ملا لیں اس کے بعد آگ پر رکھیں۔ یہاں تک کہ پانی (رس) اُڑ جائے اور صرف تیل باقی رہ جائے۔ تیل تیار ہے۔ سر میں روزانہ لگائیں۔

گل گڑھل مفرح و مقوی قلب، ملطف، مسکّن، منوّم و مقوی باہ ہونے کی وجہ سے خفقان، ضعف قلب، اتساع قلب، جریان، کثرت احتلام، سرعت انزال، کھانسی، خراش حلق و سینہ، ورم حجری بول، عسر البول، ورم مثانہ، سوزاک اور دیگر عوارضات بول و تناسلی میں خاص طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) تازہ پھولوں کا رس شکر کے اضافہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

(۲) شربت گڑھل تیار کر کے استعمال کرائیں۔ یہ دونوں ترکیب ضعف قلب وغیرہ میں مفید ہے

(۳) خشک پھلیوں کا سفوف ۵ گرام مقدار میں روزانہ صبح نہار استعمال کریں۔ جریان، کثرتِ احتلام وغیرہ کے لیے مفید ہے۔

(۴) تازہ پنکھڑیوں کو پانی میں جوش دینے سے ایک لعابی سیّال تیار ہو جاتا ہے۔ اس سیال میں مصری اضافہ کر کے کھانسی، خراش حلق اور جریٰ بول وغیرہ کے عوارضات میں استعمال کریں۔

بیج اور پتّے:۔

افعال و مواقع استعمال:۔ مُلیّن و مسکّن اثرات کی وجہ سے سوزاک میں زیادہ مستعمل ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) بیج کا سفوف ۵ گرام کی مقدار میں استعمال کریں۔

(۲) پتّوں کا رس نچوڑ کر استعمال کریں۔

جڑ:۔

افعال و مواقع استعمال:۔ ملطف و منفث بلغم ہونے کی وجہ سے کھانسی، ضیق النفس اور خراش حلق میں مفید ہے۔

ترکیب استعمال:۔ جڑ کو نیم کوب کر کے اس کا جوشاندہ تیار کر کے استعمال کریں۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیاوی تجزیہ کرنے سے معلوم ہوا کہ برگ گڑھل میں بعض جواہرِ موثر، گلوکوسائڈ، شکر، شحمی مواد اور رال جیسے اجزاء پائے جاتے ہیں۔

مشہور مرکبات:۔ عرق خفقان، شربت گڑھل۔

گل سُرخ (گلاب: وَرد: ROSE)

نام نباتی / لاطینی (Rosa damascus mill)

ماہیت:۔ مشہور عام پودا ہے۔ خوبصورتی کی وجہ سے گھروں میں لگاتے ہیں۔ اس کے پھول کی پنکھڑیاں اور پھول کا زیرہ (زردہ) دواؤں میں استعمال کرتے ہیں۔ گل سُرخ سے عرق کشید کیا جاتا ہے جو عرقِ گلاب کے نام سے دستیاب ہوتا ہے۔

مزاج ـــــ مرکب القویٰ

افعال و مواقع استعمال:۔ گل سُرخ محلل اورام اور قابض الیاف عضلیہ اور ملیّن طبع ہیں۔ اسی لیے ورم جگر، ورم رحم، ورم بطانہ قلب اور قبض میں اس کو استعمال کرتے ہیں۔ زیرہ گلاب (زردہ) قابض و حابس

ہونے کی وجہ سے اسہال معوی ومعدی، نفث الدم اور ہر قسم کے نزف الدم کے لیے نیز قلاع میں استعمال کرتے ہیں۔ عرقِ گلاب مسکن ومفرح ہوتا ہے: اس لیے خفقان اور رمد میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) گلقند جو کہ گُل سُرخ کا مشہور مرکب ہے قبض میں بکثرت مستعمل ہے۔

(۲) اورام احشاء میں شربت گل سُرخ کا استعمال کیا جائے۔

(۳) زدورد کو پیس کر اس کا سفوف ۵ گرام کی مقدار میں کھلانے سے اسہال کو فائدہ ہو جاتا ہے۔

(۴) قلاع میں زدورد کو پیس کر ذرور اً استعمال کریں۔

(۵) روغن گل ۔ ۱ گرام کی مقدار میں دینے سے قبض دُور ہو جاتا ہے۔

(۶) بیرونی طور پر روغنِ گل کی مالش کرنے سے اورام تحلیل ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً ورم رحم میں خاص طور پر اس کو عموماً استعمال کیا جاتا ہے۔

(۷) خفقان میں عرق گلاب ۲۵ ملی لیٹر آبِ سادہ میں ملا کر پلائیں۔

(۸) عرق گلاب کا قطور کرنا رمد کے لیے نہایت مفید اور آسان علاج ہے۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ گُل سُرخ میں سے ایک روغن علیحدہ کیا گیا ہے۔

مشہور مرکبات: (۱) معجون دیبا لورد (۲) سفوف قلاع (۳) عرقِ رمد۔

گل دھاوا (DHAWA FLOWER)

نام نباتی / لاطینی (Wood fordia flori bunda salisb)

ماہیت:۔ دھاوا کے درخت تقریباً ہر جگہ کہیں نہ کہیں دکھائی دیتے ہیں۔ دہرہ دون کے جنگلات میں یہ بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اس کے پھول نہایت سُرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ یہی پھول دواءً استعمال کیے جاتے ہیں۔

مزاج ــــ سرد خشک۔

افعال ومواقع استعمال:۔ گُل دھاوا قابض، حابس، مجفف ہوتے ہیں۔ اسلیے انکو زحیر، اسہال، اندفاق نزف الدم، سیلان الرحم اور کثرت الطمث میں استعمال کرتے ہیں۔ بیرونی طور پر زخموں کو خشک کرنے کے ان کو جلد مندمل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ (۱) گل دھاوا کے خشک پھولوں کو پیس کر اس کا سفوف ۵ گرام کی مقدار میں دہی یا پانی

کے ہمراہ استعمال کریں۔ تمام عوارض میں مفید ہے۔

(۲) گل دھاوا کو پیس کر شہد میں ملا کر معجون بنالیں، یہ معجون بھی مذکورہ عوارض میں مفید ہے۔

(۳) زخموں کو خشک کرنے اور مندمل کرنے کے لیے پھولوں کا سفوف چھڑکیں۔

مزید تحقیقات :۔ گل دھاوا میں ۲۰ فیصد ٹینین کی مقدار پائی جاتی ہے۔

گلو (گل بیل : TINO SPORA)

نام نباتی / لاطینی (Tinospora cardifolia)

ماہیت :۔ ایک دبیز تنے والی بیل ہے۔ جو اکثر بڑے بڑے درختوں پر چڑھتی ہے۔ اکثر یہ بہت اونچائی تک پہنچ جاتی ہے اور اس سے دھاگے کے مانند ہوائی جڑیں نکل کر نیچے لٹکتی رہتی ہیں۔ شمالی ہند میں اکثر نیم کے درختوں پر یہ بیل دیکھنے میں آتی ہے۔ تنے کی چھال، بھورے رنگ کی یا سفیدی مائل ہوتی ہے۔ شاخوں پر چکنے دل کی شکل کے بڑے بڑے پتے اور سُرخ رنگ کے پھل گچھوں کی شکل میں پائے جاتے ہیں۔ بازار میں اس بیل کے خشک تنہ کے ٹکڑے گلو کے نام سے دستیاب ہوتے ہیں۔ گلو کے تمام اجزاء تلخ ہوتے ہیں۔ خشک تنے کے ٹکڑوں سے ایک قسم کا نشاستہ تیار کیا جاتا ہے۔ اس کو "ست گلو" سے موسوم کرتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ دافع بخار، مصفی خون، محلل ورم اور مدر بول ہونے کی وجہ سے گلو کو ہر قسم کے بخاروں میں نیز تپ محرقہ و تپ دق میں خارش، پھوڑے پھنسیوں، آتشک سوزاک و جع المفاصل میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) گلو خشک کو نیم کوب کرکے اس کا جوشاندہ بنا کر استعمال کریں۔

(۲) ست گلو ایک گرام کی مقدار میں دینے سے بخار اُتر جاتا ہے۔ اس کو بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ گلو کو نیم کوب کرکے ایک شبانہ روز بھگو نے رکھیں۔ اس کے بعد خوب مل چھان کر اس پانی کو برتن میں ڈال کر آگ پر پکائیں۔ یہاں تک کہ پانی اُڑ جائے۔ ایک شئے مثل رُب کے حاصل ہوگی۔ پھر اس کو خشک کرلیں۔ خشک ہونے پر یہ سفوف ہوجائے گی۔ اسی کو "ستِ گلو" کہا جاتا ہے۔ وقت ضرورت کام میں لائیں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے صرف یہ پتہ چلا ہے کہ گلو میں ایک تلخ جوہر موٹر پایا جاتا ہے۔ اسی پر گلو کے افعال و خواص کا انحصار ہے۔

گندنا (گرّاث : SHALLOT)

نام نباتی/لاطینی ('Allum ampeloprasum Linn)

ماہیت :۔ گندنا کا پودا کئی مقامات پر پایا جاتا ہے۔ اس کی جڑ پیاز کے مانند ہوتی ہے لیکن اس میں پرت نہیں پائے جاتے۔ مزہ اور بو لہسن جیسے ہوتے ہیں۔ پتے لمبے لمبے جڑ سے ہی نکلے ہوئے ہوتے ہیں اور پتوں کے درمیان ایک ڈنٹھل نکلتا ہے۔ جو تقریباً ۳۰ سینٹی میٹر لمبا ہوتا ہے جو نیچے کی طرف پھولا ہوا ہوتا ہے۔ اور اوپر آخری سرے پر لٹو کے مانند پھولوں کا گچھا لگتا ہے۔ ہر گچھے میں تقریباً ۳۰۰ پھول سفید رنگ کے ننھے ننھے لگے رہتے ہیں جو پیاز کے پھول جیسے ہی دکھائی دیتے ہیں۔ ان میں سے باریک باریک سیاہ بیج نکلتے ہیں۔ تازے پتوں کا رس اور تخم گندنا دواً استعمال کیے جاتے ہیں۔

مزاج :۔ گرم وخشک

افعال ومواقع استعمال :۔ تخم گندنا کو خصوصیت سے خونی وبادی بواسیر کو دور کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس کے پتوں کے رس میں دیگر ادویہ کے ہمراہ بواسیر کو دور کرنے والی گولیاں اور سفوف تیار کیے جاتے ہیں۔ نیز اس کو بریاں کر کے زحیر، اسہال میں استعمال کرتے ہیں۔ تخم گندنا محرک اثر بھی رکھتے ہیں۔ اس لیے ان کو تحریک باہ کی غرض سے اسی قسم کی دیگر ادویہ کے ہمراہ شامل کیا جاتا ہے۔ اور ضعف اشتہا میں بھی اسی غرض سے مستعمل ہیں۔

مرکبات :۔ ۱۔ جوارش فغفوش ۔ ۲۔ حب جالینوس ۔ ۳۔ سفوف تقلیاثا ۔ ۴۔ حب مقل ۔

گھونگچی (رتی ؛ چشم خروس : JEQUIRITY)

نام نباتی/لاطینی (Abrus practorius Linn)

ماہیت :۔ دانۂ مونگ سے بڑے بیضوی چمکدار تخم ہیں۔ ہر ایک بیج کے ایک طرف ذرا سا اتصالی نشان ہوتا ہے جس کے قریب کی رنگت سیاہ ہوتی ہے۔ عام طور پر رتی کے وزن کے لیے یہی تخم استعمال ہوتے ہیں۔ اسی لیے اس کا نام ہی رتی ہو گیا۔ گھونگچی بلحاظ رنگت تین قسم کی ہوتی ہے۔ سرخ، سفید اور سیاہ۔

سرخ گھونگچی کی شکل جو کہ عام طور پر دکان میں مستعمل ہے۔ سیاہ اتصالی نشان کی وجہ سے مرغ کی آنکھ کے مانند دکھائی دیتی ہے۔ دوسری دو قسمیں بہت کم دکھائی دیتی ہیں۔

بعض لوگ گھونگچی کا عربی مترادف نام "عین الدیک" بتاتے ہیں لیکن قدیم عربی کتابوں میں عین الدیک کے نام سے جو ماہیت بیان کی گئی ہے۔ وہ بالکل علیحدہ چیز ہے۔ اس کا فارسی نام چشم خروس گھونگچی کی مشابہت کی بنا پر رکھا گیا ہے۔ جس کے معنی مرغ کی آنکھ کے ہیں۔ گھونگچی کی دراصل بیل ہوتی ہے جو بہت خوبصورت ہوتی ہے۔ اس بیل کی جڑ کا کیمیاوی تجزیہ کیا گیا ہے تو اس میں وہی جوہر موثر پایا گیا جو کہ اصل السوس میں پایا جاتا ہے۔ اس لیے گھونگچی کی جڑ کو اصل السوس ہندی یا Indian Liquoriceبھی کہا جاتا ہے۔ لیکن اس کے افعال و خواص اتنے بہتر نہیں جتنے کہ حقیقی اصل السوس کے ہیں۔ معلومات کی غرض سے ہم نے یہاں یہ بحث درج کر دی ہے۔

مزاج :۔ گرم و خشک تیسرے درجہ میں۔

افعال و مواقع استعمال :۔ گھونگچی کو زیادہ تر بیرونی طور پر استعمال کرتے ہیں محلل اور جالی ہونے کی وجہ سے بہق، برص، داد، کلف، آنکھ کے جالا (سبل)، بیاض کو زائل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ جلدی امراض میں اس کو طلاً استعمال کریں۔

۲۔ امراض چشم میں اکتحالاً استعمال کریں۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ گھونگچی میں ایک زہریلا جوہر ہوتا ہے اس کا نام "ابرین" دیا گیا ہے۔ اور گھونگچی کی جڑ سے ایک جوہر علیحدہ کیا گیا جس کی خصوصیات جوہر اصل السوس (گلائسیرائزن) کے مانند ہوتے ہیں۔

لوبان (BENZOIN)

نام نباتی / لاطینی (Styrax benzoin Dryand)

ماہیت :۔ لوبان ایک قسم کی خوشبودار رال ہے۔ جو درخت صنوبر جسے فارسی میں کمکام کہتے ہیں (Styrax benzoin) اور اسی قسم کے درختوں کی چھال میں شگاف دینے سے حاصل ہوتی ہے۔ اور ہوا لگنے سے منجمد ہو جاتی ہے۔ یہ درخت ہندوستان میں نہیں پائے جاتے بلکہ جاوا، سماٹرا اور سیام میں

ہوتے ہیں۔ یہیں سے لوبان ہندوستان میں درآمد ہوتا ہے۔ آنسو کی شکل کے دانے یا ڈلیاں جو ایک دوسرے سے بذریعہ ایک مائل دار مادہ چسپاں رہتے ہیں۔ جن کا رنگ باہر سے بھورا سرخی مائل یا اندر اندر سے شفاف کے سفید ہوتا ہے۔ بآسانی ٹوٹ جاتا ہے یا سفوف ہو جاتا ہے۔ حرارت سے پہلے نرم ہو جاتا ہے۔ پھر جلنے لگتا ہے جس سے خوشبودار دھواں نکلتا ہے۔ سماٹرا سے جو لوبان آتا ہے اس کو ہندوستان میں کوڑیا لوبان کہتے ہیں

مزاج ۔ گرم و خشک

افعال و مواقع استعمال ۔ دافع تعفن اور حابس خون ہونے کی وجہ سے لوبان کو بیرونی طور پر جریان خون بند کرنے، اخراب زخموں کو صاف کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ منفث بلغم اور مدر بول ہونے کی وجہ سے اندرونی طور پر سعال شعبی، اتساع شعبی، اور حصاہ کلیہ، ورم حوض الکلیہ اور بول الدم میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ۔ ۱۔ بیرونی طور پر اس کا سفوف جریان خون کو بند کرنے کے لیے مقام ماؤف پر چھڑکیں۔

۲۔ لوبان کا ایک کمپاؤنڈ ٹنکچر انگریزی دواسازوں کے ہاں ملتا ہے۔ اس کو جریان خون اور زخموں کے اندمال کے لیے استعمال کریں۔

۳۔ سعال شعبی، اتساع شعبی اور عوارض بول میں ایک گرام لوبان کا سفوف استعمال کریں۔

۴۔ جوہر لوبان (بنزوئیک ایسڈ) یہ انگریزی دواسازوں کے ہاں ملتا ہے ۔ یہ ۱۲۵ ملی گرام کی مقدار میں کسی لعاب کے ہمراہ مذکورہ عوارضات میں سریع الاثر ہوتا ہے۔

مزید تحقیقات ۔ لوبان میں بنزوئیک ایسڈ، سنامک ایسڈ، وانلین اور روغن فراری پائے جاتے ہیں۔

لودھ پٹھانی

(LODH TREE)

نام نباتی/لاطینی (Symplocos racemosa Roxb)

راہیت ۔ یہ ایک چھوٹا سا درخت ہے جو بنگال، آسام، برما کے میدانوں میں اور چھوٹا ناگپور کے جنگلات میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اس درخت کے تنے کی چھال (پوست) دواءً استعمال کی جاتی ہے۔ اور یہی چھال "لودھ پٹھانی" کے نام سے دواسازوں کے ہاں دستیاب ہوتی ہے۔ جو کہ اندر اور باہر سے سرخ مائل بہ سفید صاف ہوتی ہے۔

مزاج :- سرد و خشک ۔

افعال و مواقع استعمال :- لودھ پٹھانی قابض الیاف و مسکن مقامی ہونے کی وجہ سے آشوب چشم، کثرت طمث، اسہال خونی، زحیر، اسہال بواسیری، سوزاک، سیلان الرحم اور ضعف رحم میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :- ۱۔ آشوب چشم میں لودھ پٹھانی کا ضماد آنکھ کے ارد گرد کیا جائے۔

۲۔ دیگر عوارض میں اس کا جوشاندہ یا خیساندہ یا سفوف (۲ گرام کی مقدار) میں استعمال کرایا جائے۔

مزید تحقیقات :- کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ لودھ پٹھانی میں حسب ذیل اجزاء پائے جاتے ہیں۔

لوٹورین، کوٹوٹورین، لوٹوریڈین، کندورین، کاربونیٹ آف سوڈا، اور رنگین مواد اس میں ٹے ٹین کی موجودگی مشاہدہ میں نہیں آئی۔

مرکبات :- سفوف سیلان الرحم

لونگ (قرنفل) ؛ (CLOVE)

نام نباتی/لاطینی (Eugenia coryophyllata)

ماہیت :- لونگ جو بازار میں دستیاب ہوتے ہیں دراصل خشک شدہ کلیاں ہیں۔ لونگ کا چھوٹا سا سدا بہار درخت ہوتا ہے۔ پھول خوبصورت لگتے ہیں۔ تنا سخت ہوتا ہے جس پر خاکی رنگ کی چھال کا استر ہوتا ہے۔ دواء لونگ اور اس سے حاصل شدہ روغن مستعمل ہے۔

لونگ کے درخت پنانگ مڈغاسکر اور سیلون وغیرہ میں کاشت کیے جاتے ہیں۔ اس کی اصل جائے پیدائش تو جزائر ملاکا ہے۔ اس کے علاوہ دنیا بھر میں سب سے زیادہ کاشت زنجبار میں ہوتی ہے۔ اس کے بعد جزیرہ پیمبا کا نمبر ہے۔ دنیا بھر کی تجارت گاہوں میں ۹۰ فی صد لونگ ان ہی دو جزائر سے ارسال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ان جزائر میں تقریباً ۵۵ ہزار ایکڑ زمین میں اس کی کاشت ہوتی ہے جن میں تقریباً ۵۰ لاکھ سے زیادہ درخت ہوتے ہیں۔ پیمبا سے ہر سال تقریباً سات سے ۸ ہزار ٹن لونگ حاصل ہوتے ہیں۔ جبکہ زنجبار سے تقریباً ۵ ہزار سے سات ہزار ٹن لونگ حاصل کیے جاتے ہیں۔

آج کل جنوبی ہند میں ترپناوری نیلگری۔ ملابار، کوئمبٹور کے اضلاع میں لونگ کے درختوں کی کاشت کی جانے لگی ہے۔ لیکن ان درختوں سے اتنی مقدار میں ابھی تک اتنا لونگ حاصل نہیں ہوتا جس سے کہ ہندوستان خود مکتفی کہلایا جاسکے۔ اس لیے لونگ کی درآمد کرنی پڑتی ہے۔ [illegible] سے لونگ [illegible] جاتا ہے مختلف

دواساز اطبے بھی اپنے طور پر درآمد کا لائسنس حاصل کر کے زنجبار ہی سے لونگ خریدتے ہیں۔

تاریخ ادویہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس دوا کا علم اگرچہ قدیم مصری اور عرب اطبار کو بخوبی تھا لیکن اس سے قبل چینیوں کو ۲۶۶ سال ق م میں بھی اس کا علم تھا۔

مزاج :۔ گرم وخشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مخدر، مسکن، محرر، دافع تعفن، مطیب، کاسر ریاح، محرک اشتہا ہونے کی وجہ سے لونگ کو وجع الاسنان، نقائص حلق میں بیرونی طور پر اور سوء ہضم، نفخ شکم، ضعف اشتہا، قے، متلی وغیرہ میں اندرونی طور پر استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ وجع الاسنان میں روغن قرنفل کے ایک دو قطرے ماؤف دانت پر ٹپکانے سے آرام ہو جاتا ہے۔

۲۔ روغن قرنفل کو بطور طلاء استعمال کرنے سے نقائص حلق دور ہو جاتے ہیں۔

۲۔۵ ملی گرام سفوف یا اس کا جوشاندہ اندرونی طور پر تمام عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ لونگ میں ۱۵ سے ۲۰ فیصد روغن فراری ہوتا ہے جس میں یوجونول نام کا ایک جوہر پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹے نین، ٹے نک ایسڈ اور کیروفلین کے علاوہ روغن کشید پائے جاتے ہیں۔

مشہور مرکبات :۔ ۱۔ جوارش شہریاراں ۔ ۲۔ جوارش جالینوس۔

لیموں (LIMON)

نام نباتی/لاطینی (Citrus lemon (Linn) Buron f)

ماہیت :۔ مشہور پھل ہے۔ روزمرہ عام مستعمل ہے۔

مزاج :۔ سرد تر

افعال و مواقع استعمال :۔ لیموں ایک بہترین جراثیم کش اور دافع تعفن پھل ہے۔ لیموں کو ہیضہ اور طاعون کے وبائی دور میں حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ لیموں کا رس عام طور پر دال اور سبزیوں میں نچوڑ کر کھایا جاتا ہے تو کھانا رغبت سے کھایا جاتا ہے۔ اور کھانا ہضم ہوتا ہے اور بھوک اچھی لگتی ہے۔ لیموں معتدل صفراوی ہے۔ اس لیے جلن، پیاس، متلی، اور قے (صفراوی اور سوء ہضمی خواہ کسی قسم کی ہو)

کو روکتا ہے۔ موسمی بخاروں میں بے حد مفید ہے۔ بیرونی طور پر جالی ہونے کی وجہ سے چہرے کے داغ، دھبے، جھائیں اور مہاسے دور کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ بالوں کو گرنے سے محفوظ رکھنے اور انہیں لمبا کرنے کے لیے لیموں ایک بہتر دوا ہے۔ سر کی بھوسی (بنا) بھی اسی سے دور ہو جاتی ہے۔ نزلہ زکام کو دور کرنے کے لیے بھی لیموں کو استعمال کیا جاتا ہے۔

چند ترکیب استعمال: ۱۔ صفراوی عوارضات میں لیموں کو کاٹ کر اس کو آگ پر رکھیں اور گرم ہونے پر قدرے ڈیکا مالی یا کالی مرچ چھڑک کر ویسے ہی چوس لیں۔

۲۔ بخار اور نزلہ وزکام میں لیموں کے رس کو جوش دے لیا جائے اور اس میں شہد کا اضافہ کر کے استعمال کروایا جائے۔ بہت جلد آرام اور سکون ہو جاتا ہے۔

۳۔ چہرے کے داغ، دھبے وغیرہ کو دور کرنے کے لیے لیموں کا رس چہرے پر مل لیا جائے۔ یا روغن لیموں (لیمن آئل) جو کہ تیار مل جاتا ہے۔ اس کو لگایا جائے۔

۴۔ بالوں کے گرنے کی حالت میں لیموں کے رس کو روغن سرسوں یا روغن بید انجیر یا روغن کنجد میں اچھی طرح آمیز کر کے بالوں کی جڑوں میں لگائیں۔ روزانہ یا ہفتہ میں دو تین بار رات کو یہ عمل کریں اور صبح نیم گرم پانی سے سر کو دھو لیں۔

مزید تحقیقات: لیموں کو وٹامن سی کا بہترین ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اسی لیے اس کو دار الصفرا (اسکوری) یعنی مسوڑھوں کے پلپلا ہو جانے اور اُن سے خون کو بہنے سے روکنے کے لیے لیموں کو اس وقت کی بہترین دوا مانا گیا ہے۔ چنانچہ مختلف طریقوں سے اس کے اجزا علیحدہ کر کے دوا کی شکل میں فروخت کرتے ہیں۔ اور ان امراض میں تجویز کرتے ہیں۔ چنانچہ سے لین (celin) ٹابلٹ ایک مشہور اور عام دوا ہے جو لیموں ہی سے بنائی جاتی ہے۔ دار الصفر کی حالت میں سب سے بہتر طریقہ لیموں کے استعمال کا یہ ہے کہ لیموں کے رس کو پانی میں ملا کر اُس سے اچھی طرح مضمضہ (کلّے) کریں۔ روزانہ اس کی پابندی کرنے سے چند ہی دن میں فائدہ ہو جاتا ہے۔

لیموں میں سیٹرک ایسڈ پایا جاتا ہے۔ اور اس کے پوست سے روغن حاصل کیا جاتا ہے جو کہ دوائی مقاصد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ مرکب ادویہ میں مخوشنو کے لیے اور نیز کاسر ریاح اور ہاضم افعال کی بنا پر اس کو استعمال کیا جاتا ہے۔

لہسن (ثوم۔ سیر GARLIC)

نام نباتی (Allium satirum Linn)

ماہیت۔ لہسن مشہور جڑ ہے پکوان میں بطور مصالحہ بکثرت مستعمل ہے۔ یہ جڑ متعدد دانوں کا مجموعہ ہوتی ہے۔ ان دانوں کو "پوتھی" کہا جاتا ہے۔ لہسن کی ایک قسم ہے جس کی جڑ چھوٹی پیاز کے مانند صرف ایک دانہ ہوتی ہے اس کو "ایک پوتیہ لہسن" کہتے ہیں۔ لہسن کی ایک خاص بُو اور مزہ ہوتا ہے۔

مزاج۔ گرم وخشک

افعال ومواقع استعمال۔ دافع تعفن ماحل۔ لہسن کو بیرونی طور پر جسم کے متقرح سطوح اور زخموں کو صاف کرنے اور ان کے اندمال کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ایسے زخم جن سے رطوبات کا افراز ہوتا رہتا ہے (جیسے ایگزیما) یا جن میں پیپ پڑ گئی ہو (پھوڑے پھنسی)۔ اس کے استعمال سے ان کا رسنا بند ہو جاتا ہے اور پیپ سے زخم صاف ہو جاتا ہے اسی کے ساتھ ساتھ درد کو بھی تسکین ہو جاتی ہے اور خاص بات یہ ہے کہ دیگر دافع تعفن ادویہ (جیسے کاربالک ایسڈ) کی طرح مخرش بھی نہیں کہ جس سے انسجہ پر کوئی مضر اثر ہو۔ اس کے استعمال سے ۲۴ سے ۴۸ گھنٹوں میں افاقہ ہو جاتا ہے۔

ترکیب استعمال۔ ۱۔ ایک حصہ لہسن کا رس اور ۳ یا ۴ حصہ پانی۔ دونوں کو اچھی طرح آمیز کر لیں۔ اسی محلول کو کام میں لائیں۔ زخموں کے دھونے کے لیے یہ محلول نہایت بہتر ہے۔ اور اسی محلول کو ماؤف حصوں پر لگائیں۔

۲۔ لہسن کو باریک پیس کر پھوڑے پھنسیوں پر ضماد کریں۔ اگر ہنوز پیپ نہ پیدا ہوئی ہو تو یہ تحلیل ہو جاتے ہیں۔ اور پیپ پڑ چکی ہے تو وہ پھوٹ کر صاف ہو جاتے ہیں۔

دافع تعفن ہونے کی وجہ سے لہسن کو اندرونی طور پر متعفن امراض (حمی معویہ و خناق) میں استعمال کیا جاتا ہے۔ حمی معویہ میں ابتداء ہی اس کا استعمال مرض کو روک دیتا ہے۔ اور چونکہ امعاء پر اس کا دافع تعفن اثر ہوتا ہے اس لیے مرض کے ہر درجہ میں اس کا استعمال موثر ہوتا ہے۔ خناق میں اس کے استعمال سے غشائے کاذب تحلیل ہو جاتی ہے۔ بخار کم ہو جاتا ہے اور مریض کو ایک ہفتہ میں مکمل صحت ہو جاتی ہے۔ اس کا اثر تو چند ہی گھنٹوں میں محسوس کیا جاتا ہے۔ غشاء کاذب کی تحلیل تو پہلے ہی ہو جاتی ہے لیکن خون میں جو عفونت سرایت کر جاتی ہے جس کا اظہار "بخار" کی شکل میں رہتا ہے۔ اس کے لیے ایک ہفتہ کی مدت درکار ہوتی ہے۔ خناق کے مریض کی بُو اور اس کے [illegible] اس لیے نہیں ہوتا صرف لہسن کی گرمی محسوس ہوتی ہے۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ حمی معویہ میں لہسن کا رس۔ پانی میں ملا کر یا مناسب شربت کے ساتھ استعمال کرائیں۔ بڑوں کے لیے ۲ سے ۴ گرام تک اور بچوں کے لیے (۱۲ سال سے کم عمر) اس کی نصف مقدار ہر ۴ سے ۶ گھنٹے کے وقفہ سے استعمال کرائیں۔

۲۔ خناق میں لہسن کے دانہ (پوتھی) کو چھلکے سے صاف کر کے مریض کو چوسنے کی ہدایت کریں۔ ۳ یا ۴ گھنٹہ میں اس طرح لہسن کے رس کی کل ۱۲ سے ۲۴ گرام کی مقدار مریض کو حاصل ہو جاتی ہے۔ غشائے کلب کے صاف ہو جانے کے بعد ایک ہفتہ تک روزانہ لہسن کا رس دیتے رہنا چاہیے۔ اس کے لیے بہترین بدقہ شربت شہتوت ہے۔ چنانچہ دن میں تین مرتبہ یہ شربت لہسن کا رس آمیز کر کے دینا بہتر ہے۔

دافع تشنج ہونے کی وجہ سے شہیقہ، ربو، ذات الریہ۔ سعال شبحی۔ اتساع شبحی میں مفید ہے نیز سل میں بھی اس کا موثر ہونا دیکھا گیا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ کالی کھانسی میں لہسن کو سنگھانا ہی ابتدائی درجات میں کافی ہو جاتا ہے

۲۔ کالی کھانسی پرانی ہو گئی ہو تو لہسن کو شہد میں پیس لیں اور چٹائیں۔ یہ طریقہ دیگر مذکورہ امراض میں بھی استعمال کرائیں۔

۳۔ سل میں لہسن کا رس شہد کے ہمراہ دن میں ۴ مرتبہ چٹاتے رہیں۔ کھانسی اور بلغم کے اخراج میں کمی ہو جائے گی۔ بھوک بھی بڑھ جائے گی اور راتوں میں پسینہ کا افراز بھی مکمل طور پر رک جائے گا۔ وزن میں اضافہ ہوگا اور نیند بھی اچھی آنے لگے گی۔

مقوی معدہ و کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے لہسن کو نفخ شکم، کثرت ریاح، ضعف اشتہا، سوء ہضم، قولنج میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ترکیب نمبر ۱ کے مطابق اس کا محلول استعمال کریں۔

مقوی اعصاب ہونے کی وجہ سے یہ فالج، لقوہ، رعشہ، خدر، صرع، وجع المفاصل، وجع عرق النسا درد کمر میں بکثرت مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال :۔ ان عوارضات میں بیرونی و اندرونی ہر دو طرح سے لہسن کو استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۔ تنہا لہسن کو روغن کنجد میں پکائیں، چھان کر نیم گرم مالش کریں۔

۲۔ اندرونی طور پر۔ کھلانے کے لیے شہد کے ہمراہ استعمال کریں۔ فالج و لقوہ میں ماءالاصل کے ہمراہ اس کا استعمال نہایت مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ لہسن پر مزید تحقیقات سے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ اس میں ایک روغن فراری ہوتا ہے۔

لبسن کی بُو اور ذائقہ اسی پر منحصر ہے۔ یہ دوران خون میں پہنچتا ہے تو پھیپھڑوں اور جلد کے ذریعہ اس کا اخراج ہوتا ہے۔ اسی روغن میں دافع تعفن و دافع تشنج تاثیرات ہوتے ہیں۔ اس لیے امراض ریہ میں اس کو استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ گندھک کے بعض مرکبات بھی اس میں پائے گئے ہیں اور اس بات کا بھی پتہ چلا ہے کہ لہسن میں نفس تعمد (ہائپوٹینسیو) عوامل بھی ہوتے ہیں۔ اس لیے از دیاد تعمد (ہائپرٹنشن) میں اس کا استعمال نہایت مفید مانا گیا ہے۔ اور اسی وجہ سے فالج و لقوہ کے مریضوں میں اس کا استعمال خصوصاً ماءالعسل کے ساتھ نہایت بہتر نتائج کا حامل ہو۔

مرکبات :۔ ۱۔ روغن سیر ۲ معجون سیر۔

مازریوں (اپراجیت۔ بیخ حیات (BVTTER FLYPEA

نام نباتی/لاطینی (Clitoria ternatea)

ماہیت :۔ یہ ایک خوبصورت نازک پودا ہے۔ پتے ۴ سنٹی میٹر لمبے اور بیضوی، پھول گہرے آسمانی رنگ کے جن کے درمیانی حصہ میں نارنجی رنگ کا نقطہ ہوتا ہے۔ دور سے تتلی جیسا دکھائی دیتا ہے اس کو پھلیاں بھی لگتی ہیں جو ۲ سے ۴ سنٹی میٹر لمبی ہوتی ہیں جن کی روئیں دار ہوتی ہے اور ان کے اندر ۶ سے ۱۰ عدد تک چھوٹے بیج ہوتے ہیں۔ ان بیجوں سے بھی آسمانی رنگ حاصل ہوتا ہے۔ اس پودے کی جڑ دواً استعمال کی جاتی ہے۔

مازریوں کے پودے عموماً سارے ہندوستان میں پائے جاتے ہیں۔ مازریوں کے نام سے قدیم عربی کتابوں میں ذکر ملتا ہے۔ اور وہ بھی اس مقصد سے استعمال کرتے تھے جس کی تصدیق آج تجربت کے بعد ہوئی ہے۔

مزاج :۔ گرم و خشک

افعال و مواقع استعمال :۔ مازریوں کی جڑ قوی مسہل ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کے مانند رقیق

دست آتے ہیں۔ اس لیے استسقاء، یرقان اور کرم شکم میں اس کو استعمال کرتے ہیں۔
ترکیب استعمال:۔ ۵۰ ملی گرام جڑ کا سفوف رات میں سوتے وقت استعمال کریں۔

مازو (عفص GALLS)

نام نباتی/لاطینی (Quercus infectoria oliv)

ماہیت:۔ بلوط کے قسم کا ایک درخت ایشیائے کوچک، شام، ترکی وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ اس درخت کی شاخوں میں ایک کیڑے (Cynips Gallae Tinctoria) کے سوراخ کرنے اور ان سوراخوں میں اپنے انڈے رکھنے سے ان مقامات پر ایک قسم کی گانٹھیں پیدا ہو جاتی ہیں، ان ہی کو مازو کہتے ہیں۔ چونکہ اس کی شکل گول سی، کسی پھل کے مانند ہوتی ہے۔ اس لیے عوام مازو پھل یا ماجو پھل کہتے ہیں۔ یہ سخت، وزنی، تقریباً ڈیڑھ سے پونے دو انچ کے قطر میں ہوتے ہیں۔ ان کی سطح پر چھوٹے چھوٹے ابھار ہوتے ہیں جن کے درمیان کی سطح صاف ہوتی ہے۔ رنگ باہر سے گہرا سبز نیلگوں یا گہرا زیتونی سبز۔ اندر سے زرد یا بھورا سفیدی مائل درمیان سے کسی قدر کھوکھلا ہوتا ہے۔ بو کچھ نہیں ہوتی اور ذائقہ نہایت کسیلا ہوتا ہے۔

نیلگوں گہرے سبز یا سیاہ رنگ کے بے سوراخ مازو جن سے قبل ازاں کہ کیڑا سوراخ کر کے باہر نکل جائے جمع کر لیتے ہیں وہ اعلیٰ قسم کے ہوتے ہیں اور سفید قسم کے سوراخ دار مازو جن میں سے کیڑا سوراخ کر کے باہر نکل گیا ہوتا ہے ادنیٰ قسم کے ہوتے ہیں۔

عفص اس کا عربی نام ہے جس کے معنی کسیلا کے ہوتے ہیں۔ چونکہ مازو کا ذائقہ نہایت کسیلا ہوتا ہے اس لیے عربی میں اس کو عفص کا نام دے دیا گیا۔ اس نام سے قدیم عربی کتابوں میں مازو کا کثرت سے ذکر ملتا ہے۔ ادویہ کی کتابوں کے علاوہ معالجات پر مشتمل کتابوں میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے۔ تاریخ ادویہ سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ قدیم یونانی اطباء کو اس دوا کا علم تھا۔

مزاج:۔ سرد خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ قابض، مجفف حابس الدم، دافع تعفن ہونے کی وجہ سے ماندہ کو کثرت عرق تحریک دندان ورم لثہ، لثہ دامیہ، استرخائے لہاۃ، سوزش حلق، قلاع دہن، بدبو دہن، سیلان اللہ، قروح ساعیہ، نملہ، آکلہ، داد، داد الثعلب، جھائیں، دمعۂ سلاق، جرب الاجفان، تانہ زخموں کے

سیلان خون کو روکنے اور اس کو خشک کرنے کے لیے رعاف، خروج مقعد، ادام مقعد، قروح مقعد میں بیرونی طور پر اور کثرت حیض، سیلان الرحم، قروح اعضاء، اسہال مزمن، بول الدم، اسہال دموی میں اندرونی طور پر استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ کثرت عرق میں مازو کو پیس کر بدن پر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی بدبو بھی دور ہو جاتی ہے۔

۲۔ تحرک دندان ورم لثہ وغیرہ میں بطور مضمضہ اور بطور سنون استعمال کریں۔

۳۔ قروح ساعیہ بسلہ آنکلہ میں مازو کو باریک پیس کر ذرور اً استعمال کریں۔

۴۔ دار، دار الثعلب وغیرہ میں مازو کے سفوف کو سرکہ میں ملا کر طلا کریں۔

۵۔ دمعہ، سلاق وغیرہ میں مازو کو نہایت باریک پیس کر سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔

۶۔ تازہ زخموں پر مازو کا سفوف ذرور اً استعمال کریں۔

۷۔ رعاف میں مازو کے سفوف کی نسوار مفید ہے۔

۸۔ خروج مقعد وغیرہ میں اس سے آبزن کریں۔

۹۔ کثرت حیض، سیلان الرحم وغیرہ میں ایک گرام مازو کا سفوف کھلائیں۔

مزید تحقیقات:۔ مازو میں ۶۰ سے ۷۰ فی صد ٹینک ایسڈ اور ۲ سے ۵ فی صد گیلک ایسڈ ہوتا ہے۔

مشہور مرکبات:۔ حب پیچش

مالکنگنی (STAFF TREE)

نام نباتی/لاطینی (Celastrus Paniculata)

ماہیت:۔ مالکنگنی کا پودا جھاڑی دار بیل جیسا ہوتا ہے۔ جو تقریباً ۱½ سے ۲ میٹر اونچا ہوتا ہے۔ ہندوستان کے پہاڑی علاقوں میں عام طور پر پایا جاتا ہے۔ پھل زرد رنگ کے ہوتے ہیں جو خوشوں میں لگتے ہیں پھل خشک ہونے پر ان میں سے بیج نکلتے ہیں یہ بیج بیضوی شکل کے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں ان کا مغز سفید اور روغنی ہوتا ہے۔ ادویہ بیج اور اس سے حاصل شدہ تیل استعمال ہوتے ہیں۔

مزاج:۔ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ محرک و مقوی اعصاب و دماغ ہونے کی وجہ سے مالکنگنی کو روح النباتات،

مرض، عرق النساء، فالج، لقوہ، صرع، دردِ کمر، ضعف دماغ، ضعف حافظہ، ضعف اعصاب، تخدیر میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ روزانہ سالم ۲ یا ۳ عدد تخم مالکنگنی کو پانی کے ہمراہ نگل لیا جائے۔ ضعف دماغ اور ضعف عام میں مفید ہے۔ اس کا مسلسل استعمال بدن کو تندرست اور چست رکھتا ہے۔

۲۔ وجع المفاصل نقرس وغیرہ میں روغن مالکنگنی کی مالش مفید ہے۔

۳۔ ضعف اعصاب تخدیر میں روغن مالکنگنی کی مالش نہایت فائدہ مند ہے۔

۴۔ ایک حصہ روغن مالکنگنی کو ۱۰ حصہ مکھن میں اچھی طرح ملا کر کریم کے مانند بنا لیا جائے۔ یہ کریم تالو پر مالش کے طور پر استعمال کریں۔ ضعف دماغ اور نسیان کے لیے مفید ہے۔ اس سے بینائی بھی تیز ہو جاتی ہے۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ تخم مالکنگنی سے دو جواہر موثر حاصل کیے گئے ایک سیلاسٹرین اور دوسرا اپنی کوالائین۔ یہ بات تجربہ میں آئی ہے کہ مالکنگنی میں جو محرک فعل ہے وہ سیلاسٹرین کی وجہ سے ہے۔ سیلاسٹرین کا محرک فعل دماغ پر صاف طور پر ہوتا ہے اور اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے بعد ثانوی انحلال دماغ نہیں ہوتا جیسا کہ دوسری محرکات میں ہوتا ہے۔

مائین کلاں (جوز المرفا: (LARGE GALLS

نام لاطینی/نباتی (Tamarix gallica)

ماہیت:۔ ایک جھاڑدار درخت ہوتا ہے۔ جس کو جھاؤ یا گز کا درخت کہتے ہیں۔ اس کے پتے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس کی شاخوں پر چھوٹے چھوٹے گول زوائد پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان ہی کو مائین کلاں (کزمازج فارسی) کہتے ہیں۔ ان کا ذائقہ نہایت کسیلا ہوتا ہے۔ ایک اور قسم کا درخت جس کو فراش کہتے ہیں۔ اس پر بھی ایسے ہی زوائد پیدا ہو جاتے ہیں ان کو مائین خرد کہتے ہیں۔ مائین کلاں، خرد کی بہ نسبت زیادہ مستعمل ہے دونوں کے خواص و افعال یکساں ہیں۔

مزاج:۔ سرد و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ قابض و حابس افعال کی بنا پر مائین کو استرخائے لثہ، لثہ و انیہ و حلق

قوائح، سوزش حلق، اسہال، دردپیش، سرعت انزال، رقت منی، کثرت احتلام، کثرت نفاس، کثرت طمث، سیلان الرحم، خروج المقعد اور بواسیر وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ مائین کو اچھی طرح جوش دیں اور اس جوشاندے سے مضمضہ اور غرغرہ کرائیں۔ عوارض دہن کے لیے مفید ہے۔

۲۔ اسہال، دردپیش، سرعت انزال اور دیگر عوارض میں مائین کا ۶ گرام کا سفوف تنہا استعمال کرنے سے فائدہ ہوجاتا ہے۔

۳۔ خروج المقعد میں اس کے جوشاندہ میں مریض کو بٹھائیں اور اسی سے آبدست (طہارت) کروائیں

۴۔ بواسیر میں آبزن کے ساتھ ساتھ مائین کے سفوف کو کسی تیل میں ملا کر مرہم سا بنالیں اور یہ مرہم مسوں پر لگائیں۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے مائین میں ۸۰ فیصد ٹینک ایسڈ پایا جاتا ہے۔

مرکبات:۔ ۱۔ حب دردپیش سفوف ثعلب۔ سفوف سیلان الرحم۔

مامیراں (COPTIS)

نام نباتی/لاطینی (Coptis tecta Wall)

ماہیت:۔ مامیراں کا ایک چھوٹا سا پودا ہوتا ہے۔ یہ پودے کابل سے لے کر آسام تک آسام کے جنگلی کوہستانی علاقوں اور چین میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اس پودے کی گرہ دار چھوٹی سی جڑ بیرونی طور پر سیاہی مائل اور اندرونی طور پر زرد رنگ کی ہوتی ہے۔ بازار میں مامیراں کے نام سے دستیاب ہوتی ہے۔

نوٹ:۔ مامیراں کی بجائے بازار میں پیوانگا اور کشنی کی جڑ بھی فروخت کر دیتے ہیں کیونکہ یہ تینوں ایک دوسرے سے مشابہ ہوتے ہیں۔

مزاج:۔ گرم وخشک

افعال ومواقع استعمال:۔ مامیراں بال اور مقوی باصرہ ہے۔ اسے اس غرض سے یرقان الانہار اور کثرت

استعمال کرتے ہیں۔ اگرچہ اندرونی طور پر استعمال کرنے سے ہاضم اور کاسر ریاح اثر رکھتی ہے لیکن اس مقصد سے دیگر اور ادویہ زیادہ مستعمل ہیں۔ جالی ہونے کی وجہ سے نہ صرف امراض چشم مثلاً جالا، پھولا اور غبار کے ازالہ کے لیے لگاتے ہیں بلکہ شہد اور سرکہ کے ہمراہ پیس کر برص الاظفار، برص و بہق، جرب اور جلد کے داغ دھبوں کو صاف کرنے کے لیے طلا کرتے ہیں۔ آنکھ کے عوارضات میں سرمہ کے نسخوں میں اس کو بطور جز شامل کرتے ہیں۔

مزید تحقیقات :۔ ایک زرد رنگ کا قلم جوہر بربرین کے نام سے ہمیران میں پایا گیا۔

مُر (بول MYRRH)

نام لاطینی/نباتی (Commiphora myrrh)

ماہیت :۔ مُر ایک قسم کا گوند ہے۔ جو درخت مر کے تنے میں شگاف دینے سے رس کر جم جاتا ہے۔ اس کے گول گول دانے یا ان کے مل جانے سے بڑی ڈلیوں کی شکل میں بازار میں دستیاب ہوتا ہے۔ بو خوشبودار ہوتی ہے۔ مزہ تلخ ہوتا ہے۔ مُر کے درخت ہندوستان میں نہیں پائے جاتے۔ اس لیے مُر کی درآمد۔ عرب، ایران، سیام وغیرہ سے کی جاتی ہے۔ جہاں یہ درخت کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ زیادہ تر مُر مکی کو بہتر خیال کیا جاتا ہے۔

مزاج :۔ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مر کے دافع تعفن، مخرج بلغم، محرک و معدل، مدر افعال ہیں اس لیے اس کو بیرونی طور پر زخموں پر لگانے، قلاع، قروح لسان و لثات خناق میں لگانے کے لیے اور اندرونی طور پر سعال شجی، اتساع شجی، سوزش مثانہ، احتباس حیض میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ قلاع۔ قروح لسان وغیرہ میں مُر کو عرق گلاب میں حل کر کے لگائیں یا غرغرہ کرائیں۔

۲۔ دیگر عوارض کے لیے ۲ گرام تک کی مقدار میں شہد میں ملا کر چٹائیں یا تنہا اس کا سفوف استعمال کریں۔ احتباس حیض کی صورت میں اس کے ساتھ فولاد کا کوئی جز شامل کر دیں جبکہ خون کی کمی اس کا سبب ہو۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے مر میں ایک تیل اور کچھ تلخ مواد پائے گئے۔

مروڑ پھلی (SCREW BEAN)

نام نباتی/لاطینی (Helicteres isora)

ماہیت:۔ مروڑ پھلی کا چھوٹا سا درخت ہوتا ہے۔ جس کی اونچائی ۲ سے ۴ میٹر تک ہوتی ہے۔ اور ہندوستان کے وسطی اور مغربی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ تنہ صرف ایک سے ۵ انچ تک دبیز ہوتا ہے۔ پتے ترچھے طور پر پان کی شکل کے کنارے دندانے دار جن کا بالائی حصہ کھردرا اور نچلا حصہ روئیں دار، پھول گہرے سرخ رنگ کے ہوتے ہیں لیکن پرانے ہونے پر ہلکے آسمانی رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ پھلیاں ایک سے دو انچ لمبی، بلدار، پیچ کھائی ہوئی ہوتی ہیں۔ یہ پھلیاں بازار میں دستیاب ہوتی ہیں اور دواؤ ان ہی کو استعمال کیا جاتا ہے۔

یونانی طب کی کتابوں میں جو کہ ادویہ مفردہ پر مشتمل ہیں "کشت برکشت" کے نام سے ایک دوا کا ذکر موجود ہے۔ اکثر مصنفین نے اس دوا کو مروڑ پھلی ہی کے مترادف لکھا ہے۔ چونکہ کشت برکشت کی ماہیت تفصیل کے ساتھ درج نہیں ہے اس لیے شبہ ہو سکتا ہے کہ شاید یہ کوئی اور دوا ہے۔

مزاج:۔ گرم و خشک

افعال و مواقع استعمال:۔ قابض، محلل، دافع تشنج، مقوی اعصاب ہونے کی وجہ سے مروڑ پھلی کو خصوصاً زحیر، قولنج نیز قلج، لقوہ، رعشہ اور دیگر عصبی امراض میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ خشک پھلیوں کا سفوف ۲ گرام کی مقدار میں استعمال کریں۔

۲۔ خشک پھلیوں کو بریاں کر کے اس کا سفوف (۲ گرام) استعمال کریں تو زحیریں خاص طور پر فائدہ مند ہے۔

مزید تحقیقات:۔ مروڑ پھل کے درخت کی چھال کا کیمیاوی تجزیہ کیا گیا ہے جس سے اس بات کا علم ہوا

ہے کہ اس میں حسب ذیل اجزا پائے جاتے ہیں۔

۱۔ کلورو پلاسٹ رنگین مواد ۔ ۲۔ فائٹوسٹرال۔ ۳۔ ہائڈراکسی کاربوکسلک ایسڈ ۔ ۴۔ نارنجی رنگ کا ایک تلخی جوہر۔ ۵۔ شکر ۔ ۶۔ شحمی مواد ۔ ۷۔ فلوبوٹانس اور ۔ ۸۔ لگنن

مرکبات ۔ معجون جوگراج گوگل۔

مشک دانہ (حب المشک) (MUSK MALLOW)

نام نباتی (Hibiscus abelmoschus Linn)

ماہیت :۔ مشک دانہ کا پودا ۲ سے ۶ فٹ اونچا ہوتا ہے۔ پتے مختلف شکل کے ہوتے ہیں عام طور پر انگلی قسم کے جن کے ۵ یا ۷ کنارے ہوتے ہیں۔ پھول بڑے ہوتے ہیں۔ جن کا رنگ زرد ہوتا ہے اور اس کے درمیان میں ارغوانی نقطہ ہوتا ہے۔ پھل غلافی ہوتے ہیں۔ جن میں تخم بھرے ہوتے ہیں۔ یہی تخم مشک دانہ کہلاتے ہیں۔ یہ بہت خوشبودار ہوتے ہیں۔ رنگ خاکی سیاہی مائل ہوتا ہے۔ اور شکل کلوی (گردہ نما) ہوتی ہے۔ یہی دواءً مستعمل ہیں۔

مزاج :۔ گرم۔

افعال و مواقع استعمال :۔ کاسر ریاح، ہاضم، محرک دوافع تشنج ہونے کی وجہ سے نفخ شکم، ضعف ہضم، اختناق الرحم میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔۳ گرام سے ۵ گرام کی مقدار میں سفوف بنا کر کھانا نفخ شکم اور ضعف ہضم کے لیے مفید ہے۔

۲۔ ان کو نیم کوفتہ کر کے جوشاندہ بنائیں۔ اس کا استعمال (امراض مذکورہ کے علاوہ) اختناق الرحم میں کافی فائدہ مند ہے۔ نیز دیگر امراض عصبی میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

دیگر استعمال :۔ مشکدانوں میں چونکہ مشک جیسی خوشبو ہوتی ہے اس لیے ان کو خوشبودار اشیاء میں شامل کرتے ہیں۔ افریقہ میں ان کے ساتھ لونگ اور دیگر خوشبودار اشیاء پیس کر اُبٹنہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ عرب ان کو کافی میں خوشبو کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ہندوستان میں تو بجائے مشک کے بھی استعمال کر لیتے ہیں۔ ان کا سفوف اونی ملبوسات پر چھڑکتے ہیں جس سے کیڑے وغیرہ کھاتے نہیں مشکدانوں سے

تیل بھی کشید کیا جاتا ہے۔ جو اکثر بالوں میں لگانے والے تیلوں میں شریک کیا جاتا ہے۔ یہ بہت خوشبودار ہوتا ہے۔

مشکطرا مشیع (FLEAMINT)

نام نباتی/لاطینی (Mentha pulegium Linn)

ماہیت :۔ اس کا پودا ۵۰ سینٹی میٹر تک بلند ہوتا ہے۔ پتے چھوٹے چھوٹے بیضوی۔ تقریباً بے نوک پھول بکثرت باریک روئنگٹے دار ہوتے۔ یہ پودا اصل پودینہ کی قسم ہے۔ بازار میں خشک پودا جس میں پتے اور پھول ہوتے ہیں۔ دستیاب ہوتا ہے۔ چونکہ یہ زیادہ تر ایران اور پاکستان میں پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے ان ہی مقامات سے ہندوستان آکر بازار میں فروخت ہوتا ہے۔ مراقش اور اسپین بھی اس پودے کے لیے مشہور مقامات ہیں چنانچہ روغن مشکطرا مشیع (Pennyroyal oil) جو تجارت گاہوں میں مشہور ہے۔ مراقش اور اسپین ہی اس کی تیاری کے اصل مراکز ہیں۔ ان مقامات میں اس کے تیل حاصل کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر اہتمام کیا جاتا ہے۔

مزاج :۔ گرم وخشک

افعال ومواقع استعمال :۔ کاسر ریاح، محرک اور مدر طمث ہونے کی وجہ سے نفخ شکم، دود شکم، ضعف وقاہت اور احتباس حیض میں مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال :۔ اگر مشکطرا مشیع کا جوشاندہ ان تمام عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ مشکطرا مشیع میں ایک روغن پایا جاتا ہے۔ یہ تیل دوائی اغراض کے علاوہ صابن کو خوشبودار بنانے اور مصنوعی جوہر پودینہ (منتھال) کے بنانے میں کام آتا ہے۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اس تیل کی ساری دنیا میں فراہمی مراقش اور اسپین کی جانب سے ہوتی۔

مشہور مرکبات :۔ مطبوخ مدر طمث

مصطگی MASTICH

نام نباتی/لاطینی Pistacia lentiscum

ماہیت :۔ مصطگی کا چھوٹا سا سدا بہار درخت ہوتا ہے۔ جو زیادہ تر جزائر میں پایا جاتا ہے۔ اس درخت

سے ایک لال تراوش پاتی ہے جو ہندوستان میں درآمد کی جاتی ہے۔ جزیرہ سکی اور سے اس کی سب سے زیادہ مقدار سپلائی کی جاتی ہے۔ جہاں مصطگی کی صنعت آج کل نہایت منظم طریقہ پر ہو رہی ہے۔ مصطگی کے چھوٹے چھوٹے مدور، بے قاعدہ مستطیل یا اشکی دانے بازار میں دستیاب ہوتے ہیں۔ ان کی بُو خوشگوار ہوتی ہے۔ ذائقہ خفیف منہ میں ڈالنے سے ملائم اور چبانے سے چپچپ ہو جاتی ہے۔

نوٹ :۔ لفظ مصطگی دراصل مصطکی (کاف سے) سے ہے لیکن اول الذکر مشہور عام ہو گیا ہے۔

مزاج :۔ گرم وخشک

افعال و مواقع استعمال :۔ مصطگی قدرے مطیب اور جالی ہوتی ہے۔ اس لیے اس کو دانتوں کو صاف کرنے اور منہ کی بدبو کو دور کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ کاسریات، ہاضم، دافع تعفن افعال کی بناء پر ضعف معدہ، اسہال اور نفخ شکم و سوء ہضم میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ دانتوں کے لیے بطور منجن استعمال کرتے ہیں۔

۲۔ اندرونی استعمال کے لیے دو گرام کی مقدار میں تنہا یا عرق گلاب میں شیرہ بنا کر استعمال کریں۔

مزید تحقیقات :۔ مصطگی کے کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ اس میں ایک تیل ہوتا ہے اور کچھ ریسڈ ہوتے ہیں۔

مرکبات :۔ ۱۔ جوارش مصطگی۔ ۲۔ جوارش جالینوس

مُقل (گوگل : MUKUL)

نام نباتی/لاطینی { Commiphora mukul. (Hook extock) Engl }

ماہیت :۔ مُقل یا گوگل کے نام سے بازار میں ایک روغنی رالدار گوند دستیاب ہوتا ہے۔ جو سرخ زردی مائل اور مرہ میں تلخ اور خوشبودار ہوتا ہے۔

مُقل کا چھوٹا سا درخت تقریباً ایک سے ڈیڑھ میٹر تک اونچا ہوتا ہے۔ پھول چھوٹے چھوٹے ہوتے

ہیں۔ شاخیں قدرے جھکی ہوتی اور بکثرت پتے تین تین لگے ہوتے ہیں۔ یہ درخت اٹلی، یمن، سواحل بحر عمان میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں گجرات، میسور، راجپوتانہ کے جنگلات میں ہوتے ہیں۔ گتھے کی چھال میں موسم سرما میں شگاف دینے سے رقدار گوند نکل کر جم جاتا ہے۔ اسی کو جمع کر کے بازار میں فروخت کرتے ہیں

مُقل کے نام سے قدیم عربی کتابوں میں اس دوا کا بکثرت ذکر ملتا ہے۔ اس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ عرب اطباء اس دوا سے بخوبی واقف تھے۔ اور یونانی طب میں یہ دوا سینکڑوں سال سے استعمال ہوتی آرہی ہے۔

مزاج :۔ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مجلّل، ملیّن، مقوی اعصاب اور منع سدد ہونے کی وجہ سے مقل کو منع المثانہ، بواسیر، فالج، لقوہ، رعشہ، نقرس، عرق النساء اور تحثر الدم میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ ایک گرام مُقل کا سفوف شہد میں ملا کر استعمال کریں۔ تمام عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ مقل میں ایک روغن، گوند اور رالدار مواد پائے جاتے ہیں۔

مشہور مرکبات :۔ ۱۔ حب مُقل۔ ۲۔ اطریفل مقل۔ ۳۔ حب جوگراج گوگل۔ ۴۔ معجون جوگراج گوگل۔

مکو (عنب الثعلب ؛ BLACK NIGHT SHADE)

نام نباتی/لاطینی (Solanum nigrum Linn)

ماہیئت :۔ مکو کے پودے سارے ہندوستان، اور دنیا کے تمام گرم علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس کی اونچائی تقریباً ۳۵ سینٹی میٹر سے ۴۵ سینٹی میٹر تک ہوتی ہے اس میں شاخیں بکثرت ہوتی ہیں۔ پھول سفید چھتر دار، پھل چھوٹے چھوٹے انگور کی شکل کے قریباً چنے کے برابر ہوتے یہ پھل پہلے تو سبز ہوتے ہیں لیکن جب پختہ ہونے کے قریب ہوتے ہیں۔ تو ان کا رنگ لیلگوں، زرد، سرخی مائل یا سیاہی مائل ہوتا ہے۔ بعض علاقوں میں یہ پھل "کامنی" کے نام سے موسوم ہیں۔ زیادہ مکو کے پتے ہی دواءً استعمال کیے جاتے ہیں۔

یونانی طب کی قدیم کتابوں میں "عنب الثعلب" کے نام سے اس دوا کا ذکر پایا جاتا ہے۔ عنب الثعلب کے عنوان کے تحت اس کی قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ جن میں عنب الثعلب الطوامر، عنب الثعلب صغیر، اور عنب الثعلب مُعدد و مجنن شامل ہیں۔ پہلی قسم کا نباتی نام Solanum Melongena Linn

ہے۔ اور انگریزی میں Bitter Root کہتے ہیں۔ دراصل نباتی نام میں جو ڈنکے ماما موجود ہے اس کے معنی بھی شیریں اور تلخ کے ہیں یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کہ ایسی مکو کے پھل کا ذائقہ پہلے شیریں اور پھر تلخ محسوس ہوتا ہے۔ یہ قسم بھی ہندوستان میں پائی جاتی ہے۔ یہ دونوں قسم مکو کے نام سے استعمال کی جاتی ہیں۔ عام طور پر مکو سے مراد وہی پودا ہے جس کا نباتی نام ہم نے اوپر دیا ہے۔

مزاج:۔ سرد و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ محلل اورام۔ رادع، مجفف، مسکن حرارت، قابض ہونے کی وجہ سے مکو کو بیرونی و اندرونی طور پر اورام کی تحلیل کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اورام احشاء مثلاً ورم جگر، ورم معدہ، ورم طحال، ورم امعاء، ورم رحم کے علاوہ ورم حلق، ورم لوزتین میں نیز ان ہی افعال کی بنا پر سوختگی آتش، قروح ساعیہ اور سرطان متقرح میں اس کو بیرونی طور پہ استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ مکو خشک ۱ گرام کا جوشاندہ پلائیں، اور اس کا ضماد بیرونی طور پر عضو ماؤف پر لگائیں۔ اورام احشاء میں مفید ہے۔

۲۔ مکو خشک کے جوشاندہ سے غرغرہ کرنا ورم لوزتین کے لیے مفید ہے۔

۳۔ اندرونی استعمال کے لیے آب مروق مکو بھی اس بارے میں نہایت مفید ہے۔

۴۔ سوختگی آتش وغیرہ میں مکو کا ضماد کیا جائے۔

مَنّ (MANNA)

ماہیت:۔ مَن ایک قسم کا منجمد شیریں عصیر (رس) ہے جو کہ زیادہ تر حسب ذیل تین درختوں کے پتوں، تنے اور بڑی بڑی شاخوں سے از خود قدرتی طور پر رس کر منجمد ہو جاتا ہے۔

۱۔ درخت کشیرو (Fraxinus ornus)

۲۔ درخت حاج (جوانسہ) Alhagi pasmudalhagi

۳۔ درخت گزانبج (جھاؤ) TAMARIX gallica

درخت کشیرو سے جو مَن حاصل ہوتا ہے اُسے شیر خشت (Manna) اور درخت حاج سے حاصل

ہونے والے من کو ترنجبین (Manna of the desert) اور درخت کزاز کا متحجر عصیر گز نجبین (Tamarisk manna) کہلاتا ہے بازار میں اول الذکر دو عصیر یعنی شیر خشت اور ترنجبین دستیاب ہوتے ہیں۔ گز نجبین چونکہ غیر مستعمل ہے اس لیے یہ دستیاب بھی نہیں ہوتا۔

شیر خشت دو شکلوں میں بازار میں فروخت ہوتا ہے۔ ایک تو اس کے بڑے بڑے طائم دانے ہوتے ہیں جو ظاہر میں مائل بہ سفیدی اور شفاف گوند کے مانند ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک خاص ترکیب سے شیر خشت کو مختلف جسامت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی شکل میں بنالیا جاتا ہے، جن کی اندرونی سطح چپٹی یا قدرے مقعر ہوتی ہے اور بیرونی سطح بے قاعدہ طور پر محدب رنگت باہر سے تقریباً سفید لیکن توڑنے پر زردی مائل سفید ہوتی ہے۔ ساخت مسامدار اور بھربھری لیکن اس کی ساخت میں چھوٹے چھوٹے قلمی ذرات بھی پائے جاتے ہیں بوجہ خفیف شہد کے مانند اور ذائقہ دونوں صورتوں میں شیریں ہوتا ہے۔

ترنجبین کے بارے میں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ یہ درخت حاج پرس کو جو انسہ بھی کہتے ہیں جمع ہوتی ہے۔ جوانسہ کے درخت ہندوستان میں بھی پائے جاتے ہیں لیکن یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ہندوستان کے درختوں سے ترنجبین حاصل نہیں ہوتی۔ ایران میں خراسان کے مقام پر درخت حاج بکثرت پائے جاتے ہیں وہاں پر ان درختوں سے ترنجبین حاصل ہوتی ہے۔ اسی لیے ایران سے درآمد کی جاتی ہے۔ بازار میں ترنجبین زرد، بھورے سفید رنگ کی دانے دار سفوف کی شکل میں ملتی ہے جس کا مزہ شیریں ہوتا ہے۔

مزاج :۔ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ شیر خشت اور ترنجبین دونوں ملین طبع اور خفیف مسہل اثرات رکھتے ہیں اس لیے بچوں میں قبض کو دور کرنے کے لیے اس کو خاص طور پر کھلاتے ہیں۔ چونکہ یہ شیریں ہوتے ہیں اس لیے بچے شوق سے کھاتے ہیں۔ ۵ سے ۱۰ گرام کی مقدار میں شیر خشت یا ترنجبین اس بارے میں استعمال کر سکتے ہیں۔

مشہور مرکبات :۔ معجون آرد خما (ترنجبین اس معجون میں شامل ہے جو کہ تلیین کی غرض سے کھایا جاتا ہے۔

منڈی (GLOBE FLOWER)

نام نباتی / لاطینی (Sphoeranthus indicus Linn)

ماہیت :۔ ایک چھوٹا سا پودا ہے جو تقریباً ۱ میٹر بلند ہوتا ہے۔ اس کی ٹہنیاں بکثرت ہوتی ہیں اور لمبی

لمبی ہوتی ہیں۔ اس طرح یہ پودا تقریباً ۲۰ سینٹی میٹر کے اطراف میں گھرا ہوتا ہے۔ اس کے پتے پودینہ کے پتے جیسے ہوتے ہیں۔ اور پھول۔ بالکل گول گھنڈی دار ہوتے ہیں۔ یہی پھول زیادہ تر دواؤں میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ میسور، مہاراشٹر کے علاقے میں یہ پودے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ بازار میں خشک پھول "گل منڈی" کے نام سے دستیاب ہوتے ہیں۔

مزاج :۔ گرم و تر۔

افعال و مواقع استعمال :۔ گل منڈی کو جلدی امراض میں بطورِ "مصفی خون" استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز اس کے استعمال سے بینائی میں اضافہ ہوتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ گل منڈی ۱۲ گرام کا جوشاندہ تصفیہ خون کے لیے استعمال کریں۔

۲۔ گل منڈی تازہ روزانہ صبح نہار ایک عدد کھانے سے بینائی کو تیز کرتی ہے۔

مزید تحقیقات :۔ ایک عدد جوہر "اسفیر انتھین" کے نام سے اس پودے میں پایا گیا۔ نیز اس کے علاوہ کچھ روغن بھی حاصل کیا گیا۔

موچرس (SEMUL GUM)

نام نباتی/لاطینی (Salmaliamalabarica schott & Ends

ماہیت :۔ موچرس کے نام سے بازار میں ایک گوند دستیاب ہوتا ہے۔ جس درخت سے یہ گوند حاصل ہوتا ہے اُس کو سینبل کا درخت کہتے ہیں جو بہت بڑا تقریباً ۱۵ سے ۲۰ میٹر اونچا ہوتا ہے اس کی ایک شاخ پر پانچ پانچ پتے لگتے ہیں۔ جو پنجہ دست کے مشابہ نظر آتے ہیں۔ پھول سرخ رنگ اور نہایت خوبصورت پھل آک کے ٹھوڈوں کی مانند ہوتے ہیں اور اس کے اندر سے نہایت ملائم روئی نکلتی ہے۔ جو کہ تکیہ اور گدّوں میں بھری جاتی ہے۔ یہ درخت ہندوستان کے ہر حصہ میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ مدراس کے علاقہ میں یہ بہت کثرت سے ہوتے ہیں۔ یہیں سے سینبل کی روئی حاصل کی جاتی ہے جو کہ مخصوص علاقوں میں فروخت ہوتی ہے۔ موچرس بھی زیادہ مقدار میں یہیں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ بازار کے نمونہ جات کی جانچ پڑتال سے یہ پتہ چلا ہے کہ یہ صحیح موچرس نہیں ہے اس لیے کہ یہ گوند جیسا ہوتا ہی نہیں ہے۔ لکھنؤ کے سنٹرل ڈرگس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں موچرس کا جو نمونہ موجود ہے۔ وہ خاص طور پر سینبل کے

درخت سے خود رو طور پر حاصل کیا گیا ہے اس کو دیکھ کر واقعی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ گوند ہے۔ لیکن بازاری نمونہ جات جس سے کہ اکثر مرکبات بھی تیار ہوتے ہیں گوند پر مشتمل نہیں ہوتے۔

قدیم کتابوں میں موچرس کا ایک نام "گل سپاری" بھی لکھا ہے لیکن نہ تو اس کو پھول سے کوئی تعلق ہے اور نہ سپاری سے کوئی رشتہ لیکن پتہ نہیں کس وجہ سے یہ نام دے دیا گیا۔

مزاج :۔ سرد و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ قابض، ملطف، حابس، مقوی ہونے کی وجہ سے موچرس کو زحیر مزمن، نفث الدم، نزلہ و بائیہ، رعاف، برازالدم، کثرت طمث، سیلان الرحم، جریان، رقت منی، سرعت انزال اور سلس البول میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ موچرس کا سفوف ۲ گرام کی مقدار میں دن میں تین بار استعمال کریں تمام عوارض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ موچرس میں ٹے نک ایسڈ پایا جاتا ہے۔

مشہور مرکبات معجون موچرس۔

موصلی (MUSALF)

ماہیت :۔ موصلی دراصل ایک چھوٹی سی جڑ ہے جو کہ چار قسم کے مختلف نبات سے حاصل کی جاتی ہے۔

۱۔ موصلی سفید (White Musale) دو قسم کے نبات سے حاصل کی ہے۔

الف۔ Asparagus adscendens Roxb

ب۔ Chlorophytum arundinaceum Baker

موصلی سفید کی اچھی قسم تو وہ ہے جو پہلی قسم کے درخت سے حاصل کی جاتی ہے۔ یہ درخت کانٹے دار ہوتے ہیں شاخیں نازک اور زیادہ ہوتی ہیں اور مغربی ہمالیہ، پنجاب، گجرات، دکن، بمبئی، روہیلکھنڈ، نیپال میں یہ درخت پائے جاتے ہیں۔ اس درخت کی جڑ ہی سے اور اس کی چھوٹی چھوٹی سفید، شکنار لمبی ڈوریں نکلتی ہیں۔ جن کو نکال کر صاف کر لیا جاتا ہے۔ اور یہی موصلی سفید کے نام سے بازار میں فروخت کے لائی جاتی ہے۔ موصلی سفید جو کہ دوسرے قسم کے درخت سے حاصل ہوتی ہے، وہ بہتر خیال نہیں کی جاتی۔

۲۔ موصلی سیاہ (BLACK MUSALE) جو کہ Curculigo orchioides کے پودے سے حاصل کی جاتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے کاٹے ہوئے ٹکڑوں کی شکل میں دستیاب ہوتی ہے۔ جو باہر سے سیاہ اور اندر سے خاکی ہوتے ہیں۔ مزہ پھیکا اور معابدار ہوتا ہے۔

۳۔ موصلی سیمل (SEMUL MVSALE) جو کہ درخت سیمل Salmalia Malabarica SCHOTT Endl کی جڑ ہے۔ جب سیمل کا درخت ایک سال یا دو سال کا ہو جاتا ہے تب ہی اس کی جڑ حاصل کر لی جاتی ہے۔ اس کا مزہ بھی پھیکا، لعابدار ہوتا ہے۔

مذکورہ تینوں موصلی ایک ہی مقصد سے استعمال کی جاتی ہے۔

مزاج :۔ تینوں قسم کے موصلی کا مزاج گرم و تر ہے۔

افعال و مواقع استعمال :۔ ملطف، مغری، مزید منی، افعال کی بنا پر تینوں قسم کی موصلی کو رقت منی، جریان، سیلان الرحم، اسہال، زحیر، سوزاک وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ کسی بھی قسم کی موصلی کا سفوف۔ ۱ گرام ہموزن مصری ملا کر استعمال کرنے سے رقت منی، سیلان الرحم میں مفید ہے۔

۲۔ اسہال، زحیر اور سوزاک میں، ۱ گرام موصلی کا سفوف یا ویسے ہی آدھ پاؤ پانی میں اس کا لعاب نکال کر استعمال کریں۔

مرکبات :۔ سفوف سیلان الرحم۔ معجون مقوی رحم۔

مویزج (LOUSE WORT)

نام نباتی/لاطینی (Delphinium stephesagria)

ماہیت :۔ بے قاعدہ، سکوشہ خمدار بیج ہیں۔ جن کی رنگت بھوری سیاہ لیکن عرصہ تک رکھنے سے ہلکی خاکی مائل ہو جاتی ہے۔ چھلکا بھربھرا جس پر گہرے داغ ہوتے ہیں۔ مغز ملائم سفید اور روغنی ہوتا ہے۔ ذائقہ تلخ مغرش اور منغی۔ مویزج کے درخت ہندوستان میں نہیں پائے جاتے۔ انگلستان میں پیدا ہوتے ہیں۔ اگرچہ آجکل اس دوا کا استعمال زیادہ نہیں ہوتا لیکن متقدمین اطبائے یونان مثلاً دیسقوریدوس اور جالینوس نے اس کا استعمال کیا ہے۔ اسی طرح اطبائے عرب نے بھی اس کو استعمال کیا ہے چنانچہ اندرونی استعمال کے ساتھ

ساتھ بیرونی طور پر لیپ جوؤں کی تولید کو روکنے اور ان کو مارنے کے لیے اس کو تجویز کرتے تھے۔ اب بھی ڈاکٹری میں یہ صرف اسی فائدے کے لیے مستعمل ہے۔

مزاج :۔ گرم و خشک

افعال و مواقع استعمال :۔ مویز جالی شدید اور مقرح ہے۔ قاتل کرم دنداں و قمل (سر کی جوں) ہے۔ کھلانے سے قے اور دست لاتی ہے۔ اسی لیے داؤ الثعلب، داد، جلد کے داغ دھبوں کو زائل کرنے۔ اور سر کی جوؤں کی زیادتی میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ داؤ الثعلب وغیرہ میں مویز کو شہد یا سرکہ کے ساتھ پیس کر مقام ماؤف پر لگا کریں۔

۲۔ جوؤں کو مارنے کے لیے مویز کو تنہا پیس کر سر میں لگائیں۔

۳۔ قے اور دست لانے (استفراغ) کی ضرورت ہو تو صرف ایک گرام کی مقدار میں استعمال کرنا چاہیے۔ ۲ گرام سے زیادہ مقدار مضر اور ۴ گرام کی مقدار مہلک ثابت ہوتی ہے۔ اس لیے اس کو احتیاط سے ہی استعمال کرنا چاہیے۔

مزید تحقیقات :۔ اس میں دو جوہر (۱) سٹیفی سیگرین (۲) ڈلفی نین اور کچھ روغن ہوتا ہے۔ یہ مذکورہ دونوں جوہر سمی ہوتے ہیں۔

میدہ لکڑی : (LITSEA BARK)

نام نباتی / لاطینی (Litsea chinensis lam)

ماہیت :۔ میدہ لکڑی ایک درخت کی چھال ہے۔ یہ درخت سدا بہار ہوتا ہے۔ جس کی بلندی تقریباً ۲۵ میٹر تک ہوتی ہے۔ پتے مختلف شکل کے خوشبودار ہوتے ہیں۔ پھول زردی مائل چھتے دار ہوتے ہیں۔ تنے کی چھال بھوری مائل سبز ہوتا کا نک جیسی نرم اور خوشبودار ہوتی ہے۔ یہی چھال بازار میں ٹکڑوں کی شکل میں دستیاب ہوتی ہے۔

مزاج :۔ سرد و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ میدہ لکڑی، مقل، قابض اور مقوی، دافع تعفن ہوتی ہے۔ اس لیے اس کو بیرونی طور پر موچ (رگ) ہڈی ٹوٹنے (کسر) چوٹ لگنے (ضرب و سقط) اور وجع المفاصل میں استعمال کرتے

ہیں۔ اندرونی طور پر۔ اسہال، زحیر، کثرت طمث وغیرہ میں مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ میدہ مکڑی کو پانی میں پیس کر مقام ماؤف پر ضماد کریں۔

۲۔ میدہ مکڑی کا جوشاندہ یا فیسانده نیز سفوف اسہال، زحیر وغیرہ میں نہایت مفید ہے چونکہ یہ خوشبودار بھی ہے اس لیے دافع تعفن کے طور پر ان عوارض میں جلد فائدہ ہوتا ہے۔

مزید تحقیقات:۔ میدہ مکڑی میں لاوونے ٹانین، ٹے نین اور بھورے سرخی مائل لونی مادے پائے جاتے ہیں۔

۱۔ نرد ضربہ ۔ ۲۔ ضماد ورد ۔ ۳۔ سفوف استحاضہ۔

نارمشک (ناگیسر: MESVA)

نام نباتی/لاطینی (Mesua ferra Linn)

ماہیت:۔ نارمشک کا درخت اوسط قد کا اور خوبصورت ہوتا ہے۔ چھال چکنی اور خاکستری رنگ کی ہوتی ہے۔ پتے جب نئے ہوتے ہیں سرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ پھول سفید رنگ کے خوشبودار ہوتے ہیں پنکھڑیاں چار ہوتی ہیں۔ انہی پھولوں کے درمیان کے خوشبودار زرد برکو "نارمشک" کے نام سے دواؤں استعمال کیا جاتا ہے۔ جو گہرے زعفرانی رنگ کے گچھوں کی شکل میں ہوتے ہیں۔ بازار میں ناگیسر اور نارمشک کے نام سے یہی دستیاب ہوتا ہے۔

مزاج:۔ گرم وخشک

افعال ومواقع استعمال:۔ مُسکّن اعصاب وحابس مُعلّل افعال کی بنا پر نارمشک کو خصوصاً اعصابی تناؤ سے پیدا ہونے والے عوارضات اور بواسیر میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بواسیر میں بھی مفید اور بکثرت مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ ۵ گرام سفوف (زرہر) اعصابی تناؤ کے عوارضات میں تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ استعمال کریں یا جس مرکب میں یہ شامل ہو استعمال کریں۔

۲۔ مناسب مقدار میں (زرہر) کو رات میں پانی میں بھگو دیں اور صبح کے وقت چھان کر مصری ملا کر چند روز صبح نہار منہ سے خون بواسیر رک جاتا ہے اور مسے بھی خشک ہو جاتے ہیں۔

ترکیبات:۔ مفرح یاقوتی معتدل۔

ناریل (ناریل) (COCO NUT

نام نباتی: (Cocos nucifera Linn)

ماہیت:۔ ناریل ایک مشہور پھل ہے۔ یہ دو شکلوں میں ہمارے سامنے آتا ہے۔ خشک (کھوپرا) اور تازہ۔ تازہ ناریل کے اندر دودھیہ سفید رنگ کا سیال ہوتا ہے۔ جسے "شیر ناریل" کہتے ہیں جو ذائقہ میں میٹھا ہوتا ہے۔ ناریل ننگا میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اندرون ملک کے ساحلی علاقوں یعنی بنگال، مدراس، اور آسام میں بکثرت پیدا ہوتا ہے اور ان ہی مقامات سے سارے ہندوستان میں سپلائی ہوتا ہے۔ خشک ہونے پر اس سے تیل نکالا جاتا ہے۔ جو بکثرت مستعمل ہے۔

مزاج:۔ گرم و خشک۔

افعل و مواقع استعمال:۔ مقوی عام ہونے کی وجہ سے ناریل کو تقویت بدن و تسمین بدن کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے۔ حاملہ کو استعمال کرانے سے صرف اسی کو فائدہ نہیں ہوتا بلکہ جنین کی بالیدگی۔ اور حفاظت خوب اچھی طرح سے ہوتی ہے اور بچہ تنومند اور خوبصورت پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس خصوصیت کی بنا پر اس کو بطور خاص حمل کے دوران استعمال کرایا جاتا ہے۔ ناریل اسی کے ساتھ ساتھ دماغ و بصارت کو قوت دیتا ہے۔ اور گردے بھی اس سے قوی ہو جاتے ہیں۔ ناریل چونکہ جزل ٹانک کے طور پر مستعمل ہے۔ اس لیے حرارت غریزی کو صحیح رکھتا ہے۔ صالح خون پیدا کرتا ہے۔ جنون، مالیخولیا، فالج، استرخاء اور ضعف جگر کے مریضوں کو مفید ہے۔ الغرض عام تقویت کے لیے بہترین غذا اور دوا ہے۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ شیر ناریل اس بارے میں یہی خصوصیات رکھتا ہے۔

۲۔ کھوپرے کو (۱۲ گرام سے ۲۵ گرام) تک مصری ملا کر استعمال کریں۔

قابل کرم شکم ہونے کی وجہ سے پیٹ کے کیڑوں کو مارنے خصوصاً گدودانوں کے لیے اس کو بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ جنوبی ہند میں خصوصاً میسور کے علاقہ میں اسی افادیت کے پیش نظر ہر سال میں بطور جزو شریک کیا جاتا ہے۔ عام طور پر وہاں کے پانی کی وجہ سے ایسے مریض پائے جاتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ ناریل اور بلاس پاپڑہ کا مغز ہموزن پیس کر قدرے سرکہ میں ملالیں۔ اس میں سے چھ گرام کی مقدار میں پندرہ دن۔ کرم شکم مر جائیں گے اور خارج بھی ہو جائیں گے۔

۲۔ شیر ناریل بھی یہ خاصیت رکھتا ہے۔

۲۔ روغن نارجیل بھی یہی خاصیت رکھتا ہے۔

ناریل کا تیل :۔ ہندوستان کے بعض علاقوں میں دوسرے تیلوں کی جگہ بلکہ گھی کے بدل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ سر کے بال بڑھانے، چمکانے اور ملائم کرنے کے لیے اس کا تیل سر میں لگانا مفید ہے۔ تازہ تیل کالی کھانسی کے لیے بہت مفید ہے۔ اس کی ترکیب استعمال یہ ہے کہ ایک سال کے بچہ کو ۳ گرام کی مقدار میں خالص تیل دن میں تین مرتبہ دیں۔ دس بارہ دن مسلسل استعمال سے کالی کھانسی دور ہو جائے گی۔

ناریل کے اوپر جو ریشہ دار چھلکا ہوتا ہے۔ اس کا خاکستر حابس دم خصوصیات رکھتا ہے۔ اور اسی غرض سے بواسیر خونی اور کثرت طمث میں استعمال کروایا جاتا ہے۔ ۱۲ گرام ماکھ میں دیسی شکر ملا کر تین دن استعمال خونِ بواسیر کو بند کرنے کے لیے مفید ہے۔

مزید تحقیقات :۔ تازہ ناریل کے اندر کلوریز (حرارے) کی بھاری مقدار اور تمام وٹامن موجود ہوتے ہیں۔ چنانچہ تازہ ناریل میں چار ہزار چار سو پچاس حرارے ہوتے ہیں۔ خشک ناریل میں وٹامنس ضائع ہو جاتے ہیں

ناریل دریائی (نارجیل دریائی : SEA COCONUT)

نام نباتی/لاطینی (Lodoicea maldivica (Poir) Pess)

ماہیت :۔ نارجیل دریائی کے درخت سیدھے اور بہت بلند کھجور اور ناریل کے درخت کے مانند ہوتے ہیں۔ یہ درخت جزائر سچلیز میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اس درخت کے پھل بہت بڑے اور نہایت وزنی تقریباً ۱۰ کلو کے ہوتے ہیں زیادہ سے زیادہ وزن جو ریکارڈ کیا گیا وہ ۲۷ کلو تک ہے۔ ان کا رنگ سبز یا بھوری ہوتا ہے۔ پھل کے اندر ناریل کے مانند مغز پایا جاتا ہے۔ اور اسی طرح پانی بھی ہوتا ہے۔ بازار میں اس کے خشک مغز کے سفید بے ڈول ٹکڑے ملتے ہیں۔ جو نہایت سخت ہوتے ہیں۔ یہی ٹکڑے دواً استعمال کرتے ہیں۔

مزاج :۔ گرم و خشک

افعال و مواقع استعمال :۔ محرکِ اعصاب، مقوی، مسکن، دافع سموم اثرات کی بنا پر نارجیل دریائی کو ضعف اعصاب، نقاہت، ایسے عوارضات جن میں تقلیل مائیت (dehydration) ہوتا ہے جیسے اسہال، ہیضہ، وغیرہ میں اور خصوصاً بچوں کے لیے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ بیش ایون، ماروعقرب گزیدہ میں سموم کی دفعیت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :- ۱- نارجیل دریائی کا ایک ٹکڑا۔ عرق گلاب یا پانی میں گھس کر چٹایا جائے۔ اس عمل کو تقلیل مائیت کی صورت میں بار بار دہرایا جائے۔ دیگر عوارضات میں یہی ترکیب درست ہے۔ اس کی مقدار خوراک نصف گرام سے ایک گرام تک ہے۔

مرکبات :- حب جواہر۔

ناگر موتھا (سعد کوفی: SWEET CYPERUS)

نام نباتی/لاطینی (Cyperus longus)

ماہیت :- ایک جنگلی خودرو بوٹی کی خوشبو دار اور ریشہ دار جڑ ہے۔ اس کا پودا عموماً جوار اور مکئی کے کھیتوں میں پیدا ہوتا ہے۔

مزاج :- گرم وخشک۔

افعال و مواقع استعمال :- مقوی دماغ وقلب، مقوی اعصاب، مقوی معدہ و امعاء کاسر ریاح۔ ان افعال کی وجہ سے یہ جڑیں۔ ضعف دماغ۔ ضعف قلب، خفقان، فالج، لقوہ، سوء ہضم، اسہال وقے اور ہیضہ میں مستعمل ہیں۔

ترکیب استعمال :- ۱- یہ جڑیں (۵ گرام) کی مقدار میں سفوف کرکے استعمال کریں۔

۲- ان جڑوں کا جوشاندہ استعمال کریں۔

مدر حیض ہونے کی وجہ سے احتباس حیض میں دواءً استعمال کرتے ہیں۔

۱- اور ارحیض میں اس کا جوشاندہ فائدہ بخش ہے۔

مزید تحقیقات سے حسب ذیل اجزا دریافت ہوئے۔

۱- فحم ۔ ۲- شکر ۔ ۳- مواد نشائیہ ۔ ۴- ایک روغن ۔ ۵- مواد بیضہ اور ۔ ۶- نشاستہ

مرکبات :- بن کا یہ جز ہے۔

۱- الوشدارو ۔ ۲- جوارش جالینوس ۔ ۳- معجون اذاقی ۔

نرکچور (BLACK ZEDOARY)

نام نباتی/لاطینی (Curcuma cassia Linn)

ماہیت:۔ نرکچور کے پودے زیادہ تر بنگال کے علاقہ میں پائے جاتے ہیں۔ ان پودوں کی جڑ سخت سیاہی مائل کی سی شکل والی ہوتی ہے۔ اور یہی نرکچور کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتی ہے۔

مزاج:۔ گرم و خشک

افعال و مواقع استعمال:۔ نرکچور ہاضم، کاسر ریاح، دافع غثیان و قے اور دافع تعفن ہے۔ اس سے ضعف ہضم، ضعف اشتہا، کثرت ریاح، نفخ شکم، غثیان و قے، ہیضہ اور اسہال میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ دو گرام نرکچور کا پاوڈر پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔ ایسی خوراکیں دن میں تین بار استعمال کرنے سے تمام عوارض میں فائدہ ہوجاتا ہے۔

۲۔ دو گرام نرکچور کو نیم کوب کرکے اس کو ایک کپ پانی میں جوش دے کر چھان لیں۔ چھوٹے بچوں کے شکمی عوارضات میں ایک ایک چائے کا چمچہ کی مقدار میں دیں۔

مزید تحقیقات:۔ کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ نرکچور میں ایک روغن اور کافور پایا جاتا ہے۔ کافور کی موجودگی اس کے دافع تعفن ہونے کا باعث ہے۔

مرکبات:۔ حب نرکچور۔

نیلوفر (WATER LILY)

نام نباتی/لاطینی (Nymphaea spp)

ماہیت:۔ نیلوفر کے نام سے دواسازوں کے ہاں خشک مختلف رنگ کے پھولوں کے ٹکڑے دستیاب ہوتے ہیں۔ نیلوفر پانی میں پائی جانے والی بوٹی ہے۔ اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں جو خوبصورت پھولوں کی وجہ سے بہت مقبول اور پسند کی جاتی ہیں۔ جن میں سے بعض کے پھول ایسے ہوتے ہیں جو دن میں جب سورج طلوع ہوتا ہے تب کھلتے ہیں اور رات میں بند ہوجاتے ہیں بعض صرف رات میں سورج کے غروب ہونے کے

بکثرت کشمیر کی جھیلوں میں نیلوفر پایا جاتا ہے۔ اس کے پتے گول اور خاص قسم کے ہوتے ہیں۔ جڑ سیاہ رنگ کی ہوتی ہے۔ پھول سفید یا سرخ، بڑا سا۔ اے ۱۲ سینٹی میٹر کے گھیرے میں پانی پر تیرتا رہتا ہے۔ پھل۔ اسفنج جیسا ہوتا ہے جو پانی کے اندر ہی پختہ ہوتا ہے۔ بیج چھوٹے چھوٹے مغز میں دبے ہوئے ہوتے ہیں۔

یونانی طب کی کتابوں میں جیسے اختیارات بدیعی۔ محیط اعظم وغیرہ میں نیلوفر کے بارے میں تفصیل سے معلومات درج ہیں۔ انہوں نے بہترین نیلوفر وہ بتایا ہے جو بغداد کی جھیلوں اور نہروں میں پائے جاتے ہیں۔ اس کا پھول آسمانی ہوتا ہے۔ مصر میں بھی "نیلوفر" کے پودے ہوتے ہیں۔ اور یہ نیلوفر ہندوستان میں نہیں ہوتا۔

تحقیقات سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ نیلوفر کی بعض قسمیں تو ایسی ہیں جو ہندوستان کے سرد علاقوں کی جھیلوں میں پائی جاتی ہیں۔ جیسے کشمیر، شملہ وغیرہ اور بعض قسمیں ایسی ہیں جو گرم علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔ یونانی اطباء نے یہ جو لکھا ہے کہ بہترین نیلوفر بغدادی ہے تو اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ گرم علاقوں میں پائے جانے والا نیلوفر زیادہ موثر ہوتا ہے۔ اسی طرح مصری نیلوفر ہے جو ہندوستان میں نہیں ملتا۔

مزاج:۔ سرد تر

افعال و مواقع استعمال:۔ گل نیلوفر معتدل حرارت، ملطف، مفرح و مقوی قلب، مسکن صفراء ہونے کی وجہ سے نیلوفر کو شدت عطش، ہیجان صفراء، صداع، دوار، تے، غشیان، شقیقہ، ضعف قلب، خفقان حار میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ گل نیلوفر کا جوشاندہ تیار کر کے مصری اضافہ کریں اور صبح و شام استعمال کریں۔ تمام عوارض میں مفید ہے اور شقیقہ کے لیے خاص طور پر افادیت رکھتا ہے۔

بیج نیلوفر

افعال و مواقع استعمال:۔ بیج نیلوفر کو اسہال مزمن و قروح امعاء میں اس کے قابض و مغری اثرات کی بناء پر استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ ۵ گرام کی مقدار میں اس کا سفوف پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔

تخم نیلوفر

افعال و مواقع استعمال:۔ مغری و مغلظ ہونے کی وجہ سے سیلان الرحم، کثرت احتلام اور جریان منی میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ ۵ گرام سفوف دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔

مزید تحقیقات:۔ بیج نیلوفر میں نشاستہ، خام اجزاء لحمیہ، ٹے نین اور ایک جوہر موثر پایا جاتا ہے اور تخم

نیلوفر سے کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ اس میں بھی نشاستہ پایا جاتا ہے۔ اور ایک چربی دار روغن پایا جاتا ہے

نیم (نیب ؛ MARGOSA TREE)

نام نباتی :- (Melia azadirachta Linn)

ماہیت :- مشہور درخت ہے۔ اس کے پتے۔ پھول، چھال، پھل (نبولی) اور اس کے بیجوں کے مغز کا تیل سب کے سب دوا کے طور پر مستعمل ہیں۔ اس کا پھل (نبولی) کچی حالت میں کڑوا لیکن پکنے پر میٹھا لگتا ہے۔ نیم کے تمام اجزا کڑوے ہوتے ہیں سوائے پکے پھل کے۔ بعض نیم کے درختوں سے تاڑ اور کھجور کی طرح جیسے نیرہ نکلتا ہے۔ ذرا مٹھاس لیے پانی نکلنے لگتا ہے اس کو 'نیم کا مدھ' کہا جاتا ہے۔

مزاج :- گرم وخشک

افعال ومواقع استعمال :- مصفی خون ودافع تعفن (اینٹی سپٹک) ہونے کی وجہ سے نیم کو خارش، داد پھوڑے پھنسی، آتشک، جذام، گرمی دانوں اور متعفن زخموں کو صاف کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :- ۱۔ سات گرام پتوں کو سات عدد کالی مرچوں کے ساتھ پیس کر چھان کر پلائیں۔

۲۔ برگ نیم کو کچل کر گولا سا بنائیں اور اوپر کپڑا لپیٹ کر گیلی مٹی لگائیں اور آگ میں دبائیں۔ جب اوپر کی مٹی پک جائے تو اندر سے پتوں کا بھرتہ نکال کر۔ پھوڑے پھنسیوں اور زخموں پر باندھیں۔ اس سے پھوڑے پھنسی کے درد کو تسکین ہوتی ہے اور یہ پک کر پھوٹ جاتے ہیں۔ اور زخموں سے مواد نکل جاتا ہے۔ جس سے یہ بالکل صاف اور مندمل ہو جاتے ہیں۔

۳۔ نیم کے پتوں کو جلا کر سرسوں کے تیل میں ملا کر گھوٹیں جب مرہم سا ہو جائے تو زخموں پر لگائیں۔ ان کو مواد سے پاک کر کے بہت جلد اچھا کر دیتا ہے۔

۴۔ نیم کی چھال کا جوشاندہ پلائیں۔ مصفی خون ہونے کی وجہ سے مذکورہ عوارض میں مفید ہوتا ہے۔

۵۔ نیم کے پھول بھی خون کو صاف کرتے ہیں۔ یہ پھول موسم گرما میں آتے ہیں

۶۔ نیم کے پھل (نبولی) چوسنے سے خون صاف ہوتا ہے۔

۷۔ نیم کا تیل بہت اچھا دافع تعفن ہے۔ اس کو مرہم ہوئے زخموں پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر زخم میں کیڑے پڑ گئے ہوں تو وہ اس کو لگانے سے مر جاتے ہیں۔ اس سے مرہم بنا کر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

۸۔ نیم کا عرق روزانہ (۶۰ ملی لیٹر پلائیں۔ اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے۔

دافع بواسیر و قاتل کرم شکم ہونے کی وجہ سے خونی و بادی بواسیر اور پیٹ کے کیڑوں کو مارنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ نبولی کا مغز ۲ حصے، کالی مرچ اور مُقل ہر ایک ایک حصہ کو ملا کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام پانی سے کھلائیں اور نبولی کے مغز کو پتھر پر پانی کے ساتھ گھس کر زخمی تعیر کر بواسیری مسّوں پر لگائیں۔

۲۔ نیم کی چھال کا جوشاندہ پلائیں۔ پیٹ کے کیڑے مارنے کے لیے مفید ہے۔

۳۔ پکی نبولی کو چوسنے سے پیٹ کے کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

مسکن و مدر حیض ہونے کی وجہ سے مغز نبولی کا سفوف عسر حیض اور درد حیض میں مفید ہے۔

مزید تحقیقات:۔ نیم کے تیل سے چند تلخ اجزا کو علیحدہ کیا گیا جو حسب ذیل ہیں۔

نیمبین، نیمبینین اور نیمبیڈین۔ نیمبیڈین اصل جُز کی حیثیت رکھتا ہے اور اس میں گندھک کی کچھ مقدار پائی جاتی ہے۔

نیم کے پھول اور پھل سے بھی اجزاء علیحدہ کیے گئے ہیں۔

مغز تخم نیم کو روغن ہونے اور اس میں گندھک کے جُز کے شامل ہونے کی وجہ سے قرحہ معدہ اور قرحہ اثنا عشری (پیپٹک السر) میں استعمال کرنے سے مفید نتائج حاصل ہوئے۔

مرکبات:۔ ۱۔ حب بواسیر ۲۔ معجون مسکن درد رحم۔

ہرن کھُری (DEER S FOOT)

نام نباتی/لاطینی (Carchorus fascicularis Linn)

ماہیت:۔ ایک چھوٹی سی شیردار بیل ہے جو عموماً گیہوں کے کھیتوں میں جاڑے کے موسم میں بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ شاخیں دھاگے کے مانند باریک ہوتی ہیں اور اپنے قریب کے کسی بھی پودے پر لپٹ جاتی ہیں۔ پتے ہرن کے کُھر کے مانند ہوتے ہیں اسی مشابہت کی بنا پر اس کا نام ہرن کھری رکھا گیا ہے پھول سفید گلابی مائل ہوتا ہے۔ اس کے ہر جز کا مزہ تلخ ہوتا ہے۔

ہرن کھری خاص ہندوستانی نبات ہے۔ یہ یونانی ادویہ مفردہ کی فہرست میں اسی صدی کے اوائل میں داخل ہوئی ہے۔ اطبار نے اس کو مصلی خون ہونے کی وجہ سے اپنا لیا ہے۔

مزاج:۔ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال:۔ محلل ومنضج اورام ہونے کی وجہ سے ہرن کھری کو بیرونی طور پر اورام کو تحلیل کرنے اور دنبل میں مواد کو پکانے کے لیے استعمال کرتے ہیں اور مصفی خون ہونے کی وجہ سے امراض فساد خون مثلاً جرب حکہ، داد، دانے اور سوزاک وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ بیرونی طور پر اس کا ضماد مقام ماؤف پر لگائیں

۲۔ اندرونی طور پر ہرن کھری کے پتوں کو پیس چھان کر دو تین ہفتوں تک مسلسل پلاتے رہیں۔

ہزار دانہ (THOUSAND SEEDS PLANT)

نام نباتی/لاطینی (Euphorbia hypericifolia Linn)

ماہیت:۔ ایک چھوٹا سا پودا ہے۔ اس کی شاخیں نازک اور باریک ہوتی ہیں۔ پتوں کو توڑنے پر دودھ نکلتا ہے۔ شاخوں پر بے شمار خشخاش کے مانند تخم لگے ہوتے ہیں۔ خشک پودا عطار کے ہاں مل جاتا ہے۔

مزاج:۔ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال:۔ ہزار دانہ معرق اور دافع بخار ہے۔ اس لیے اکثر بخار کے مطبوخ میں بطور جز شامل کیا جاتا ہے۔

مزید تحقیقات:۔ ہزار دانہ میں ایک گلوکوسائیڈ پایا جاتا ہے۔

مرکبات:۔ مطبوخ بخار

ہلدی، (زرد چوب، عروق الصفر (TURMERIC)

نام نباتی/لاطینی (Curcuma longa Linn)

ماہیت:۔ ہلدی کا پودا ۱ سے ۳ فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ تنا بالکل مختصر پتے گچھوں میں لگتے ہیں اور جڑ

جو اصل زیر زمینی تنا ہوتی ہیں، چھوٹی اور دبیز ہوتی ہیں۔ یہی جذر (زیر زمینی تنا) جو گرہ دار لچکدار اور ہلکے نارنجی رنگ کا ہوتا ہے "ہلدی" کہلاتا ہے۔

ہلدی کا پودا جنوبی ایشیا کے ممالک کی پیداوار ہے۔ جن میں ہندوستان بھی شامل ہے اور اب دنیا کے سارے گرم خطوں میں اس کی کثرت سے کاشت کی جاتی ہے۔ سب سے زیادہ اس کی پیداوار ہندوستان، چین اور ایسٹ انڈیز میں ہوتی ہے۔ ہندوستان میں تمام ریاستوں میں اور خصوصاً تامل ناڈو مغربی بنگال اور مہاراشٹر میں زیادہ کاشت کی جاتی ہے۔

ہلدی کا رنگ قدرتی طور پر زرد ہی ہوتا ہے لیکن اس میں کچھ بھورا پن بھی ہونے کی وجہ سے یہ زرد رنگ صاف نہیں معلوم دیتا۔ اس لیے بازار میں بھیجنے سے قبل اس کی صفائی کی جاتی ہے اور اس کے زرد رنگ کو نمایاں کرنے کی ترکیب عمل میں لائی جاتی ہیں۔ زمین سے کھود کر نکالنے کے بعد دیکھا جائے تو اس کی شکل ایسی ہوتی جیسے پنجہ ہوتا ہے۔ یعنی ایک مرکزی بصلہ نما حصہ اور اس کے اطراف انگلیوں کے مانند ضمنی جڑیں جو اسی سے متصل ہوتی ہیں۔ ان کو علیحدہ کر لیا جاتا ہے اور پھر مٹی وغیرہ سے صاف کر کے ان ٹکڑوں کو پانی میں پکایا جاتا ہے یہاں تک کہ یہ بالکل نرم ہو جاتے ہیں بعض جگہ ہلدی کے چند پتے اس پانی میں شامل کر دیتے ہیں بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اس پانی میں دو تین آنے ڈالنے پر ہلدی کا رنگ زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے۔ ایک عام خیال جو پھیلا ہوا ہے کہ ہلدی کو گوبر میں پکایا جاتا ہے یہ ہر جگہ اور ہر وقت نہیں کیا جاتا۔ پانی میں پکانے کا وقت بھی مختلف مقامات میں مختلف ہوتا ہے کم از کم ۲۰ منٹ اور زیادہ سے زیادہ چھ گھنٹے تک پکایا جاتا ہے۔ جب یہ ہلدی کے ٹکڑے پک جاتے ہیں تو آہستہ آہستہ ان کو ٹھنڈا کیا جاتا ہے اور کھلی ہوا میں پھیلا دیتے ہیں، اور تھوڑی تھوڑی دیر سے ان کو الٹ پلٹ کر دیا جاتا ہے تاکہ ہر حصہ خشک ہو جائے اب خشک شدہ ٹکڑوں کو کسی کھردرے کپڑے سے کسی طرح رگڑ کر اس کا بالائی چھلکا اتار دیا جاتا ہے اس کے بعد اس کی پالش کی جاتی ہے اور پھر بازار میں فروخت کے لیے بھیجا جاتا ہے۔

یونانی طب کی قدیم عربی کتابوں میں الصفر (پیلی جڑیں) کے نام سے ہلدی کا ذکر ملتا ہے۔

مزاج :۔ گرم خشک

افعال و مواقع استعمال :۔ مقل، مسکن مقامی، ملحف قروح، جلاء و محسن لون ہونے کی وجہ سے ہلدی کو بیرونی طور پر خراش، سوج، کچلے ہوئے زخموں، متورم جوڑوں، چوٹ، ورم نزلی و دردی، آشوب چشم میں، ضعف بصارت، جرب الاجفان اور بیاض العین میں استعمال کرتے ہیں۔ نیز جلدی امراض، گندے زخموں، خارش، چنبل میں استعمال کرتے ہیں۔ منقث بلغم اور دافع تشنج ہونے کی وجہ سے اندرونی طور پر سعال،

ضیق النفس، نزلہ زکام میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال: ۱۔ ہلدی اور چونے کا ہموزن سفوف پانی میں پکا کر گرم گرم مقام ماؤف پر ضماد کرنے سے۔ موچ کے لیے بہت مفید اور عام گھریلو استعمال کی ترکیب ہے۔

۲۔ آشوب چشم کے لیے ہلدی کے جوشاندہ (ہلدی ۲۵ گرام پانی آدھا لیٹر) سے آنکھ دھوئیں۔ درد، سوزش اور مواد میں افاقہ ہو جائے گا۔

۳۔ اُبٹن کے طور پر استعمال کرنے سے چہرے کا رنگ صاف ہو جاتا ہے۔

۴۔ بیاض چشم اور ضعف بصارت میں ہلدی کو نہایت باریک پیس کر اکتحالاً استعمال کریں۔

۵۔ ہلدی پسی ہوئی اور نیم کے پتوں کا ضماد جلدی امراض اور زخموں کے لیے مفید ہے۔

۶۔ گندے زخموں پر باریک پسی ہوئی ہلدی کا ذرور بھی کافی افادیت رکھتا ہے۔

۷۔ ۲ گرام ہلدی کا سفوف قدرے نمک کے اضافہ کے ساتھ کھانا سعال اور ضیق النفس کے لیے مفید ہے۔

۸۔ نزلہ زکام میں ۵ گرام ہلدی کو ایک پاؤ دودھ میں جوش دیں۔ اور پھر نیم گرم شکر ملا کر پی لیں۔

مزید تحقیقات: کیمیاوی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ ہلدی میں ایک فیصد روغن، نشا اور کرکمین نام کا ایک جوہر اور ایک روغن کثیف (روغن زرد چوب) پایا جاتا ہے۔

ہلیون (مارچوبہ: ASPARAGUS)

نام نباتی/لاطینی (Asparagus officinalis Linn)

ماہیت: ایک چھوٹا سا ۱ میٹر بلند پودا ہوتا ہے۔ اس کے پتے سولف کے پتوں کے مانند ہوتے ہیں، جڑ لمبی۔ اس کے تخم سرخی مائل سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ یہ پودے برفانی اور پہاڑی مقامات پر ہوتے ہیں۔ ایران میں یہ بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایران ہی سے "تخم ہلیون" ہندوستان درآمد کیے جاتے ہیں۔ بازار میں یہی درآمد شدہ تخم دستیاب ہوتے ہیں ویسے اب شمالی ہندوستان میں بھی اس کی کاشت کی جانے لگی ہے۔ اس پودے کی جڑ جو مازہ ہو کھائی جاتی ہے۔

مزاج: گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال: تخم ہلیون مفتح سدد، مدر اور مزیہ منی ہے۔ اس لیے یرقان، سدہ کبد،

سدہ کلیہ وحصات کلیہ ومثانہ احتباس حیض اور ضعف باہ میں استعمال کرتے ہیں۔
ترکیب استعمال :۔ ۵ گرام تخم کا سفوف استعمال کریں۔ تمام عوارض میں مفید۔
مزید تحقیقات :۔ ہلیون میں اسپرائین نام کا ایک جوہر پایا جاتا ہے۔
مرکبات :۔ لبوب کبیر وصغیر۔

ہرڑ (ہلیلہ) CHEBULIC MYROBALAN

نام نباتی (Terminalia chebula Retz)

ماہیت :۔ ہلیلہ ایک بڑے جنگلی درخت کے پھل ہیں۔ اس کے درخت آسام۔ بنگال۔ مدراس اور بمبئی میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ حجم اور رنگ کے لحاظ سے ہلیلہ کی حسب ذیل تین قسمیں پائی جاتی ہیں۔

۱۔ ہلیلہ سیاہ :۔ خام اور چھوٹی سائز کا بادام کے مغز کے حجم کا ہوتا ہے۔ اس میں پوست وتخم (گٹھلی) علیحدہ نہیں ہوتے۔ خام ہونے کی حالت میں ہی یہ درخت سے گر جاتے ہیں بعد میں خشک ہوکر سیاہ یا سبزی مائل سیاہ رنگ اختیار کر لیتے۔ چھوٹی ہرا اسی کو کہتے ہیں

۲۔ ہلیلہ زرد :۔ نیم پختہ۔ متوسط، زرد رنگ کی ہڑ۔ ہلیلہ زرد کہلاتی ہے۔ جس میں گٹھلی پڑی ہوتی ہے۔

۳۔ ہلیلہ کابلی :۔ کامل طور پر پختہ ہڑ "ہلیلہ کابلی" کہلاتی ہے۔ رنگ زرد ہوتا ہے۔ حجم میں کافی بڑی ہوتی ہے۔

مزاج :۔ سرد وخشک

افعال و مواقع استعمال :۔ قوی دماغ۔ معدہ وامعاء ہونے کی وجہ سے ہڑ حافظہ کی کمزوری دور کرنے۔ بینائی کو تیز کرنے۔ اور دماغی کمزوری سے ہونے والے دردسر میں نیز بالوں کی سیاہی قائم رکھنے، معدہ اور آنتوں کی تقویت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۱۔ تنہا اس کا سفوف (۳ تا ۵ گرام) متواتر کئی دن تک استعمال کرتے رہنے سے بال وقت سے پہلے سفید ہونے سے بچ جاتے ہیں۔

(۲) ۳ تا ۶ گرام کشتہ کا سفوف بنا کر اس میں قدرے شہد کا اضافہ کریں۔ اس کو استعمال کرنے سے بصارت دماغ، معدہ اور اعصاب کے لیے طاقت کا باعث ہے۔

(۳) ہلیلہ زرد کو پانی میں گھس کر سلائی سے آنکھ میں لگانے پر بصارت کی تیزی کے علاوہ آنکھوں میں ٹھنڈک بھی پڑتی ہے۔ اور یہ صاف بھی ہو جاتے ہیں۔ نیز دھندلا، اور آنکھوں کی سُرخی اور جلن بھی دُور ہو جاتی ہے۔

(۴) بینائی کے تیز کرنے میں ہلیلہ، بلیلہ اور آملہ (ترپھلہ) کو خاص طور پر اہمیت حاصل ہے۔ تنہا بھی یہ استعمال کئے جاتے ہیں لیکن تینوں ایک ساتھ استعمال کرنے سے اثرات میں قابل قدر تک اضافہ ہو جاتا ہے۔ ان تینوں کا سفوف بنا کر استعمال کرنا بہتر ہے۔

مزید تحقیقات:۔ کے مطابق اس پر کیمیاوی تجزیہ سے حسب ذیل اجزاء دریافت ہوئے ہیں۔

(۱) ٹے نین تقریباً ۴۰ فیصدی۔

(۲) ایک جوہر فعال (ایلکلائڈ) مائروبیلے نین (ہیلیلین)

(۳) گال (۴) چے بولونک ایسڈ (۵) روغن (مغز میں)

چونکہ اس میں ٹے نین پایا جاتا ہے اس لیے اس کو مقامی طور پر بذریعہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور اس سلسلہ میں مفید بھی پایا گیا ہے۔ چنانچہ اس کا ایک مرہم بنایا جاتا ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ موم اور روغن گل میں پگھلائیں اور اس میں ہلیلہ کا سفوف دوگنی مقدار میں اچھی طرح ملالیں اور استعمال کریں۔

مشہور مرکبات:۔ (۱) اطریفل کشنیزی (۲) اطریفل زمانی (۳) اطریفل قنبیل اور تمام اطریفلات میں ہلیلہ۔

ہینگ (حلتیت: ASAFOETIDA)

نام نباتی / لاطینی (Ferula foetida Regal)

ماہیت:۔ ہینگ دراصل خشک شدہ دودھ ہے جو کہ مختلف پودوں کی اصل جڑ یا زمین میں پیوست شدہ دیگر جڑوں سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ پودے وسط ایشیا میں پائے جاتے ہیں۔ ان پودوں کی جڑیں گاجر کی شکل کی تقریباً ۵ سے ۶ انچ موٹی ہوتی ہیں۔ مارچ، اپریل میں جبکہ پودوں کے پھول لگے ہیں۔ جڑ کا بالائی حصہ کی زمین کو کھود دیا جاتا ہے اور تنہ کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ اب جو حصہ جڑ کا باہر میں دکھائی دے رہا ہوتا ہے اس کو ٹہنیوں اور مٹی کے ساتھ ایک گنبد نما شکل بنا کر ڈھانک دیتے ہیں۔ دودھ جیسی رطوبت رسنے لگتی ہے۔ کچھ دن کے بعد اس

دار جڑ کو زمین سے چھیل کر نکال لیا جاتا ہے۔ پھر ایک قطعہ ٹکڑا اس جڑ سے کاٹ لیا جاتا ہے۔ پھر اس حصہ سے مزید رطوبت رسنے لگتی ہے۔ یہ قطع و برید کا سلسلہ اس وقت جاری رکھا جاتا ہے جب تک کہ اس سے رطوبت کا نکلنا بند نہ ہو جائے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ پہلی دفعہ کے قطع کرنے کے بعد سے تقریباً ۳ ماہ تک رطوبت کا رسنا جاری رہتا ہے۔

کیمیاوی اعتبار سے ہینگ رالدار گوند کی حیثیت رکھتی ہے۔ سب سے بڑے مراکز جو کہ ہینگ کی پیداوار کے لیے مشہور ہیں، مشرقی ایران اور مغربی افغانستان کے علاقے ہیں۔ ایران اور افغانستان ہی سے ہندوستان میں ہینگ درآمد کی جاتی ہے۔

بازار میں ہینگ تین شکلوں میں دستیاب ہوتی ہے۔ (۱) اشکی دانے (۲) منجمد ڈول ٹکڑے اور نیم سیال۔ ان میں سے سب سے خالص شکل اشکی دانوں والی ہوتی ہے۔ جن کا رنگ سبزی مائل یا ہلکا پیلا ہوتا ہے اور بو نہایت تیز اور ناگوار ہوتی ہے۔ اس کے بعد دوسری شکلیں ہیں جن میں پودوں کے دیگر اجزاء بھی شامل رہتے ہیں۔

یہ دوا نہایت قدیم ہے چنانچہ حکیم ثاوفرسطس، دیسقوریدوس وغیرہ نے سب سے پہلے اس کا ذکر کیا ہے۔ عرب اطباء نے بھی اپنی کتابوں میں اس کا ذکر کیا ہے اور علاج معالجہ میں کثرت سے اس کا استعمال بھی کیا ہے۔ حکیم رازی سنہ ۸۵۰ء نے اس کو فالج میں استعمال کرنے کی سفارش کی ہے۔ اور اس نے ایک معجون بھی ترتیب دی تھی جس کا نام "معجون حلتیت" ہے اور وہ اسے فالج ہی میں استعمال کیا کرتا تھا۔ ویسے اس کا یہ خیال اس زمانہ کے طلباء طب یونانی کے لیے ایک حیرت ناک بات ہی لگتی ہوگی حالانکہ زمانہ حاضر کی سائنٹیفک تحقیقات نے بھی ہینگ کو زبردست "محرک اعصاب" ثابت کیا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ محرک اعصاب، ہاضم، کاسر ریاح، دافع تعفن اثرات کی وجہ سے ہینگ کو فالج، خفقان، صرع، ضعف اشتہا، ضعف ہضم، درد شکم، نفخ شکم اور وجع الفواد میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) ۵۰۰ ملی گرام ہینگ کو پانی کے ہمراہ استعمال کریں تمام عوارض میں مفید ہے۔

(۲) شیر خوار بچوں کے نفخ شکم کی صورت میں ہینگ کو تھوڑے سے پانی میں حل کریں اور اس میں روئی بھگو کر ناف پر رکھیں۔ نفخ کم ہو جائے گا۔

(۳) وجع الفواد میں اطباء ۵۰۰ ملی گرام ہینگ کو موزیں میں رکھ کر کھلاتے ہیں۔

مشہور مرکبات :۔ حب حلتیت (۲) معجون جوشاندہ گوگل (۳) لک سلیمانی (۴) معجون لقوہ۔

ادویہ حیوانیہ

ابریشم (SIEK COCOON)

ماہیت :۔ گول و بیضوی زرد رنگ کا چھوٹا سا خول ہوتا ہے جو دراصل ریشم کے کیڑے کا گھر ہے جس کو وہ اپنے لعاب سے اپنے اطراف بنا لیتا ہے۔ بیرونی حصہ سے ریشم نکال لیا جاتا ہے۔ پوست جو کیڑے کے اطراف لپٹا رہتا ہے اسی کو تیلی سے کتر کر کیڑا نکال کر "ابریشم مقرض" کے نام سے ادویہ میں استعمال کرتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال واقع استعمال :۔ مفرح، منفث بلغم، جالی، افعال کی بنا پر ابریشم کو خفقان، ضعف قلب، کرب، ہیجان نفسانی، سعال، ضیق النفس نیز عوارض چشم میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) ابریشم کو باریک کتر کر گرم توے پر بریاں کر لیں اور کھرل میں اس کا سفوف بنا لیں۔ یہ سفوف ۳ گرام کی مقدار میں سادہ پانی یا شہد کے ہمراہ استعمال کریں۔ تمام عوارضات میں مفید ہے۔

(۲) عوارض چشم میں ابریشم کو جلا کر باریک سرمہ کی طرح پیس لیں۔ اور پھر آنکھ میں لگائیں۔ اس سے بینائی بھی تیز ہوتی ہے۔ اور اکثر امراض چشم، قرحہ، دمعہ خارش چشم کو بھی فائدہ کرتا ہے۔

مزید تحقیقات :۔ تحقیقات سے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ ابریشم کے اندر تناؤ بڑھنے، ضربات قلب کی بے قاعدگی کے خلاف خصوصیات موجود ہیں۔ اس لیے اس کو ایسے بڑھے ہوئے خون کے دباؤ میں جس کا سبب خلاف شرائین یا ضعف قلب میں مفید پایا گیا ہے۔ اس فائدہ کے لیے مذکورہ ترکیب ہی سے استعمال کریں نیز اس کے کیمیاوی تجزیہ سے حسب ذیل اجزاء دریافت ہوئے :۔

(۱) امینو ایسڈ (۲) نیوکلیو پروٹینز اور نیوکلک ایسڈ (۳) وٹامن بی (۴) وٹامن کیلکس (۵) ریبوفلاوین

مشہور مرکبات :۔ (۱) خمیرہ ابریشم سادہ (۲) خمیرہ ابریشم ارشد والا (۳) خمیرہ گاؤزبان (۴) خمیرہ مروارید۔

جند بیدستر (CASTOREUM)

ماہیت :۔ جند بیدستر ایک خشک شدہ منجمد رطوبت ہے۔ جو ایک جانور کی ان دو تھیلیوں سے حاصل کیا جاتا ہے جو مقعد کے پاس ہوتے ہیں۔ جند بیدستر جب تازہ ہوتا ہے تو گوشت کے رنگ کا ہوتا ہے۔ خشک ہونے کے بعد بھورا یا سیاہی مائل ہو جاتا ہے بو تیز ہوتی اور ذائقہ تلخ اور ترش ہوتا ہے۔ جند بیدستر ہندوستان میں درآمد کیا جاتا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ محرک نظام اعصاب، دافع تعفن، دافع تشنج ہونے کی وجہ سے جند بیدستر کو اخلاط غلیظہ صرع، ام الصبیان، تشنج، نفس، رعشہ اور اختناق حیض میں خصوصیت سے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ نصف گرام سے ایک گرام کی مقدار میں اس کا سفوف تمام مذکورہ عوارض میں مفید ہے۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) حب جند (۲) حب فاوانیا (عود صلیب)

خراطین (EARTHWORM)

(شحم الارض۔ امعاء الارض۔ زغار۔ کرم گل خوردہ۔ کیچوہ۔)

ماہیت :۔ تانبے کی رنگت کے لمبے لمبے کیڑے ہوتے ہیں جو موسم برسات اور مرطوب زمین میں پائے جاتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و تر۔ بقول بعض گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مقوی باہ مثراً و منماداً، مسکن اورام حارہ، نافع جراحات، خراطین کو زیادہ تر مقوی باہ ظاہری اور منماد دوں میں بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن بعض اطباء اس کو اندرونی طور پر بھی تقویت باہ کے لیے استعمال کراتے ہیں۔ تازہ خراطین کو اعضاء کی جراحت پر پیس کر منماد کرتے ہیں، اور تین رات دن تک باندھے رکھتے ہیں۔ طی بذانسخ، ورنی، ضربہ و سقطہ اور اورام حارہ میں بھی اس کا منماد کرتے ہیں۔

ریگ ماہی (سمک صیدا : SKINK)

ماہیت :۔ سنہری رنگ کی رتیلی مچھلی ہے جس کے پشت پر کانٹے ہوتے ہیں اس کو سر اور چار پیر بھی ہوتے ہیں۔ پشت پر گہری سُرخ لکیریں بھی پائی جاتی ہیں۔ ۲ سے ۶ انچ اس کا طول ہوتا ہے۔ خشک شُدہ دواسازوں کے ہاں مل جاتی ہے۔ یہی دواءً استعمال کی جاتی ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ ریگ ماہی مقوی اعصاب، محرک اور مقوی باہ ہے اس لیے ضعفِ اعصاب، ضعفِ عام، ضعفِ باہ جیسے حالات میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ ریگ ماہی کو جلا کر اس کا خاکستر ۲۵ ملی گرام میں پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔

مشہور مرکبات :۔ حب جالینوس۔

سرطان (CRAB)

(عقرب البحر، خرچنگ، کینکڑا)

ماہیت :۔ سرطان ایک دریائی جانور ہے۔ اس کے دو جبڑے، چنگل، ناخن، دانت اور سخت پشت ہوتی ہے۔ اس کا سر اور دُم نہیں ہوتی۔ آنکھیں شانہ پر اور منہ سینہ پر ہوتا ہے۔ جبڑے دونوں طرف سے چرے ہوئے اور پاؤں آٹھ ہوتے ہیں۔ نر سرطان زیادہ ہوتا ہے۔ مادہ بہتر سمجھی جاتی ہے۔ چنانچہ اس کی علامت یہ بتائی جاتی ہے کہ اس کی پشت میں سوئی چبھونے سے لیسدار سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔

مزاج ـــــ سرد و تر۔ بقول بعض گرم و تر۔

افعال و مواقع استعمال :۔ محلل اورام حارہ، جالی، دافع سل دق، حابس نفث الدم اور نفث المدہ مترقی کو یدگی سگ و عقرب و دیگر حیوانات گزندہ۔ عموماً سرطان محرق (سوختہ) کو سل دق، نفث الدم اور نفث المدہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور ان امراض میں اس سے فائدہ عظیم حاصل ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں گرم و خشک کھانسی، خشونت سینہ، خشکی اعضاء اور لاغری مفرط میں گرم مزاجوں کو دیا جاتا ہے۔ اس کے گوشت

کا شوربہ مریضانِ سل ودق کو بجائے نامخوارش استعمال کرایا جاتا ہے۔ مفید مرض ہونے کے علاوہ کثیر الغذا ہے۔ (اگرچہ عسر الہضم ہے) تفتیت حصاۃ کے لیے بھی یہ شوربہ مفید بیان کیا جاتا ہے۔ خاکستر سرطان کو بہق و کلف پر طلاء کیا جاتا ہے۔ جو جابی ہونے کی وجہ سے ان کو زائل کر دیتا ہے۔

سرطان سانپ، بچھو اور کتے کے لیے شرباً و ضماداً مفید ہے۔ سرطان کے قرص دیگر ادویہ کے ساتھ بنائے جاتے ہیں۔ جو قرص سرطان کے نام سے موسوم ہیں۔ اور سل ودق اور کھانسی میں مستعمل ہے۔

مشہور مرکبات:۔ قرص سرطان کافوری۔

سریشم ماہی (ISINGLASS)

ماہیت:۔ سریشم ماہی (مغزی السمک) چربی کے مشابہ منجمد رطوبت ہے جو کہ ایک قسم کی مچھلی کے شکم سے نکالی جاتی ہے۔ نیز ایک قسم کی مچھلی کے چھلکوں کو باریک باریک ریشوں میں کاٹ کر خشک کر لیتے ہیں آج کل بازاروں میں زیادہ تر اسی قسم کا سریشم ماہی دستیاب ہوتا ہے۔

سریشم ماہی روس، یورپ میں پایا جاتا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک بدرجہ اوّل۔

افعال و مواقع استعمال:۔ مغری، مجفف، حابس، نفث الدم، جابی۔

مغری اور مجفف ہونے کی وجہ سے مرض سل اور نفث الدم میں بکثرت مستعمل ہے۔ چنانچہ تنہا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز ادویہ مرکبہ میں بھی ڈالا جاتا ہے۔ اور ان کے افعال کے ساتھ ہی چونکہ جابی بھی ہے۔ لہٰذا بعض مرہموں میں شامل کیا جاتا ہے۔ اور مجفف، تعریہ اور جلا کی وجہ سے زخموں کو فائدہ بخشتا ہے۔ تازہ زخموں کے لیے ذروراً نہایت مفید ہے۔ خون کو بند کر کے زخم کو جلد اچھا کر دیتا ہے۔ انہیں افعال کے باعث شقاق رخسار، برص اور تحسین لون بشرہ کے لیے مفرداً و مرکباً استعمال کرتے ہیں۔

صَدَف (SHELL)

ماہیت :۔ صدف کے معنی خول کے ہیں۔ یہ خول مختلف آبی کیڑوں کے گھر ہوتے ہیں۔ چنانچہ صدف مروارید (Mother of Pearl) صدف حلزون (Cochlea Shell) اور خرہرہ (Cowry Shell) سب میں مستعمل ہیں۔ صدف مروارید کا بیان مروارید کے ذیل میں ہونے والا ہے۔ یہاں پر صدف حلزون اور خرہرہ کے متعلق سے لکھا جاتا ہے۔

صدف حلزون (سنکھ)

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ مقوی اعصاب، منفث بلغم، محرق وجذ، داخ سمیت افعال کی بنا پر صدف حلزون کو ضعف اعصاب، رعشہ، تپ دق وسل، آتشک وفساد خون، وجع مفاصل (جوڑ) عرق النساء، نقرس، احتباس حیض، عسر حیض میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ کشتہ صدف حلزون (کشتہ سنکھ) ان مذکورہ تمام عوارض میں مفید ہے۔ ۲۵۰ ملی گرام سے ۵۰۰ ملی گرام کی مقدار میں پانی سے استعمال کریں۔

مشہور مرکبات :۔ کشتہ سنکھ

مزید تحقیقات :۔ کشتہ صدف حلزون (کشتہ سنکھ) میں چونا (لائم) کی مقدار قابل غور حد تک زیادہ پائی گئی ہے۔ یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ یہ کشتہ بہت آسانی سے جذب ہو کر خون کے زہریلے مادوں اور تعفن (یوریک ایسڈ) کو حل کر کے پسینہ کے راستہ نکال دیتا ہے اور خون میں موجود دیگر سمی مواد کو باہر کر دیتا ہے۔ اسی لیے یہ زہریلے جانوروں کے کاٹے میں بطور تریاق، ہر قسم کے بخار خصوصاً تپ دق وسل جس میں کے پھیپھڑے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی قوت مدافعت کمزور ہو جاتی ہے۔ کشتہ سنکھ اس امر میں نہایت مفید نتائج کا حامل ہے۔

خرہرہ (Cowry)

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ خرہرہ بیرونی طور پر جلانے اور ضعف اثر رکھتی ہے۔ اور اندرونی طور پر یہ منفث بلغم اور معتدل ہے۔ اس لیے اس کو ہیضہ، چیچک، کلف، جمائیں دور کرنے اور سوء ہضم، یرقان، قیم

خال و کبد سعال اور ضیق النفس میں استعمال کرتے ہیں۔
ترکیب استعمال :۔ (۱) خاکستر خرمہرہ کو آب لیموں میں حل کر کے کلف، جھائیں وغیرہ پر لگائیں۔
(۲) بیماریِ چشم کے لیے اس کا سرمہ استعمال کریں۔
(۳) دیگر عوارض میں کشتہ خرمہرہ کا استعمال مفید ہے۔

عنبر (AMBERGRIS)

ماہیت :۔ قیمتی خوشبودار دوا ہے۔ یہ ایک دریائی جانور (اسفرم ویل) کے شکم سے نکلتا ہے۔ رنگت کے لحاظ سے بہترین عنبر اشہب ہوتا ہے۔ (اشہب اس رنگ کو کہتے ہیں جس کی سفیدی غالب ہو۔)
مزاج ـــــ گرم و خشک۔
افعال و مواقع استعمال :۔ مفرح اور مقوی قلب و دماغ ہے اس کو تقویت بخشتا ہے۔ حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتا اور قوت باہ کو تحریک دیتا ہے۔ عنبر کو زیادہ تر اعصاب، دماغ اور قلب کے امراض باردہ میں استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ فالج، لقوہ، رعشہ، کزاز، خدر، ضعفِ دماغ و اعصاب، ضعفِ قلب، خفقان سرد وغیرہ میں مفرحات اور یا قویات میں شامل کر کے کھلایا جاتا ہے۔ محرک باہ ہونے کے باعث ضعف باہ کی ادویہ میں شامل کیا جاتا ہے۔ اور حرارت غریزی کے ضعف کے وقت اس کو برانگیختہ کرنے کے لیے کھلایا جاتا ہے۔ ضعفِ معدہ اور درد معدہ کو زائل کرنے کے لیے بھی استعمال کرایا جاتا ہے۔
مشہور مرکبات :۔ مفرح نظام، خمیرہ گاؤزبان عنبری خمیرہ ابریشم ارشد والا، دواء المسک معتدل جواہر دار۔

قرن الایل (شاخ گوزن : STAGHORN)

ماہیت :۔ شاخ گوزن بارہ سنگے کے سینگ کو کہتے ہیں جو کہ نہایت سخت اور ٹھوس ہوتا ہے۔
مزاج ـــــ گرم و خشک۔
افعال و مواقع استعمال :۔ محلل، مسکن، مانع، شاخ گوزن کو تھوڑا گھس کر اور چند عدد دانے مرچ سیاہ

ظاہر ذات الجنب میں طلا کرتے ہیں۔ اور نیز اسی مرض میں اس کو سوختہ کرکے (کشتہ بناکر) اندرونی طور پر استعمال کراتے ہیں۔ شاخ گوزن سوختہ کو جالی ہونے کے باعث اکثر امراض چشم مثلاً قروح چشم، سبل، جالہ اور حکہ وجرب چشم میں اکحالاً استعمال کرتے ہیں۔ اور تنہا یا دیگر ادویہ کے ساتھ بطور سنون دانتوں پر ملتے ہیں۔ جس سے دانت میل وغیرہ سے صاف ہوکر چمکدار بن جاتے ہیں۔ سوختہ کو باریک پیس کر پٹیوں اور پھنسیوں کے تلاع میں ذرور کرنا بھی مفید ہے۔ اس کی دھونی بواسیر کے مسّوں کے لیے مفید بیان کی جاتی ہے۔

مشہور مرکبات:۔ کشتہ قرن الایل۔ سنون مسیحی۔

کف دریا (CUTTLE FISH BONE)

ماہیت:۔ کف دریا (سمندر جھاگ) ایک بحری جانور کی پشت کی ہڈی ہے جو ایک عرصہ کے بعد ایک خاص شکل اختیار کرلیتی ہے۔ بظاہر دیکھنے میں یہ سمندر کے جھاگ ہی جیسی دکھائی دیتی ہے اسلئے اس کو یہ نام دے دیا گیا ہے۔

مزاج ـــــ گرم وخشک بدرجہ سوم۔

افعال ومواقع استعمال:۔ جالی ہونے کی وجہ سے امراض چشم مثلاً غلبلہ، بیاض چشم اور جالہ وغیرہ کے دور کرنے کے لیے اکحالاً تنہا یا سرموں میں شامل کرکے استعمال کرتے ہیں۔ اور تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ جلائے دندان کے لیے بطور سنون مستعمل ہے۔ امراض جلدیہ مثلاً بہق، کلف، آثار جلد وغیرہ کے ازالہ کے لیے طلاءً استعمال کیا جاتا ہے۔

لک (لاکھ : LAC)

ماہیت:۔ لک (لاکھ) ایک رالدار شے ہے جو عموماً سرخی مائل یا گہرے بھورے رنگ اور ناخوشگوار بو والی ہوتی ہے جو برگد، ببول اور پیپل وغیرہ جیسے درختوں کی ٹہنیوں پر ایک قسم کے کیڑوں (Tachardia Lacca) کی وجہ سے جمع ہوجاتی ہے اس کو جمع کرلیتے ہیں۔ لاکھ بہت سارے کاموں میں لائی جاتی ہے۔ گراموفون کے ریکارڈ بھی اسی سے بنائے جاتے ہیں۔ ہولی میں جو گلال استعمال ہوتا ہے وہ اسی سے تیار کیا جاتا ہے۔

اگلاکھ کو آگ پر پگھلا کر کسی برتن میں گرم پانی میں ٹپکائیں تاکہ گرد و غبار تہہ نشین ہو جائے اور صاف لاکھ پانی کے اوپر آجائے تو اس کو "لک مغسول" کہتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔ لک مغسول الطف اور لک غیر مغسول اقوی۔

افعال و مواقع استعمال :۔ لاکھ جالی اور محلل ہے۔ بدن کا تغذیہ کرتی اور خون کو بند کرتی ہے۔ منفث بلغم اور مجفف رطوبات بدن ہے۔ معدے اور جگر کو تقویت بخشتی ہے۔

لاکھ استقائے لمعی، استقائے ذقی، یرقان، کھانسی اور دمہ میں استعمال کی جاتی ہے۔ معدے اور جگر کے کئی امراض میں کھلاتے ہیں۔ دھوئی ہوئی لاکھ نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک بکری کے تازہ دودھ کے ہمراہ نفث الدم کو بند کرنے کے لیے کھلاتے ہیں۔ مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے بدن کو لاغر کرنے کے لیے بقدر نصف ماشہ سے دو ماشہ تک ہمراہ سرکہ کھلاتے ہیں۔

مشہور مرکبات :۔ دواء لک، قرص کہربا، دبید الورد۔

مرجان (بُسّد ؛ CORAL)

ماہیت :۔ مرجان ایک قسم کے آبی کیڑوں کے گھر ہیں۔ جب کیڑا اپنے بچے دے کر نکل جاتا ہے اور اس کا گھونسلا خالی رہ جاتا ہے تو یہ گھونسلے بعض دفعہ سمندر کی سطح سے اتنے اوپر ہو جاتے ہیں کہ ان کا ایک جزیرہ بن جاتا ہے چنانچہ بعض جزیرے (Coral Islands) اس وقت بھی کرم مرجان کے بنائے گھونسلے ہیں۔ بازار میں دو قسم کا مرجان ملتا ہے ایک تو باریک شاخوں کی شکل میں ہوتا ہے جسے شاخ مرجان کہتے ہیں۔ دوسرا سخت سوراخدار ٹکڑے ہوتے ہیں۔ اس کو بیخ مرجان کہتے ہیں۔ بُسّد کوئی علیحدہ شے نہیں ہے۔ مرجان کا فارسی مترادف ہے۔

مزاج ـــــ سرد و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مفرح، مقوی، قابض، حابس دم ہونے کی وجہ سے مرجان کو ضعف قلب، خفقان، وحشت و کرب، وسواس، ضعف معدہ، جریان خون، اسہال خون، سیلان الرحم اور ضعف عام میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ مرجان (بُسّد) محلول (مرجان کو عرق گلاب یا عرق بید مشک میں اچھی طرح پیس کر

محفوظ کر لیا جاتا ہے۔) ۵۰۰ ملی گرام سے ایک گرام کی مقدار میں استعمال کرنے سے مذکورہ تمام عوارض میں فائدہ ہوتا ہے۔ یا پھر اس کو جلا کر اس کا کشتہ بھی بہتر طریقہ استعمال ہے۔

مزید تحقیقات :۔ مرجان دراصل کیلسیم ہی پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس لیے یہ عام جسمانی کمزوری اور قلب و ریہ کے افعال اور عضوی نقص میں نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ کیلسیم جسم انسانی کی ترکیب میں ایک اہم عنصر ہے۔ انسجہ کی پرورش اسی پر منحصر ہے۔ خون میں اس کا وجود ضروری ہے۔ قلب اور ریہ کے انسجہ میں کیلسیم خاص طور پر پایا جاتا ہے۔ اسی لیے کیلسیم اور اس کے مرکبات کو قلب و ریہ کے لیے ایک ٹانک تسلیم کیا گیا ہے۔ یونانی طب میں مرجان، مروارید اور اس قسم کی اور بہت ساری قدرتی کیلسیم ایک زمانہ سے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ متقدین بھی ان کو اعضائے رئیسہ کی تقویت کے لیے استعمال کرتے تھے۔ کیلسیم کو علیحدہ استعمال کرنے کی بجائے قدرت میں پائے جانے والے کیلسیم کے خزانوں کا استعمال نہ صرف بے ضرر ہے بلکہ یہی ایک طرح سے بہتر طریقہ استعمال ہے۔ کیونکہ اس بات سے کسی کو انکار نہیں ہے کہ انسانی جسم دیگر حیوانات کی مانند اپنی ساخت میں ایک ہی قسم کے مختلف اجزاء سے مرکب ہے۔ غالباً تمام حیوانات کے اجسام میں جو اجزاء بطور تحلیل و تفریق ثابت ہوتے ہیں وہ نوعیت میں یکساں ہیں۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ کسی حیوان میں کوئی جزء زیادہ ہے یا کوئی جزء کم۔ اس کمی بیشی سے قطع نظر وہ عناصر جن سے ایک حیوانی جسم مرکب پایا جاتا ہے۔ سب اجسام حیوانی میں برابر ہیں۔ انسانی جسم کے کسی بھی عارضہ کے علاج کے لیے معدنیات، نباتات اور حیوانات کا ذخیرہ کام میں لایا جاتا ہے۔ ان میں سے معدنیات و نباتات تب ہی مفید ہو سکتے ہیں جب کہ جسم میں ان کو جذب کرنے اور ان کو تحلیل کر کے اس عارضہ کو ٹھیک کرنے کی صلاحیت ہو۔ حیوانات میں چونکہ انسانی جسم جیسے اجزاء بنے بنائے موجود ہوتے ہیں اس لیے اجزاء حیوانی کا بغرض علاج استعمال کرنا معدنیات و نباتات کی نسبت زیادہ موزوں و مناسب معلوم ہوتا ہے۔ یوں بھی اگر سائنس کی روشنی میں انسانی جسم کا تجزیہ کیا جائے تو سائنس یہی کہے گی کہ اس میں کیلسیم پایا جاتا ہے۔ حالانکہ کیلسیم کے علاوہ دیگر کئی اجزاء بدن انسان کی ترکیب میں پائے جاتے ہیں۔ یہی حال ان حیوانی اجزاء کے تجزیہ کا ہے جس میں صرف کیلسیم ہی کیلسیم دکھائی دیتا ہے۔ نیز مرجان میں فولاد کا بھی جزء پایا جاتا ہے اس لیے انسانی بدن میں فولاد کی کمی کو پورا کرنے کے لیے مرجان نہایت مفید اور کارآمد دوا ہے اور اس کے استعمال میں فولاد کے جذب ہونے یا ہضم ہونے کا کوئی خدشہ نہیں رہتا۔ اس لیے کہ وہ مرجان کی ترکیب میں شامل ہے۔ جب مرجان کے اجزاء تحلیل ہو کر خون میں جذب ہو کر انسجہ کی غذا بن جائیں گے۔ ساتھ ہی فولاد بھی جذب ہو کر خون میں تبدیل ہو جائے گا۔

غرض مرجان اور اس قسم کے ادویہ حیوانیہ بدنِ انسان میں پیدا شدہ عوارضات کو دُور کرنے میں نہایت مفید اور کارآمد ہیں۔

مشہور مرکبات :- (۱) دوار المسک (۲) قرص کہربا (۳) دوائے مرجان (۴) کشتہ مرجان۔

مروارید اموتی، لُولُو (PEARL)

ماہیت :- مروارید (موتی) سفید رنگ کے گول چمکدار چھوٹے چھوٹے دانے سے ہوتے ہیں جو ایک قسم کے سمندری کیڑے کے گھر (سیپ) سے نکالے جاتے ہیں۔ یہ کیڑے بحرِ ہند، بحرِ احمر، خلیج فارس اور بحرِ اسکاہل کے دہانوں پر بکثرت پائے جاتے ہیں۔ بعض موتی اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ ۲۰۰ موتیوں کا ایک گرام یا اس سے بھی کم ہوتا ہے۔ سب سے بڑا موتی تقریباً ۱۲۰ گرام تک کا بھی پایا گیا ہے۔ لیکن یہ بالکل نادر ہے۔

مزاج ـــــ معتدل۔

افعال و مواقع استعمال :- مقوی اعضاء رئیسہ، قابض، حابس الدم، مانع امراض متعدی ہونے کی وجہ سے مروارید ضعف قلب، وسواس، جنون، خفقان، ضعف معدہ و جگر و گردہ، جریان، سیلان الرحم، کثرت حیض، اسہال دموی، حصبہ و جدری اور موتی جچرے میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :- (۱) مروارید محلول (مروارید کو عرقِ گلاب میں نہایت باریک پیس کر محفوظ کر لیا جاتا ہے) ۵۰۰ ملی گرام کی مقدار میں استعمال کرنا ان مذکورہ تمام عوارض کے لیے مفید ہے۔

(۲) امراض متعدی میں بطور حفظ ماتقدم ثابت موتی ایک عدد کھلانا مفید ثابت ہوتا ہے۔

مزید تحقیقات :- مروارید دراصل منجمد کلس [illegible] ہے۔ اس کی تکوین یوں ہوتی ہے کہ صدف [illegible] جو کہ ایک نہایت ہی نازک جسم رکھنے والا آبی کرم (Aquatic animal) ہے۔ اس پر بطور حفاظت سخت غلاف (سیپ) ہوتا ہے۔ جو اسے تمام صدموں اور خطرات سے محفوظ رکھتا ہے مگر اس کا نازک جسم اس بات کا متحمل بھی نہیں ہے کہ بلاواسطہ ایسے سخت غلاف کی تخلیق کو برداشت کرے اس لیے قدرت نے اس کے جسم اور غلاف کے درمیان ایک قسم کا شفاف لعاب دار مادہ پیدا کیا ہے جو اس کے بیرونی غلاف کی تخلیق سے محفوظ رکھنے کے علاوہ اس غلاف کے اندر اتفاقی طور پر داخل ہو جانے والی موذی چیزوں کی اذیت کو دفع کرتا ہے یعنی جب کوئی ریت کا ذرہ یا کنکری یا کوئی اور ایسی ہی چیز

اس کے غلاف (سیپ) میں چلی جاتی ہے جس سے اس کے نازک جسم کو ایذا محسوس ہوتی ہے تو یہ لعابدار شفاف مادہ اس کے چاروں طرف لپٹ کر اس کے جسم کو اذیت سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور ایک گول غلولہ کی شکل بن جاتا ہے جس کے مرکز میں وہی موذی چیز بند ہو جاتی ہے۔ یہی غلولہ مروارید (موتی) کہلاتا ہے۔ لعابدار شفاف مادہ کو صدف مروارید کہتے ہیں۔ جب صدفہ (Pearl Oyster) زندہ رہتا ہے۔ مروارید اور صدف مروارید لعابی حالت میں نرم ہوتے ہیں جب اس کو مار کر اُبال لیتے ہیں۔ تو یہ دونوں منجمد ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ صدفہ کا سخت غلاف (سیپ) بھی صدف ہی کہلاتا ہے لیکن اس سیپ کے اندر لعابدار شفاف مادہ منجمد ہو کر سخت ہو جاتا ہے اس لیے اس کو صدف کہتے ہیں۔ اور یہ اندرونی صدف بیرونی صدف کے مقابلہ میں زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ مذکورہ تفصیل سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ مروارید اور صدف مروارید ایک ہی چیز ہے۔ فرق صرف اس کی شکل میں ہوتا ہے یعنی مروارید گول ہوتا ہے اور صدف مروارید چوڑا طبق صورت و شکل، چمک دمک اور مادہ سب کچھ ایک ہے۔

قدرتی مروارید کے علاوہ ایک اور قسم کا مروارید دستیاب ہوتا ہے۔ جس کو مروارید پرورده (Cultured Pearl) کہتے ہیں۔ یہ مروارید بھی صدفہ کے جسم کے اندر ہی بنتا ہے۔ لیکن اس صورت میں بجائے اس کے کہ کوئی خارجی ذرہ اتفاقی طور پر اس کے اندر داخل ہو۔ مصنوعی طریقے سے سیپ کا بنایا ہوا چھوٹا سا منکا اس کے جسم میں داخل کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ بڑے پیمانہ پر بیسویں صدی کی ابتداء میں جاپان میں اختیار کیا گیا ہے۔ جاپان کے ساحلوں پر سمندری تہ میں ۳۰ تا ۶۰ فٹ گہرائی پر منتخب صدفوں کی باقاعدہ کاشت کی جاتی ہے۔ جب صدفے تین سال کے ہو جاتے ہیں تو انہیں مخصوص کارخانوں میں لے جاتے ہیں۔ جہاں ماہرین ان کے بیرونی خول کو ایک خاص آلہ سے کھول کر سیپ کے بنے ہوئے منکوں کو گوشت کے اندر داخل کر دیتے ہیں۔ اور ان کو دیگر سمندری جانوروں سے محفوظ رکھنے کے لیے لوہے کے پنجروں میں بند کر کے پانی کے اندر لٹکا دیتے ہیں اور وقفہ وقفہ سے ان پنجروں کی دیکھ بھال ہوتی رہتی ہے۔ جب یہ صدفے سات سال کے ہو جاتے ہیں تو انہیں دوبارہ کارخانہ میں لے جا کر احتیاط کے ساتھ ان کے اندر سے مروارید نکال لیے جاتے ہیں۔ لیکن ہر صدفہ سے مروارید حاصل نہیں ہوتا بلکہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۲۰ صدفوں میں سے صرف ایک میں ہی سے مروارید نکلتا ہے۔ اس طریقہ پر پرورده مروارید، شکل، رنگ اور ملائمت کے اعتبار سے قدرتی مروارید کے مشابہ ہی ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ نقلی مروارید بھی بنائے جاتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ شیشے کے بنے ہوئے خولدار منکوں کو ایک خاص لعابدار مادہ سے جو کہ مچھلی کے چھلکوں سے تیار کیا جاتا ہے، رنگ دیا جاتا ہے۔ نقلی

مروارید صرف شکل ہی میں قدرتی مروارید کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور باقی اعتبار سے بآسانی پہچانے جا سکتے ہیں۔ یہ نقلی مروارید زیورات کی زینت تو بن سکتے ہیں لیکن دواء اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اسلیے دواؤں میں استعمال سے قبل اس بات کی تسلی ضروری ہے کہ یہ نقلی ہے یا اصلی۔

تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ مروارید اور صدف مروارید میں کلس (Calcium) اور فاسفورس پایا جاتا ہے۔ اس لیے یہ تمام بدن اور خصوصاً قلب دریہ کے لیے ایک بہترین طاقت ور دواء ہے۔

مشہور مرکبات:۔ (۱) معجون جالینوس لولوی (۲) خمیرہ مروارید (۳) مفرح یاقوتی (۴) کشتہ مروارید (۵) کشتہ صدف (۶) خمیرہ صدف۔

مُشک (MUSK)

(مینک۔ کستوری)

ماہیت:۔ مشک ایک جانور کے خلاف حشفہ کے کیسہ دار غدد کی خشک شدہ رطوبت ہے۔ جس کے دانے سیاہ، سرخی مائل، بُو نہایت تیز اور مزہ تلخ ہوتا ہے۔

جس جانور سے مشک حاصل ہوتا ہے اس کو آہوئے مشکی کہتے ہیں۔ اگرچہ اس کو آہو سے کوئی مشابہت نہیں ہے۔ وہ کوہستان، چین، تبت، نیپال اور کوہستان روس میں پایا جاتا ہے۔ جو مشک تبت سے آتا ہے وہ بہتر ہوتا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ مفرح، مقوی اعضائے رئیسہ، منعش حرارت عزیزی، مقوی حواس ظاہری و باطنی، ملطف و مفتح سدد بخن، دافع تشنج، مقوی باہ۔ مشک کو ان افعال کی وجہ سے ضعف قلب و دماغ، خفقان، مالیخولیا، مراق اور صرع، اختناق الرحم، ام الصبیان، سکتہ، بلادت ذہن، نسیان، فالج ولقوہ۔ خدر و رعشہ، کالی کھانسی وغیرہ امراض عصبانی، تشنجی میں استعمال کرتے ہیں۔ دواء المسک اس کا مشہور مرکب ہے جو کہ امراض مذکورہ میں استعمال کی جاتی ہیں۔ تقویت باہ کی غرض مقوی باہ معاجین میں شامل کرتے ہیں۔ ضعف قوی کے وقت اس کو کھلانے سے قوت عود کر آتی ہے۔

مشہور مرکبات:۔ دواء المسک، خمیرہ ابریشم اشد والا۔ مفرح کبیر۔

موم (شمع) CERA (BEES WAX)

ماہیت :- مشہور عام چیز ہے۔

مزاج ـــــ گرم و تر۔

افعال و مواقع استعمال :- مُسکن و مُحلل ہونے کی وجہ سے موم کو جسمانی دردوں مثلاً وجع المفاصل، وجع العضل وجع المعدہ، بواسیر میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :- (۱) ۱۲ گرام موم نرم کرکے اسے ۳۶ گرام روغن دار چینی میں ملالیں اس کے بعد اس کو جوش دیں اور پھر اتار کر ٹھنڈا کرلیں۔ مرہم کی مانند ہوجائے گا۔ سینہ کے درد، پسلی کے درد یا جسم کے کسی بھی حصّہ میں درد ہو اور خصوصاً سردی سے ہُوا ہے تو اس مرہم کو نیم گرم مالش کریں۔ وجع المفاصل میں بھی اس کی مالش فائدہ مند ہے۔

(۲) ۵۰ ملی گرام موم کی گولیاں بنالیں جو کہ آسانی سے بن جاتی ہیں۔ اس پر چاندی کا ورق چڑھا لیں یا کچھ ویسے ہی اس کو دن میں دو مرتبہ صبح و شام دیں تو معدہ کے درد میں جو کہ قرحہ معدہ سے ہو افاقہ ہوجاتا ہے۔ اس لیے کہ موم میں اندمال قروح کی خاصیت پائی جاتی ہے اور اسی کے ساتھ یہ مسکّن و محلّل بھی ہے۔ نیز اسی طریقہ استعمال سے بواسیر میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔ کثرتِ طمث میں موم کی بنی ہوئی اس طرح کی گولیاں بے حد فائدہ کرتی ہوئی تجربہ میں پائی گئی ہیں۔

مشہور مرکبات :- (۱) قیوطی محلل (۲) مرہم سیاہ (۳) مرہم کافوری بہ حب الشمع

ادویہ معدنیہ

آہک (LIME)

(چونہ ۔ نورہ ۔ کلس)

ماہیت :۔ سفید رنگ کی سخت وزنی ڈلیاں ہوتی ہیں جو سنگ مرمر اور دوسرے مخصوص پتھروں کو عکس (سوختہ) کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ جب تک ان ڈلیوں کو پانی میں نہ بجھایا جائے اس کو آہک آب نارسیدہ (اَن بُجھا چونہ) کہتے ہیں۔ لیکن جب ان ڈلیوں کو پانی میں بھگو دیا جاتا ہے یا ان پر پانی ڈال دیا جاتا ہے تو اس کو آہک آب رسیدہ (بجھایا ہوا چونہ) کہتے ہیں۔

مزاج ـــــ آہک آب نارسیدہ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مقرح و محرق، محلل شعر، محلل و منضج اورام، آہک آب رسیدہ (بجھایا ہوا چونہ) مسکن و مبرد، مجفف قروح، حابس خون، آب آہک معدہ میں دودھ کے پھٹنے کو روکتا ہے۔ اور معدے کی اصلاح کرتا ہے۔

آہک آب رسیدہ (بجھا ہوا چونا) ہندوستان میں پان پر کتھ کے ہمراہ لگا کر بکثرت کھایا جاتا ہے۔ اس کے کثرت استعمال سے دانتوں کی جڑیں زائل ہو جاتی ہیں۔

اَن بجھے چونے کو دو چند ہڑتال کے ہمراہ گرم پانی میں ملا کر بالوں کو مونڈنے کے لیے جلد پر طلاء کرتے ہیں۔ (تھوڑی دیر کے بعد گرم پانی سے دھو دیا جاتا ہے اور روغن گل لگا دیا جائے۔ کیونکہ زیادہ دیر تک لگا رہنے سے جلد کو زخمی کر دیتا ہے۔) اور اگر ہڑتال کے ہمراہ مسّوں پر لگا دیا جائے تو ان کو بہت جلد گرا دیتا ہے۔ آہک آب رسیدہ اورام کو تحلیل کرنے اور ان کو پکا کر پھوڑنے کے لیے منضج دیا جاتا ہے۔

آہک مغسول (دھویا ہوا چونہ) کو گھی میں ملا کر عام زخموں، جریب مقرح اور آگ سے جلے ہوئے عضو پر لگانے سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔

اگر چونے کے پانی میں ہموزن روغن السی ملا کر مرہم بنائیں اور آگ سے جلے ہوئے عضو یا شقاق حلمہ (بھنی کا پھٹنا) پر لگائیں تو سوزش اور وجع فی الفور ساکن ہو جاتے ہیں۔

دھویا ہوا چونا تازہ زخموں پر چھڑکنے سے جریان خون کو روکتا اور درد کو تسکین دیتا ہے اور اگر ایک فتیلہ کو انڈے کی سفیدی میں لتھیڑ کر اور اس کے اوپر بجھا ہوا چونہ چھڑک کر ناک میں رکھیں تو نکسیر کو روک دیتا ہے۔

مرض ہیضہ میں آب آہک اور آب پیاز دونوں ہموزن شہد سے شیریں کر کے پلاتے ہیں بعض بچوں کے معدے میں دودھ پھٹ جاتا ہے۔ بخوبی ہضم نہیں ہوتا۔ اور وہ پھٹے ہوئے دودھ کو بذریعہ قے دفع کر دیتے ہیں۔ ان کی اس شکایت کو دور کرنے کے لیے آب آہک (چونے کا پانی) بکثرت استعمال کیا جاتا ہے اور نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بچوں کے علاوہ جوانوں اور بوڑھوں کو بھی استعمال کرا سکتے ہیں۔ جن کے معدہ میں دودھ فاسد ہو جاتا ہے۔

ابرک (طلق) (TALC)

کوکب الارض

نام لاطینی (Talcum Purifi Catan)

ماہیت :- مشہور معدنی شئے ہے۔ ابرک کی کانیں ہندوستان میں بکثرت ہیں۔ دنیا بھر کا ۸۰ فیصد ہندوستان ہی میں پایا جاتا ہے۔ برازیل دوسرے نمبر پر آتا ہے۔ ہندوستان میں آندھرا پردیش، بہار اور راجستھان میں سب سے زیادہ کانیں پائی جاتی ہیں۔ بہار کی ابرک نہایت چمک دار اور سُرخ رنگ کی ہوتی ہے۔ آندھرا میں پائی جانے والی ابرک بھی راجستھان کی ابرک کے مقابلہ میں زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔ چمکدار، شفاف شیشے کی مانند تختیاں ہوتی ہیں جو سفید، سیاہی مائل اور سُرخ رنگ کی ہوتی ہیں۔ ان ہی کو دواءً استعمال کیا جاتا ہے۔

مزاج ـــــ سرد خشک۔

افعال و مواقع استعمال :- ابرک قابض، مجفف، حابس الدم، مغلظ منی اور دافع حیات ہوتی ہے۔ اس لیے نزلہ زکام، سعال، ضیق النفس، جریان خون، سیلان الرحم، سوزاک، سرعت ورقت منی اور مختلف بخاروں میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :- (۱) کشتہ ابرک تمام عوارض میں مفید ہے۔

الماس (ہیرا: DIAMOND)

ماہیت:۔ الماس ایک قیمتی پتھر ہے جو معدن سے حاصل ہوتا ہے۔ گولکنڈہ کا ہیرا (الماس) نہایت مشہور ہے۔ لیکن اب یہ یہاں موجود نہیں ہے۔ البتہ جنوبی افریقہ میں "جوہانسبرگ" کے علاقہ میں اس کی کان پائی جاتی ہیں۔ یہ خالص کاربن کا بنا ہوتا ہے۔ سختی، چمک اور شفافیت میں الماس بے نظیر ہوتا ہے۔ اس کی چار قسمیں ہیں۔ سفید، سُرخ، زرد اور کالا۔

مزاج ـــــ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال:۔ الماس، محرک، مقوی ہے۔ اس لیے ضعفِ شدید ضعفِ قلب، اور ضعف اعصاب میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۲۵ ملی گرام کشتہ الماس ان عوارض میں مفید ہے۔

پھٹکری (شب، زاج ابیض: ALUM)

ماہیت:۔ پھٹکری بہت عام دستیاب ہونے والی اور نہایت قدیمی دوا ہے۔ حکیم دیسقوریدوس نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ پھٹکری پہلے بلاد مشرقیہ میں بنائی گئی تھی اور بعد ازاں ممالک یورپ مثلاً اٹلی، انگلینڈ، جرمن اور فرانس وغیرہ میں بنائی جانے لگی۔ ہندوستان میں پنجاب، بہار اور کچ میں پھٹکری بنائی جاتی ہے۔ یہ سفید، شفاف قلمیں ہوتی ہیں جن کا مزہ نہایت ترش اور قابض ہوتا ہے۔

مزاج ـــــ سرد وتر۔

افعال ومواقع استعمال:۔ پھٹکری قابض، حابس دم، دافع تشنج، دافع تعفن ہے۔ اس لیے رد رُعاف، قلاع دہن، لثہ دامیہ، موچ، جراحت دماغ اور حرام مغز، کسر استخوان، خناق، دم جمزہ، سعال، ضیق النفس، کالی کھانسی، جریانِ خون کے حالات جیسے نفث الدم، بطل الدم، کثرت طمث، عزبہ وسقط اور سیلان الرحم سوزاک میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مزمن نوبتی بخار (ملیریا) میں خصوصیت سے اس کا

استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال: (۱) ۱۲۵ ملی گرام پھٹکری کو ۶۰ ملی لیٹر عرق گلاب میں حل کر کے رکھیں۔ رمد (آشوب چشم) کے لیے ایک بہترین محلول ہے۔ روزانہ آنکھ میں قطور کریں۔

(۲) پھٹکری سفوف شدہ نسوار لینے سے رُعاف (نکسیر) رُک جاتی ہے۔

(۳) پھٹکری کا سفوف شہد میں ملا کر قلاع دہن اور بثہ دامیہ میں لگائیں۔ ایک کپ پانی میں ایک گرام پھٹکری حل کر کے اس سے مضمضہ کریں۔

(۴) جراحت دماغ (دماغ مغز، کسر استخوان کی صورت میں سب سے پہلے ۵۰۰ ملی گرام پھٹکری کا سفوف شکر کے ساتھ دیں۔ موچ آنے کی صورت میں ۲ گرام پھٹکری کو ایک انڈے کی سفیدی میں ملا کر مقام ماؤف پر لگائیں۔ جلد آرام ہو جائے گا۔

(۵) خناق اور ورم حنجرہ کی صورت میں پھٹکری پیس کر مقام متاثرہ پر لگائیں اور پانی میں حل کر کے نیم گرم غرغرہ کروائیں۔

(۶) سعال وضیق النفس میں ۵۰۰ ملی گرام پھٹکری عرق گلاب کے ہمراہ دن میں دو مرتبہ دیں۔

(۷) کالی کھانسی کے لیے ۱۲۵ ملی گرام سفوف بچے کو دن میں دو یا تین مرتبہ دیں یا ایک حصہ پھٹکری کو (۶۰) حصہ عرق اجوائن میں حل کریں۔ یہ محلول ایک چائے کا چمچہ یا بڑا چمچہ حسب عمر دن میں تین مرتبہ دیں۔ نہایت مفید ہے۔

(۸) ایک گرام کی مقدار میں پھٹکری کا سفوف نفث الدم، بول الدم اور کثرت طمث کے حالات میں دن میں تین مرتبہ دینا چاہیئے اور اس کا ۵ فی صد کا محلول مقامی طور پر ناک، مسوڑھے، مہبل اور رحم سے خون آنے کی حالت میں استعمال کریں۔

(۹) سیلان الرحم میں ۵۰۰ ملی گرام پھٹکری کا سفوف روزانہ دن میں دو مرتبہ دیں۔

(۱۰) سوزاک میں پھٹکری، بریاں اور مصری ہر ایک ۱۲ گرام ملا کر رکھ لیں۔ روزانہ ۴ گرام کی مقدار میں لسی شیر کے ہمراہ استعمال کریں۔ اگر پیشاب آنے سے قبل پی لیں تو مناسب ہے۔

(۱۱) پھٹکری سہاگہ ہر ایک چار گرام ایک کپ پانی کا محلول تیار کر لیں۔ یہ ایسے ایزگیما اور خارش کے لیے بہتر ہے۔ جو رہتی رہتی ہے۔

(۱۲) پھٹکری کو بریاں کر کے ۵۰۰ ملی گرام کی مقدار میں ہلدی سے دو گھنٹے قبل ایک چائے کا چمچ پانی کے ہمراہ دیں۔ دو تین دن کے استعمال سے مزمن بخار کو بھی نہایت مفید ہے۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) سفوف استحاضہ۔

جوا کھار (POTASSIUM CARBONATE)

ماہیت :۔ کسی درخت کو جلا کر اس کی راکھ کو یا نباتات جو کی راکھ کو پانی میں حل کر لیتے ہیں پھر اس سیال کو فلٹار کر آنچ پر اُڑاتے ہیں تو خاص جوا کھار (Potassium carbonate) تیار ہو جاتی ہے۔ یہ قدرے سفید رنگ کا نمکی کو جذب کرنے والا قلمی سفوف ہوتا ہے۔ جس کا ذائقہ کھاری ہوتا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ ہاضم، دافع ترشی، مدر بول اور منفث بلغم ہے اس لیے اس کو ضعف اشتہا، ضعف ہضم، ازدیاد ترشی، حبس بول، یرقان اور سعال و ضیق النفس میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ (۱) نصف گرام سے ایک گرام کی مقدار میں تنہا یا پانی میں حل کر کے استعمال کریں۔ تمام عوارض میں مفید ہے۔

مشہور مرکبات :۔ سفوف ہاضم۔

حجر الیہود (سنگ یہود : LAPIS JUDAICUS L

سنگ جھودان۔ زیتون بی اسرائیل

ماہیت :۔ چھوٹا گول بیضوی پتھر ہے، سفید، بھورا، دھاری دار اور نرم ہوتا ہے۔ تخم میں چھالیہ کے مساوی ہوتا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مدر بول، قرح حصات افعال کی بنا پر حجر الیہود کو زیادہ تر حصات کلیہ و مثانہ، حبس بول میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ حجر الیہود کو کشتہ کر کے استعمال کرتے ہیں۔ یا اس کا کوئی مرکب استعمال کریں۔

مشہور مرکبات :۔ سفوف حجر الیہود۔ معجون حجر الیہود۔

خبث الحدید (IRON RUST)

ماہیت:۔ یہ لوہے کا زنگ ہے جو لوہے کے ذرات کی شکل میں ہوتا ہے۔ جب گرم لوہے کو سندان پر ہتھوڑے سے مارا جاتا ہے تو چھلکے نکلتے ہیں۔ ہوا میں کھلا رکھنے سے یہ زنگ خوردہ اور آسانی سے ٹوٹنے والے بن جاتے ہیں۔ تب وہ قابلِ استعمال تصور ہوتے ہیں۔ ان ذرات کو پھر آگ پر بریاں کرکے، نہایت باریک سفوف بنالیتے ہیں۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ خبث الحدید کا فائدہ فولاد کے برابر تسلیم کیا گیا ہے۔ ان تمام حالات میں جبکہ فولاد کی ضرورت ہوتی ہے خبث الحدید کا استعمال نہایت مفید ہے چنانچہ خبث الحدید کو سوء القنیہ، احتباسِ طمث، عسر الطمث (جو کہ کمی خون کی وجہ سے ہو) مرض اخضر، اسہال، مزمن عوارضِ امعاء، سوء ہضم، دیدانِ امعاء، امراضِ اعصاب، امراضِ گردہ خصوصاً بولِ بیاض اور ضعفِ جگر میں خاص طور پر مفید ہے۔ چونکہ اس کو بترکیبِ خاص استعمال کیا جاتا ہے جس سے اس میں قوتِ قابضہ زیادہ ہوجاتی ہے۔ اور یہ جریان، سلس البول، سرعتِ انزال میں مفید ہوتا ہے۔ ضعفِ عام میں اس کا استعمال نہایت مفید ہے۔

ترکیب استعمال:۔ خبث الحدید کو باریک کوٹ کر کسی چینی یا مٹی کے پیالہ میں رکھ دیں اور اس پر نہایت ترش دہی ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں اور کسی لکڑی سے ہلاتے رہیں۔ جب وہ دہی خشک ہوجائے تو اور ڈال دیں۔ اسی طرح بار بار ڈالتے رہیں یہاں تک کہ یہ اتنا نرم ہوجائے کہ دانتوں میں چبانے سے اس کی کرکراہٹ معلوم نہ ہو۔ جب ایسا ہوجائے تو خشک کرکے پیس لیں۔ ۱۲۵ ملی گرام یا ۲۵۰ ملی گرام یہ سفوف تازہ چھاچھ میں ملاکر استعمال کریں۔

نوٹ:۔ خبث الحدید کو ہمیشہ مدبّر کرنے کے بعد ہی استعمال کرنا چاہیے۔ مذکورہ ترکیب استعمال سے یہ مدبر ہوجاتا ہے۔

مشہور مرکبات:۔ (۱) معجون خبث الحدید (۲) کشتہ خبث الحدید۔

وار چکنہ (وارشکنہ، سلیمانی MERCURIC CHLORIDE)

ماہیت :۔ وار چکنہ پارہ اور سنکھیا کا ایک مرکب ہے۔ جو بذریعہ عمل تصعید تیار کیا جاتا ہے۔ جو وزنی بے رنگ منشور نما طبی ٹکڑوں کی شکل میں دستیاب ہوتا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مصفی خون، مجفف قروح، مانع عفونت افعال کی بنا پر وار چکنہ کو مرض آتشک میں خصوصیت سے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ جوہر وار چکنہ ایک گرین سے دو گرین (ایک چاول سے دو چاول) تک استعمال کریں قروح پر لگانے کے لیے مرہم میں شامل کریں۔

رسکپور (CALOMEL)

ماہیت :۔ رسکپور سفید رنگ کا قدرے میلا چمکدار سفوف سا ہوتا ہے جو کہ پارہ نمک اور پنکھری کا ایک مرکب ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک بدرجہ سوم۔

افعال و مواقع استعمال :۔ ملطف و مصفی خون، مجفف ہونے کی وجہ سے رسکپور کو آتشک، قروح خبیثہ، قروح گردہ و مثانہ و مجاری بول میں بکثرت مستعمل ہے۔ اس کے استعمال سے بہت جلد زخم خشک ہو جاتے ہیں۔ بیرونی طور پر خارش، داد اور دیگر قروح پر استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ رسکپور کا جوہر اٹا کر ۲ گرین سے ۴ گرین (۲ چاول سے ۴ چاول) تک کی مقدار میں استعمال کریں۔ زکام تمام عوارض میں مفید ہے۔ بیرونی طور پر اسے مرہم کی شکل میں استعمال کرنا چاہیے۔

مشہور مرکبات :۔ (۱) جوہر منقی (جوہر رسکپور) (۲) مرہم رسکپور۔

زمرّد پنّا (EMERALD)

ماہیت:۔ زمرّد (پنّا) سبز رنگ کا قیمتی پتھر ہے۔ بلحاظ رنگ زمرّد کی کئی قسم کا ہوتا ہے۔ چنانچہ زبابی (سبز مکھی کی مانند) ریحانی (برگ ریحان کی مانند اس کو زمرّد نو بھی کہتے ہیں۔ فستقی (پستہ کی مانند) اس کو زمرد کہنہ بھی کہتے ہیں۔ سیلقی (چقندر کی مانند) زنجاری (زنگار کی مانند) کراثی (گندنے کی مانند) زمرّد کوہستان مصر و سوڈان میں پایا جاتا ہے۔

مزاج ـــــ سرد و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ زمرّد کو مفرح، مقوی اعضائے رئیسہ، مجفف، مدر بول، مفتت حصاۃ اور تریاق سموم بیان کیا جاتا ہے۔ مفرح اور مقوی اعضائے رئیسہ ہونے کی وجہ سے یاقوتی جیسی ادویہ میں اس کا صحیفہ (باریک سفوف) شامل کیا جاتا ہے۔ نیز خفقان، نفث الدم، ضعف معدہ، ضعف جگر، استسقاء، ضعف گردہ، یرقان اور اسہال الدم کے ازالہ کے لیے گھس کر پلایا جاتا ہے اس کا کشتہ بنا کر بھی مذکورہ افعال کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے دفع سموم کے لیے بھی گھس کر پلاتے ہیں۔

مشہور مرکبات:۔ (۱) کشتہ زمرّد۔

(۲) نخیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا۔

زنگار (زنجار: VERDIGRIS)

ماہیت:۔ کچے سبز رنگ کا سفوف ہے جو تانبہ (مس) سے تیار کیا جاتا ہے۔

مزاج ـــــ گرم و خشک بدرجہ چہارم۔

افعال و مواقع استعمال:۔ زنگار مقرح، اکال اور مجفف قروح ہے۔ اس لیے اس کو صرف بیرونی طور پر بدبودار اور کہنہ زخموں، قروح خبیثہ میں مرہموں میں شامل کر کے استعمال کرتے ہیں۔ زائد غرائب

گوشت کو زائل اور رطوبت فاسدہ کی تولید کو کم کرکے زخم کو اچھا کر دیتا ہے۔
مشہور مرکبات:۔ (۱) مرہم زرنگار۔

زہر مہرہ (SERPENTIN)

(حجر السم و باد زہر معدنی)

ماہیت:۔ ایک معدنی پتھر ہے۔ جو مختلف رنگوں کا ہوتا ہے۔
بلحاظ الوان مختلفہ اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔ سب سے بہتر زہر مہرہ حظائی ہے جس کا معدن کوہستان حظا ہے۔ یہ کوہستان چین، حظا، تبت، خراسان اور وسط ہند کے کوہستان سے برآمد ہوتا ہے۔
مزاج ـــــ گرم و خشک بدرجہ اول۔
افعال و مواقع استعمال:۔ مفرح، مقوی اعضائے رئیسہ اور تریاق سموم بیان کیا جاتا ہے خفقان و ضعف قلب جیسے امراض میں استعمال کیا جاتا ہے امراض وبائیہ مثلاً طاعون و ہیضہ میں بکثرت مستعمل ہے۔ ہر قسم کے زہر کو دفع کرنے کے لیے گھس کر پلایا جاتا ہے اور سانپ، بچھو وغیرہ کے کاٹنے کی صورت میں مقام گزیدہ پر گھس کر ملا کیا جاتا ہے۔ اکثر مفرح و مقوی گولیوں اور معجون میں شامل کیا جاتا ہے۔
مشہور مرکبات:۔ (۱) حب زہر مہرہ
(۲) نیو گاڈ زباں عنبری جواہر والا۔

سرمہ سیاہ (اثمد: مجرالکحل: ANTIMONY)

ماہیت۔ سرمہ، چاندی کے مانند ایک سفید چمکدار دھات ہے جو عام طور پر گندھک کے ساتھ ملی ہوئی شکل سرمہ سیاہ (Antimonium sulphide) پائی جاتی ہے۔ سرمہ سیاہ طبعی طور پر معادن سے نکلتا ہے اسے پگھلا کر صاف کر لیتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی اس کے معادن پائے جاتے ہیں لیکن ایران کے مقام اصفہان کے معادن سے حاصل شدہ سرمہ سیاہ خالص پایا گیا تو اسی نام سے یعنی "سرمہ اصفہانی" کے نام سے یہ مشہور ہو گیا۔ بازار میں "قندھاری سیاہ سرمہ" بھی دستیاب ہوتا ہے۔ یہ درحقیقت گندھک (Sulphur) اور سیسہ (Lead) کا ایک مرکب ہے جسے انگریزی میں (Galena) کہتے ہیں۔ سرمہ سیاہ کا عربی نام "مجرالکحل" بھی ہے۔ لیکن یہی نام "سنگ بصری" یا "توتیا" کے لیے بھی کہا جاتا ہے۔ اصل میں چونکہ دونوں اشیاء کحل کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ اور دیکھنے میں پتھر جیسی لگتی ہیں۔ اس لیے ان دونوں کا نام "مجرالکحل" ہی رکھ دیا گیا ہے۔ لیکن اثمد صرف سرمہ سیاہ ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مزاج۔ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال۔ سرمہ سیاہ کو مقوی بصر ہونے کی وجہ سے بینائی کو تیز کرنے، ضعف بصارت میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال۔ چونکہ سرمہ آنکھوں میں لگایا جاتا ہے اور چونکہ آنکھ ایک کثیف حس عضو ہے اس لیے جو دوائیں بھی استعمال کرنی ہوں ان کو پہلے تو مدبر کرنا پڑتا ہے اور پھر نہایت باریک پیس کر ریشم میں اس کو چھاننے کی ضرورت ہوتی ہے تب یہ آنکھ میں لگائے جانے کے قابل ہوتی ہیں۔ سرمہ سیاہ کو مدبر کرنے کے لیے پہلے تو اس کو کئی دن تک آب باراں میں بھگو رکھیں۔ پھر اس کو آب ترنجبیں ۱۲ گھنٹے جوش دیں پھر نکال کر خشک کریں اور ہر دن میں آب باراں کے ساتھ باریک پیس کر پھر ریشم میں اس کو دو تین بار چھانیں۔ یہ سرمہ آنکھ میں سلائی سے لگائیں۔

مرکبات۔ کحل الجواہر

سفیدہ کاشغری (اسفیداج ؛ سفیداب ؛ WHITE LEAD)

ماہیت :۔ سفید رنگ کا نرم اور وزنی سفوف ہے۔ جو قلعی یا سیسہ کو جلا کر بنایا جاتا ہے قلعی سے جو سفیدہ بنایا جاتا ہے۔ اس کو سفیدۂ اذیر، سفیداب رومی اور سفیدۂ کاشغری کہتے ہیں۔

مزاج :۔ سرد خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ قابض۔ مجفف۔ مسکن و مبرد۔ مفری۔ منبت لحم۔ حابس خون۔ سفیدہ کو زیادہ تر امراض چشم مثلاً گرم آشوب چشم۔ بثور قرنیہ۔ قروح چشم وغیرہ کے لیے شیافات میں داخل کر کے یا تنہا استعمال کیا جاتا ہے۔ سوختگی آتش کے لیے سفیدی بیضہ میں ملا کر لگاتے ہیں جس سے سوزش و درد میں کمی ہو جاتی ہے۔ اور اگر جلنے سے زخم ہو گیا ہو تو اس کو اچھا کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں اورام حارہ اور زخموں کے لیے مراہم میں شامل کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔ حرقت البول۔ سوزاک۔ قروح مثانہ۔ اور قروح بینی میں بذریعہ پچکاری استعمال کرتے ہیں۔ قروح انعاء میں اس کا حقنہ بھی کیا جاتا ہے۔ نزف الدم میں طلاؤ مستعمل ہے۔

مرکبات :۔ مرہم کافوری۔ مرہم سیاہ

سَمّ الفار (سنکھیا ؛ زرنیخ ؛ ARSENIC)

ماہیت :۔ سم الفار (سنکھیا) دراصل ایک عنصر یا جسم مفرد ہے۔ یہ خالص دھات تو نہایت کم ملتی ہے لیکن دیگر دھاتوں مثلاً لوہا، گندھک، سرمہ سیاہ وغیرہ کے ہمراہ ملی ہوئی پائی جاتی ہے۔ جن سے اس کو علیحدہ کر لیتے ہیں۔ خالص سنکھیا سُرمئی رنگ کی چمکدار دھات ہے جو بآسانی ٹوٹ جاتی ہے اور سفوف ہو جاتی ہے۔ یہ خالص دھات بطور دوا استعمال نہیں کی جاتی لیکن ہوا (آکسیجن) کے ساتھ مل کر بشکل آرسینس ایسڈ (ترشہ) مستعمل ہے۔ چنانچہ بازار میں سم الفار سفید کے نام سے یہی سنکھیا دستیاب ہوتا ہے۔ یہ ایک زہریلی دوا ہے۔

مزاج :۔ گرم و خشک بدرجہ چہارم۔

مقدار خوراک :- ½ چاول سے ¼ چاول۔

افعال و مواقع استعمال :- سم الفار ایک نہایت عمدہ معدل، مقوی، دافع امراض نوبتی، مقای محرک مدر اور کادی ہے۔ جسمانی تغیرات پر سم الفار کا خاص اثر پڑتا ہے یہ تمام اعضائے جسم و جسمانی ساختوں کی تیزی و قوت عمل کو ایسے طریق سے بدل دیتا ہے کہ نقص تغذیہ کے سبب جسم میں جو کوئی ایک مرض پیدا ہو جاتے ہیں ان کو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ یہ بھی مشاہدہ کیا گیا کہ سم الفار خون میں جلد جذب ہو جاتا ہے۔ تندرستی میں تو سنکھیا کا خون پر کچھ اثر نہیں ہوتا لیکن سوء القنیہ میں اس کے استعمال سے کریات حمرا کی تعداد اور حمرۃ الدم کی مقدار بڑھ جاتی ہے ان افعال کی وجہ سے سم الفار ضعف عام، ضعف اعصاب، ضعف باہ، سوء القنیہ، نوبتی اعصابی درد مثلاً شقیقہ، عصابہ، عرق النساء وغیرہ میں اور ملیریائی بخاروں میں نہایت مفید ہے۔

ترکیب استعمال :- سم الفار کو باریک پیس کر شیشی میں رکھیں اور بوقت ضرورت کسی دوائے مناسب مثلاً طباشیر، کتھا، ست گلو یا نشاستہ وغیرہ کو باریک کر کے اس میں ۱۲۵ ملی گرام سم الفار ملا لیں اور رکھ چھوڑیں۔ خالص گھی سے حلوا بنا لیں پہلے دو تین لقمہ کھا کر ایک لقمہ میں اس دوا کو ملے ہوئے سم الفار کا چالیسواں حصہ رکھ کر نگل جاویں پھر باقیماندہ غذا کھا لیں۔ تمام عوارض میں یہ ایک بہتر اور آسان ترکیب استعمال ہے۔ یا پھر اس کا کوئی مرکب استعمال کریں۔ نباتی ادویہ میں بھی سم الفار کی کچھ مقدار پائی جاتی ہے ایسی دوائیں کھانا نہایت مفید ہے جیسے اخروٹ۔ ذیل میں چند ہدایات دی جاتی ہیں۔ جن کو سم الفار کے استعمال کرتے وقت ذہن میں رکھنا نہایت ضروری ہے۔

۱۔ حاد یا شدید امراض جلد میں یعنی جبکہ جلد میں سوزش ہو سم الفار ہرگز استعمال نہیں کرنی چاہیے۔

۲۔ سم الفار کو خالی پیٹ کبھی نہیں استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ غذا کے فوراً بعد دے دینا چاہیے۔

۳۔ چونکہ سم الفار ایسا زہر ہے۔ جو جسم میں آہستہ آہستہ جمع ہو کر ایک بارگی زہر کی علامات پیدا کر دیتا ہے۔ اس لیے اس کے دوران استعمال میں پندرہ روز کے بعد دو تین روز کا وقفہ کر دینا چاہیے۔

۴۔ سم الفار کے کچھ عرصہ متواتر استعمال کرانے سے خصوصاً مقدار خوراک سے زیادہ دینے سے مزمن سمیت کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں جیسے معدہ میں درد و جلن، پیٹ میں مروڑ ہو کر دستوں کا ہونا۔ آنکھوں کا سرخ ہو جانا سر میں درد رہنا۔ تو ایسے وقت اس کا استعمال فوراً موقوف کر دینا چاہیے۔

۵۔ سم الفار حد درجہ کی خشک دوا ہے اس لیے اس کے دوران استعمال گھی کا لینا لازمی ہے۔

۶۔ سم الفار کو ہمیشہ موسم سرما ہی میں استعمال کرنا چاہیے۔

۷۔ سم الفار کے اثنائے استعمال میں چند عشرہ بعد اکثر چھوٹی چھوٹی بدن پر پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ یہ

خود بخود زائل ہو جاتے ہیں۔ احتیاط کے طور پر ریشم بیدانجیر کا مسہل لے لینا بہتر ہے۔

۸۔ سم الفار کو ۲۵ ملی گرام کی مقدار کھانے سے عموماً موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس لیے اس کے مقدار خوراک کا خاص طور پر اور تمام ہدایات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

نوٹ:۔ دیگر زہروں کے مانند سم الفار کی زہریلی علامات کو یہاں تحریر نہیں کیا گیا ہے۔ علم السموم میں اس کا تذکرہ ہو جاتا ہے۔

مشہور مرکبات:۔ ۱۔ کشتہ سم الفار ۔ ۲۔ حب احمر ۔ ۳۔ جوہر سین۔

سنگجراحت (سنگ زیرہ) (SOAP STONE)

(سنگ زخم، حجر الدم، حجر احمر، دودھیہ پتھر)

مرکبات:۔ بھورے سفید یا سبزی مائل رنگ کے ڈلے یا تختیاں ملتی ہیں جو چھونے پر صابن کی طرح چکنی محسوس ہوتی ہیں۔ فائقہ پھیکا ہوتا ہے۔ آب پانی میں ناقابل حل ہوتی ہیں۔ توڑنے پر آسانی سے سفوف بن جاتی ہیں۔ یہ سفوف چمکدار نرم اور چکنا ہوتا ہے۔ بازار میں سفوف اور ڈلے دونوں طرح کا دستیاب ہوتا ہے۔ عام طور پر فروخت ہونے والے ہربیس پاؤڈر میں سنگجراحت ہی ہوتا ہے اس میں خوشبو دے کر مختلف نام سے فروخت کرتے ہیں۔

مزاج:۔ گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال:۔ مجفف، مسکن، حابس خون، قابض ہونے کی وجہ سے زخموں کو خشک کرنے، جراحات، اندرونی و بیرونی جریان خون کو بند کرنے کے لیے ایک مفید دوا ہے۔ اسی لیے کثرت طمث، بول الدم، نفث الدم جیسے عوارضات میں استعمال کرتے ہیں۔ نیز گرمی دانوں کی سوزش میں بطور مسکن بہ کثرت مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال:۔ ۱۔ باریک سفوف زخموں کو خشک کرنے اور جراحات پر فوراً استعمال کریں۔

۲۔ ۲ گرام کی مقدار میں اس کا سفوف پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔

۳۔ گرمی دانوں پر اس کا سفوف اچھی طرح چھڑکیں۔

مشہور مرکبات:۔ ۱۔ سفوف استحاضہ ۔ ۲۔ سفوف بچہ

سُہاگہ (تنکار ، بورق ؛ BORAX)

ماہیت ۔ یہ ایک معدنی نمک ہے جو آجکل تبت اور نیپال کی جھیلوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ناصاف حالت میں یہ میلا اور تیلیے (چکنی) سفید رنگ کے ڈلوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کو "سہاگہ تیلیا" کہتے ہیں۔ جب اس کو حل کر کے کپڑے میں چھان کر خشک کیا جاتا ہے تو وہ زیادہ سفید اور قلمی شکل کا ہو جاتا ہے اس کے علاوہ مصنوعی طور پر بھی یہ ملتا ہے۔ جو دراصل بورک ایسڈ کو سوڈیم کاربونیٹ کے ہمراہ جوش دینے سے حاصل ہوتا ہے۔ خشک ہو کر یہ بھی قلموں کی شکل میں آجاتا ہے۔ ہردو کا ذائقہ شور (کھارا) ہوتا ہے

مزاج ۔ گرم و خشک

افعال و مواقع استعمال ۔ دافع تعفن ہونے کی وجہ سے قروح دہن (قلاع) اور نیز جسم پر پائے جانے والے زخموں کو صاف کرنے کے لیے اور سیلان اذن میں اس کو کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال ۔ ۱۔ اس کا سفوف باریک پیس کر زخموں پر چھڑکیں۔ یا اس کے محلول سے زخموں کو دھوئیں۔ معمولی زخموں میں یہ فائدہ مند ہے۔ جس سے پیپ پڑنے نہیں پاتی اور اگر زخم گہرے اور بڑے ہوں تو یہ کام نہیں دیتا۔

۲۔ سہاگہ باریک پسا ہوا گلیسرین میں ملا کر قلاع دہن پر لگائیں تو فوری اور جلد آرام ہو جاتا ہے بازار میں "بورو گلیسرین" بھی مل جاتی ہے۔

۳۔ سیلان اذن میں پہلے تو کان کو روئی سے صاف کریں اس کے بعد ایک روئی کی بتی کو شہد میں آلودہ کریں اور اس پر سہاگہ سفوف کردہ چھڑکیں اور یہ بتی کان میں رکھیں۔

ہاضم و کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے اکثر امراض معدہ خصوصاً بچوں کے لیے ایک اچھی سی دوا ہے۔ جب کہ وہ دودھ نکال دیتا ہو یا نفخ شکم میں مبتلا ہو۔

ترکیب استعمال ۔ سہاگہ کو پہلے تو بھون لیں اور اس کو اچھی طرح باریک پیس لیں، وقت ضرورت ۱۲۵ ملی گرام (ایک رتی) یہ سفوف وقت واحد میں پھانکیں۔ دن میں دو تین مرتبہ دیں۔ کافی ہو جائے گا۔

مفرح باطم ہونے کی وجہ سے کھانسی اور دمہ میں مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال ۔ سہاگہ بریاں (۱۲ گرام ، ایک تولہ) اور اصل السوس قدرے لے کر دونوں کو پیس کر

دیں ہیں اور اس کو ۱۰۰ گرام (۱۰ تولہ) شہد میں ملائیں۔ ۶ گرام کی مقدار میں یہ آمیزہ چاٹ لیا کریں۔
مشہور مرکبات :۔ ۱۔ حب تنکار ۔ ۲۔ سفوف چنگی اطفال ۔

سیماب (زیبق : پارہ) (MERCURY)

(قرار، عیار، بے چینی، ابو الارواح، عنقا، ہارب، غلام بچہ، طرار طلسم

ماہیت :۔ مشہور دھات ہے خالص پارہ سفید چاندی کے رنگ کا وزنی سیال ہوتا ہے۔ گرم کرنے پر اڑ جاتا ہے اور پانی میں غیر حل پذیر ہوتا ہے۔ صاف شدہ اور خالص نہیں ہوتا ہے۔ جو بازار میں فروخت ہوتا ہے۔ اس میں کچھ مقدار سیسے یا ٹین کی ملی ہوتی ہے۔

مزاج :۔ کشتہ سیماب گرم و خشک۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مقوی بدن۔ دافع امراض بلغمی یعنی خون :۔ مقوی باہ۔ مسک و مغلظ منی۔ قاتل جراثیم و قاتل کرم۔

پارہ کو کشتہ کرنے کے بعد اکثر عصبی و بلغمی امراض مثلاً فالج۔ لقوہ۔ رعشہ۔ تشنج۔ نزلہ و زکام بہوزہ نیق النفس۔ وجع النفس۔ وجع مفاصل اور امراض فساد خون مثلاً جذام و آتشک میں استعمال کراتے ہیں۔ تقویت باہ و امساک کے لیے بھی مستعمل ہے۔ مریضان سل و دق کو کھلایا جاتا ہے۔ جرب و حکہ اور قروح خبیثہ کے لیے مراہم میں شامل کیا جاتا ہے۔ نیز اس کے لگانے سے سر کی جوئیں مرجاتی ہیں۔ مقوی بدن ہونے کی وجہ سے سل و دق میں اس کو استعمال کیا جاتا ہے۔ پارہ کا کشتہ نہایت احتیاط سے تیار کرنا چاہیے۔ وہ کشتہ خام کے استعمال سے تمام جسم پر پھوڑے پھنسی اور آبلے نکل آتے ہیں۔

بعض اوقات آنتوں کی گرہ کھولنے کے لیے پارہ کو صاف کر کے بڑی مقدار میں کھلاتے ہیں جس کے بوجھ سے گرہ کھل جاتی ہے اور پارہ جذب ہوئے بغیر براہ معائے مستقیم خارج ہو جاتا ہے۔

مشہور مرکبات :۔ مرہم گلابی۔ حب سیاہ مسہل۔

شنگرف (شنجرف) (CINNABAR)

ماہیت :۔ شنگرف (شنجرف) گہرے سرخ رنگ کے مربع چمک دار قطعات ہیں جو کہ پارہ اور گندھک

سے مرکب ہیں۔

مزاج :۔ گرم وخشک بدرجہ دوم

افعال ومواقع استعمال :۔ قابض ومخلف۔ محلل۔ کشتہ شنگرف مقوی باہ ومسک۔ مقوی اعصاب۔ دافع امراض بلغمی بصفی خون۔ دافع حمیات کہنہ۔

افعال ومواقع استعمال :۔ قابض ومخلف ہونے کی وجہ سے مراہم میں شامل کرکے تجفیف قروح کے لیے اور قروح کے سیلان خون کو روکنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اور ادویہ باردہ کی تحلیل کے لیے ضماد کرتے ہیں۔ آتشک وقروح خبیثہ میں اس کی دھونی دیتے ہیں۔ کشتۂ شنگرف کو ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ لقوہ۔ فالج۔ وجع مفاصل۔ نزلہ وزکام۔ سرفہ ضیق النفس بلغمی۔ آتشک وجذام وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں پرانے بخاروں میں بھی کھلاتے ہیں۔

مشہور مرکبات :۔ حب نقرہ۔ مرہم گلابی۔

شورہ قلمی (POTASSIUM NITRATE)

ماہیت :۔ سفید رنگ کی چمکدار شش پہلو قلمیں ہوتی ہیں۔ جن کا مزہ شور ہوتا ہے۔ اور منہ میں سردی محسوس ہوتی ہے۔

ہندوستان اور بعض دیگر ممالک میں شورہ قلمی قدرتی طور پر شورہ زمین کی سطح پر سفیدی کی شکل میں نمودار ہوتا ہے جس کو خاص ترکیب سے صاف کرلیتے ہیں۔

مزاج :۔ گرم وخشک۔

افعال ومواقع استعمال :۔ قاطع۔ جالی۔ منفتح۔ منقی بلغم۔ مسہل۔ مدر بول۔ معرق۔ مانع انجماد خون اس کی کثرت مضعف قلب ہے۔ اور معدہ وامعاء میں خراش پیدا کرتی ہے۔ شورہ قلمی کو مدر بول ہونے کی وجہ سے زیادہ تر امتناس بول میں شربۃً وضماداً استعمال کیا جاتا ہے اور چونکہ مدر ہونے کے ساتھ ہی جالی بھی ہے لہٰذا قروح مجاری بول میں اس کا استعمال بکثرت کیا جاتا ہے۔ جالی ہونے کی وجہ سے بدن کا میل صاف کرنے اور دفع کے لیے غلاظ مفید ہے۔ قاطع ومفتح ہونے کے باعث ضعم طحال میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مطبوخ اور کسی قدر معرق ہونے کی وجہ سے بخاروں میں بھی مفید ہے۔ چونکہ شورہ انجماد خون کو روکتا ہے لہٰذا

مرض نقرس کے دورہ کو دور کرنے اور صداع سکری کے ازالہ کے لیے نافع ہے۔ مرض دمہ کے دورہ کو روکنے کے لیے اس کا دھواں استعمال کرتے ہیں۔ شورہ کے کثرت استعمال سے دست آنے لگتے ہیں۔ اور معدہ واماء میں خراش ہوجاتی ہے۔ ضعف قلب اور معدہ وامعاء گردے اور مثانہ کے ورم کی حالت میں اسکو استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

مشہور مرکبات:۔ سفوف شورہ مرکب۔ سفوف طباشیر مرکب۔

کبریت (گندھک: SULPHUR)

ماہیت:۔ کبریت ایک عنصر ہے جس کی خوبصورت زرد رنگ کی ڈلیاں ہوتی ہیں، اور ان سے خاص قسم کا بیٹو لو آتی ہے۔ یہ زیادہ تر سیسہ، جست، لوہا، اور تانبے کے ہمراہ ملی ہوئی معادن سے نکلتی ہے لیکن بعد کو ان سے علیحدہ کرلیتے ہیں۔ ہائیڈروجن کے ہمراہ بعض چشموں کے پانی میں نیز اکثر نباتات مثلاً پیاز وغیرہ میں بھی یہ عنصر موجود ہوتا ہے۔ ترسیب شدہ گندھک Precipitated SULphur کو گندھک آبلہار کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ بازار میں یہ گندھک نیم شفاف زرد رنگ کی دستیاب ہوتی ہے۔ گندھک کی یہ قسم اندرونی طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ گندھک کا پھول" کے نام سے ہلکے زرد رنگ کا قلمدار سفوف دستیاب ہوتا ہے۔ یہ دراصل کبریت مصعد (Sublimed Sulphur) ہے۔

ترکیب گندھک (حامض الکبریتی: Sulphuric Acid) جس کو سب سے پہلے حکیم بازی نے کیمیاوی طریق پر بنایا تھا۔ دواً استعمال کیا جاتا ہے۔

مزاج:۔ گرم وخشک بدرجہ سوم۔

مقدار خوراک:۔ ۵۰۰ ملی گرام سے ایک گرام۔

افعال ومواقع استعمال:۔ کبریت (گندھک) ملین، مسخن، مفرز رطوبات، قاتل جراثیم، مصفی خون ہے اس لیے بواسیر، خروج المقعد، خبث النفس، وجع المفاصل، اور جلدی امراض مثلاً خارش، دہاسے، ایگزیما، وغیرہ امراض میں استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ گندھک کو مناسب مقدار میں لے کر شیرہ گڑ یا بالائی میں ملا کر مقامی استعمال سے بواسیر اور خروج المقعد میں فائدہ ہوتا ہے۔

۲۔ ۵۰۰ ملی گرام کبریت کھلا سادہ دودھ کے ہمراہ کھانے سے فیق النفس، سعال اور وجع المفاصل میں فائدہ ہوتا ہے۔

۳۔ مناسب مقدار میں گندھک لے کر لیموں کے رس میں خوب اچھی طرح کھرل کریں پھر اس کو دودھ میں شامل کر کے پکائیں۔ اور اس کو ٹھنڈا ہونے رکھ دیں دودھ کے بالائی حصہ پر تیل جیسا سیال علیحدہ آجائے گا یہ روغن کبریت کہلاتا ہے اس کو ایک یا دو بوند کی مقدار میں کھانے کے لیے دیں۔ اور یہی تیل بیرونی طور پر لگائیں۔ امراض جلدیہ میں نہایت مفید ہے۔

۴۔ کبریت مصعد ایک حصہ کو روغن گنجد چھ حصہ میں ملالیں۔ مرہم کبریت تیار ہو جائے گا۔ امراض جلدیہ میں مقام متاثرہ پر لگائیں۔

۵۔ کبریت ۴ گرام، گلیسرین ۔ ۲۵ ملی لیٹر۔ عرق گلاب۔ ۲۵۰ ملی لیٹر۔ ان تمام ادویہ کا محلول تیار کر لیں مہاسوں کے لیے ایک بہترین دوا ہے۔

۶۔ امراض جلدیہ اور مختلف عوارض مفاصل میں گندھک کے پانی سے غسل کرنا نہایت مفید ہے۔ بجائے مصنوعی طور پر غسل گندھک کرنے کے قدرتی معدنی چشموں کے پانی سے غسل کرنا بہتر ہوتا ہے۔ دہلی سے قریب گوڑگانوں (ہریانہ) میں گندھک کے پانی کا ایک کنواں ہے۔ اسی طرح شملہ کے قریب کسی مقام پر کئی چشمے ایسے ہیں جن میں گندھک پائی جاتی ہے۔ اسی طرح ہندوستان میں کئی جگہ ایسے چشمے موجود ہیں۔ یورپ کے مختلف مقامات میں ایسے بہت سے چشمے ہیں اور مختلف امراض کے مریض وہاں جاکر نہاتے اور شفا پاتے ہیں۔

مشہور مرکبات۔ حب کبریت۔ مرہم کبریت۔ حب سیاہ مسہل۔

تیزاب گندھک (حامض الکبریتی ؛ Sulphuric Acid)

تیزاب گندھک ایک نہایت قوی کاوی ہے۔ جلد پر لگانے سے اس کو جلا کر سیاہ کر دیتا ہے چنانچہ اس میں بھوزن کو نکا کا سفوف ملا کر سرطان کو جلانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اندرونی طور پر اس کو استعمال نہیں کیا جاتا۔ تین گرام کی مقدار میں کھانے سے یہ مہلک ہوتا ہے۔

اندرونی طور پر استعمال کرنے کے لیے اس کو کسی عرق یا آب مقطر میں حل کرتے ہیں۔ یہ محلول ہیضہ، حمیات خبیثہ اور سیال میں ۱۰ سے ۲۰ بوند کی مقدار میں استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ان عوارض میں دیگر مفید ادویہ بھی نہایت مفید ہوتی ہیں۔ اس لیے اس سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہے۔

مزید تحقیقات ہوگزرے کے کئی ایک مرکبات مشہور ہیں۔ جن میں سلفا فائرین، سلفا گوانڈین وغیرہ عام طور مستعمل ادویہ ہیں۔ ان کو ویسے ہی استعمال کرنے پر ان کے سمی اثرات رونما ہوتے ہیں۔ سلفا فائرین کو چونکہ زیادہ تر بخار نزلہ زکام وغیرہ جراثیمی امراض میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ہمیشہ نزلہ زکام کے جوشاندہ کے ساتھ دیتے ہیں۔ اس کا سمی اثر باطل ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ جوشاندہ میں عناب، بہستاں، اصل السوس، انیسی اور دیگر ہیں جو لعاب دار بھی ہیں۔ ان کی فرویت سمیت کے دفع کرنے میں ایک نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ان کو یونانی اصول کے تحت استعمال کریں تو کسی قسم کے ضرر کا اندیشہ نہیں رہتا۔

گل ملتانی (BOLE ARMENIAC)

ماہیت :۔ یہ زردی مائل سفید، وزنی، پرت دار مٹی ہے۔
مزاج :۔ سرد خشک۔
افعال و مواقع استعمال :۔ قابض و حابس ہونے کی وجہ سے نکسیر، بلغم الدم، کثرت طمث میں خاص طور پر مفید ہے۔ نیز گرمی دانوں کے لیے بھی اسے استعمال کیا جاتا ہے۔
ترکیب استعمال :۔ ۱۲ گرام مٹی کو پانی میں بھگونے رکھ دیں۔ اس کے بعد اس کا "آب زلال" جسے "آب گل" کہا جاتا ہے۔ وقفہ وقفہ سے پلائیں اور مٹی کا ضماد مقامی طور پر کریں۔ نکسیر میں ناک اور پیشانی پر اور کثرت طمث میں پیڑو پر ضماد کریں۔ بہت جلد اس کے اثرات ظاہر ہونے ہیں۔ اس کا ضماد گرمی دانوں کے لیے بھی فائدہ بخش ہے۔

گیرو (طین احمر، طین مغرہ، یا صرف مغرہ : RED EARTH)

ماہیت :۔ سرخ زردی مائل اور چکنی مٹی ہے۔ جو گوالیار وغیرہ میں پیدا ہوتی ہے۔
مزاج :۔ سرد خشک بدرجہ دوم۔
افعال و مواقع استعمال :۔ مقوی و حابس۔ اسہال۔ حابس نزف الدم۔ رادع۔ مجفف۔ گیرو کو مذکورہ

بالا افعال کی وجہ سے اسہال دموی، بول الدم، قرحہ امعاء، قرحہ رحم کثرت حیض وغیرہ میں مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ سوزاک و حرقت البول میں پیشکری کے ہمراہ سفوف بنا کر کھلایا جاتا ہے اور نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اورام جاہ میں ابتداءً رادع ہونے کی وجہ سے ضمادوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ سرکہ کے ہمراہ حمرہ، نملہ اور سوختگی آتش کے لیے ضماداً استعمال کیا جاتا ہے اور دیگر مناسب ادویہ کے ہمراہ برص پر اس کا ضماد لگایا جاتا ہے۔

مشہور مرکبات ۔ سفوف بلن ۔ سفوف استاذہ ۔

لاجورد (لازورد : LAPIS LAZULI)

ماہیت ۔ یہ ایک آسمانی رنگ کا پتھر ہوتا ہے جس پر سرخ اور سبزی مائل رنگ کے نقطے پڑے ہوتے ہیں۔ یہ ایران میں پایا جاتا ہے۔

مزاج ۔ گرم و خشک ۔

افعال و مواقع استعمال ۔ مفرح ۔ مقوی قلب ۔ اخلاط غلیظہ کا مسہل ۔ خون کو صاف کرتا ہے ۔ اور مدر بھی ہے ۔ بیرونی طور پر استعمال کرنے سے جالی اور مجفف ہے ۔ لاجورد کو زیادہ تر دموی ۔ ملانخولیا اور جنون جیسے امراض میں استعمال کراتے ہیں ۔ بہق اور برص پر طلا کرتے ہیں ۔ اور زخموں پر باریک پیس کر چھڑکتے ہیں ۔ امراض چشم مثلاً رمد ۔ دمعہ ۔ سلاق اور قرحہ چشم میں باریک کھرل کر کے بطور سرمہ لگاتے ہیں ۔ تکیر کو روکنے کے لیے اس کا نفوخ کرتے ہیں ۔ اور حیض کے لیے سفوف بنا کر کھلاتے اور لی کرتے ہیں ۔

مشہور مرکبات ۔ تریاق کبیر ۔ معجون جوہر چینی ۔

مردار سنگ (LITHARG)

ماہیت ۔ سنہرے سرخ رنگ کا پتھر ہوتا ہے یا زردی مائل سرخ رنگ کا سفوف ہوتا ہے اور قلمی ذرات کی شکل میں سیسے کی گولیوں کو گرم کر کے بنایا جاتا ہے ۔

مزاج :- گرم و خشک درجہ سوم۔
افعال و مواقع استعمال :- بال۔ کمال۔ ہضم قروح۔ منشف رطوبات۔ قاتل کرم شکم۔
مرہم سفید کو تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ زخموں کے لیے ذرور یا مرہم بنا کر استعمال کرتے ہیں۔ قاتل کرم شکم ہونے کی وجہ سے اندرونی طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے لیکن چونکہ اس میں سمیت ہے۔ لہٰذا اندرونی طور پر احتیاط سے استعمال کرنا چاہیے۔
مشہور مرکبات :- مرہم دافلیون۔ مرہم کافوری۔ تیریاق۔ قرص اف۔

نوشادر (AMMONIUM CHLORIDE)

ماہیت :- نوشادر ایک قسم کا نمک ہے جو کیمیاوی ترکیب سے بنایا جاتا ہے۔ سب سے پہلے نوشادر لیبیا کے ایک ضلع ایمونیا میں بنایا گیا تھا اسی لیے انگریزی میں اس کو ایمونیم کا نمک اور عربی میں "ملح امونیا" کہتے ہیں۔ اس طرح یہ ایک نہایت قدیم کیمیاوی نمک ہے۔ ہندوستان میں نوشادر کرنال (پنجاب) کے مقام پر ایک خاص قسم کی مٹی سے بنایا جاتا ہے اور یہی بازار میں دستیاب ہوتا ہے۔
مزاج :- سرد و خشک
افعال و مواقع استعمال :- نوشادر کو پانی میں حل کر کے اگر کسی حصہ جسم پر لگایا جائے تو وہاں مسکن و مبرد تاثیر کرتا ہے۔ اور اگر اس میں شورہ قلمی کا اضافہ کر دیا جائے تو اس کی یہ تاثیرات بہت تیز ہو جاتی ہیں۔ اور ایسا سیال موچ کھائے ہوئے (مقام دق) کچلے ہوئے مقامات پر کسر و فتح عظام کے مقامات پر، صداع سکتہ وغیرہ امراض میں بیرونی طور پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔
نوشادر محرک افشیہ خاطیہ و مفرد ہے اس لیے حلق کی پرانی سوزش (التہاب حلق مزمن) التہاب حنجرہ، سعال شیبی اور کالی کھانسی میں مفید ہے۔ اس غرض کے لیے نوشادر کو سونگھنا کافی ہوتا ہے اس کے علاوہ لب السوس کے سیال میں ملا کر دینا بھی بہتر ہے۔
نوشادر باہم محرک معدہ و امعاء، محرک جگر اور مفرز صفراء اور حلل ہے اس لیے ضعف ہضم، ورم معدہ، رقان، ورم جگر، استسقاء کبدی، انتظم الکبد، خرابی کبد میں بکثرت مستعمل ہے۔ ۵۰ ملی گرام سے ایک گرام کی مقدار تک تنہا اس کا دینا ان تمام امراض میں مفید ہے۔

مشہور مرکبات :۔ نمک سلیمانی ۔ حب کبد نوشادری ۔

نیلا توتیا (توتیا' ازرق (COPPER SULPHAT)

ماہیت :۔ گہرے سبز و آسمانی رنگ کی چمکدار قلمیں ہوتی ہیں جو دراصل گندھک اور تانبے کا مرکب ہیں۔ بازار میں غیر صاف شدہ ملتا ہے۔ زہریلے اثرات رکھتا ہے۔

مزاج :۔ گرم و خشک بدرجہ چہارم۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مقامی قابض ۔ مقامی طور پر اس کے استعمال سے زخموں کی رطوبت اور السبہ کی رطوبت بیضیہ منجمد ہو جاتی ہے اور ان کی شرائین سکڑ جاتی ہیں، اور زخم اچھے ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اکثر اسے مراہم میں شامل کر کے یہ فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔

مخرج بلغم ہونے کی وجہ سے اسے خاص طور پر ڈبۃ الاطفال (نمونیہ الاطفال) میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :۔ بقدر ضرورت نیلا توتیا لے کر لوہے کے برتن میں بھون لیں۔ اسی طرح سہاگہ بھی بریاں کر لیں۔ دونوں بھنے ہوئے باہم ملا کر خوب باریک پیس لیں اس کے بعد قدرے پانی سے نم کر کے باجرے کے برابر گولیاں بنا لیں۔ ایک تا دو گولی ماں کے دودھ میں گھس کر بچے کو چٹائیں۔ قے اور دست ہو کر بچہ صحت یاب ہو جائے گا۔

دافع تعفن ہونے کی وجہ سے لثہ دامہ (پائیوریا) میں دیگر اجزا کے ساتھ اسے بھی منجن کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جو نہایت مفید ہوا کرتا ہے۔

مشہور مرکبات :۔ ۱۔ مرہم زنگار ۔ ۲۔ حب ڈبۃ الاطفال ۔ ۳۔ منجن مفید۔

ہیرا کسیس (FERRUS SULPHATE)

ماہیت :۔ ہیرا کسیس (زاج اخضر) یا کسیس کے سبز رنگ کی قلمیں ہوتی ہیں۔ جو اس طرح تیار کی جاتی ہیں کہ لوہے کے ٹکڑوں کو تیزاب گندھک میں حل کر کے خشک کر لیتے ہیں۔

مزاج :۔ گرم و خشک بدرجہ چہارم ۔

افعال و مواقع استعمال :۔ مجفف ۔ قابض ۔ مقوی خون ۔ مدر حیض ۔ قاتل کرم و شکم ، بیرونی طور پر حابس نزف الدم ۔

ہیراکیس کو مجفف ہونے کی وجہ سے زخموں میں استعمال کرتے ہیں اور چونکہ قابض بھی ہے لہذا مسوڑھوں اور دانتوں کو مضبوط و مستحکم کرنے اور ان کے سیلان خون کو روکنے کی غرض سے سنونات میں شامل کرتے ہیں ۔ حابس نزف الدم ہونے کے باعث جراحات سے خون روکنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے ۔ مقوی خون ہونے کی وجہ سے قلت الدم میں مستعمل ہے ۔ مدر حیض ہونے کے باعث احتباس اور سرطلث میں دیگر ادویہ کے ہمراہ اس کی گولیاں بنا کر کھلائی جائیں ۔ قاتل کرم شکم ہونے کے باعث ہر قسم کے کرم و شکم خصوصاً حب القرع کو ہلاک کرنے کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں ۔ لیکن چونکہ اس کے اندر سمیت ہے ۔ لہذا اندرونی طور پر باحتیاط استعمال کرنا چاہیے ۔

مشہور مرکبات :۔ حبوب لدغ رم ۔ حب مدر

یشب (JADE)

ماہیت :۔ یہ ایک معدنی پتھر ہے جو کانوں میں پایا جاتا ہے ۔ اس کا رنگ سبزی مائل آبی ہوتا ہے ۔ یہ پتھر نرم ہوتا ہے اور آسانی سے صیقل ہو جاتا ہے ۔ یہ مقوی قلب ہوتا ہے ۔

مزاج :۔ گرم و خشک

مشہور مرکبات :۔ نمبو لدغم ارشد والا ۔ مفرح کبیر ۔ مفرح شاہی ۔

ادویہ اور ان کی مقدار خوراک

نمبر	نام ادویہ	مقدار خوراک
۱	آبنوس	۲ گرام
۲	آس	۲ تا ۵ گرام
۳	آک	شیر ہمراہ اکلاد و شربا بمنوع ہے
۴	آلو بخارا	دس دانے سے لے کر ۲۰ دانے تک
۵	آم	بقدر ہضم
۶	آملہ	۱۱ گرام
۷	ابہل	۵ گرام
۸	ابیس	ایک گرام سے ۲ گرام تک
۹	اٹنگن	۶ گرام تک
۱۰	اجوائن	۵ گرام سے ۱۰ گرام تک
۱۱	اخروٹ	۲ سے ۳ اخروٹ کا مغز
۱۲	اذراقی	۱۲۵ ملی گرام سے ۲۵۰ ملی گرام تک
۱۳	اذخر	۳ تا ۴ گرام
۱۴	ارجن	۳ تا ۷ گرام
۱۵	ارنڈ	(تخم) تین دانے سے پانچ دانے تک۔ ۷ تا ۱۰ گرام
۱۶	ارڈوسہ	۳ تا ۱۰ گرام
۱۷	اسارون	۱۰ گرام
۱۸	اسپغول	ایک تا ۱۰ گرام
۱۹	اسپند	۳ گرام
۲۰	اسرول	۲۵۰ ملی گرام
۲۱	اسطوخودوس	۸ گرام
۲۲	اسگند	۷ گرام
۲۳	اشق	۵۰۰ ملی گرام
۲۴	اشنہ	۵ گرام
۲۵	اشوک چھال	۱۰ گرام
۲۶	اصل السوس	۵ گرام
۲۷	افسنتین	۵ گرام
۲۸	افیون	۲ گرین سے ۳ گرین
۲۹	اکلیل الملک	۳ گرام
۳۰	الائچی	۳ گرام
۳۱	املی	۱۰ گرام
۳۲	املتاس	بقدر خواہش
۳۳	املی	۱۰ سے ۲۰ گرام
۳۴		حسب ضرورت

نمبر	نام ادویہ	مقدار خوراک
۳۵	انار	حسب ضرورت
۳۶	انجبار	۵ تا ۷ گرام
۳۷	انجیر	۵ تا ۷ دانہ
۳۸	اندرائن	۱ تا ۴ گرام
۳۹	اندرجو تلخ	۲ تا ۳ گرام
۴۰	اندرجو شیریں	۵ گرام
۴۱	انزروت	۴ گرام تک
۴۲	انگور	بقدر خواہش
۴۳	انناس	بقدر ضرورت
۴۴	انیسون	۴ تا ۷ گرام
۴۵	ایرسا	۵ گرام
۴۶	ایلوا	۵۰ ملی گرام تا ایک گرام
۴۷	بابچی	۳ گرام تک
۴۸	بابونہ	۵ گرام
۴۹	بادام	سات سے ۱۱ عدد
۵۰	بادام تلخ	ایک گرام
۵۱	بادآورد	۱۰ گرام
۵۲	بادرنجبویہ	۶ گرام
۵۳	بارتنگ	۱۰ گرام
۵۴	باتسلا	۱۰ گرام
۵۵	باؤبڑنگ	ایک گرام سے دو گرام تک
۵۶	بائے کھنبہ	۵۰ ملی گرام سے ایک گرام تک

نمبر	نام ادویہ	مقدار خوراک
۵۷	ببول	۵ گرام (گوندہ ۶ تا ۱۰ گرام)
۵۸	بتھوا	۵ گرام تک
۵۹	بچ	۳ گرام
۶۰	بدارکند	۱۰ گرام
۶۱	برگد (ریش)	۶ گرام تک
۶۲	برشیر	۳ یا ۶ قطرے
	برم ڈنڈی	۳ تا ۵ گرام
۶۳	برنجاسف	۳ تا ۵ گرام
۶۴	برہمی بوٹی	۵ گرام
۶۵	بزرالبنج	۲۵۰ ملی گرام
۶۶	بسفائج	۴ تا ۹ گرام
۶۷	بسکھپرا	۷ تا ۱۰ گرام
۶۸	بسکائن	۱۰ گرام
۶۹	بلسان	۱۰ گرام
۷۰	بلوط	۵ گرام
۷۱	بنڈال	۴ گرام
۷۲	بنفشہ	۷ گرام
۷۳	بوزیدان	۷ گرام
۷۴	بہارنگی	۶ گرام
۷۵	بہدانہ	۸ گرام
۷۶	بہرونہ	۲ گرام
۷۷	بھلاواں	۱۲۵ ملی گرام
۷۸	بھنگرہ	۷ گرام

نمبر	نام ادویہ	مقدار خوراک
۷۹	بہمن	۱۰ گرام
۸۰	بھنڈی	بقدر ضرورت
۸۱	بہیڑہ	۱۱ گرام
۸۲	بھبند	۶ گرام
۸۳	بید مشک	۳ گرام
۸۴	بیش	ایک گرین تا ۲ گرین
۸۵	بیلگری	۲ گرام
۸۶	بھنگ	۷ گرام
۸۷	پانک بجری	۷ گرام
۸۸	پپیتہ	۲ گرام
۸۹	پرسیاوشان	ایک تولہ
۹۰	پستہ	۷ گرام
۹۱	پکھان بید	۲½ گرام
۹۲	پنبہ دانہ	۷ گرام
۹۳	پنواڑ (پنواڑتو)	۳ گرام
۹۴	پیپل	۵ تا ۷ ماشہ
۹۵	پودینہ	۸ گرام
۹۶	پیارانگا	۲ گرام
۹۷	پیاز (آب پیاز)	ایک چمچہ
۹۸	پیٹھا	بقدر ضرورت
۹۹	تالمکھانہ	۸ گرام
۱۰۰	تربہ	۴ تا ۶ گرام بوشاندہ سفوف ۶ گرام تا تولہ
۱۰۱	تربوز	بقدر ضرورت
۱۰۲	ترمس	۴ تا ۶ گرام
۱۰۳	تل	۶ تا ۱۰ گرام
۱۰۴	تمباکو	۱ رتی تا ۳ رتی
۱۰۵	توت	بقدر خواہش
۱۰۶	تودری	۸ گرام
۱۰۷	تھوہر	۲ رتی
۱۰۸	ثعلب مصری	۱۰ گرام
۱۰۹	جامن	بقدر خواہش
۱۱۰	جاؤشیر	۲ گرام
۱۱۱	جاپتل	۵ گرام
۱۱۲	جدوار	ایک گرام
۱۱۳	جلاپا	۴ گرام
۱۱۴	چاکسو	۲۱ عدد
۱۱۵	چاول مرگزا (روغن)	۵ منم (قطرے) سے ۱۰ منم
۱۱۶	چرائتہ	۸ گرام
۱۱۷	چرچٹہ	۸ تا ۸ گرام نمک نصف سے ایک گرام تک
۱۱۸	چوب چینی	۷ گرام
۱۱۹	چنا	بقدر ہضم
۱۲۰	حب الزم	۵ گرام
۱۲۱	حب السلاطین	۲ گرین سے ۱۲۵ ملی گرام
۱۲۲	حب النار	۱ گرام

نمبر	نام ادویہ	مقدار خوراک	نمبر	نام ادویہ	مقدار خوراک
۱۲۳	حب القلقل	۱۰ گرام	۱۴۶	دھنیا	۱۰ گرام ایک تولہ
۱۲۴	حب النیل	ایک گرام	۱۴۷	دھتورہ	۳ رتی
۱۲۵	حماض	۵ گرام	۱۴۸	ڈھاک	۴ گرام
۱۲۶	حلبہ	۱ تا ۲ گرام	۱۴۹	ڈیکا مالی	۳ گرام
۱۲۷	خارخسک	۶ گرام	۱۵۰	رائ	۷ گرام
۱۲۸	خاکسی	۵ گرام	۱۵۱	ریٹھا	۲ تا ۴ گرام
۱۲۹	خبازی	۱۰ گرام	۱۵۲	ریحان (تمام اقسام)	۴ گرام
۱۳۰	خربق	نصف گرام	۱۵۳	زراوند	۶ گرام
۱۳۱	خربوزہ	بقدر خواہش	۱۵۴	زرشک	تولہ
۱۳۲	خرفہ	۱۰ گرام	۱۵۵	زرنباد	۲ تا ۴ گرام
۱۳۳	خرما	۵ تا ۷ عدد	۱۵۶	زعفران	۲ تا ۴ گرام
۱۳۴	خس	۵ گرام	۱۵۷	زنجبیل	۲ تا ۲½ گرام
۱۳۵	خشخاش	۲ گرام	۱۵۸	زوفاء	۱۰ گرام تا تولہ
۱۳۶	خطمی	۸ گرام	۱۵۹	زیتون (روغن)	۳ تولہ
۱۳۷	خولنجان	۴ گرام	۱۶۰	زیرہ سفید	۴ تا ۶ گرام
۱۳۸	خیارین	۶ تا ۸ گرام	۱۶۱	زیرہ سیاہ	۸ گرام
۱۳۹	دارچینی	۵ تا ۸ گرام	۱۶۲	سپاری	۴ تا ۶ گرام
۱۴۰	دارفلفل	۲ تا ۴ گرام	۱۶۳	سپستاں	۹ تا ۱۵ دانے
۱۴۱	درمنہ ترکی	ایک تا ۴ گرام	۱۶۴	ستاور	۸ گرام
۱۴۲	دفلی مقشر	۶ گرام	۱۶۵	سداب	۴ تا ۶ گرام
۱۴۳	دم الاخوین	۲ تا ۲½ گرام	۱۶۶	سرپھوکہ	۷ گرام
۱۴۴	دودھی	۶ گرام	۱۶۷	سقمونیا	نصف گرام سے ایک گرام
۱۴۵	۔۔۔	۵ گرام			تک

نمبر	نام ادویہ	مقدار خوراک
۱۶۸	سکنجبین	۲ گرام تک
۱۶۹	سماق	۵ گرام
۱۷۰	سنا	۴ تا ۵ گرام
۱۷۱	سنبل الطیب	۳ تا ۵ گرام
۱۷۲	سنبھالو	۴ گرام
۱۷۳	سنگھاڑا	بقدر خواہش
۱۷۴	سونف	۱۰ گرام
۱۷۵	سورنجان	۴ گرام
۱۷۶	سویا	۵ گرام
۱۷۷	شاہترہ	۵ گرام
۱۷۸	شقاس	۵ گرام
۱۷۹	شوکران	۱۲۵ ملی گرام سے ۲۵۰ ملی گرام تک
۱۸۰	شیطرج	۲ گرام
۱۸۱	صعتر	۵ گرام
۱۸۲	صندل سرخ	۵ گرام
۱۸۳	صندل سفید	۵ گرام
۱۸۴	طباشیر	۳ گرام
۱۸۵	عاقرقرحا	ایک گرام
۱۸۶	عشبہ مغربی	۵ گرام
۱۸۷	عصارہ ریوند	۲ گرام
۱۸۸	عناب	۱۰ تا ۱۵ عدد
۱۸۹	عنصل	۴ تا ۶ گرام

نمبر	نام ادویہ	مقدار خوراک
۱۹۰	عود	۴ تا ۵ گرام
۱۹۱	عود صلیب	۳ گرام
۱۹۲	غارقون	۴ گرام
۱۹۳	غاف	۶ تا ۷ گرام
۱۹۴	فلفل سرخ	۱ تا ۲ گرام
۱۹۵	فلفل سیاہ	۳ رتی تا ۱ گرام
۱۹۶	فل	۱۶ گرام
۱۹۷	فوہ	۴ تا ۵ گرام
۱۹۸	قسط	۲ تا ۴ گرام
۱۹۹	کاہو	۵ گرام
۲۰۰	کاکڑاسنگی	۲ تا ۳ گرام
۲۰۱	کاکج	۶ تا ۱۰ عدد
۲۰۲	کافور	۳ رتی
۲۰۳	کالی زیری	۲ تا ۳ گرام
۲۰۴	کاہو	۷ گرام
۲۰۵	کائفل	۸ گرام
۲۰۶	کباب چینی	۵ گرام
۲۰۷	کبابہ خندان	۶ گرام
۲۰۸	کبر	۵ گرام
۲۰۹	کتھ	۴ تا ۵ گرام
۲۱۰	کتیرا	۵ گرام
۲۱۱	کٹوت	۳ تا ۵ گرام
۲۱۲	کٹکی	۴ گرام

نمبر	نام ادویہ	مقدار خوراک
۲۱۳	کرنجوہ	نصف گرام
۲۱۴	کسوندی	۷ تا ۱۰ گرام
۲۱۵	کگروندہ	۶ گرام
۲۱۶	کلتی	۴ گرام
۲۱۷	کلونجی	۳ گرام
۲۱۸	کمیلہ	۲ تا ۴ گرام
۲۱۹	کندر	۲ گرام
۲۲۰	کنگھی	۶ گرام
۲۲۱	کنول گٹہ	۴ گرام
۲۲۲	کوچ (کوانچ)	۱۰ گرام
۲۲۳	گیوٹہ	۶ تولہ
۲۲۴	گاجر (تخم)	بقدر سہم ۸ گرام
۲۲۵	گاؤزبان	۵ تا ۷ گرام
۲۲۶	گرمل	۵ تا ۷ گرام
۲۲۷	گل دھاوا	۳ تا ۵ گرام
۲۲۸	گل سرخ	۱۰ سے ۲۰ گرام
۲۲۹	گلو	۱۰ گرام
۲۳۰	گندنا	۲ تا ۴ گرام
۲۳۱	گھونگچی	۲ گرام
۲۳۲	لوبان	۷ گرام
۲۳۳	لودھ پٹھانی	۴ گرام
۲۳۴	لونگ	۲ تا ۵ گرام
۲۳۵	لیموں	حسب ضرورت
۲۳۶	لہسن	۴ گرام
۲۳۷	مازریون	ایک سے ۲½ گرام
۲۳۸	مالکنگنی	۱ تا ۲ گرام
۲۳۹	مائیں کلاں	۱ تا ۱۰ گرام
۲۴۰	مامیران	۳ گرام
۲۴۱	مٹر	۲ تا ۳ گرام
۲۴۲	مروڑ پھلی	۴ گرام
۲۴۳	مشک دانہ	۲ گرام
۲۴۴	مشکطرا شیع	۵ تا ۷ گرام
۲۴۵	مصطگی	۴ گرام
۲۴۶	مقل	۱ تا ۲½ گرام
۲۴۷	مکو	۷ تا ۱۰ گرام
۲۴۸	من بزغبین (شیر خشت)	۱۰ تا ۲۰ گرام ۱۰ تا ۲۰ گرام
۲۴۹	منڈی	۱۰ گرام
۲۵۰	موچرس	۶ گرام
۲۵۱	موصلی	۷ گرام
۲۵۲	مویز	ایک تا دو گرام
۲۵۳	میدہ لکڑی	۶ گرام
۲۵۴	نارمشک	۲ تا ۵ گرام
۲۵۵	ناریل	۵۰ گرام
۲۵۶	ناریل دریائی	۵ جو تا ۱ گرام

نمبر	نام ادویہ	مقدار خوراک	نمبر	نام ادویہ	مقدار خوراک
۲۵۷	ناگرموتھا	۷ گرام	۲۶۳	ہزار دانہ	۴ گرام
۲۵۸	نرکچور	۲ تا ۴ گرام	۲۶۴	ہلدی	۶ گرام
۲۵۹	نگمند بابری	۷ تا ۱۰ گرام	۲۶۵	ہلیون	۳ تا ۵ گرام
۲۶۰	نیلوفر	۱۱ گرام	۲۶۶	ہینگ	۲ گرام
۲۶۱	نیم	۵ تا ۱۰ گرام	۲۶۷	ہرڑ	۵ گرام
۲۶۲	ہرن کھری	۱۰ گرام			

ادویہ نباتیہ اور ان کے افعال

نشان سلسلہ	نام دوا	افعال
۱ -	آبنوس	قابض، مجفف، حابس، مصفی خون
۲ -	آس	قابض، حابس، مسکن
۳ -	آک	منفث و مخرج بلغم، محلل، مسکن درد، مقوی معدہ، دافع زحیر شیر مدار - اکال و مقرح
۴ -	آلو بخارا	مسکن صفراء خون، ملین
۵ -	آم	مسکن - مُبرّد
۶ -	آملہ	قابض، حابس، مسکن حرارت، مفرح، مقوی، مستود شعر
۷ -	ابہل	محلل ورم، مُمدد قوی
۸ -	اتیسن	مقوی اعصاب، دافع زحیر، دافع بخار
۹ -	اٹنگن	مفری، ملطف، مغلظ
۱۰ -	اجوائن	مشتہی، کاسر ریاح، دافع تشنج، دافع تعفن
۱۱ -	اخروٹ	مقوی اعصاب، مقوی باہ
۱۲ -	اذکراقی	مشتہی، مقوی اعصاب، محرک مراکز تنفس و قلب و دوران خون
۱۳ -	اذخر	محرک اعصاب، محلل ورم -
۱۴ -	ارجن	مصلی خون، قابض، محرک قلب
۱۵ -	ارنڈ	بیرونی طور پر محلل ورم، مسکن درد اندرونی طور پر تریاق سموم، مسہل
۱۶ -	اڑوسہ	منفث و مخرج بلغم، دافع تشنج

۱۷ - اساردن	مقوی دماغ و اعصاب ، مدر بول و حیض
۱۸ - اسپغول	مسکن ، مفری ، مرطوب
۱۹ - اسپند	مقوی اعصاب ، محلل اورام ، مخرج بلغم قاتل کرم شکم ، مقوی باہ
۲۰ - اسرول	مسکن اعصاب ، منوم ، دافع الدم
۲۱ - اسطوخودوس	مقوی دماغ و اعصاب ، منقی مضلات
۲۲ - اسگند	مبہی ، مقوی باہ ، مقوی رحم
۲۳ - اشق	دافع تعفن ، منفث بلغم ، محلل اورام
۲۴ - اشنہ	مفرح و مقوی قلب ، مسکن الم
۲۵ - اشوک	قابض قوی ، حابس ، مقوی رحم
۲۶ - اصل السوس	ملطف و منفث
۲۷ - افسنتین	محلل اورام ، دافع حمی ، مانع جراثیم
۲۸ - افیون	مسکن الم ، منوم ، قابض ، حابس نزلات
۲۹ - اکلیل الملک	محلل اورام
۳۰ - الائچی	مطیب دہن ، کاسر ریاح ، ہاضم ، دافع غشیان و قے
۳۱ - السی	محلل اورام ، مسکن الم ، ملطف ، مخرج بلغم ، مجفف قروح
۳۲ - امرود	برگ و پوست درخت ۔ قابض و حابس
۳۳ - املتاس	محلل اورام ، مسہل ، مدر ، مخرج مثیہ
۳۴ - املی	مسکن عطش و مسہل ۔ مفرح
	مغز تخم ۔ قابض ، ممسک مجفف ۔
۳۵ - انار	قابض ، حابس اسہال ، مسکن جوش صفرا و خون
	پوست بیخ قاتل کرم شکم
۳۶ - انجبار	قابض و حابس
۳۷ - انجیر	ملین ۔ مفتی
۳۸ - اندرائن	مسہل قوی
۳۹ - اندرجو تخم	قابض شدید

۴۰-	امدر جوشیری	مقوی و مولد منی
۴۱-	انزروت	مجفف قروح
۴۲-	انگور	مسکن عطش، مولد خون ۔ مقوی۔
۴۳-	انیسون	مدر کاسر ریاح، ہاضم، مسکن الم
۴۴-	ایرسا	محلل۔ مسکن۔ معطس۔ جالی۔ محمر۔ معدل صفرا۔ مدر بول۔
۴۵-	ایلوا	مسہل، مدر و محلل ادرام
۴۶-	بابچی	جالی، مخرش، مصفی خون، مسہل بلغم
۴۷-	بابونہ	محلل اورام، ہاضم، دافع حمی نوبتی
۴۸-	بادام	مقوی دماغ، ملین صدر و امعاء مسمن بدن، مقوی بدن
۴۹-	بادام تلخ	جالی۔ محلل۔ منفث بلغم۔ مدر
۵۰-	بادآورد	معرق۔ مصفی خون
۵۱-	بادرنجبویہ	مقوی قلب
۵۲-	بارتنگ	قابض و حابس۔ مسکن درد معائی
۵۳-	باقلا	منفث بلغم
۵۴-	بادبرنگ	قاتل کرم شکم، ہاضم، کاسر ریاح
۵۵-	بائے کنجا	کاسر ریاح ۔ ملین خفیف
۵۶-	بول	قابض شدید۔ مجفف قروح۔
۵۷-	بھوا	گوند مغری۔ ملحمہ۔ مغلظ منی۔
۵۸-	بنگ	مقوی اعصاب۔ منتی فضلات۔ ہاضم۔ کاسر ریاح۔
۵۹-	بہاری کند	مولد شیر پستان؛ معدل حیض۔ مقوی باہ۔
۶۰-	برگد	قابض۔ مقوی باہ۔ دافع جریان۔
۶۱-	برگ ڈنڈی	مصفی خون۔
۶۲-	برنجاسف	معرق۔ محرک۔ محلل ادرام مدر بول۔
۶۳-	برہمی بوٹی	مقوی دماغ و اعصاب۔ محرک و مقوی قلب۔
۶۴-	بزدانبخ	منشی۔ مخدر۔ مسکن الم۔ منوم

٦٦	بسنائج	مسہل ۔ محلل ۔ مصفی خون ۔
٦٧	بسکھپرا	مدر بول ۔
٦٨	بکائن	پتے ۔ محلل اورام ۔ مصفی خون ۔
		پھل ۔ مسکن درد رحم ۔ مدر حیض ۔ ملین ۔
		پوست بیج ۔ قاتل کرم شکم ۔ دافع تعفن ۔
٦٩ ۔	بلسان	عود بلسان ۔ حب بلسان ۔ مقوی اعصاب ۔
		روغن بلسان ۔ محرک ۔ دافع تعفن ۔ مجفف قروح ۔ منفث بلغم ۔
٧٠ ۔	بلوط	قابض ۔ حابس ۔ مجفف ۔
٧١ ۔	بنفشا	مسہل قوی ۔
٧٢ ۔	بنفشہ	معتدل ۔ ملطف ۔ معرق ۔ مرطب دماغ ۔ ملین ۔
٧٣ ۔	بوزیدان	مقوی اعصاب ۔ مقوی باہ ۔ محلل اورام ۔
٧٤ ۔	بہار رنگی	محرک ۔ دافع تشنج ۔
٧٥ ۔	بہدانہ	مفری ۔ مرطق ۔ مسکن حرارت ۔
٧٦ ۔	بہروزہ	دافع تعفن ۔ مجفف قروح ۔
٧٧ ۔	بھلاواں	بیرونی طور پر ۔ مفرح ۔ مخرش ۔
		اندرونی طور پر ۔ مقوی دماغ و اعصاب ۔
٧٨ ۔	بھنگرہ	محلل اورام ۔ مسکن الم مقامی ۔ مستدر شعر ۔
٧٩ ۔	بہمن	مقوی قلب ۔ مقوی باہ ۔
٨٠ ۔	بھنڈی	مفری ۔ ملطف ۔
٨١ ۔	بھیڑہ	قابض ۔ مخرج بلغم ۔ مقوی دماغ و بصر ۔
٨٢ ۔	بیجبند	حافظ منی ۔ مدر بول ۔ ملین ۔
٨٣ ۔	بید مشک	مفرح ۔ مقوی قلب ۔
٨٤ ۔	بیش	مہیج ۔ مخرش ۔ مسکن الم ۔ مقامی محدر ۔
٨٥ ۔	بیل پھل	قابض ۔ مقوی معدہ ۔
٨٦ ۔	بھنگ	مسکن الم ۔ منوم ۔ دافع بخار ۔
٨٧ ۔	پالک جوہی	جالی ۔ مفرح ۔

۸۸ -	پیتہ	دوردھ ۔ جلاب ۔ قاتل کرم شکم ۔
۸۹ -	پرسیاوشان	ملطف ، منشف ۔ دافع بخار ۔ مُدر ۔ مقوی شعر ۔
۹۰ -	پستہ	مقوی اعضائے رئیسہ ۔ سمن بدن ۔ منشف بلغم ۔ مُرتدمنی ۔
۹۱ -	پکھان بید	مدر بول ۔
۹۲ -	پنہ دانہ	محلل ؛ مدر بول ۔ سمن بدن ۔ مزید شیر ۔
۹۳ -	پنواڑ	جلاب ۔ مصفی خون ۔
۹۴ -	پیپل	قابض ۔ مسکن حرارت ۔ مجفف قروح ۔
۹۵ -	پودینہ	ہاضم ۔ دافع تعفن ۔ کاسر ریاح ۔
۹۶ -	پیارانگا	تریاق سموم ۔
۹۷ -	پیاز	محلل ورم ۔ محرک مدر ۔ منشف ۔ دافع تعفن ۔
۹۸ -	پیٹھا	مسکن حرارت ۔ مدر بول ۔ حابس ۔
۹۹	تالمکھانہ	جڑ ۔ مسکن حرارت ۔ مدر بول ۔
		بیج ۔ مغری ۔ ملطف ۔ مغلظ منی ۔
۱۰۰	تربد	مسہل ۔
۱۰۱	ترپوز	مسکن حرارت ۔ مدر بول ۔
۱۰۲	ترمس	قاتل کرم شکم ۔
۱۰۳	تل	سمن بدن ۔ مقوی باہ ۔
۱۰۴	تمباکو	مسکن درد مقامی ۔ جاذب رطوبت ۔
۱۰۵	توت	ملطف ۔ منشف ۔ محلل ورم ۔
۱۰۶	توری	مقوی باہ ۔ مزید منی ۔ مزید شیر ۔
۱۰۷	تھوہر	مسہل ۔ محلل ورم ۔ مقشر ۔ مصرع ۔
۱۰۸	ثعلب مصری	مولد منی ۔ مغلظ منی ۔
۱۰۹	جامن	قابض ۔ حابس ۔
۱۱۰	جاوشیر	دافع تشنج ۔ منشف بلغم ۔
۱۱۱	جائپھل	مقوی اعضائے رئیسہ ۔

۱۱۲ -	جدوار	مسکن الم۔ محلل ورم۔ تریاق سموم۔ مقوی اعصاب۔
۱۱۳ -	جلاپا	مسہل قوی۔
۱۱۴ -	چاکسو	جالی۔ محلل۔
۱۱۵ -	چال موگرا	محمر۔ مصفی خون۔
۱۱۶ -	چرائتہ	مصفی خون۔ مانع جراثیم۔ معرق۔
۱۱۷ -	چرچٹہ	مدر بول۔
۱۱۸ -	چوب چینی	مصفی خون۔ محلل ورم۔ مجفف قروح۔
۱۱۹ -	چنا	مدر۔ مسکن حرارت۔ مقوی باہ۔ جالی۔ مقوی و مسود شعر۔ مجفف قروح۔
۱۲۰ -	حب الزلم	مقوی باہ
۱۲۱ -	حب السلاطین	مخرش شدید۔ مسہل شدید۔
۱۲۲ -	حب الغار	محرک و مقوی اعصاب۔
۱۲۳ -	حب القلقل	مقوی باہ۔ ممتن بدن۔
۱۲۴ -	حب النیل	مسہل۔ قاتل و مخرج کرم شکم۔
۱۲۵ -	حماض	قابض۔ مسکن حرارت۔ مغری۔
۱۲۶ -	حلبہ	ملطف۔ مغری۔ مدر۔ محلل ورم۔ مشتہی۔ مزید سیر۔ مقوی بدن۔
۱۲۷ -	خارخسک	مدر بول حیض۔ مخرج حصات۔
۱۲۸ -	خاکسی	دافع بخار۔ منفث بلغم ملطف۔
۱۲۹ -	خبازی	ملطف۔ مغری۔ مزلق۔
۱۳۰ -	خربق	مسہل شدید۔
۱۳۱ -	خربوزہ	مدر۔ مسکن حرارت۔
۱۳۲ -	خرفہ	مبرد و مسکن حرارت۔
۱۳۳ -	خرما	مقوی بدن۔ مولد خون۔
۱۳۴ -	خس	مقوی قلب۔ مفرح۔
۱۳۵ -	خشخاش	مسکن۔ مخدر۔ قابض۔
۱۳۶ -	خطمی	ملطف مغری۔ مسکن حرارت۔

۱۳۷۔	خولنجان	منفث بلغم ۔ مقوی اعصاب ۔ مدر لعاب دہن ۔ مقوی باہ ۔ مسخن ۔
۱۳۸۔	خیارین	مسکن حرارت ۔ مدر ۔
۱۳۹۔	دارچینی	مقوی و محرک قلب ۔ کاسر ریاح ۔ دافع تعفن ۔ منفث بلغم ۔ روغن ۔ محرر ۔ مسکن الم ۔ جالی ۔
۱۴۰۔	دارفلفل	پھل ۔ منفث بلغم ۔ محرک ۔ جالی ۔ مقوی بصر ۔ جڑ ۔ ہاضم ۔ کاسر ریاح ۔
۱۴۱۔	درمنہ	قاتل و مخرج دیدان ۔
۱۴۲۔	درونج عقربی	مقوی قلب ۔ مقوی اعصاب ۔ دافع سمیات ۔
۱۴۳۔	دم الاخوین	قابض ۔ حابس ۔
۱۴۴۔	دودھی	خورد ۔ قابض ۔ حابس کلاں ۔ ملطف ۔ دافع تشنج ۔
۱۴۵۔	دوفو	مدر ۔
۱۴۶۔	دستورہ	برگ ۔ دافع تشنج ۔ مسکن الم ۔ مخدر ۔ پھل ۔ مسکن الم ۔ مجلل ورم ۔ تخم ۔ حابس و قابض شدید ۔ مسکن الم ۔ ممسک ۔
۱۴۷۔	دھنیا	مسکن ۔ مجلل ورم ۔
۱۴۸۔	ڈھاک	گل ۔ مجلل ورم ۔ مسکن الم ۔ تخم (پلاس پاپڑہ) قاتل کرم شکم ۔ گوند ۔ مقوی باہ ۔
۱۴۹۔	ڈیکا مالی	دافع قے ۔ دافع صفراء ۔ دافع تعفن ۔ کاسر ریاح ۔
۱۵۰۔	رائی	بیرونی ۔ محرر و منفط ۔ مسکن الم ۔ اندرونی ۔ ہاضم ۔ مشتہی ۔
۱۵۱۔	ریٹھا	جالی ۔ محلل ۔ جاذب ۔ رادع ۔ تریاق سموم ۔
۱۵۲۔	ریحان	مقوی قلب ۔ ملطف ۔ مفری ۔ منفث ۔ دافع ۔
۱۵۳۔	زراوند	محرک ۔ مقوی ۔ مدر ۔ تریاق ۔ مندمل قروح ۔

۱۵۴۔	زرشک	پھل ۔ مسکن و معدل صفراء ۔
		پوست درخت ۔ مخلل اورام و مسکن
		عصارہ (سوت) ۔ مسکن ۔ مخلل، اورام ۔ قابض ۔ حابس ۔
۱۵۵۔	زرنباد	مفرح ۔ دافع تعفن ۔ مسہل ریاح ۔ مشتہی ۔ قابض ۔
۱۵۶۔	زعفران	بیرونی ۔ جالی ۔ مخلل ۔ دافع تعفن ۔
		اندرونی ۔ مقوی قلب ۔
۱۵۷۔	زنجبیل	محرک مشتہی ۔ ہاضم ۔ کاسر ریاح
۱۵۸۔	زوفا	منفث بلغم ۔ مخلل اورام ۔
۱۵۹۔	زیتون	بیرونی ۔ مقوی ۔ محلل ۔ مسکن ۔
		اندرونی ۔ مفری ۔ مرخ ۔
۱۶۰۔	زیرہ سفید	ہاضم ۔ کاسر ریاح ۔ مدر بول و حیض ۔
۱۶۱۔	زیرہ سیاہ	ہاضم ۔ کاسر ریاح ۔ مدر حیض ۔ مزید شیر ۔
۱۶۲۔	سپاری	قابض ۔
۱۶۳۔	سپستان	مفری ۔ ملطف ۔ منفث ۔
۱۶۴۔	ستاور	مقوی باہ ۔ مغلظ منی ۔ مقوی رحم ۔
۱۶۵۔	سداب	بیرونی ۔ محرش ۔ محلل ۔ محمر ۔
		اندرونی ۔ ہاضم ۔ محرک اعصاب و رحم ۔ مدر حیض ۔
۱۶۶۔	سرپھوکہ	ملین ۔ مخلل ۔ مصلی خون ۔
۱۶۷۔	سقمونیا	مسہل قوی ۔
۱۶۸۔	سکنجبین	بیرونی ۔ جالی ۔ جاذب ۔ مخلل ۔
		اندرونی ۔ مسہل قوی ۔
۱۶۹۔	سماق	مسکن صفراء قابض ۔
۱۷۰۔	سنا	مسہل ۔
۱۷۱۔	سنبل الطیب	مقوی ۔ محرک ۔ دافع ۔ تشنج ۔ مدر ملین
۱۷۲۔	سنبھالو	برگ ۔ قاتل کرم شکم ۔ دافع تعفن محلل و مسکن الم مقامی ۔

		مُلَیِّن ۔ مُحَلِّل ۔ ملطف ۔
		مسکّن حرارت ۔ مولّد و مغلّظ منی ۔
۱۷۲	سنگاڑا	مسکّن حرارت ۔ مولّد و مغلّظ منی ۔
۱۷۴	سونف	طیب ۔ محرک ۔ ہاضم ۔ کاسر ریاح ۔
۱۷۵	سورنجان	مُحَلِّل اورام ۔ مسکّن درد مقامی ۔
۱۷۶	سدیا	طیب ۔ ہاضم ۔ کاسر ریاح ۔ مدر حیض
۱۷۷	شاہترہ	مصفی خون ۔ دافع تعفن
۱۷۸	شتاقل	مولد و مغلظ منی ۔ مولد شیر ۔
۱۷۹	شوکران	بیرونی ۔ مسکّن الم ۔ مخدّر ۔
		اندرونی ۔ دافع تشنج ۔
۱۸۰	شیطرج	بیرونی ۔ مفرح ۔ مخرش ۔ محرک اعصاب ۔
		اندرونی ۔ محرک اعصاب ۔
۱۸۱	صعتر فارسی	ہاضم ۔ کاسر ریاح ۔ منقّی بلغم ۔
۱۸۲	صندل سرخ	قابض ۔ مسکّن ۔ معرق ۔ مصفی خون ۔
۱۸۳	صندل سفید	مفرح ۔ مسکّن حرارت ۔ دافع تعفن ۔ منقّی بلغم ۔
۱۸۴	طباشیر	مقوی باہ ۔ قابض ۔ مبرد ۔ مجفف ۔
۱۸۵	عاقرقرحا	مفرز لعاب ۔ مخدر خفیف ۔ منقی فضلات ۔ محرک اعصاب
۱۸۶	عشبہ	معرق ۔ مدر بول ۔ مصفی خون
۱۸۷	عصارہ ریوند	مسہل ۔
۱۸۸	عناب	منقّی بلغم ۔ ملطف ۔ مسکّن صفراء ۔
۱۸۹	عنصل	مدر بول ۔ منقّی بلغم ۔
۱۹۰	عود	مقوی اعصاب ۔ مشہی ۔ دافع تعفن ۔ منقّی بلغم ۔
۱۹۱	عود صلیب	مقوی و مسکّن اعصاب ۔
۱۹۲	غاریقون	مسہل ۔
۱۹۳	فاقث	ملطف مولد ۔ معرق ۔ مدر بول ۔ مُحَلِّل اورام ۔ مصفی خون ۔

۱۹۴- فلفل سرخ	ہاضم ۔ کاسر ریاح ۔ محرکِ معدہ ۔ قلب و عروق ۔
۱۹۵- فلفل سیاہ	ہاضم ۔ کاسر ریاح ۔ منفث بلغم ۔ مقوی اعصاب ۔ تریاق سموم ۔
۱۹۶- فندق	مقوی دماغ ۔ مقوی اعصاب ۔ مسمن بدن ۔
۱۹۷- فوہ	مدر بول و حیض ۔ منفع سدہ جگر و طحال ۔
۱۹۸- قسط	جالی ۔ جاذب ۔ مصفی خون ۔ دافع تعفن ۔ منفث بلغم ۔ دافع تشنج ۔ مقوی اعصاب ۔
۱۹۹- کاجو	مغذی ۔ مقوی اعضاء رئیسہ ۔
۲۰۰- کاکڑاسنگی	مخرج و منفث بلغم ۔ قابض ۔
۲۰۱- کاکنج	مدر بول ۔ دافع تعفن ۔ مسکن حرارت ۔
۲۰۲- کافور	محرک ۔ مسکن ۔ دافع تشنج ۔ کاسر ریاح ۔ منفث بلغم ۔ معرق ۔ مخدر مقامی محلل اورام ۔ قاتل کرم شکم ۔
۲۰۳- کالی زیری	منوم ۔ مخدر ۔ مسکن ۔ دافع تشنج ۔
۲۰۴- کاہو	محرک ۔ محلل ۔ قابض ۔ دافع تعفن ۔ دافع تشنج ۔
۲۰۵- کائفل	مدر بول ۔ دافع تعفن ۔ مطیب ذہن ۔ مخرج بلغم ۔ مقوی باہ ۔
۲۰۶- کباب چینی	ہاضم ۔ کاسر ریاح ۔ مسکن درد مقامی ۔ دافع تعفن ۔
۲۰۷- کبابہ خنداں	مقوی اعصاب ۔ مدر بول ۔ جالی ۔ محلل ورم ۔
۲۰۸- کبر	قابض ۔ مصفی خون ۔
۲۰۹- کتھا	مقوی ۔ ملطف ۔ اور مسکن حرارت ۔
۲۱۰- کتیرا	مسہل ۔
۲۱۱- کشوث	ہاضم ۔ محلل ورم ا
۲۱۲- کشنی	ملطف و جاذب رطوبات و محلل ورم ۔ دافع تشنج ۔ مانع بخار ۔
۲۱۳- کرنجوہ	معرق ۔ مسہل ۔ مُدِر ۔ مصفی خون ۔
۲۱۴- کسوندی	ملین ۔ محلل ورم ۔
۲۱۵- کچکروندہ	محلل ورم ۔ کاسر ریاح ۔ مدر حیض ۔ مقوی اعصاب ۔
۲۱۶- کلونجی	قاتل و مخرج دیدان ۔ منفث قروح ۔ دافع تعفن ۔
۲۱۷-	
۲۱۸- کیلہ	

۲۱۹-	کُندر	دافع تعفن ۔ منفث بلغم
۲۲۰-	کنگنی	مسکّن وعامل عدم ۔ مدر بول ۔ دافع تعفن ۔ حابس الدم ۔
۲۲۱-	کنول گٹہ	مسکّن عطش ۔ قابض ۔ مقاظ منی
۲۲۲-	کوہنج	مقوی باہ ۔
۲۲۳-	کیوڑہ	مفرح ۔ مقوی قلب ودماغ ۔ دافع امراض وبائی ۔
۲۲۴-	گاجر	مقوی قلب ۔ مدر بول وحیض ۔
۲۲۵-	گاؤزبان	مفری ۔ ملطف ۔ مقوی ۔
۲۲۶-	گڈھل	مقوی قلب ۔ منبت دمستو دشعر ۔ مغلظ
۲۲۷-	گل وہلوا	قابض ۔ حابس ۔ مجفف ۔
۲۲۸-	گل سرخ	گل ا- محلل اورام ۔ قابض الیاف عضلیہ ۔ ملین ۔
		زرورد ا- قابض وحابس ۔
۲۲۹-	گلو	دافع بخار ۔ مصفی خون ۔
۲۳۰-	گندنا	قابض ۔ محلل ومسکّن ۔
۲۳۱-	گھونگچی	بیرونی ا- جالی ۔ محلل ۔
		اندرونی ۔ مدر حیض
۲۳۲-	لوبان	دافع تعفن ۔ حابس خون ۔ منفث بلغم ۔ مدر بول ۔
۲۳۳-	لودھ پٹھانی	قابض الیاف ومسکّن مقامی ۔
۲۳۴-	لونگ	مخدر مسکّن مقامی ۔ محمّر ۔ دافع تعفن ۔ مطیب ۔ کاسر ریاح ۔ محرک شہوت ۔
۲۳۵-	لیموں	جالی ۔ قابض ۔ ماخ صفرا ۔
۲۳۶-	لہسن	دافع تعفن ۔ دافع تشنج ۔ مقوی اعصاب ۔
۲۳۷-	ماذریوں	مسہل قوی ۔
۲۳۸-	مالکنگنی	معدّل اخلاط ۔ محرک ومقوی اعصاب ۔ مقوی دماغ ۔
۲۳۹-	مائیں	قابض ۔
۲۴۰-	امیراں	جالی ۔ مقوی بصر ۔ ہاضم ۔ کاسر ریاح ۔
۲۴۱	مُر	دافع تعفن ۔ مفرح بلغم ۔ محرک ومعدّل ۔ مدر

۲۴۲-	مروڈ پھلی	مقوی اعصاب۔
۲۴۳-	مشک دانہ	کاسر ریاح۔ ہاضم۔ محرک۔ دافع تشنج۔
۲۴۴-	مشک طرامشیا	کاسر ریاح۔ محرک۔ مدر طمث۔
۲۴۵-	مصطگی	مطیب۔ جالی۔ کاسر ریاح۔ ہاضم۔ دافع تعفن۔
۲۴۶-	مُقل	محلل ورم۔ حابس۔ مقوی اعصاب۔
۲۴۷-	مکو	محلل ورم۔
۲۴۸-	مَن	ملین۔
۲۴۹-	منڈی	مصفی خون۔ مقوی بصر۔
۲۵۰-	موچرس	قابض۔ ملطف۔ حابس الدم۔
۲۵۱-	موصلی	ملطف۔ مفری۔ مزید منی۔
۲۵۲-	مویزج	جالی شدید۔ مسہل۔ قاتل کرم دندان و حمل۔
۲۵۳-	میدہ لکڑی	مجلل۔ قابض مفری۔ دافع تعفن۔
۲۵۴-	نارمشک	مسکن اعصاب۔ حابس۔ محلل۔
۲۵۵-	ناریل	مقوی عام۔ قاتل کرم شکم۔ حابس۔
۲۵۶-	نارجیل دریائی	محرک اعصاب۔ مقوی۔ مسکن۔ دافع سموم۔
۲۵۷	ناگر موتھا	مقوی دماغ و قلب۔ مقوی اعصاب۔ کاسر ریاح۔ مدر حیض۔
۲۵۸	نرکچور	ہاضم۔ کاسر ریاح۔ دافع غثیان و قے۔ دافع تعفن۔
۲۵۹	نگند باربرن	مصفی خون
۲۶۰	نیلوفر	دافع صفراء
۲۶۱	نیم	مصفی خون۔ دافع تعفن۔ دافع لواسیر۔ قاتل کرم شکم۔ مسکن مقامی۔ مدر حیض۔
۲۶۲-	ہرن کھری	مصفی خون۔ محلل۔ مجفف۔
۲۶۳-	ہزار دانہ	معرق۔ دافع بخار۔
۲۶۴-	ہلدی	مجلل۔ مسکن مقامی۔ جالی۔ مصلح فروج۔ مفرح۔ ہاضم۔ دافع تشنج
۲۶۵-	ہلیلہ	منفخ معدہ، مدر۔ مزید منی۔
۲۶۶	ہینگ	محرک اعصاب۔ ہاضم۔ کاسر ریاح۔
۲۶۷	ہڑ	مقوی دماغ۔ مقوی معدہ و امعاء۔

چند اہم ادویہ اور ان کے مواقع استعمال

۱۔ اَنیسُوں ـــــ سوء ہضمی، حمی مزمنہ۔
۲۔ اَنڈوسہ ـــــ سعال، ربو، ورم شعبی، دقِ الوی، تشنجی تنفس امراض۔
۳۔ اِذخر ـــــ نزلہ، قے، حمیات، نفخ شکم، امراض تشنج، معدی دمعوی، بیرونی طور پر وجع القطن، وجع المفاصل اور وجع الاعصاب۔
۴۔ اَنناس ـــــ خراش معدہ، کثرتِ صفراء، دیدان۔
۵۔ افسنتین ـــــ ہاضم، مسلسل ضعف، دیدان اطفال۔
۶۔ آک ـــــ امراض خبیثہ، جذام، ربو، حمیات، عظم کبد، سعال اور امراض جلد، زحیر۔
۷۔ اجوائن ـــــ حموضتِ معدی، قولنج، نفخ شکم، سوء ہضم اور تشنج کے عوارضات۔
۸۔ اَملتاس ـــــ تپ لرزہ، عوارض معدہ، (جیسے قبض، قولنج ایکی) نکسیر، بواسیر، احتباس بول، بیرونی طور پر خناق، وجع المفاصل اور امراض جلد۔
۹۔ اِندرائن ـــــ امتلا، کبد، بطن، احشاء (استقاء، زحیر) اور دماغ، وجع الاعصاب، مسہل شدید، حمیات و دیدان۔
۱۰۔ اِلائچی خُورد ـــــ امراض معدہ، صفراوی اور قیٔ اور ابکائی کے لیے مفید ہے۔
۱۱۔ اِنجیر ـــــ قبض، حصاۃ الکلیہ Vesceral Obstruction) بواسیر (gout) نقرس، بیرونی قروح مسوڑھوں میں ثبور اور قلاع۔
۱۲۔ اجوائن خراسانی ـــــ دماغی اور اعصابی عوارضات، نشنجی اور خراشی اثرات پھیپھڑے پر بول دماغ کے آلات پر Cystic breaths Calculus نقرس (gout) اور ام میں مفید ہے۔
۱۳۔ اجہل ـــــ (Tenpleum Commune) احتباس البول (Scanty urine) مزمن ورم کلیہ

(Chronic Bright's disease) استسقاکہری، امراض صدیہ (Internal ailments) سوزاک زمن جریان رحم، مقامی اور عام مفاصل، چند عوارضات جلد میں مفید ہے۔

۱۴۔ السی ـــــ عوارضات مثانی، آلات بول و تناسل (Genito urinary) کی خراش، تشنج عوارضات براز کے بواسیری مسئلوں کے لیے، بیرونی طور پر پولٹس، جماعات اور دردِ سلی کے لیے (Enema) اور ام قبلے ہوئے اور (Suppository) یا سلق یا گرم پانی سے جلنے کے لیے۔

۱۵۔ آم ـــــ امراض حلق، اسہال، زحیر دزمن، بواسیر دموی، دیدان امعاء، جریان رحم، کثرت اخلاط سوداک حاد، استرخا، فتق الدم، ذیابیطس (Diabetes) امراض جلد طفیلی ضرب چٹ اور ایڑیوں کے ترکنے کے لیے بھی مفید ہے۔

۱۶۔ آس ـــــ تشنجی آلات کی خرابیاں اور مثانے کی خرابیاں، اسہال، زحیر اور بیرونی طور پر امراض مفاصل جریان خون، قروح یا (Ulcer) ناصور، امراض جلد، جریان، رحم، تنزل رحم یا انزلاق الرحم، بثور قروح اور لجاپن کے لیے مفید ہے۔

۱۷۔ اسپند ـــــ دمہ، قولنج، یرقان، عسرالحیض، دیدان امعاء، تپ لرزہ اور حمی صفراویہ یا غبالزمہ ملیریائی بخار، استرخا یا فالج اور وجع الظہر۔ (Lumbago)

۱۸۔ اسپغول ـــــ نظام تنفسی کی خراش، دوسم، معدہ وامعاء اور آلات البول و تناسل، قروح امعاء، پرانی اور نئی زحیر، بواسیر ریحی اور بیرونی طور پر امراض مفاصل، نقرس اور ام جلد کی خراش وغیرہ کے لیے۔

۱۹۔ اجوائن دیسی ـــــ اپھارہ، بدہضمی، قولنج، ضعف ہضم، اسہال، ہیضہ، صفراویت، انتناق الرحم، دیدان امعاء، تشنجی دورے، مئراب کا جنون بیرونی طور پر امراض مفاصل اور اعصابی دوروں کے لیے بے حد مفید ہے۔ ہاتھوں پیروں میں تشنج یا اینٹھن، زہریلے کیڑوں کے کاٹے کے لیے، امراض اذن اور ناک کے لیے۔

۲۰۔ اتار ـــــ اسہال مزمن، زحیر اور دوسرے آنتوں کے امراض، دیدان امعاء (Worms) ذبول یا لاغری کے لیے، عظم الطحال، بواسیری مسّے، حلق کے درد، سیلان الرحم اور بہل اور قروح وغیرہ کے لیے مفید ہے۔

۲۱۔ ارنڈی ـــــ امعاء اور آلات بول کے التہاب میں، یرقان اور عظم الطحال کے لیے، بچوں کے اسہال میں، بواسیر، وجع المقصد کسی بھی اجسام غریبہ کا معدہ میں موجود ہونا۔ اعصابی اور وجع المفاصل

کے امراض، مقامی طور پر نقرس، وجع المفاصل کے ورم میں، دودھ کی پیدائش میں کمی ہو جانے کے لیے۔ حلمۃ الثدی کے تڑکنے کے لیے۔ التہاب قرنیہ، اجسام غریبہ کا آنکھ، کان میں پڑ جانا۔

۲۲۔ اشوک ـــ (Saraca Indica) رحمی خرابیاں مثلاً کثرت الطمث اور جریان الدم، بواسیری مسّے اور زحیر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۲۳۔ املی ـــ موضعِ معدہ، سوءِ ہضم، قبض، دھتورہ کے زہر کو کم کرنے کیلئے (Spirituous liquors) استسقاط صفراوی، خونی بواسیر، زحیر، پیشاب کی جلن (Scalding urine) قولنج بیرونی طور پر ورم اور سوجن کے لیے (aphthae) کالی کھانسی، حلق کا درد، قرحہ عسر الاندمال ـــ (Indolent ulcers)

۲۴۔ اسارون ـــــــــــ اختناق الرحم، التہابِ اعصاب، مرگی (chorea) یا داؤ الرقص اور دوسرے امراضِ اعصاب وغیرہ۔

۲۵۔ اسگند ـــ (Withania Somnifera) مرض الکہولی، عسر النفس بوجہ نفخۃ الریہ، زبول یا سل۔ عام کمزوری اور ضعفِ باہ، اعصابی ودماغی کمزوری، حافظہ کی کمی، سیلان الرحم، سیلان المنی بانجھ پن یا عقر۔ وجع الظہر، خنازیر اور دوسرے ورم خد بیرونی طور پر امراض جلد، قروح وزخم شعب چراغ اور جوڑوں کی سوجن کے لیے جو امراضِ مفاصل میں پیدا ہوتی ہے۔

۲۶۔ اندرجَو ـــ ـــــــ بواسیری مسّوں، بخارات، اسہال، دیدانِ امعاء اور قولنج کے لیے۔

۲۷۔ بھنڈی ـــ سعال شجی، امراضِ امعاء وبول وتناسل۔

۲۸۔ ببول ـــ امراضِ شش وشجی، اسہال، بواسیر، خروج المقعد، سوزاک۔

۲۹۔ برنجاسف ـــ زکام، تنفس کی زیادتی وبخار۔

۳۰۔ بیش ـــ التہابی حمیات ابتدائی درجہ میں۔ بیرونی طور پر وجع الاعصاب، عرق النساء ـــ وجع العضلات التہاب مفاصل۔

۳۱۔ بچھ ـــ امراضِ معدہ وتنفس، صرع، اختناق الرحم اور تشنج کے عوارض۔

۳۲۔ بیل پھل ـــ مزمن، مخاطی اور نزلی اسہال، لمبۃ دامیہ، ذرب ابتدائی، حمیٰ معوی مزمن قبض۔

۳۳۔ بابُونہ ـــ (اصلی) اختناق الرحم، اضمحلال، ضعف عام نسواں۔

۳۴۔ بلساں ـــ امراضِ بول وتناسل، مقامی طور پر قروح جراحات دمویہ۔

۳۵۔ بسکپرا ـــــ ربو، سوء القینہ، التہاب و استسقاء امراض کبد، وجع المفاصل، نقرس، مزمن امراض بار یطون، امراض قلب وکلیہ۔

۳۶۔ بھنگ ـــــ ایسے تمام امراض میں جن میں تحریک کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیز ضعف باہ میں مفید ہے۔

۳۷۔ بہار نگی ـــــ حمیات، اختلال معدہ، ضعف عمومی وباہ، عظم طحال وجگر، امراض بول، امراض مفاصل و آتشک۔

۳۸۔ برہمڈنڈی ـــــ (اونٹ کٹارا) ضعف باہ، ضعف ہضم، اختناق الرحم، آتشک۔

۳۹۔ بھنگرہ ـــــ امراض جگر، دمہ، ہچکی (فواق) عظم طحال، دردسر، فیل پا، جراحت (زہریلے) جریان خون داخلی رحمی۔

۴۰۔ باؤبرٹنگ ـــــ دیدان امعاء، کدودانے، عوارض معدہ، بواسیر، مقامی طور پر وجع الاسنان اصدع، قرحہ عسر اندماں، قروح، امراض جلد اور ورم ریوی۔

۴۱۔ باد آورد ـــــ قلاع، وجع الکلیہ، پیشاب کی ریگ۔ ادرام۔

۴۲۔ برگد ـــــ ذیابیطس، نفث الدم، سوزاک، جریان منی، زحیر، اسہال، مقامی طور پر وجع الاسنان، ضرب وچوٹ، وجع المفاصل۔

۴۳۔ بکائن ـــــ جذام، خنازیر، دیدان امعاء، عظم الطحال، مقامی طور پر صداع عصبی اور امراض جلد داغدار۔

۴۴۔ بارتنگ ـــــ حشرات کے کاٹے کے لیے۔ اسہال کے لیے، بواسیری مسوں کے لیے، خون کی خرابی میں مفید ہے۔

۴۵۔ بادام ـــــ امراض شعبی، وجع الاذن، گردے اور مثانہ کے دردوں کے لیے، ذیابیطس، عظم الطحال اور کبد، بواسیری مسوں کے لیے۔ سوزاک، بیرونی طور پر ورم اعصاب، جلد کے امراض۔

۴۶۔ بابچی ـــــ بہق ابیض، جذام اور امراض جلد کے لیے مفید وکارآمد ہے۔

۴۷۔ بلادر (بھلاواں) ـــــ خنازیر، سوزاک، جذام، استرخاء یا فالج، مرگی اور دوسرے امراض اعصاب سوء ہضم، دمہ، ورم شعبی، قلت الدم، چند بخار، عظم الطحال، بواسیری مسے، امراض مفاصل (شدید عنکنہ A cid) اور نقرس کی شکایتیں، ورم المعدہ مزمن، ورم اعصاب، مزمن تانبے کے زہروں میں قلت الطمث یا عسر الحیض یا حیض کا بند ہو جانا۔ بیرونی طور پر خنازیر کے لیے۔ امراض خبیثہ، اور جذامی اثرات، غدودوں کا بڑھ جانا، مسوں اور بواسیری مسوں کے لیے مفید وکارآمد ہے۔

۴۸۔ بیجبند ـــــ قلب اور اعصاب کے لیے ٹانک ہے۔ بواسیری خونی مسّوں کے لیے، قوتِ (Vim) سوزاک، بول الدم، تعطیر البول (Hematuria) سیلان منی، سیلان الرحم، ورم مثانہ، زحیر مزمن، امراضِ اعصاب اور بیرونی طور پر فیل پا، اعصابی اور مفاصل امراض میں۔ آشوبِ چشم اور چراغی کے لیے مفید ہے۔

۴۹۔ بہیڑہ ـــــ کھانسی، حلق کا ورم Oxigit hollaion احتلام، دیدان، سوءِ ہضم، عسر التنفس استسقاء، بواسیری مسّے، اسہال بیرونی طور پر سوجن اور ورموں کو لگانے کے لیے، وجع المفاصل، آشوبِ چشم وغیرہ۔

۵۰۔ بیر (عناب) ـــ (Zizyphus jujuba) صفراوی بیماریوں، اسہال، جنون یا ہذیان (Delirium) عضلات صدریہ کی خرابیاں، بیرونی طور پر بثور یا (boils) خراج، شب چراغ اور دوسرے قروح وغیرہ کے لیے مفید ہے۔

۵۱۔ پُرسیاؤشان ـــــ سعال، بحۃ الصوت، زکام۔

۵۲۔ پیاز ـــــ عوارضِ شجی، بواسیر، امراضِ انعیان، صرع و اختناق الرحم کے دورے۔

۵۳۔ پلاس ـــــ اسہال، زحیر، سوءِ ہضم، دیدان امعاء، بیرونی طور پر قوبا اور ام اور بواسیر۔

۵۴۔ پپیتا ـــــ ادرارِ حیض، خناق، سوءِ ہضم، عظم الطحال و جگر، مزمن اسہال، زحیر امیبائی، حب القرع بیرونی طور پر قوبا۔

۵۵۔ پنواڑ ـــــ مزمن امراضِ جلد جیسے قوبا، قروحِ خبیثہ۔

۵۶۔ پیپل ـــــ سوزاک، جریانِ رحم، امراضِ جلد، ایڑیوں کا پھٹنا، زحیر۔

۵۷۔ پودینہ ـــــ اسہال اور سوءِ ہضم کے لیے مفید ہے۔

۵۸۔ پکھان بید ـــــ اسہال، سعال، مثانہ کی پتھری (Uric acid diathesis) افیون کے زہر کو نکالنے، بیرونی طور پر بچوں کو دانتوں کے نکلنے کے لیے۔ شب چراغ یا (boils) اور امراضِ چشم۔

۵۹۔ پیازِ دشتی ـــــ التہاب شعب، نفخۃ الریہ، تشنجی ذبحہ یا خناق مطلق۔ استقاء قلبی دکوری (Dyspnoea) امراضِ مفاصل، فالج اور پتھری کے لیے۔ جذام، امراضِ قلب جلد (Chronic Eczema) (inveterate cases) مسّے۔ پاؤں کے پنجے اور ایڑی کی جلن کے لیے۔

۶۰۔ تالکھانہ ـــــ استقاء زقی۔ وجع المفاصل، امراضِ بول۔

۶۱۔ ثدھارا ـــــ تھوہر، امراض مفاصل، مسوں کے لیے، وجع الاذن، استسقاء آتشک، جذام، عظم کبد وطحال، عوارض، آلات تنفس کا تشنج، بیرونی طور پر اعصابی دردوں کے لیے، اورام غدد، وجع المفاصل، انگل بیڑہ (ناخن خواہ) خنازیر میں مفید ہے۔

۶۲۔ تُرئی (کنڈی تُرئی، بنڈال، گھیا تُرئی) ـــــ Lufa Species استسقا عظم الطحال تلیف الکبد بچوں کا۔ بواسیر یکی، یرقان، دیدان امعاء، قولنج، زحیر، بیرونی طور پر صداع کے لیے۔ شب چراغ یا ثمور قفا یا Carbuncle اور دوسرے قروح ورم طحال و Phlegmon بواسیر دموی (Haemorrhoids) جذام میں مفید ہے۔

۶۳۔ تمباکو ـــــ بیرونی طور پر امراض مفاصل میں، سعال تشنجی، عضبی خراش پذیری۔ دوار مزمن اوبیرونی، قولنج اور پیٹ میں مروڑ۔ کزاز۔

۶۴۔ تخم اندرجو (کرچی) ـــــ زحیر امیبائی، اسہال، بواسیری مسے، دیدان امعاء، مزمن عوارضات معدہ سوء ہضم، بیرونی وجع المفاصل اور وجع الاسنان۔

۶۵۔ تخم خلبہ (میتھی) ـــــ سوء ہضم، قولنج، اپھارہ، زحیر، زچگی کے بعد اسہال۔ Dysentery امراض مفاصل، مزمن سعال، استسقاء، عظم الکبد وطحال۔

۶۶۔ جنطیانا ـــــ عام جسمانی کمزوری، بخاروں کے بعد تشنجی دورے، سوء ہضم، نقرس Neuralgia ـــــ عظم الطحال، سوء القنیہ اور دیدان امعاء (کیچوؤں کے لیے بھی مفید ہے۔)

۶۷۔ جائفل جاوتری ـــــ موسمی اسہال، ہیضہ، دمہ یا Humoral asthma قولنج، اعصابی درد، سعال تشنجی، سدہ جگر وطحال، بیرونی طور پر امراض مفاصل مزمن، موچ، فالج اور تشنجی دورے میں مفید ہے۔

۶۸۔ چوب چینی ـــــ وجع المفاصل، نقرس، مرگی، خنازیر، امراض اعصاب، مزمن، موچ، فالج اور تشنجی دورے میں مفید ہے۔

۶۹۔ چرائتہ ـــــ مزمن ملیریائی بخاروں کے لیے، قلت الدم، سوء ہضم، نزلہ وزکام، عظم الکبد لور طحال کے لیے فائدہ مند ہے۔

۷۰۔ چرچٹہ ـــــ سعال، ربو، عظم طحال (ملیریا میں) وجع دوران حیض، وجع الاسنان، استسقاء کلوی۔

۷۱۔ چاکلسا ـــــ Anthrax Carbuncle جذام، سل ریوی و Phlegmon خراج، وجع العین، قروح، خنازیر، گانٹھ، امراض جلد، آتشک یا سوزاک، جریان مبل اندرونی اور بیرونی دونوں میں مفید ہے۔

۷۴۔ چھڑیلہ ـــــ اُشنہ از حیر، اسہال، سوء ہضم، جریان یا سیلان المنی، عسر الحیض یا حیض کا بند ہو جانا۔
۷۵۔ خُبُّ السلاطین ـــــ استسقاء زقی، سمیت رصاص، جریان دماغ یا تشنجات وامتلاء، سکتہ سدہ امعاء بیرونی طور پر نقرس، وجع المفاصل، التہاب مفاصل۔
۷۶۔ خُرمُنجان ـــــ سوء ہضم، خفقان، بحۃ الصوت، سعال، ربو، امراض اعصاب۔
۷۷۔ خطمی ـــــ سعال، زکام، ورم شعبی، استسقاء زقی، استسقاء لحمی، ربو، نقرس، زحیر، امراض کلیہ اورام ریوی، معوی اور مثانہ۔
۷۸۔ خربوزہ، خیارزہ ـــــ وغیرہ۔ حمیات التہاب، خراش مجری بول، حصاۃ۔
۷۹۔ خُبّازی ـــــ سردی، زکام اور کھانسی میں مفید ہے۔
۸۰۔ خشخاش ـــــ اسہال، زحیر، ذیابیطس، سعال، التہاب شعبی، دمہ، امراض قلب، امراض خاصہ سلعات، کینسر، شب چراغ، خراج، قروح، بے خوابی، قولنج، احشاء اندرونی کے سدے، اکلۃ بول وتناسل کی خراش اور تشنجی درد۔ اعصابی کمزوری، دماغی کمزوری، اعصابی درد Violent delirium (mental excitement) بیرونی طور پر موچ کے لیے، ضرب وچوٹ کے لیے، تشنج رحمی امراض، قروح، وجع الاسنان، وجع الاذن، آشوب چشم، امراض مفاصل مزمن، التہاب غدد اور غدد کا بڑھ جانا۔ بواسیری مسوں کے درد کے لیے مختلف مقامات کے درد کے لیے۔
۸۱۔ دَمُ الاخوین ـــــ اسہال، کٹی ڈکاریں، مقامی طور پر وجع الاسنان، شب چراغ، امراض جلد وغیرہ۔
۸۲۔ دارچینی ـــــ نفخ شکم، سوء ہضم، اسہال، زحیر، حمیات، قے وغثیان۔
۸۳۔ دھتورہ ـــــ (سادہ، سفید، کالا دھتورہ) دمہ، امراض ریوی تشنجی، احتباس حیض، وجع المفاصل اور مقامی درد، ورم غدد، وجع الظہر اور خراج۔
۸۴۔ ڈیکامالی ـــــ دانتوں کے درد، کیچوؤں، ملیریا بخار، امراض جلد، قولنج۔
۸۵۔ ذتاتو ـــــ دوران حمل جنین کو مقوی بنانے کے لیے، عظم الطحال اور کبد، نقرس، وجع المفاصل، سوزاک، استسقاء، قولنج، قبض، اسہال ضعفی، لاغری، ذبول اور عام جسمانی کمزوری (Tonic) (Aphrodisiac) مسکن درد، صداع، مالیخولیا، امراض جلد، فالج اور مقامی جراحت وقروح، چوہے بچھو، سانپ کے کاٹنے کے لیے مفید ہے۔
۸۶۔ ریوند چینی ـــــ دانتوں کے اسہال میں، سوء ہضم، زحیر مزمن، اثنائے عشری کا نزلہ، یرقان

بیرونی طور پر ہضم و جلا کیلئے نقرس، وجع المفاصل، مرگی (Uric acid) کے امراض

۸۵۔ ریٹھا ـــــ اس کا جوشاندہ سیلان الرحم کے لیے مفید ہے۔

۸۶۔ زراوند ـــــ (مدحرج: طویل) گزیدہ ہوام (بیرونی طور پر) اور اندرونی طور پر حمیات اور امراض امعاء۔

۸۷۔ زرشک ـــــ حمیات ملیریا، کثرت صفراء، یرقان، ازدیاد تمدد عروقی، امراض کبد و طحال، بواسیر مقامی طور پر (رسوت) سیلان الرحم، کثرت طمث، امراض عین۔

۸۸۔ زیرہ سیاہ ـــــ نفخ شکم، قولنج

۸۹۔ زیرہ سفید ـــــ مزمن اسہال، سوء ہضم، فواق، دیدان، سوزاک، شکایات بول۔

۹۰۔ زعفران ـــــ صداع، سعال تشنجی، نزلہ معدی و معوی، امراض رحم، ضعف باہ، وجع الاعضاء، وجع المفاصل۔

۹۱۔ زرنباد ـــــ حمیات ملیریا، قے، فواق، دیدان نفخ شکم، سوء ہضم، ورم حلق و حنجرہ، جریان منی، مقامی طور پر امراض جلد۔

۹۲۔ زوفا ـــــ کھانسی، سردی، عوارض ریوی میں مفید ہے۔

۹۳۔ زنجبیل ـــــ سوء ہضم، اپھارہ، قولنج، وجع المعدہ، بدہضمی، ضعف ہضم، صفراویت، قے، اسہال تشنجی، سردی، سعال، دمہ، حلق کے امراض، تپ لرزہ، استسقاء عام، (امراض قلب کی وجہ سے جو استسقاء ہو گا اس میں کارآمد نہیں ہے) مزمن وجع المفاصل، نقرس بیرونی طور پر اعصابی دردوں کے لیے، صداع، تشنج، اینٹھن، ضعف یا بے ہوشی، تشنج البسبل ہیضہ (collapse stage) میں فائدہ مند ہے۔

۹۴۔ سپاری ـــــ دیدان، اسہال، مائیت کا اخراج اعضائے بول و تناسل سے، لثہ دامیہ۔

۹۵۔ ستاور ـــــ ضعف عام، سیلان الرحم، صرع، اختناق الرحم، حصات، امراض معدہ و امعاء قولنج وغیرہ۔

۹۶۔ سنا ـــــ مزمن قبض

سعد ـــــ مزمن حمیات، امراض معدہ، اسہال، دیدان قروح۔

سونف ـــــ صداع، اپھارہ، قولنج، اسہال، بچوں کی زحیر، سوء ہضم، پیشاب کی جلن اور جسمانی

گرمی، یرقان، نفث الدم اور تکبیر۔

۹۹۔ سنبل الطیب یا بالچھڑ ـــــ علامات صرعیہ یا تشنجیہ، مرگی، اختناق الرحم اور دوسرے امراض عصبی، امراض تشنج، اختلاج القلب، امراض معدہ، ضعف منی اور ضعف عام وغیرہ کے لیے مفید و کارآمد ہے۔

۱۰۰۔ صعتر ـــــ عورتوں کی بیماریاں، سردی، بخار، پسینہ لاتا ہے۔

۱۰۱۔ شیر خشت ـــــ ملین، مقوی بدن، بیمار بچوں کے لیے بہت مفید ہے۔

۱۰۲۔ شاہترہ ـــ معدہ، امراض جگر، امراض جلد۔

۱۰۳۔ صبر ـــــ امراض عین (بیرونی طور پر) بواسیر (اندرونی طور پر) کھانسی، زکام، احتباس حیض۔

۱۰۴۔ صندل سفید ـــ معدہ کی خرابیاں یا خراش پذیری، زحیر، سوزاک، قرحہ مجری البول، جریان الدم مجری بول Pyel. ۱۰۰ Pyel. دم مثانہ مزمن، نزلہ شعبی، بیرونی طور پر خارش اور دوسرے امراض جلد۔ مثلاً جلد پر داغ پڑجانا۔ یا گرمی دانے نکلنا Sweat Rash سچھنیاں ناک پر، صداع اور حمیات میں مفید ہے۔

۱۰۵۔ لبا شیر ـــ دیدان امعاء، سعال ربو، حمیات، ادرار بول، امراض تشنج۔

۱۰۶۔ عاقرقرحا ـــ امراض اعصاب، مزمن امراض امعاء، ضعف منی۔

۱۰۷۔ عود صلیب ـــــ قولنج، رحمی خرابیاں، مرگی، صفراوی سدے، اسہال اور بیرونی طور پر ضرب وچوٹ اور موچ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۰۸۔ عنب الثعلب ـــــ امراض قلب، حمیات، سعال، عظم الکبد وطحال اور بیرونی طور پر خوڑوں کے درد، نقرس امراض جلد اور خصیہ کے ورم اور درد میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۰۹۔ فلفل احمر ـــ درج معدہ بوجہ موصنت، ہیضہ۔

۱۱۰۔ فلفل دراز ـــــ (دار فلفل) جریان، التہاب شعب، التہاب حنجرہ۔

۱۱۱۔ قرنفل ـــــ نفخ شکم، ضعف ہضم۔

۱۱۲۔ قسط ـــــ سعال، دمہ ریوی، سوء ہضم، ہیضہ، وجع المفاصل (مزمن) جراحت و قروحات بیرونی طور پر امراض جلد، سلعات، صداع، امراض مفاصل۔

۱۱۳۔ کمکمی ـــــ امراض مثانہ ومجری بول۔

۱۱۴۔ کمٹھ ـــــ اسہال، خراش حلق، قلاع، سمانی، بیرونی وخارجی قروح۔

۱۱۵۔ کندر ـــــ دم شبی، مزمن دم مجرہ۔

۱۱۶۔ کرنجوہ ـــــ ملیریا بخار، ضعف، صرع، سوء ہضم، تریاق افیون، بیش، سنکھیا اور عوارض معدہ وجگر، التہاب مفصل، (بیرونی طور پر ادرام کی تحلیل کے لیے۔

۱۱۷۔ کسوندی ـــــ علامات سوء ہضم، امراض جلد۔

۱۱۸۔ کاسنی ـــــ عوارض جگر وطحال۔

۱۱۹۔ کافور ـــــ وجع القلب، عرق النساء، سرعت انزال، ربو، ہذیان، سہر، اسہال، گرمی دانے۔

۱۲۰۔ کشنیز ـــــ نفخ شکم، قولنج، سوء ہضم، بواسیر دموی، اسہال بلغمی، وجع المفاصل، وجع الاعضاء درد سر، مقامی طور پر امراض عین۔

۱۲۱۔ کدو ـــــ نفث الدم ریوی، حب القرع۔

۱۲۲۔ کپاس ـــــ زحیر، بواسیر، تعطیر البول، پیشاب کی ریگ، امراض رحم، دھتورہ کے زہر کو کم کرنے کے لیے، بیرونی قروح، ثبور، نقرس میں مفید ہے۔

۱۲۳۔ کمیلہ ـــــ کدو دانے اور دیدان امعاء کے لیے مفید ہے۔

۱۲۴۔ کالی زیری ـــــ حمی نافض یا تپ لرزہ، اسہال، بھوک کی کمی، دیدان، استقاء، زچگی کے بعد امراض، رحم، مقامی طور پر بطلان الصوت، امراض جلد، ہاتھوں پاؤں کی سوجن۔

۱۲۵۔ کیچڑہ ـــــ باؤنچھ پن، اسقاط Tonsilitis بیرونی طور پر صداع، امراض، مفاصل وجع الاذن، مرگی اور امراض حلق کے لیے مفید ہے۔

۱۲۶۔ کشنی ـــــ سدہ امعاء، سوء ہضم، عصبی معدہ وامعاء، دیدان، فیل پاء، صفراوی اور ملیریائی بخاروں کے لیے۔

۱۲۷۔ کاکڑا سنگی ـــــ سوزاک، جریان، ضعف باہ، سل ریوی، جگر کی سستی، نقاہتی اور آلات بول کا نزلہ، بیرونی طور پر تاکل الاسنان، وجع الاسنان، منہ اور زبان کی تکلیف کے لیے مفید ہے۔

۱۲۸۔ کٹائی یا کیٹلی ـــــ امراض کلیہ میں مفید ہے۔

۱۲۹۔ کچلہ ـــــ التہاب شعب، ذیابیطس، حمی نافض یا تپ لرزہ، سوء ہضم، قبض مزمن اور دیگر امراض امعاء مثلاً زحیر، اسہال، انزلاق المقعد، نقرس، وجع المفاصل، فالج اور اعصابی امراض کے لیے، دیدان امعاء، بے خوابی سفکان کی وجہ سے، داؤ الکلب، التہاب شعب، نفخۃ الریہ، سل ریوی، ضعف باہ، امراض تشنجی، سیلان اللعن، مرض انکھیلی، افیون اور سیسہ کے مرکبات سے

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

جو زہر ہنتا ہے اس کے لیے۔ سوتے میں سیلان المنی یا احتلام، احتباس بول، بیرونی طور پر صداع کے لیے، ورم خدد، ہاتھوں پیروں اور پیٹ پر سوجن کے لیے۔ چوہے کے کاٹے کے لیے۔ سانپ کے کاٹے کے لیے۔

۱۲۶۔ کشنیز ـــــ صفراوی بخاروں، قلت الدم، امراض کے بعد لاغری، دُبلاپن یا ذبول، امراض قلب (Brights disease) نقرس، ایسڈ کی کمی جس کی وجہ سے سوء ہضم ہو جائے۔ امراض احشائے اول تناسل، کھانسی، نزلہ وزکام، یرقان، امراض وجع المفاصل، اسہال مزمن، بواسیری مسے، مثانہ کی پتھری اور التہاب خصیہ۔

۱۲۷۔ گنٹھ پنگھی ـــــ ضعف اعصاب، مقامی طور پر درد، دارالشقلب، عرق النساء، صلابت مفاصل۔

۱۲۸۔ گاجر ـــــ استسقاء، امراض بول (احتباس بول، کثرت بول، سلسل بول) وشاء۔

۱۲۹۔ گلو ـــــ مزمن ملیریائی بخاروں میں، مزمن امراض مفاصل، بخاروں کے بعد سوء ہضم کی شکایات کو دُور کرنے کے لیے۔

۱۳۰۔ لہسن ـــــ حموضت سوء ہضم، خوانیق، ام الصبیان، کزاز، امراض اعصاب۔

۱۳۱۔ لُنّاح ـــــ اندرونی طور پر، سدّہ امعاء، امراض قلب، عوارض، تشنج، سیل میں رطب کا پسینہ حمامۃ الکلیہ، بیرونی طور پر، عرق النساء، بواسیر، امراض نسواں، امراض عین۔

۱۳۲۔ لیٹو ـــــ صفراوی بخار، سوء ہضم، عوارض دم۔

۱۳۳۔ لوبان ـــــ (عود) یرقان، سلسل البول، پتھری کی شکایت، مسلسل کھانسی اور بیرونی طور پر حنجرہ۔ شعب کے تشنج اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔ کٹ پھٹ جانے اور زخموں اور قروح اور خراش جلد پر دھنے اور رحمی اخراجات کے لیے مفید ہے۔

۱۳۴۔ مُقل ـــــ خوانیق، امراض مفاصل، اعصاب خنازیر، بول اور جلد۔

۱۳۵۔ مُر ـــــ سوء ہضم، قلاع، امراض صدر، احتباس حیض، امراض رحم، بیرونی طور پر قلاع لطفال، التہاب قروح۔

۱۳۶۔ مالکنگنی ـــــ دوران مالکنگنی، بیرونی طور پر وجع المفاصل، فالج، قروح، امراض جلد اور بواسیر۔

۱۳۷۔ مامیران ـــــ قروح عین۔

۱۳۸۔ مُلیٹھی ـــــ حلق کے درد، سردی، بحۃ الصوت، نزلہ، کھانسی، امراض شعبی، صفراوی بخار، افطوا تنزہ، جریان رحم اور دوسرے رحمی شکایتیں۔

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224

۱۴۴۔ مروڑ پھلی ـــــ امراضِ معوی، قولنج، اپھارہ، اسہال اور زحیر، فیا بیطس اور مقامی طور پر وجع الاذن کے لیے۔

۱۴۴۔ مرچ سیاہ ـــــ سعال، وجع المعدہ، دیدان امعاء، ملیریا اور بواسیری مسّے۔

۱۴۵۔ مَوَلی ـــــ سوزاک، بواسیر، وجع المعدہ اور دوسرے امراضِ معدہ، امراضِ بول اور استرخاء۔

۱۴۶ مائیں کلاں ـــــ سیلان الرحم، زحیر، اسہال، سعال، اخراجِ مزمن اور بیرونی طور پر قرحہ اکالہ۔

۱۴۷ نیم ـــــ نوبتی حمیات، قروح و مزمن امراضِ جلد، دیدان امعاء۔

۱۴۸ ناریل ـــــ نفث الدم، مزمن ورم شعبی، اخراجِ دیدان، روغن ناریل فالج میں بہتر ہے فٹکری خول تیل میں ملا کر مفید ہے۔ برص میں خول کا تیل امراضِ جلد میں مفید ہے۔ روغن ناریل روغن جگر ماہی کے تقریباً برابر ہے۔

۱۴۹۔ نیلگری ـــ معالجہ Eucalyptus globulus تشنی آلات کی خرابیاں، خناق، بخاروں میں، نزلی اثرات، مثانہ، حالبین اور ہیل میں۔ اسہال مزمن اور مقامی قروح و جراحات، مزمن امراضِ جلد اور مسوڑھوں سے جریانِ خون میں مفید ہے۔

۱۵۰۔ ناگیسر ـــــ خونی بواسیر، سوء ہضم، زحیر اور مقامی طور پر سردی اور امراضِ جلد۔

۱۵۱ ہلدی ـــــ برقان، جراحات، قروح عین، امراضِ جلد، بواسیر، موچ، چوٹ، امراضِ معدہ۔

۱۵۲ ہاتھی سُونڈی ـــــ بچھو اور بچھو کے ڈنک مارنے میں مفید ہے۔

۱۵۳ ہلیلہ زرد ـــــ حمیات، سعال، دمہ، امراضِ بول، بواسیری مسّے، امراضِ چشم، دیدان، امراضِ مفاصل عضلی، سوء ہضم، اسہال، قے، زحیر، اپھارہ، قولنج، عظم الکبد و طحال، بیرونی طور پر پرانے قروح اور حرق و سلق اور دوسرے امراضِ جلد، خونی بواسیر اور سیلان الدم کے لیے مفید ہے۔

Join us on WhatsApp for daily newspapers and pdf books etc. #0344-3310224